الله
رسول
محمد

فیوضاتِ جہانگیری

سُنن دار قُطنی

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دار قطنی

ترجمہ

ابو العلا محمد محی الدین جہانگیر

دام اللہ تعالیٰ معالیہ و بارک ایامہ و لیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

اللہ
رسول
محمد

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقُطنی

جزوسوئم

3-4

متن

امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

هو القادر

لا اله الا الله محمد رسول الله

جلد دوم

نام کتاب ———— فتوحاتِ جہانگیری شرح سُنن دار قطنی
مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
پروف ریڈنگ ———— ملک محمد یونس
کمپوزنگ ———— ورڈز میکر
باہتمام ———— ملک شبیر حسین
سن اشاعت ———— جولائی 2011 ء
سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزرز
طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ ———— -/550 روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر، ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز

ماشاء الله

فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقُطنی

ترتیب

كِتَابُ الْحَيْضِ

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

65- باب التَّيَمُّمِ

باب: تیمّم کا بیان

658- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِى مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا وَّجُعِلَتْ صُفُوفُنَا مِثْلَ صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پوری روئے زمین کو ہمارے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنادیا گیا ہے اور اس کی مٹی کو ہمارے لیے طہارت کا ذریعہ بنادیا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی مانند بنادیا گیا ہے۔

تیمّم کی وضاحت

تیمّم کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

تیمّم کا لغوی معنی کسی چیز کا قصد کرنا اور ارادہ کرنا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور تم اللہ کی راہ میں دینے کے لیے گھٹیا چیز کا قصد نہ کرو''۔

فقہاء نے تیمّم کی مختلف تعریفیں کی ہیں جو آپس میں ملتی جلتی ہیں۔

احناف کے نزدیک پاک مٹی کے ذریعے چہرے اور ہاتھوں کے مسح کا نام تیمّم ہے اور اس میں انسان کا قصد شرط ہے' یہی قصد نیت شمار ہوگا۔

پاک مٹی کو ایک مخصوص طریقے کے ساتھ عبادت کی ادائیگی کے لیے استعمال کرنے کو قصد قرار دیا گیا ہے۔

تیمّم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی خصوصیت ہے' ہجرت کے چھٹے سال غزوۂ مصطلق کے موقع پر جب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس ہار کی تلاش میں قافلے کو ٹھہرالیا تھا) اور ایک آدمی کو بھیجا تھا' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا تھا اور اُس جگہ پانی موجود نہیں تھا تو اُس وقت تیمّم کے حکم سے متعلق کے مطابق آیت نازل ہوئی تھی

۶۵۸- اخرجه مسلم (۱/۳۷۱) كتاب المساجد: حديث (۵۲۲/٤)، وابن ابي شيبة (۱/۱۵۷)، والطيالسي ص (۵٦) رقم (٤١٨)، والنسائي في (الكبرى) (۵/۱۵) كتاب فضائل القرآن: باب الآيتان في آخر سورة البقرة رقم (۸۰۲۲)، وابن خزيمة (۱/۱۳۲) رقم (۲۵٦)، وابن عبد البر في (التمهيد) (۵/۲۲۱)، والبيهقي (۱/۲۱۳) من طريق ربعي بن خراش عنه مرفوعاً- وانظر الحديث التالي-

اور تیمم کو شرعی طور پر مشروع قرار دیا گیا' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سورۂ نور میں بہتان کے حکم سے متعلق آیات سیدہ عائشہ کی برأت میں نازل ہوئی تھی' اسی طرح حضرت اُسید بن حضیر نے یہ بات کہی تھی:

''اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے جب بھی تمہارے لیے کوئی ناگوار واقع پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس میں مسلمانوں کے لیے کوئی نہ کوئی گنجائش ظاہر کر دی''۔

تیمم کا حکم رخصت ہے' جبکہ حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: تیمم عزیمت ہے۔

تیمم کے دلائل درج ذیل ہیں:

''اور جب تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی شخص پاخانہ کر کے آئے یا کوئی عورت کو چھو لے اور تم (وضو کے لیے) پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو' اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو''۔

تیمّم کی مشروعیت کے بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں' جیسا کہ ایک روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ' طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

•••———•••———•••

659- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ جُعِلَتِ الْاَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا وَّلَنَا طَهُوْرًا اِنْ لَّمْ نَجِدِ الْمَآءَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: تمام روئے زمین کو ہمارے لیے نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے' جب ہمیں پانی نہ ملے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن مسلمۃ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی نزیل جزیرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۵)(۲۵۹)۔

660- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ حَدَّثَنِىْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ

۶۵۹–اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۷۵– ۱۷۶) رقم (۲۹۵) من طريق الدارقطني به- وانظر تخريج الحديث السابق-

۶۶۰ اخرجه البخاري (۱/۴۴۱) كتاب التيمم' باب التيمم في الحضر' الحديث (۳۳۷) و مسلم (۱/۲۸۱) كتاب الحيض' باب التيمم' الحديث (۱۱۴/۳۶۹)' وابو داؤد (۱/۸۹ ۹۰) كتاب الطهارة' باب التيمم في الحضر' الحديث (۳۲۹)' والنسائي (۱/۱۶۵) كتاب الطهارة' باب التيمم في الحضر' وابن خزيمة (۱/۱۳۹)' واحمد (۴/۱۶۹)' وابن الجارود رقم (۱۲۷)' والبيهقي (۱/۲۰۵) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم' وفي الخلافيات (۱/۴۳۵ ۴۳۶) من طريق عمير' مولى ابن عباس' به-

اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِى الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُو الْجُهَيْمِ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

☆☆ عمیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے' فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبداللہ بن یسار' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' ہم دونوں حضرت ابوجہم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص آیا' اُس نے آپ کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس تشریف لے گئے' آپ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا) اور پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسحاق صغانی ابوبکر نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''270ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۴)(۳۶)۔

○ عمیر بن عبداللہ ہلالی، ابوعبداللہ مدنی، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۸۶)(۷۶۱)۔

○ ابوجہیم ابن صمۃ ابن عمر انصاری، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۰۷)۔

661 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ وَّهُوَ مُقْبِلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کی طرف جا رہے تھے' تاکہ آپ قضائے حاجت کریں' آپ کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی' وہ سامنے سے آ رہا تھا' اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا' (یعنی تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عباس بن محمد بن عبداللہ بن مغیرۃ ابوحسین جوہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''328ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۱۵۷) (۶۶۳۴)۔

662- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِى - عَنْ اَبِى جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ . فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت ابوجہم بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے جمل کے کنویں کی طرف تشریف لے جا رہے تھے' ایک شخص نے سامنے کی طرف سے (آ کر) آپ کو سلام کیا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہ دیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دستِ مبارک دیوار پر رکھا اور اُس کے ذریعے اپنا چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر آپ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن محمد بن بکیر ناقد ابوعثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''232ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۸) (۶۷۰)۔

663- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ اَحْمَدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ مِهْرَانَ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِصْمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى جُهَيْمٍ قَالَ اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ بِئْرِ جَمَلٍ اِمَّا مِنْ غَائِطٍ وَاِمَّا مِنْ بَوْلٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَىَّ السَّلَامَ فَضَرَبَ الْحَائِطَ بِيَدِهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهَا ذِرَاعَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ رَدَّ عَلَىَّ السَّلَامَ .

---

٦٦٣ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١٧٩) رقم (٢٠٢) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- وفي اسناده نوح بن ابي مريم يعرف بالجامع : لجمعه العلوم لكن كذبوه في الحديث- وقال ابن المبارك: كان يضع : كذا في التقريب (٢/٣٠٩)- وانظر ترجمته في الضعفاء للعقيلي (٤/٣٠٤) والمجروحين لابن حبان (٣/٤٨) وابن عدي في الكامل (٧/٢٥٠٥)- قال الشيخ ابو الفيض الغماري في تخريج احاديث البداية (٢/١٤٢): (هذا حديث موضوع من افك ابي عصمة فانه كذاب دجال)-اه- وقد تقدم الحديث من طريق اخرى رقم (٦٦٠)-

قَالَ اَبُوْ مُعَاذٍ وَّحَدَّثَنِیْ خَارِجَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ جُهَیْمٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' شاید پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے آ رہے تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کا جواب نہ دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک دیوار پر پھیرا اور اس کے ذریعے اپنے چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن محمد بن احمد بن غالب بن مشکان ابوسعید مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۵۹) (۲۹۹۶)۔

○ سُئل عنہ یحییٰ بن معین فقال: لیس بہ باس۔ عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کے والد کے مطابق انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۴۴) (۲۳)۔

664- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهٗ فَكَانَ مِنْ حَدِیْثِهٖ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ یَتَوَارٰى فِی السِّكَّةِ ضَرَبَ بِیَدَیْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کسی کام کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا مقصد بیان کر دیا' تو اُس کے بعد اُس دن کی گفتگو میں اُنہوں نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' یہ گلی کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت پاخانہ کر کے یا پیشاب کر کے تشریف لائے تھے' اُس شخص نے آپ کو سلام کیا'

٦٦٤-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١٨٠) رقم (٢٠٤) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابو داؤد (١/٩٠) كتاب الصلوة' باب التيمم في الحضر' الحديث (٣٣٠): حدثنا احمد ابن ابراهيم الموصلي ابو علي' قال: اخبرنا محمد بن ثابت العبدي' به- وابن المنذر في الاوسط (٢/٤٩) رقم (٥١٠) عن محمد بن ثابت' به- قال ابو داؤد: (لم يتابع محمد بن ثابت في هذه القصة على ضربتين عن النبي صلى الله عليه وسلم' ورووه من فعل ابن عمر)- اهـ- قال الزيلعي في نصب الراية (١/١٥٢-١٥٣)

آپ ﷺ نے اُس کو جواب نہ دیا' یہاں تک کہ وہ شخص گلی سے باہر نکلنے والا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک دیوار پر پھیر کر اپنے چہرے کا مسح کیا' پھر دوبارہ پھیر کر اپنے دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر آپ نے اُس کے سلام کا جواب دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں اس لیے سلام کا جواب نہیں دیا' کیونکہ میں باوضو حالت میں نہیں تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ثابت عبدی ابوعبداللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۹/۲)(۸۹)۔

665- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْجَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ پاخانہ کر کے تشریف لا رہے تھے' جمل کے کنویں کے قریب ایک شخص آپ کے سامنے آیا' اُس نے آپ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ دیوار کے پاس تشریف لائے اور اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا (یعنی تیمم کیا)' پھر اُس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن عتاب بن محمد بن فاید بن عبدالرحمٰن ابومحمد عبدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''318'' میں ہوا۔

○ عبداللہ بن یحییٰ المعافری برلسی، لا بأس بہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''کبار'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۱/۱)(۷۳۸)۔

666- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ

٦٦٥- اخرجه ابو داؤد (١/ ٩٠) كتاب الطهارة: باب التيمم في الحضر' الحديث (٣٣١) قال: حدثنا جعفر بن مسافر' قال: حدثنا عبد الله بن يحيى البرلسي' به' ومن طريقه اخرجه البيهقي في السنن (١/ ٢٠٦) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم؟- وعبد الله بن يحيى البرلسي' قال الحافظ في التقريب (١/ ٤٦١)؛ (لا باس به)- اه-

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ (وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ) قَالَ اِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْقُرُوْحُ اَوِ الْجُدَرِيُّ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ اَنْ يَمُوْتَ اِنِ اغْتَسَلَ يَتَيَمَّمُ .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی کو اللہ کی راہ میں زخم آتے ہیں' یا اُس کو پھوڑا نکلا ہو' یا خارش کی بیماری ہو' پھر اُسے جنابت لاحق ہو یا اُسے اندیشہ ہو کہ غسل کرنے کی وجہ سے وہ مرسکتا ہے' تو ایسا شخص تیمم کرے گا۔

667- حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْمَرِيْضِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيْدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیمار شخص کو مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بدر بن ہیثم بن خلف القاضی فقیہ الیہ ''صدوق'' ہیں۔ معمر نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''317'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰۷/۷)(۳۵۴۸)۔

○ عبداللہ بن سعید بن حصین کندی ابوسعید الاشج کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''257ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۹/۱)(۳۴۲)۔

○ عبدۃ بن سلیمان کلابی ابومحمد کوفی یقال: اسمہ عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''187ھ'' میں ہوا۔

668- وَحَدَّثَنَاهُ الْمَحَامِلِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَحْوَهُ .رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءٍ وَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَقَفَهُ وَرْقَاءُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ عطاء نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اُسے

---

٦٦٦ اخرجه ابن خزيمة (١/ ١٣٨) رقم (٢٧٢) ومن طريقه ابن الجارود في المنتقى رقم (١٢٩) والبيهقي في الكبرى (١/ ٢٢٤) كتاب الطهارة: باب الجريح والقريح والمجدور يتيمم اذا خاف التلف- قال ابن خزيمة: ثنا يوسف بن موسى' قال: ثنا جرير' به- ال ابن خزيمة: هذا خبر لم يرفعه غير عطاء بن السائب- وقد تابع جريرًا عليه علي بن عاص" فرواه عن عطاء عن سعيد عن ابن عباس مرفوعاً- كما ذكره ابن ابي حاتم (١/ ٢٥-٢٦) ثم قال: (قال ابي: هذا خطا: اخطا فيه علي بن عاصم' ورواه ابو عوانة وورقاء وغيرهما عن عطاء بن السائب عن سعيد عن ابن عباس موقوفاً' وهو الصحيح ا- اه- وانظر تلخيص الحبير (١/ ٢٥٨)-

''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

669- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ اَخُو كَرْخَوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَّاَنَا فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ . فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الْاِغْتِسَالِ فَقُلْتُ اِنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ (وَلَا تَقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا .الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ .

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے سردیوں کی رات میں احتلام ہو گیا' یہ غزوہ ذات السلاسل کی بات ہے' مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاؤں گا' اس لیے میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی' بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عمرو! تم نے جنابت کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی' تو میں نے آپ کو اس وجہ کے بارے میں بتایا جس نے مجھے غسل کرنے سے روک دیا تھا' میں نے عرض کی: میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں بڑا رحم فرمانے والا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کچھ نہیں فرمایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان ابوعلی مالکی بصری رحل الیہ دارقطنی لا باس بہ، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۶/۶) (۷۶۴۰)۔

۶۶۹ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۸٤/۱) رقم (۳٦۰) من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابو داؤد (۹۲/۱) كتاب الطهارة' باب اذا خاف الجنب البرد: ايتيمم؟ الحديث (۳۳٤) ومن طريقه البيهقي في الخلافيات (٤۲۱/۱) ورواه الحاكم (۱۷۷/۱) كلهم من طريق وهب ابن جرير' به- ومن طريق الحاكم تلك اخرجه البيهقي في السنن (۲۲٦/۱) وفي الخلافيات (٤۲۲/۱) واخرجه ابو داؤد (۹۲/۱) كتاب الطهارة' باب اذا خاف الجنب البرد: ايتيمم؟ الحديث (۳۳۵) واحمد (۲۰۳/٤- ۲۰٤) من طريق ابن لهيعة' قال: ثنا يزيد بن ابي حبيب' به- والحديث علقه البخاري في صحيحه (٥٤۱/۱) كتاب التيمم' باب اذا خاف الجنب على نفسه المرض او الموت بعد رقم (۳٤٤)- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۷/۱): وفي رواية ان عمرًا احتلم فغسل مغابنه' وتوضا وضوء ه للصلوة' ثم صلى بهذا الحديث' رواهما الحاكم' ثم البيهقي' وقال الحاكم ايضاً على شرط الشيخين' قال: وعندي انهما عللاه بالرواية الاولى- يعني: لاختلافهما وهي قصة واحدة' قال: ولا تعلل رواية التيمم رواية الوضوء' فان اهل مصر اعرف بحديثهم من اهل البصرة: ويحتمل ان التيمم' والوضوء وقعا' فغسل ما امكنه' وتوضا' وتيمم للباقي- قال النووي في (الخلاصة): وهذا الذي قاله البيهقي متعين- والحاصل ان الحديث حسن' او صحيح- انتهى-

○ محمد بن یزید ابو بکر واسطی ویعرف باخی کرخویہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''248ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۷۵)(۱۴۸۹)۔

○ یحییٰ بن ایوب الغافقی ابوالعباس مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''168ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۳)(۴۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن جبیر مصری موذن عامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''54ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۵)(۸۹۵)۔

670- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلٰی سَرِيَّةٍ وَّاَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيْدٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهٗ فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هٰذَا مَرَّ عَلٰی وُجُوهِكُمْ مِثْلُهٗ فَغَسَلَ مَغَابِنَهٗ وَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلّٰی بِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَصْحَابَهٗ كَيْفَ وَجَدْتُمْ عَمْرًا وَّصَحَابَتَهٗ لَكُمْ . فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا وَّقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی لَنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰی عَمْرٍو فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ وَبِالَّذِیْ لَقِیَ مِنَ الْبَرْدِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ (وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ) فَلَوِ اغْتَسَلْتُ مِتُّ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰی عَمْرٍو.

☆☆ ابوقیس جو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک سریہ میں گئے ہوئے تھے' اس دوران انہیں سردی کا سامنا کرنا پڑا تھا' اس سے پہلے اتنی سردی کبھی نہیں آئی تھی' وہ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کل رات احتلام ہوا تھا' اس طرح کی سردی' اللہ کی قسم! میں نے کبھی نہیں دیکھی' پھر انہوں نے اپنے زانوں کو (جہاں احتلام کا نشان موجود تھا) دھویا' نماز کا سا وضو کر کے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم نے عمرو کو کیسا پایا' اُس کا ساتھ کیسا رہا؟ تو اُنہوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی بہت تعریف کی' (اور یہ بھی بتایا) یارسول اللہ! ایک مرتبہ اُنہوں نے جنابت کی حالت میں ہمیں نماز پڑھا دی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو کو بلوایا' حضرت عمرو نے آپ کو اس صورتِ حال کے بارے میں بتایا اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا'' تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو''۔

اگر میں اُس وقت غسل کر لیتا تو میں مر جاتا' تو نبی اکرم ﷺ حضرت عمرو ﷜ کی اس بات پر مسکرا دیئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوقیس مولی عمرو بن عاص، اسمہ عبدالرحمٰن بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''54ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۴/۲)(۲۶)۔

671- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دُنُوقَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالاَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الأَسْلَعِ قَالَ أَرَانِى كَيْفَ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّيَمُّمَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَمَرَّ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَعَادَهُمَا إِلَى الأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا الأَرْضَ ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا . هَذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ فِى حَدِيثِهِ فَأَرَانِى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ أَمْسَحُ فَمَسَحْتُ قَالَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهُمَا لِوَجْهِهِ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا حَتَّى مَسَّ بِيَدَيْهِ الْمِرْفَقَيْنِ .

☆☆ ربیع بن بدر اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اسلع نے کہا: آپ مجھے دکھائیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو کس طرح تیمم کرنے کا طریقہ سکھایا تھا' تو اُنہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ملیں' پھر اُن پر پھونک ماری' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا' یہاں تک کہ اپنی داڑھی کا بھی مسح کیا' پھر دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگایا' اُن کے ذریعے زمین کا مسح کیا' اُن میں سے ایک کو دوسرے پر مل لیا' اُنہوں نے اپنی ہتھیلی کے باہر والے حصے اور اندرونی حصے کا مسح کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھایا کہ میں کس طرح مسح کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھیں' پھر اُنہیں اپنے چہرے کی طرف بلند کیا' پھر دوسری ضرب لگائی' پھر دونوں ہاتھوں کے ظاہری اور اندرونی حصے کا مسح کیا' یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کہنیوں کا مسح کیا۔

---

۶۷۱ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۸۱/۱) من طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي في السنن (۲۰۸/۱) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم ؛: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ انا عبد الرحمن بن الحسن القاضي' ثنا ابراهيم بن الحسين' ثنا آدم بن ابي اياس' ثنا الربيع . فذكره- وقد رواه الطبراني في الكبير (۲۹۸/۱ ۲۹۹) رقم (۸۷۵)' (۸۷۶)' من طرق عن الربيع' به بمعناه' قال الهيثمي في مجمع الزوائد (۲۶۲/۱) : (فيه الربيع بن بدر' وقد اجمعوا على ضعفه)- اه- وانظر نصب الراية (۱۵۲/۱)- وقال ايضا الحافظ ابن حجر في التلخيص (۲۶۸/۱) : (فيه الربيع بن بدر' وهو ضعيف)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدالرحیم بن عمر ابو اسحاق ویعرف بابن دنوقا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''279ھ'' میں ہوا۔ ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳۵/۶) (۳۱۷۲)۔

○ اسماعیل بن علی بن یحییٰ بن بیان ابو محمد خطمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''269ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۴/۶) (۳۳۴۷)۔

○ بدر بن عمرو بن جراد سعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۴/۱) (۱۲)۔

○ اسلع بن شریک بن عوف الاعوجی تمیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ (۲۱۱/۱) (۱۱۰)۔

672- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا اَكَانَ يَتَيَمَّمُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَتَيَمَّمُ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا .فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِي سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيْدًا طَيِّبًا) فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَاَوْشَكُوا اِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ اَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيْدِ .قَالَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى فَاِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ .فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰى اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ .وَقَالَ يُوْسُفُ اَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ .

٦٧٢- اخرجه ابن ابي شيبة (١/١٥٨-١٥٩) ومن طريقه مسلم في صحيحه (١/٢٩٢) كتاب الحيض: باب التيمم الحديث (٣٦٨) ورواه البخاري (١/٦٠٥) كتاب التيمم: باب التيمم ضربة الحديث رقم (٣٤٥) (٣٤٦) (٣٤٧) والنسائي (١/١٧٠) كتاب الطهارة: باب تيمم الجنب واحمد (٢/٣٦٥) وابن خزيمة رقم (٢٧٠) وابن حبان في صحيحه (١٢٨/٤) رقم (١٣٠٤) وابو عوانة (١/٣٠٤) والبيهقي في السنن (١/٢١١) كتاب الطهارة: باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار وفي (١/٢٢٦) كتاب الطهارة: باب التيمم في السفر اذا خاف الموت- كلهم من طريق الاعمش عن شقيق به-

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کا کیا خیال ہے' اگر کوئی شخص جنبی ہو جائے' اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے' کیا وہ اس دوران تیمم کرتا رہے گا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تیمم نہیں کرے گا' اگرچہ اُسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے؟ جو سورۂ مائدہ میں موجود ہے' (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''پھر تم پانی نہیں پاتے تو پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرلو''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر لوگوں کو اس بارے میں اجازت دی جائے' تو عنقریب ایسا وقت آئے گا جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا' تو وہ پاک مٹی سے تیمم کرنے لگیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے دریافت کیا: آپ اس وجہ سے اس کو ناپسند کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی؟ (انہوں نے بیان کیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا' میں جنبی ہو گیا' مجھے پانی نہ ملا' میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا' جس طرح کوئی جانور ہو جاتا ہے' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ان میں سے ایک کے ذریعے دوسرے پر مسح کر لیتے' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کر لیتے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں غور نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی تھی۔

یوسف نامی راوی کے الفاظ یہ ہیں: تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اُن کا مسح کرو' پھر اُن کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کرلو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر قناعت نہیں کی (یعنی اکتفاء نہیں کیا)۔

673- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . كَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ مَرْفُوْعًا وَّوَقَفَهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ وَهُشَيْمٌ وَّغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں' ایک ضرب چہرے کے لئے ہوتی ہے اور ایک دونوں بازوؤں کے لئے کہنیوں تک (مسح) کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

علی بن ظبیان نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا' جسے دیگر آدمیوں نے موقوف کے طور پر نقل کیا ہے

اور یہی درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الامام المحدث ابومحمد عبداللہ بن حسین بن جابر بغدادی، علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک جب کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں تو اُس روایت کو مستند قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۳۰۷) (۱۴۱)، المیزان (۲/۴۰۸)۔

○ عبدالرحیم بن مطرف بن انیس بن قدامہ [illegible]، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۴) (۱۱۷۷)۔

○ علی بن ظبیان کوفی قاضی بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''192ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۹)۔ (۳۶۴)۔

674- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح .وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَيُونُسُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْكَفَّيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں' ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک (مسح کرنے کے لئے) ہوتی ہے۔

675- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

٦٧٤- اخرجه الحاكم (١/١٧٩) كتاب الطهارة' والطبراني في (٣٦٧٨٤) من حديث علي ابن ظبيان' عن عبيد الله بن عمر' عن نافع' عن ابن عمر' به- وقال الحاكم: (لا اعلم احدا اسنده عن عبيد الله غير علي بن ظبيان' وهو صدوق' وتعقبه الذهبي' فقال: بل واه- قال ابن معين: ليس بشيء- وقال النسائي: ليس بثقة)- وذكره الهيثمي في (المجمع) (١/٢٦٧)' وقال: رواه الطبراني في (الكبير)' وفيه علي بن ظبيان: ضعفه يحيى بن معين- فقال: كذاب خبيث' وجماعة- وقال ابو علي النيسابوري: لا باس به- اه- وقال ابو حاتم: متروك' وقال ابن حبان: سقط الاحتجاج باخباره- ينظر: الجرح والتعديل (٦/١٩١)' والمجروحين (٢/١٠٥)' وانظر: نصب الراية (١/١٥٠)- واخرجه البيهقي (١/٢٠٧) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم؛ من جهة القطان وهشيم' عن عبيد الله بن عمر موقوفاً) ثم قال: (رواه علي بن ظبيان فرفعه وهو خطأ' والصواب بهذا اللفظ عن ابن عمر موقوفاً)- وللحديث طريق آخر عن ابن عمر- وسياتي رقم (٦٧٤)' واخرجه الحاكم (١/١٧٩-١٨٠) كتاب الطهارة' كلاهما من طريق سليمان بن ابي داؤد الحراني' عن سالم ونافع' عن ابن عمر' عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في التيمم: (ضربتان: ضربة للوجه' وضربة لليدين الى المرفقين) وقال الحاكم: (سليمان بن ابي داؤد لم يخرجاه' وانما ذكرناه في الشواهد)- وفي (العلل) (١/٥٤): قال ابو زرعة: (هذا حديث باطل' وسليمان ضعيف الحديث)- اه- قال الذهبي في (المغني) (١/٢٧٩): (ضعفه غير واحد)- وسياتي ايضا رقم (٦٧٨)-

٦٧٥- اخرجه البيهقي في السنن (١/٢٠٧) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم؛ من طريق الدارقطني' به- وانظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنیوں تک تیمم کیا کرتے تھے۔

676- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضَرَبْنَا بِأَيْدِينَا عَلَى الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا فَمَسَحْنَا بِهَا وُجُوهَنَا ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً أُخْرَى الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا فَمَسَحْنَا بِأَيْدِينَا مِنَ الْمَرَافِقِ إِلَى الْأَكُفِّ عَلَى مَنَابِتِ الشَّعْرِ مِنْ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (آپ کے زمانۂ اقدس میں) تیمم کیا' ہم اپنے ہاتھ صاف مٹی پر مارتے تھے اور پھر اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے اور پھر اُس کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کرتے تھے' پھر ہم دوبارہ صاف ہاتھ مٹی پر مارتے تھے اور پھر اُن کو جھاڑتے تھے اور اپنے بازوؤں کا کہنیوں سے لے کر ہتھیلیوں تک' بالوں کی جڑوں تک اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا کرتے تھے۔

677- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةٍ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةٍ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفَانِ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں) تیمم کیا ہے' اس میں دو ضربیں ہوتی ہیں' ایک ضرب چہرے کے لئے' اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے ہوتی تھی' جبکہ ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے کہنیوں تک ہوتی تھی۔

اس روایت کے دو راوی سلیمان بن ارقم' سلیمان بن ابوداؤد ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن علی بن محمد بن مکرم بن حسان ابوحسین الوکیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''347ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۱/۱۱) (۵۱۸ے)، السیر (۵۵۵/۱۵)۔

○ یحییٰ بن غیلان الراسبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے''

٦٧٥ اخرجه مالك في الموطا (١/٥٦) كتاب الطهارة' باب العمل في التيمم' الحديث (٩١) ومن طريقه المصنف هنا' والبيهقي في الكبرى (١/٢٠٧، ٩٢) كتاب الطهارة' باب كيف التيمم؟ واسناده من اصح الاسانيد-

٦٧٦- علقه البيهقي في السنن (١/٢٠٧)' فقال: (رواه سليمان بن ارقم التيمي عن الزهري عن سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح رواية معمر وغيره عن الزهري عن سالم عن ابن عمر من فعله)- اه- وذكره الحافظ في التلخيص (١/٢٦٧- ٢٦٨)' ثم قال: (لكن فيه سليمان ابن ارقم وهو متروك)- اه- وسليمان بن ارقم تقدمت ترجمته مراراً- وانظر الحديث (٦٧٢)-

سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶۶/۴)۔

678 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ نَافِعٍ وَّسَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةً لِّلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اس میں دو ضربیں ہوں گی' ایک ضرب چہرے کے لئے ہوگی' دوسری ضرب کہنیوں تک ہاتھوں کے لئے ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن عبداللہ بن مروان بغدادی، ابوموسیٰ حمال، بزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''247ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۲/۲)۔

○ سلیمان بن ابوداؤد حرانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۱۵/۴)۔

679 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلذِّرَاعَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی' ایک ضرب کلائی سے کہنیوں تک کے لئے ہوگی۔

اس کے تمام راوی ثقات ہیں' تاہم درست یہ ہے: یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

۶۷۹- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۸۰/۱) رقم (۳۰۶) من طريق الدارقطني: حدثنا محمد بن مخلد' حدثنا ابراهيم الحربي' حدثنا عثمان بن محمد الانماطي' به- ورواه الحاكم في المستدرك (۱۸۰/۱): حدثنا علي بن حمشاذ وابو بكر بن بالويه' قال: ثنا ابراهيم بن اسحاق' ثنا عثمان بن محمد الانماطي' به' ومن طريقه البيهقي ايضا في السنن (۲۰۷/۱) ورواه بنفس الاسناد عن ابراهيم بن اسحاق الحربي' ثنا ابو نعيم عن عزرة بن ثابت' به موقوفاً' ومن طريقه ايضا رواه البيهقي في السنن (۲۰۷/۱)- وسياتي عن المصنف في الحديث رقم (۶۸۰)' قال ابن الجوزي في التحقيق (۱۸۲/۱): (تكلم في عثمان بن محمد)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (۱۵۱/۱): (وتعقبه صاحب التنقيح تابعاً للشيخ تقي الدين في (الامام)' وقال -ما معناه-: (ان هذا الكلام لا يقبل منه: لانه لم يبين من تكلم فيه' وقد روى عنه ابو داؤد وابو بكر بن ابي عاصم وغيرهما' وذكره ابن ابي حاتم في كتابه' ولم يذكره فيه جرحاً- والله اعلم)- اه- قال الحافظ ابن حجر في التلخيص (۲۶۸/۱): (ضعف ابن الجوزي هذا الحديث بعثمان بن محمد' وقال: انه متكلم فيه' واخطا في ذلك- قال ابن دقيق العيد: لم يتكلم فيه احد- نعم روايته شاذة: لان ابا نعيم رواه عن عزرة موقوفاً)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حرمی بن عمارۃ بن ابو حفصۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "211ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۹)۔

680- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ قَالَ اضْرِبْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا' تو انہوں نے فرمایا: تم (ہاتھ) زمین پر مارو' تو اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کے ذریعے چہرے کا مسح کیا۔ پھر اُس نے دوسرا ہاتھ زمین پر مارا اور اُس کے ساتھ ہاتھوں سے کہنیوں تک کا مسح کیا۔

681- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ يَقُولَانِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ .قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ فَذَكَرْتُهُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَعَجِبَ مِنْهُ وَقَالَ مَا أَحْسَنَهُ.

☆☆ ابان نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے سفر کے دوران تیمم کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے تھے: کہنیوں تک کیا جائے گا۔

حسن بصری اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کہنیوں تک (مسح کیا جائے گا)۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کہنیوں تک (تیمم) کیا جائے گا۔

ابواسحاق نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کا تذکرہ امام احمد بن حنبل سے کیا: تو اُنہیں یہ روایت بہت پسند آئی۔

اُنہوں نے فرمایا: یہ کتنی بہترین روایت ہے۔

۶۸۱ اخرجه البيهقي في السنن (۱/۲۱۰) من طريق الدارقطني به' واخرجه ابو داؤد (۱/۸۹) كتاب الطهارة' باب التيمم' الحديث رقم (۳۲۸)' ومن طريقه البيهقي في السنن (۱/۲۱۰) كتاب الطهارة' باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار- قال ابو داؤد: حدثنا موسى بن اسماعيل' ثنا ابان' قال: سئل قتادة عن التيمم عن التيمم في السفر؟ فقال: حدثني محدث عن الشعبي عن عبد الرحمن بن ابزى عن عمار بن ياسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (الى المرفقين)- قال البيهقي: (واما حديث قتادة عن محدث عن الشعبي' فهو منقطع لا يعلم من الذي حدثه؛ فينظر فيه' وقد ثبت من وجه آخر لا يشك حديثي في صحة اسناده)- اه- ورواه الدارقطني ايضًا من طريق قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن بن ابزى عن ابيه عن عمار' رقم (۶۸۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۲)۔

682 - حَدَّثَنَا الْقَاضِیُ اَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً اُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ.

☆☆ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ تیمم کرتے تھے' تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے تھے' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے کا مسح کیا کرتے تھے' پھر دونوں ہاتھوں کو دوسری مرتبہ زمین پر مارتے تھے' اُن کے ذریعے ہاتھوں سے دونوں کہنیوں تک مسح کیا کرتے تھے' وہ اپنے ہاتھوں سے مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منصور بن سیار بغدادی الرمادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''265ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۷)۔

683 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَشُجَاعٌ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: (تیمم میں) دوضربیں ہوگی' ایک ضرب چہرے کے لیے ہوگی' ایک ضرب دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

۶۸۲- اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۱۱-۲۱۲) رقم (۸۱۷)، ومن طريقه المصنف هنا، وابن المنذر في الاوسط (۲/۴۸) رقم (۵۳۷)، وفي (۲/۵۶) رقم (۵۴۹)-

۶۸۳- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۱۲) كتاب الطهارة، باب ذكر الروايات في كيفية التيمم عن عمار من طريق الدارقطني به، ورواه ايضاً فقال: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، ثنا ابو بكر بن اسحاق، ثنا عبد الله بن محمد، ثنا الحسن بن عيسى، ثنا ابن المبارك، ثنا سعيد بن ابي ايوب عن يزيد بن ابي حبيب: ان عليا وابن عباس كانا يقولان في التيمم: (الوجه والكفين)- قال: وروى عن عطاء عن ابن عباس، ثم ساق حديث الدارقطني هذا منظريق، ثم قال: (وكلاهما عن علي منقطع- وقد حكاه الشافعي في كتاب علي وعبد الله بلاغا عن هشيم عن خالد عن ابي اسحاق ان عليا قال في التيمم: ضربة للوجه، وضربة للكفين)- اه- وقد روى عبد الرزاق (۱/۲۱۳) رقم (۸۲۴)، ومن طريق ابن المنذر في الاوسط (۲/۵۰) رقم (۵۴۳) عن ابراهيم بن طهمان عن عطاء بن السائب عن ابي البختري: ان عليا قال في التيمم: (ضربة للوجه، وضربة لليدين الى الرسغين)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شجاع بن مخلد الفلاس، ابوفضل بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے" دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "235ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۴۷)۔

684- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں چہرے اور دونوں بازوؤں کا تیمم کرنے کی ہدایت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن سلیمان، ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳/۱۳۰)۔

○ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۰)۔

685- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تیمم چہرے اور دونوں بازوؤں کے لیے ضرب لگانے (یعنی اُن پر مسح کرنے) کا نام ہے۔

---

۶۸۴ اخرجه ابو داؤد (۱/۸۹) كتاب الطهارة' باب التيمم' الحديث (۳۲۷) والترمذي (۱/۲۶۸) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التيمم' الحديث (۱۴۴) والدارمي (۱/۱۹۰) واحمد (۴/۲۶۳) وابن خزيمة في صحيحه (۱/۱۳۴) رقم (۲۶۷) وابن حبان (۴/۱۲۷) رقم (۱۳۰۳) وابن الجارود رقم (۱۲۶) والطحاوي في شرح المعاني (۱/۱۱۲) والبيهقي في السنن (۱/۲۱۰) من طريق قتادة عن عزرة عن سعيد بن عبد الرحمن' به.

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عفان بن مسلم بن عبداللہ باہلی، ابوعثمان الصفار، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۵)۔

686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّاِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَّاِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ . قَالَ اضْرِبْ . فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم زمین پر ہاتھ مارو! اُس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور پھر اُس کے ذریعے چہرے کا مسح کیا اور پھر دوبارہ اپنا ہاتھ زمین پر مارا' پھر اُن دونوں ہاتھوں کے ذریعے کہنیوں تک دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

687- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

قَالَ الرَّمَادِيُّ قَالَ يَزِيْدُ مَنْ اَخَذَ بِهٖ فَلَا بَاْسَ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تیمم میں ایک ہی ضرب ہوگی' جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی۔

رمادی نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: جو شخص اس حدیث کو اختیار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حکم بن عتیبة، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے

۶۸۷- اخرجه البخاري (۵۸۸/۱) كتاب التيمم' باب المتيمم هل ينفخ فيهما؟ الحديث (۳۳۸) واطرافه في (۳۳۹)' (۳۴۰)' (۳۴۱)' (۳۴۲)' (۳۴۳)' ومسلم (۲۹۷/۱) كتاب الحيض' باب التيمم' الحديث (۳۶۸) وابو داؤد (۸۹/۱) كتاب الطهارة' باب التيمم' الحديث (۳۲۶)' والنسائي (۱۶۹/۱-۱۷۰) كتاب الطهارة' وابن ماجه (۱۸۸/۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة' الحديث (۵۶۹)' وابن خزيمة رقم (۲۶۶)' (۲۶۸)' وابن حبان في صحيحهما (۷۹/۲) رقم (۱۳۶۷) وابن خزيمة رقم (۲۶۶)' (۲۶۸)' وابن حبان وابو عوانة (۳۰۶/۱)' والطحاوي في شرح المعاني (۱۱۲/۱) والبيهقي في السنن (۲۰۹/۱)' (۲۱۶/۱)' كلهم من طريق الحكم عن ذر عن ابن ابزى' به۔

ہیں۔ ان کا انتقال "113ھ" کے آس پاس میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۲/۱) (۳۹۴)۔

688- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ . وَضَرَبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

☆☆ حضرت عمار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک زمین پر مارا' پھر آپ نے اس پر پھونک ماری اور اُس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

689- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعلی بن عبید بن ابوامیۃ ،کوفی ،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "200ھ" کے آس پاس میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۸/۲) (۴۰۸)۔

690- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ قَالاَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِى مَالِكٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهُ اَجْنَبَ فِى سَفَرٍ لَهُ فَتَمَعَّكَ فِى التُّرَابِ ظَهْرًا لِبَطْنٍ

۶۸۹– اخرجه ابن ابي شيبة (۱۵۹/۱)، وابو داؤد (۸۸/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم، الحديث (۳۲۲)، وابو عوانة (۳۰۵/۱)، وابن خزيمة في صحيحه رقم (۲۶۹)، والطحاوي (۱۱۲/۱) من طرق عن الاعمش عن سلمة بن كهيل عن سعيد' به- ورواه ابو داؤد (۸۸/۱– ۸۹) كتاب الطهارة، باب التيمم، الحديث (۳۲٤)، (۳۲۵)، والنسائي (۱۷۰/۱) كتاب الطهارة، باب نوع آخر، واحمد (۲٦٥/۲)، والطيالسي (٦۳/۱)، وابن خزيمة رقم (۲٦۹)، والبيهقي في (السنن) (۲۱۰/۱)، والطحاوي (۱۱۲/۱) من طريق شعبة عن سلمة بن كهيل عن ذر عن سعيد' به-

۶۹۰ هذا الحديث علقه البيهقي في سننه (۲۱۰/۱) كتاب الطهارة، باب ذكر الروايات في كيفية التيمم، فقال: (رواه حصين بن عبد الرحمن عن ابي مالك قال: (سمعت عماراً يخطب، فذكر التيمم، فضرب بكفيه الارض، فمسح بهما وجهه وكفيه)- ورفعه ابراهيم بن طهمان عن حصين- ورواه الاعمش: مرة عن سلمة بن كهيل عن عبد الرحمن بن ابزى، ومرة عن سلمة عن سعيد بن عبد الرحمن عن ابيه- وقال مرة في متنه: (ثم مسح وجهه والذراعين الى نصف الساعد، ولم يبلغ المرفقين)- اه-

فَلَمَّا اَتَی النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا عَمَّارُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ فِی التُّرَابِ ثُمَّ تَنْفُخَ فِيهِمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ اِلَی الرُّسْغَيْنِ ۔ لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ حُصَيْنٍ مَرْفُوْعًا غَيْرُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ وَوَقَفَهٗ شُعْبَةُ وَزَائِدَةُ وَغَيْرُهُمَا وَاَبُوْ مَالِكٍ فِی سَمَاعِهٖ مِنْ عَمَّارٍ نَظَرٌ فَاِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ فِيهِ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ عَمَّارٍ قَالَهُ الثَّوْرِیُّ عَنْهُ ۔

✿✿ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سفر کے دوران جنبی ہو گئے تو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضرے ہوئے' آپ کو اس بارے میں بتایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مارتے' پھران پر پھونک مارتے' پھر اُن دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور کلائیوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیتے۔

اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر ابراہیم نامی راوی نے نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اس کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا اور اس کے راوی ابو مالک کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع محل نظر ہے' کیونکہ دیگر راویوں نے اس ابو مالک کے حوالے سے ابن ابزیٰ کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالمجید، ابومحمد مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''328ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۸۲/۷-۲۸۳)۔

○ داؤد بن شبیب باہلی، ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۲/۱)(۱۶)۔

691- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَخْطُبُ بِالْكُوفَةِ وَذَكَرَ التَّيَمُّمَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ۔

✿✿ ابو مالک نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا' تو اُنہوں نے تیمم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا: اس میں ایک مرتبہ اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا جائے گا اور اس کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا جائے گا۔

692- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ غَمَسَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ فِی التُّرَابِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ

اِلَى الْمِفْصَلِ وَقَالَ عَمَّارٌ هٰكَذَا التَّيَمُّمُ .وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوْعًا.

☆☆ ابومالک' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا' پھر اس پر پھونک ماری اور اپنے چہرے پر پھیرا اور دونوں بازوؤں کا جوڑوں تک مسح کیا' پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمم اس طرح ہوتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے۔

693- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا اُمِرَ فِيهِ بِالْغَسْلِ فَعَلَيْهِ التَّيَمُّمُ وَمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْغَسْلِ تُرِكَ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جس عضو کو دھونے کا حکم ہے' اُس پر تیمم کرنا لازم ہوگا' جس عضو کو دھونے کا حکم نہیں ہے' اُسے تیمم میں ترک کیا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مجالد بن سعید بن عمیر، ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "144ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۲۹)(۹۱۹)۔

694- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الْبَاقِي قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اُمِرْنَا بِالتَّيَمُّمِ لِمَا اُمِرْنَا فِيهِ بِالْغَسْلِ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ہمیں اپنے ان اعضاء کا تیمم کرنے کا حکم دیا گیا ہے' جن کو (وضو) میں دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

65- باب التَّيَمُّمِ وَاَنَّهُ يُفْعَلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

باب: تیمم کا بیان' اسے ہر نماز کے لیے کیا جائے گا

695- حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .وَبِهِ كَانَ يُفْتِي قَتَادَةُ.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

۶۹۵- اخرجه عبد الرزاق (۲۱۵/۱) رقم (۸۲۲)، ومن طريقه المصنف هنا، والبيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱) كتاب الطهارة، باب التيمم لكل فريضة، وابن المنذر في الاوسط (۵۸/۲) رقم (۵۵۲)، ورواه ايضا الطبراني في الكبير: كما في المجمع (۲۲۶/۱)۔

قتادہ خود اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

ایک تیمم سے مختلف نمازیں ادا کرنا

یہاں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کیا ایک ہی تیمم کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں؟ یا ہر نماز کے لیے نئے سرے سے تیمم کرنا پڑے گا' فقہاء کے اس اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

قال الحنفية (2) : ان التيمم بدل مطلق، وليس ببدل ضروري، فالحدث يرتفع بالتيمم الى وقت وجود الماء في حق الصلاة المؤداة، بدليل الحديث المتقدم :التيمم وضوء المسلم، ولو الى عشر حجج، مالم يجد الماء ، او يحدث فقد سمى التيمم وضوءً ا، والوضوء مزيل للحدث .وقال صلى الله عليه وسلم :جعلت لي الارض مسجدًا وطهورًا (3) ، والطهور اسم للمطهر، فدل على ان الحدث يزول بالتيمم، الا ان زواله مؤقت الى غاية وجود الماء ، فاذا وجد الماء يعود الحدث.

ويترتب عليه :انه يجوز التيمم قبل دخول الوقت، ويجوز له ان يصلي بالتيمم ما شاء من الفرائض والنوافل ما لم يجد الماء او يحدث، واذا تيمم للنفل جاز له ان يؤدى به النفل والفرض.

وقال الجمهور غير الحنفية (4) : التيمم بدل ضروري، فيباح له الصلاة مع قيام الحدث حقيقة للضرورة، كطهارة المستحاضة، لحديث ابي ذر عند الترمذي :

فاذا وجدت الماء فامسّه جلدك، فانه خير لك ولو رفع الحدث لم يحتج الى الماء اذا وجده، ولو راى الماء يعود الحدث ، مما يدل على ان الحدث لم يرتفع، لكن ابيح له اداء الصلاة مع قيام الحدث للضرورة، كمافي المستحاضة.

ويترتب عليه عكس الاحكام السابقة، الا ان الحنابلة خلافًا للمالكية والشافعية اجازوا بالتيمم الواحد صلاة ما عليه من فرائض فوائت ان كانت عليه.

قال الحنفية (5) القائلون بان التيمم طهارة مطلقة :يجوز التيمم قبل الوقت، ولاكثر من

---

(1) رواه احمد والبیہقی واسحاق بن راہویہ عن ابی ہریرۃ لکنہ ضعیف (نصب الرایۃ 156/1:). والحدیث الصحیح المتفق علیہ المتقدم عن عمران بن حصین یدل علی الاکتفاء بالتیمم بدل الغسل حال الجنابۃ وفقد الماء.

(2) البدائع 54/1:ومابعدہا، الدر المختار 223/1 :

(3) رواہ الشیخان والنسائی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ۔

(4) الشرح الکبیر 154/1:، مغنی المحتاج 97/1:، بجیرمی الخطیب 253/1:، کشاف القناع 199/1 :

(5) البدائع 54/1:، الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین 223/1:

فرض، ولغير الفرض من النوافل؛ لان التيمم بدل مطلق عند عدم الماء ، ويرتفع به الحدث الى وقت وجود الماء ، وليس ببدل ضروري مبيح مع قيام الحدث حقيقة، الذى هو قول الجمهور، فلا يجوز عندهم قبل الوقت، ولا يصلى به اكثر من فرض .ودليل الحنفية :ان التوقيت في العبادات لا يكون الا بدليل سمعي، ولا دليل فيه، فيقاس على الوضوء ، والوضوء يصح قبل الوقت.

وقال الجمهور (المالكية والشافعية والحنابلة) (1) : لا يصح التيمم الا بعد دخول وقت ما يتيمم له من فرض او نفل، فلا يتيمم لفرض قبل دخول وقت فعله، ولا لنفل معين او مؤقت كسنن الفرائض الرواتب قبل وقتها.

اما الفريضة :فلقوله تعالى :(اذا قمتم الى الصلاة) (المائدة5/6:) ، والقيام اليها بعد دخول الوقت، ولما رواه البخاري من حديث فايما رجل من امتي ادركته الصلاة فليصل وما رواه احمد :اينما ادركتني الصلاة تمسحت وصليت اى تيممت وصليت، وهذا دليل على ان التيمم يكون عند ادراك الصلاة، اى بعد دخول وقتها.

واما النفل :فلحديث ابي امامة مرفوعًا قال :جعلت الارض كلها لي ولامتي مسجدًا وطهورًا، فاينما ادركت رجلًا من امتي الصلاة، فعنده مسجده، وعنده طهوره (2).

واما الوضوء :فانما جاز قبل الوقت، فلكونه رافعًا للحدث، بخلاف التيمم، فانه طهارة ضرورة، فلم يجز قبل الوقت، كطهارة المستحاضة.

احناف کے نزدیک تیمم مطلق طور پر بدل ہے' یہ ضروری طور پر بدل نہیں ہے' آدمی نے جو نماز تیمم کر کے ادا کرنی ہے' اس کی وجہ سے انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا' اُس وقت تک تیمم کی وجہ سے انسان کا حدث ختم ہو جاتا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو پہلے ذکر کی جا چکی ہے' تیمم مسلمان کا وضو ہے خواہ اُسے دس برس تک پانی نہ ملے' یا پھر تیمم (کسی اور ناقضِ وضو کی وجہ سے) ٹوٹ جائے'' تو اس حدیث میں تیمم کو وضو قرار دیا گیا ہے اور وضو حدث کو ختم کر دیتا ہے۔ ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''میرے لیے روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

طہور اُسی کو کہا جاتا ہے جو پاک کرنے والی ہوتی ہے۔

اس سے یہ بات بھی پتہ چل جاتی ہے: تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے' البتہ اس حدث کا خاتمہ اس وقت کے ساتھ متعلق ہو گا' انسان کو جب تک پانی نہیں ملتا جیسے ہی انسان کو پانی ملے گا تو وہ حدث واپس آ جائے گا' اس تمام بحث

(1) بدایۃ المجتہد 65/1؛ القوانین الفقہیۃ : ص37؛ مغنی المحتاج 105/1؛ المہذب 34/1؛ کشاف القناع 184/1.

(2) الفقہ الاسلامی وادلتہ الفصل السادس :التیمم

سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے بھی اُس نماز کے لیے تیمم کیا جاسکتا ہے اور کوئی شخص ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کرسکتا ہے انسان کا تیمم اس وقت تک باقی رہے گا جب تک اُسے پانی نہیں مل جاتا یا کوئی اور حدث لاحق نہیں ہو جاتا' اگر کوئی شخص نفل نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے تو وہ اس تیمم کے ذریعے نوافل اور فرائض دونوں ادا کرسکتا ہے۔ (یہ تمام مؤقف احناف کے نزدیک ہیں)

احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: تیمم کو ضروری طور پر بدل قرار دیا گیا ہے یعنی اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہتا ہے لیکن ضرورت کے پیش نظر تیمم کر کے نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے استحاضہ کا شکار عورت پاک سمجھی جاتی ہے۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' "جب تمہیں پانی مل جائے تو تم اُس کے ذریعے اپنا چہرہ دھولو' یہ تمہارے لیے بہتر ہے"۔

(یہ حضرات یہ دلیل پیش کرتے ہیں) اگر تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو چکا تھا تو پانی مل جانے کی صورت میں پانی کے ذریعے طہارت کے حصول کی ضرورت باقی نہیں ہونی چاہیے تھی' یہی وجہ ہے' انسان کو جیسے ہی پانی مل جائے گا' اس کا حدث واپس آ جائے گا' اس کا مطلب یہ ہوا: حدث سرے سے ختم نہیں ہوا تھا' البتہ حدث موجود ہونے کے باوجود مجبوری کی وجہ سے ضرورت کے پیش نظر نماز کی ادائیگی کو جائز قرار دیا گیا تھا' بالکل اُسی طرح جیسے استحاضہ کا شکار عورت کے لیے یہی حکم ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کی بنیاد پر بعض جزوی مسائل میں اختلاف سامنے آتا ہے' البتہ شافعیوں اور مالکیوں کے برعکس حنابلہ نے یہ رائے پیش کی ہے: تیمم کے ذریعے قضاء نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

تیمم کے بارے میں اس اختلاف کے نتیجے میں جو جزوی اختلافات سامنے آئے ہیں' وہ درج ذیل ہیں:

احناف اس بات کے قائل ہیں: تیمم مطلق طور پر طہارت ہے' اس لیے نماز کا وقت شروع ہو جانے سے پہلے بھی اسے کیا جاسکتا ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں' فرض اور نفل نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں کیونکہ جب تک پانی میسر نہیں ہوتا' اُس وقت تک تیمم اُس کے بدل کی حیثیت رکھتا ہے اور انسان کو جب تک پانی دستیاب نہیں ہوتا' اُس وقت تک تیمم کی وجہ سے حدث ختم ہو جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک یہ ضرورت کے پیش نظر بدل نہیں ہے' اپنی حقیقت کے اعتبار سے حدث باقی رہے اور محض تیمم کی وجہ سے نماز کو (ضرورت کے پیش نظر) مباح قرر دیا جائے جیسا کہ جمہور اس بات کے قائل ہیں' وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے اور ایک تیمم کے ذریعے ایک سے زیادہ فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

احناف نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ بات دلیل کے طور پر پیش کی ہے' عبادات میں وقت کا تعین کسی نقلی دلیل کے بغیر جائز نہیں ہے اور یہاں کوئی نقلی دلیل موجود نہیں ہے' اس لیے تیمم کو وضو پر قیاس کیا جائے گا اور جس طرح نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے وضو کرنا جائز ہے (اُسی طرح تیمم کرنا بھی جائز ہوگا) جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں' فرض یا نفل نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز نہیں ہے' وہ نفل نماز جس کے لیے تیمم کیا جارہا ہے' کسی فرض نماز کی ادائیگی کا

وقت شروع ہونے سے پہلے اُس فرض نماز کے لیے تیمم نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی متعین نفل نماز کے لیے یا مؤکدہ سنتوں کے لیے اُن کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کرنا جائز ہے۔

فرض نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کے ناجائز ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو''۔

تو نماز کے لیے انسان اُسی وقت کھڑا ہوتا ہے جب نماز کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

نفل نماز سے پہلے تیمم جائز نہ ہونے کی دلیل حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ مرفوع حدیث ہے نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے لیے اور میری اُمت کے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے میری اُمت کے کسی بھی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو اُس کی نماز ادا کرنے کی جگہ اُس کے پاس ہوگی اور اُس کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ اُس کے پاس ہوگا''۔

(فقہاء یہ کہتے ہیں:) وضو کو وقت سے پہلے جائز قرار دیا گیا ہے اُس کی وجہ یہ ہے وہ حدث کو ختم کر دیتا ہے لیکن تیمم کو ضرورت کے پیش نظر طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے یعنی مجبوری کے عالم میں اسے طہارت سمجھا گیا ہے اس لیے وقت سے پہلے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' یہ بھی اُسی طرح ہے جیسے استحاضہ کا شکار عورت کو مجبوری کے عالم میں پاک تسلیم کیا جاتا ہے۔

696- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

697- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز کے لئے تیمم کیا جائے گا۔

698- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لئے تیمم کیا کرتے تھے۔

٦٩٦- رواه ابن ابي شيبة (١/١٤٧) عن هشيم به' ومن طريقه البيهقي (١/٢٢١) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة' وذكره الحافظ في المطالب العالية (١/٤٧) رقم (١٧٠) وعزاه الى مسدد وقال: (فيه ضعف) ومن طريق مسدد رواه ابن المنذر في الاوسط (٢/٥٧) رقم (٥٥٠): حدثنا يحيى بن محمد' ثنا مسدد' ثنا هشيم عن الحجاج ... فذكره-

٦٩٧- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (١/١٤٨) رقم (١٦٩٥) ومن طريقه المصنف هنا-

٦٩٨- اخرجه البيهقي في الكبرى (١/٢٢١) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة من طريق ابن المبارك عن عبد الوارث به' وزاد فيه: (وان لم يحدث) ' ورواه ابن المنذر في الاوسط (٢/٥٧) رقم (٥٥١) من طريق مروان' ثنا عبد الوارث' به-

699- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْأُخْرَى .الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے آدمی تیمم کے ساتھ صرف ایک نماز پڑھے پھر دوسری نماز کے لیے (ازسرِنو) تیمم کرے۔

اس روایت کا راوی حسن بن عمارہ ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم الدبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۳۱)(۱۰۹۸)۔

700- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ بِالتَّيَمُّمِ أَكْثَرَ مِنْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے: آدمی ایک تیمم کے ساتھ ایک سے زیادہ نماز نہ پڑھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شعیب بن ایوب بن زریق الصیرفی القاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵۱)(۷۱)۔

701- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ

۶۹۹–اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/۲۱۵) رقم (۸۳۰) ومن طريقه المصنف هنا- والبيهقي في الكبرٰى (۱/۲۲۱–۲۲۲) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة' وابن المنذر في الاوسط (۲/۵۷) رقم (۵۵۲) كلاهما من طريق عبد الرزاق' به' وفي اسناده الحسن بن عمارة ضعيف: كما قال المصنف- وقال الحافظ في التقريب (۱/۱۶۹): (متروك)- وانظر رقم (۷۰۰)' (۷۰۱)-

۷۰۰–اخرجه ابن الجوزي (۱/۱۸۵) رقم (۲۱۲) من طريق الدارقطني به' وعلقه البيهقي في السنن (۱/۲۲۲) بعد الاثر السابق' فقال: (وكذلك رواه ابو يحيى الحماني عن الحسن بن عمارة)- وقال ابن الجوزي: (الحماني وابن عمارة متروكان)- وانظر السابق-

۷۰۱–اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/۲۲۲) كتاب الطهارة' باب التيمم لكل فريضة' من طريق ابن وهب عن جرير بن حازم عن الحسن بن عمارة' به' ثم قال: (وهكذا رواه ابن زنجويه عن عبد الرزاق عن الحسن- والحسن بن عمارة لا يحتج به)- اه- وانظر رقم (۶۹۹) (۷۰۰)-

اَلْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يُصَلِّي بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلَاةً وَّاحِدَةً.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: تیمم کے ذریعے صرف ایک نماز ادا کی جائے۔

66- باب فِي كَرَاهِيَةِ اِمَامَةِ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِيْنَ.

باب: تیمم کرنے والوں کا وضو کرنے والوں کی امامت کرنا مکروہ ہے

702- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَالِعٍ الْحِمْيَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْكُوْفِيُّ اَسَدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَؤُمُّ الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِيْنَ. اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کروائے۔

اس کی سند ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جعفر بن رمیس بن عمرو، ابوبکر قصری، ان کا انتقال "326ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲/۱۳۹) (۵۵۰)۔

○ عثمان بن معبد بن نوح، مقری، خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں یہ بات تحریر کی ہے: یہ ثقہ ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ خطیب بغدادی (۱۱/۲۹۰)۔

○ سعید بن سلیمان بن مانع حمیری، عن اسد بن سعید کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳/۳۷) (۳۷۲۷)۔

○ اسد بن سعید ابو اسماعیل کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجہول" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹۸)۔ (۱۲۱۳)۔

○ صالح بن بیان ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۹/۳۱۰۰) (۴۸۴۶)۔

703- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ

۷۰۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۲٤) كتاب الطهارة، باب كراهية من كره ذلك، وابن الجوزي في العلل (۱/۳۷۹-۳۸۰)، كلاهما من طريق الدارقطني- وقال ابن الجوزي: صالح بن بيان متروك-

۷۰۳- اخرجه مسدد؛ كما في المطالب لعالية (۱/۱۲۱) رقم (٤۳۹)، ومن طريقه البيهقي في السنن (۱/۲۲٤) كتاب الطهارة، باب كراهية من كره ذلك، وابن المنذر في الاوسط (۲/٦۸) رقم (۵۵۹)، وهو من رواية الحارث عن علي، وقد تقدم الكلام عليها-

عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لا يَؤُمُّ الْمُقَيَّدُ الْمُطْلَقِينَ وَلَا الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِينَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مقید شخص مطلق لوگوں کی امامت نہ کرے اور تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہ کرے۔

704- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَحَفْصٌ عَنْ حَجَّاجٍ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ فِي التَّيَمُّمِ.

☆☆ تیمم کے بارے میں یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معلّی - بن اسد العمی ابوہیثم بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''218ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۵)(۱۲۷۷)۔

67-باب فِيْ بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَجُوْزُ التَّيَمُّمُ فِيْهِ وَقَدْرِهٖ مِنَ الْبَلَدِ وَطَلَبِ الْمَاءِ

باب: اُس جگہ کا بیان جس جگہ تیمم کرنا جائز ہوتا ہے

شہر یا پانی ملنے سے اُس کے فاصلے (کا) حکم

705- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي رَزِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَتَيَمَّمُ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهٗ مِرْبَدُ النَّعَمِ وَهُوَ يَرٰى بُيُوتَ الْمَدِيْنَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جگہ تیمم کرتے ہوئے دیکھا' جس کا نام مربدالنعم تھا' جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اُس مقام) سے مدینہ منورہ کے گھروں کی طرف مشاہدہ فرما رہے تھے۔

۷۰۴- في اسناده حجاج بن ارطاة' تقدم الكلام عليه- وانظر الحديث السابق-

۷۰۵- اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۸۰) ومن طريق البيهقي في الكبرٰى (۱/۲۲۴) كتاب الطهارة' باب السفر الذي يجوز فيه التيمم- قال الحاكم: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا محمد بن سنان' به- قال الحافظ في تلخيص الحبير (۱/۲۵۷): (قال الدارقطني في العلل: الصواب ما رواه غيره عن عبيد الله موقوفاً' وكذا رواه ايوب ويحيى بن سعد الانصاري وابن اسحاق وابن عجلان موقوفاً' وذكره البخاري في صحيحه تعليقاً- وعند البيهقي من طريق الوليد بن مسلم' قيل للاوزاعي: (حضرت العصر والماء (جائز) عن الطريق' ايجب علي ان اعدل اليه؟ فقال: حدثني موسى بن يسار عن نافع عن ابن عمر انه كان يكون في السفر' فتحضر الصلوة والماء منه على غلوة او غلوتين ونحو ذلك' ثم لا يعدل اليه)- اه- وانظر (۷۰۶)' (۷۰۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جراح بن میمون، ابوعبداللہ الضراب۔ ان کا انتقال "324ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴۰۸/۴)(۲۳۱۲)۔

○ علی بن محمد بن مہران، ابوحسن بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۷۰/۱۲)(۶۴۶۸)۔

○ محمد بن سنان بن یزید القزاز، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "271ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۷/۲)(۲۸۳)۔

○ عمرو بن محمد بن ابورزین، خزاعی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوعثمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "207ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۸/۲)(۶۷۱)۔

706- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ وَصَلّٰى وَهُوَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'مربد النعم' کے مقام پر تیمم کر لیتے تھے' وہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے' اُس کے بعد (وہ نماز ادا کر لیتے اور پھر) مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سورج پورا بلند ہوتا تھا' لیکن وہ دوبارہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضیل بن عیاض بن مسعود تیمی، ابوعلی، (یہ مشہور صوفی فضیل بن عیاض ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "187" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۴/۲)(۶۷)۔

707- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۷۰۶- اخرجه البيهقي في السنن (۲۳۲/۱) من طريق الدارقطني به- واخرجه الشافعي في الام (۴۵/۱-۴۶) ومن طريقه البيهقي في السنن (۲۲۴/۱) كتاب الطهارة' باب السفر الذي يجوز فيه التيمم' وابن المنذر في الاوسط (۶۱/۱) رقم (۵۵۵) والحديث علقه البخاري في صحيحه (۵۸۶/۱) كتاب التيمم' باب التيمم في الحضر' قبل الحديث (۳۳۷)- وانظر الحديث السابق-

708- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ تَيَمَّمَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَاْسِ مِيْلٍ اَوْ مِيْلَيْنِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَقَدِمَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر تیمم کر کے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ (شہر) میں تشریف لے آئے تو سورج ابھی بلند تھا' انہوں نے دوبارہ نماز ادا نہیں کی۔

709- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اٰخِرِ الْوَقْتِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَ وَصَلّٰى.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سفر میں ہو' وہ اپنے اور نماز کے آخری وقت کے درمیان کے بارے میں حساب لگالے' اگر اُسے پانی نہ مل سکتا ہو تو وہ تیمم کرے۔

68- باب فِيْ جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ سِنِيْنَ كَثِيْرَةً

باب: جو شخص کئی برس تک پانی نہ پائے' اُس کے لیے تیمم کا جائز ہونا

710- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' اگرچہ اُسے دس برس تک پانی نہ ملے۔

۷۰۸- اخرجه البيهقي في الكبرىٰ (۱/۲۳۱-۲۳۲) كتاب الطهارة' باب الصحيح المقيم يتوضا للمكتوبة- وانظر الحديث (۷۰۵)-

۷۰۹- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱۶۰) مختصراً' والبيهقي (۱/۲۳۲) كتاب الطهارة' باب ما روي في طلب الماء' وابن المنذر في الاوسط (۲/۶۲) رقم (۵۵۷) من طريق شريك به-

۷۱۰- اخرجه الطيالسي ص (۶۶)' وابن ابي شيبة (۱/۱۵۶-۱۵۷) كتاب الطهارات' باب الرجل يجنب' وليس يقدر على الماء' واحمد (۵/۱۴۶' ۱۴۷' ۱۵۵)' وابو داؤد (۱/۲۳۵- ۲۳۶) كتاب الطهارة' باب الجنب يتيمم' الحديث (۳۳۲-۳۳۳)' والترمذي (۱/۲۱۱-۲۱۲) كتاب الطهارة' باب التيمم للجنب اذا لم يجد الماء' الحديث (۱۲۴)' والنسائي (۱/۱۷۱) كتاب الطهارة' باب الصلوات بتيمم واحد' وابن حبان (موارد الظمآن الى زوائد ابن حبان) ص (۷۵)' والحاكم (۱/۱۷۶- ۱۷۷) كتاب الطهارة' والبيهقي (۱/۲۱۲) كتاب الطهارة' باب التيمم بالصعيد الطيب- والبخاري في (التاريخ الكبير) (۶/۳۱۷) من حديث ابي ذر' وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح' وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه' وصححه ابو حاتم كما في (علل الحديث) (۱/۱۱) لابنه- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۱۴۸/۱۴۹)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن بجدان العامری، بصری، ان سے روایات نقل کرنے میں ابوقلابہ منفرد ہیں۔ یہ راویوں کے "دوسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۶/۲)(۵۴۰)۔

711- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ نُعِتَ لِي أَبُو ذَرٍّ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنَّ أَهْلِي لَيَزْعُمُونَ ذَاكَ .قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ .قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ .قُلْتُ إِنِّي أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ .

☆☆ ابوقلابہ' بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا' تو میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں' اُنہوں نے جواب دیا: میرے گھر والے تو یہی کہتے ہیں' پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کر دیا ہے' میں نے عرض کی: میں ایک ایسی جگہ پر تھا جہاں پانی نہیں مل سکتا تھا' میرے پاس میری بیوی بھی تھی' مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے جب تک آدمی کو پانی نہ ملے' اگرچہ دس برس گزر جائیں' جب تمہیں پانی مل جائے' تو وہ اپنے جسم پر ڈال لو۔

712- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْقُلُوسِيُّ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ قَالاَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوسَى الْعَمِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ طَهُورٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ .

☆☆ مہلب' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! بے شک مٹی اُس شخص کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' جسے پانی نہیں ملتا خواہ دس برس تک نہ ملے۔ جب تمہیں پانی مل جائے تو اُسے اپنے جسم پر ڈال لو۔

۷۱۱- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۱۴۴) رقم (۱۶۶۱) واحمد (۵/ ۱۴۶) والطيالسي رقم (۴۸۴) وابو عانة (۱/ ۹۱) كتاب الطهارة' باب التيمم في الحضر' الحديث (۳۳۲) من طريق ايوب عن ابي قلابة عن رجل من بني عامر...... فذكره- وانظر الحديث (۷۱۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن موسیٰ بن خلف العمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "220ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۶/۱)(۱۴۵)۔

○ موسیٰ بن خلف العمی ابوخلف بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۲/۲)(۱۴۴۹)۔

○ ابوالمہلب الجرمی بصری، یہ ابوقلابہ کے چچا ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دوسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۸/۲)(۱۵۱)۔

713- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ حِجَجٍ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمَسَّ بَشَرَتَهُ الْمَاءَ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

☆☆ عمرو بن بجدان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے سنا ہے: بے شک پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگر دس سال تک ایسا ہوتا رہے' جب آدمی پانی پا لے تو اسے اپنے جسم پر پانی بہالینا چاہیے' یہ اُس کے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔

714- وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِىِّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مِحْجَنٍ اَوْ اَبِىْ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ وَقَالَ لَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ طَهُوْرٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یہ فرمایا تھا۔ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

715- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنَانٍ- قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ حَنَانٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ الْحِمْصِيُّ- حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءٌ وَلَوْ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّهُ جِلْدَكَ . كَذَا قَالَ رَجَاءُ بْنُ عَامِرٍ وَالصَّوَابُ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ كَمَا قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ .

☆☆ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اگرچہ دس برس تک آدمی کو پانی نہ ملے' جب تم پانی پالو' اُسے اپنی جلد پر بہالو۔

رجاء بن عامر نامی راوی نے اس طرح بیان کیا ہے' تاہم درست یہ ہے: بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے

حوالے سے یہ بات منقول ہے جیسے کہ ابن علیہ نے ابن ایوب نامی راوی سے اسے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن شبیب، ابوسعید الربعی، وقیل مولی بنی قیس بن ثعلبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ذاہب الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴۷۴) (۵۱۰۶)۔

○ عبداللہ بن حمزۃ یہ ابراہیم بن حمزۃ زبیری کے بھائی ہیں، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۵/۳۹) (۱۷۱)۔

○ بکر بن سوادۃ بن ثمامۃ الجذامی ابوثمامۃ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''120ھ'' کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۰۶) (۱۱۶)۔

69- باب جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِصَاحِبِ الْجِرَاحِ مَعَ اسْتِعْمَالِ الْمَاءِ وَتَعْصِيبِ الْجُرْحِ

زخمی شخص کے لیے پانی استعمال کرنے اور زخم پر پٹی کے ہمراہ تیمم کا جائز ہونا

716- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِى سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلاَنِ فِى سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلاَةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدُ فِى الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلاَةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِلَّذِى لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلاَتُكَ ، وَقَالَ لِلَّذِى تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مُتَّصِلاً وَخَالَفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے اُن دونوں کے سامنے نماز کا وقت آ گیا' اُن کے پاس پانی نہیں تھا' اُن دونوں نے پاک مٹی کے ذریعے تیمم کیا' پھر اُس نماز کے وقت کے دوران اُن دونوں کو پانی مل گیا' اُن دونوں میں سے ایک شخص نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کی' جب کہ دوسرے شخص نے دوبارہ نماز ادا نہ کی' پھر یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص' جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا' یہ فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے' تمہاری نماز درست ہوئی ہے' جس دوسرے شخص نے

۷۱۶- اخرجه ابو داؤد (۱/۹۳) كتاب الطهارة' باب في المتيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت' الحديث (۳۳۸) والنسائي (۱/۲۱۳) كتاب الغسل والتيمم' باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلوٰة' والدارمي (۱/۱۹۰) والحاكم (۱/۱۷۶-۱۷۹) والبيهقي (۱/۲۳۱) من طريق عبد الله بن نافع عن الليث' به-

وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی' اُس سے یہ فرمایا: تمہیں دوگنا اجر ملے گا۔

اس روایت کو لیث نامی راوی کے حوالے سے نقل کرنے میں' عبداللہ بن نافع نامی راوی منفرد ہے' ابن مبارک اور دیگر محدثین نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

زخم اور پٹی پر مسح کرنے کے احکام

اگر کسی شخص کو کوئی زخم لاحق ہو جائے اور اس نے اُس زخم پر کوئی پٹی لپیٹی ہوئی ہو تو اُس پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں فقہاء کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمٰن جزیری تحریر کرتے ہیں:

الجبيرة في اصطلاح الفقهاء هي الخرقة التي يربط بها العضو المريض او الدواء الذى يوضع علي ذلك العضو ولا يشترط في الرباط ان يكون مشدودا باعواد من خشب او جريد او نحو ذلك كما لا يشترط ان يكون العضو المربوط مكسورا بل المعول في حكم الجبيرة على ان يكون العضو مريضا سواء كان مكسورا او مرضوضا او به آلام -روماتزمية -او نحو ذلك فالجبيرة عند الفقهاء اسم للرباط الذى يربط به العضو المريض :او الدواء الذى يوضع فوق ذلك العضو ما يفترض على من جبيرة تمنعه من استعمال الماء اذا كان على عضو من اعضاء المكلف -التي يجب غسلها في الوضوء او الغسل -جبيرة من رباط او دواء وكان غسل ذلك العضو يضره او يؤلمه فانه يفترض عليه المسح على الرباط ان كان العضو مربوطا او المسح على الدواء اذا كان العضو عليه دواء بدون رباط فان كان المسح على الدواء يضره فليربطه بخرقة نظيفة ثم يمسح على هذه الخرقة ولا يعدم المريض رباطا يربط به العضو المريض وهذا هو حكم صاحب الجبيرة الذى به الم في عضو من اعضاء الوضوء او الغسل وهو ان يفترض عليه ان يمسح على العضو المريض اذا ضره الغسل فانه ضره المسح عليه ربطه بخرقة ومسح على الرباط ولم يخالف في هذا سوى الشافعية وبعض الحنفية وقد ذكرنا مذهبيهما تحت الخط الذى امامك (الشافعية قالوا:اما ان يكون العضو المريض مربوطا او عليه ونحوه او لا .فان كان مربوطا فان المريض يجب عليه في هذه الحالة ثلاثة امور :الاول :ان يغسل الجزء السليم الثاني ان يمسح على نفس الجبيرة وهي الرباط الموضوع على محل المرض وهذا المسح يقوم مقام غسل الاجزاء السليمة التي تستتر بالرباط غالبا فاذا وضع الرباط على الجزء المريض فقط ولم ياخذ شيئا من السليم فانه لا يجب المسح على الخرقة في هذه الحالة ومثل ذلك ما اذا امكنه غسل الجزء السليم الذى تحت الرباط الامر الثالث :ان يتيمم بدل

غسل الجزء المريض ثم ان كان الشخص جنبا فانه لا يجب عليه الترتيب بين هذه الامور الثلاثة وهي :غسل الجزء السليم والمسح على الخرقة ونحوها والتيمم بحيث يجوز له ان يبدا بما شاء منها اما ان كان غير جنب فانه يجب عليه الترتيب بين الغسل والتيمم فقط بمعنى انه يغسل اولا الجزء السليم قبل التيمم .اما المسح على الجبيرة من خرقة ونحوها .فانه يصح ان يقدمه على الغسل وعلى التيمم

هذا واذا كانت الاعضاء المريضة متعددة فانه يجب عليه ان يعد التيمم بعدد هذه الاعضاء المريضة فان عم المرض جميع الاعضاء فانه يكفي ان يتيمم مرة واحدة عن الجميع .ومثل ذلك ما اذا كان المرض في عضوين متواليين في الترتيب كالوجه والذراعين فانهما اذا عمهما المرض فيكفي ان يتيمم لهما تيمما واحدا بعد ان يغسل الجزء السليم ويمسح على الجبيرة بدلا من غسل الجزء الصحيح المستتر بالجبيرة

هذا اذا كان العضو المريض مربوطا فان لم يكن مربوطا فانه يفترض عليه غسل العضو السليم والتيمم بدل غسل العضو المريض ولا يمسح على محل المرض بالماء لما عرفت ان المسح ليس مشروعا عندهم الا اذا كان بدلا من غسل الجزء السليم الذى يستره رباط الجزء المريض فهو بمنزلة المسح على الخف اما اذا كان العضو مكشوفا ولا يمكن غسله فانه لا يكون لمسحه معنى والتيمم يقوم مقام غسله فلا معنى لمسحه في هذه الحالة فاذا كان المرض في عضو من اعضاء التيمم ولا يمكنه مسحه بتراب التيمم او كان ذلك المسح يضره فانه يسقط عنه مسه وتجب عليه اعادة الصلاة بعد برئه في هذه الحالة

الحنفية قالوا :حكم المسح على الجبيرة فيه قولان :احدهما :انه واجب لا فرض وقد عرفت في "مباحث الوضوء "الفرق بين الفرض والواجب عند الحنفية وعلى هذا اذا ترك المريض المسح على العضو الذى به المرض وصلى فانه صلاته تكون صحيحة ولكنه يجب عليه اعادتها والا كان تاركا للواجب الذى يترتب عليه حرمانه من شفاعة النبي صلى الله عليه وسلم وان لم يعاقب عليه على المعتمد ثانيهما :ان المسح على الجبيرة فرض بحيث لو تركه لا تصح الصلاة كما يقول المالكية والحنابلة والقولان صحيحان عند الحنفية فيصح للمكلف ان يقلد ما يشاء منهما يشترط لصحة المسح على الجبيرة سواء كانت خرقة او دواء او نحوهما شرطان الشرط الاول :ان يكون غسل العضو المريض ضارا به .بحيث يخاف من غسله زيادة الالم او تاخر الشفاء او نحو ذلك فان كان العضو المريض عليه دواء بدون رباط ويضره المسح عليه

فانه في هذه الحالة يجب عليه ان يضع عليه رباطا لا يضر ثم يسح على الرباط كما ذكرنا الشرط الثاني :تعميم الجبيرة بالسح بمعنى ان يغسل الجزء السليم من المرض ثم يسح على الجزء المريض جميعه هذا اذا كانت الجبيرة على قدر محل المرض فان تجاوزت محل المرض لضرورة ربطها فانه يجب مسحها جميعها ما كان منها على الجزء المريض وما كان منها على الجزء السليم (الحنفية قالوا :لا يشترط تعميم الجبيرة بالسح بل يكفي مسح اكثرها فاذا كانت الجراحة مثلا في جميع اليد ووضع عليها رباطا فانه يكفي ان يسح على ما يزيد على نصفها الموضوع عليه الرباط هذا واذا كان الرباط زائدا على المحل المريض فلا يخلو اما ان يكون حله ضارا او غير ضار فان كان غير ضار وجب حله وغسل ما تحته ان لم يضر الغسل فان كان الغسل ضارا بالمريض فانه يجب مسح محل المرض وغسل ما حوله من الاجزاء السليمة فان كان مسح محل الرباط يضر ايضا فانه يغسل ما حوله ثم يضع الرباط ويسح عليه .اما ان كان حل الرباط ضارا فانه يجب عليه ان يسح على الرباط ولا يكلف حله ولو كان يستطيع غسل ما تحته او مسحه .على ا ه يجب في هذه الحالة ان يسح على ما يستر الصحيح والسليم .بحيث يسح على اكثر الرباط

الحنابلة قالوا :ان وضع الجبيرة على طهارة فان جاوزت محل المرض مسح عليها بالماء وتيمم عن الزائد فان لم توضع على طهارة كان وضعها قبل ان يتوضا وجب عليه التيمم فقط ولا يصح منه السح فان تعددت الاعضاء المريضة وجب عليه ان يعدد التيمم

الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الطهارة مباحث الجبيرة

(المالكية قالوا :ن عمت الجراحة الراس فحكمه حكم الاعضاء المغسولة .وان لم تعم فان تيسر مسح بعض الراس مسحه وكمل على العمامة .وان لم يتيسر فحكمه حكم ما عمته الجراحة

الشافعية قالوا :ان بقي من الراس جزء سليم وجب السح عليه .والا تيمم بدل مسحها

الحنفية قالوا :ان كان بعض الراس صحيحا وكان يبلغ قدر ما يجب عليه السح وهو الربع فرض السح عليه بدون حاجة للمسح على الجبيرة .وان عمت الجراحة جميع الراس كان حكمه كحكم الاعضاء المغسولة .فيجب السح عليه ان لم يضره فان ضره مسح على الجبيرة ونحوها

الحنابلة قالوا :ان عمت الجراحة الراس .ولم يمكنه السح عليها مسح على العصابة التي

عليها وعمها بالمسح ويتيمم ان شدها على غير طهارة كما تقدم .وان لم تعم مسح على الصحيح منها .وكمل على العصابة .لان العصابة تنوب عن الراس في المريض .ويبقى السليم على اصله

ويبطل المسح على الجبيرة لسقوطها عن موضعها .او نزعها عن مكانها .على تفصيل في المذاهب

(المالكية قالوا :ان سقطت عن برء بطل المسح عليها ووجب الرجوع الى الاصل في تطهير ما تحتها بالغسل او بالمسح ان كان متطهرا .ويريد البقاء على طهارته .ويشترط في صحة الطهارة بغسل او مسح ما تحتها ان يبادر بحيث لا تفوته الموالاة عمدا فان طال الزمن نسيانا صح وان سقطت عن غير برء ردها الى موضعها وبادر بالمسح عليها بحيث لا تفوته الموالاة فان كان سقوطها او نزعها اثناء الصلاة بطلت الطلاة ووجبت اعادتها بعد تطهير ما تحتها ان كان ذلك عن برء فان كان عن غير برء اعادها ومسح عليها نفسها

الشافعية قالوا :ان كان سقوطها عن برء في الصلاة بطلت الصلاة والطهارة وان كان عن غير برء بطلت الصلاة دون الطهارة فيرد الجبيرة الى موضعها ويمسح عليها فقط بعد تطهير ما بعدها من الاعضاء ان وجد

الحنفية قالوا :ان سقطت الجبيرة عن غيربرء لم يبطل المسح عليها سواء كان في الصلاة او خارجها .وان كان سقوطها في الصلاة عن برء فان كان قبل القعود الاخير قدر التشهد بطلت صلاته وعليه في هذه الحالة ان يطهر موضع الجبيرة فقط ويعيد الصلاة وان كان سقوطها في آخر الصلاة بعد القعود قدر التشهد فالامام يقول بالبطلان والصاحبان يقولان بالصحة لان في هذه الحالة تكون صلاته قد تمت ويكون سقوط الجبيرة بمنزلة الكلام او الحدث بعد تمام الصلاة

الحنابلة قالوا :اذا سقطت الجبيرة انتقض وضوء ه كله سواء كان سقوطها عن برء او غير برء الا انه ان كان سقوطها عن برء توضا فقط وان كان سقوطها عن غير برء اعاد الوضوء والتيمم[1]

فقہاء کی اصطلاح میں جبیرہ اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے' یا بیمار شخص کو (یا زخمی شخص کو) لگائی جاتی ہے۔اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے' اُس پٹی کے ساتھ لکڑی کے ٹکڑے یا کھجور کی چھال وغیرہ کو بھی باندھا گیا ہو' اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں ہے' جس عضو پر اُس پٹی کو باندھا گیا ہے وہ ٹوٹ چکا ہو بلکہ پٹی کا حکم اُس وقت ثابت ہو جائے گا جب اُس عضو کو کوئی مرض لاحق ہو جس پر پٹی باندھی گئی ہے خواہ وہ زخم کی شکل میں ہو' خواہ وہ ٹوٹا ہوا ہو یا درد وغیرہ کی صورت

[1] الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الطهارة مبطلات المسح على الجبيرة

میں ہو۔ مختصر یہ ہے' جبیرہ فقہاء کی اصطلاح میں اُس پٹی کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر باندھی جاتی ہے یا اس دوا کو کہتے ہیں جو بیمار شخص کے عضو پر لگائی جاتی ہے۔

اگر پٹی پر پانی استعمال نہ کیا جاسکتا ہو تو اس صورت میں کیا لازم ہوگا؟

اگر کسی بھی شخص کے کسی ایسے عضو پر پٹی بندھی ہوئی ہو جس عضو کو وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو یا اس جگہ پر کوئی دوائی لگی ہوئی ہو اور اس عضو کو دھونے کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہو یا تکلیف بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو اب اس جگہ پر مسح کر لینا فرض ہوگا' خواہ اُس عضو پر پٹی بندھی ہوئی ہو یا پٹی نہ بندھی ہوئی ہو بلکہ صرف دوائی لگی ہوئی ہو۔

اگر لگی ہوئی دوا پر مسح کرنا نقصان دِہ ہو تو اب اس پر کوئی پٹی لپیٹ کر اُس پٹی پر مسح کر لیا جائے گا۔

بیمار شخص کے عضو پر بندھی ہوئی پٹی کو اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جائے گا' یہ حکم اُس شخص کے لیے ہے جس کے وضو یا غسل کے اعضاء میں سے کسی ایک پر پٹی بندھی ہو۔ مختصر یہ کہ جس جگہ پانی کا لگنا بھی نقصان دِہ ہو تو اُس جگہ پر مسح کر لینا اُس شخص پر لازم ہوگا' اگر مسح کرنا بھی نقصان دِہ ہو تو اُس جگہ پر پٹی لپیٹ کر اُس پٹی کے اوپر مسح کر لیا جائے گا' البتہ اس بارے میں شوافع اور بعض احناف کی رائے مختلف ہے' شوافع یہ کہتے ہیں: عضو پر پٹی لگی ہوئی ہوگی یا دوا لگی ہوئی ہوگی یا کچھ بھی نہیں لگا ہوا ہوگا' اگر پٹی لگی ہوئی ہوگی تو اس صورت میں بیمار شخص کے لیے تین باتیں لازم ہیں:

پہلی بات یہ لازم ہے' عضو کا جو حصہ درست ہے اسکو دھویا جائے۔

دوسری بات یہ لازم ہے' جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پٹی پر مسح کیا جائے اور اس میں وہ صحت مند حصہ بھی شامل ہوگا جو پٹی کے نیچے آجاتا ہے اگر پٹی صرف اُس حصے پر لگی ہوئی جو مرض سے متاثر ہے اور پٹی کے نیچے صحت مند عضو کا کوئی حصہ نہیں ہے تو اس صورت میں ایسے پھائے پر مسح کرنا لازم نہیں ہوگا اور جب پٹی کے نیچے موجود صحت مند حصے کو دھونا ممکن ہو تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہوگا۔

تیسری بات یہ ہے: متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے تیمم کیا جائے' لیکن پٹی وغیرہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کی صورت یہ ہوگی: ان دونوں میں جو کام انسان چاہے پہلے اختیار کر لے' لیکن اگر جنابت کی حالت نہیں ہے تو اس صورت میں لازم ہوگا کہ انسان دھونے اور تیمم کرنے میں ترتیب کا خیال رکھے' یعنی تیمم کرنے سے پہلے صحت مند حصے کو دھولے' لیکن اگر پٹی کے اوپر مسح کرنا ہو تو دھونے اور تیمم سے پہلے اُس پر مسح کر لینا درست ہوگا' یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ متعدد اعضاء کا مرض لاحق ہو تو ان صورتوں میں ان اعضاء کی تعداد کے مطابق تیمم کیا جائے گا لیکن اگر تمام اعضاء کو مرض لاحق ہے تو سب کے لیے ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہوگا۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا' جب دو اعضاء ترتیب کے اعتبار سے متاثر ہوں' جیسے چہرے اور ہاتھ میں بیماری ہے تو اس صورت میں صحت مند جز کو دھونے کے بعد اُن دونوں اعضاء پر ایک ہی دفعہ تیمم کر لینا کافی ہوگا اور پٹی کے نیچے موجود جسم کے صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا۔

یہ حکم اس صورت میں ہوگا' جب متاثرہ عضو پر پٹی باندھی گئی ہو' اگر اُس پر پٹی باندھی نہیں گئی ہے تو اس صورت میں صحت مند عضو کو دھونا اور متاثرہ عضو کو دھونے کی بجائے اس پر تیمم کرنا فرض ہوگا۔

جس جگہ پر تکلیف ہے وہاں پانی کے ساتھ مسح نہیں کرنا چاہیے اس کی وجہ پہلے بیان کی جاچکی ہے شوافع کے نزدیک مسح کرنا کوئی مشروع عمل نہیں ہے صرف اُس صورت میں جب یہ مسح صحت مند عضو کو دھونے کی بجائے ہو جو متاثرہ حصے پر پٹی باندھنے سے ڈھک گیا تھا' اس کی صورت بالکل اُس طرح ہوگی جیسے موزے پر مسح کرنے کا حکم ہے لیکن اگر متاثرہ عضو کھلا ہوا تھا اور اُس کو دھونا ممکن نہیں تھا تو اب مسح کرنا بیکار ہوگا' اس لیے اس کو دھونے کی بجائے اُس پر تیمم کرلیا جائے گا' ایسی صورت میں مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

اگر تیمم کے اعضاء میں سے کسی عضو کو کوئی درد لاحق ہو جاتا ہے اور تیمم کرنا ممکن نہیں رہتا یا تیمم کے مسح کے نتیجے میں نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں مسح کا حکم ساقط ہو جائے گا (انسان اس کے بغیر ہی نماز ادا کرے گا) لیکن جب انسان تندرست ہو جائے گا تو اب اس پر اُس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' پٹی پر مسح کرنے کے بارے میں اُن کے دو اقوال ہیں' ایک قول یہ ہے' یہ مسح کرنا واجب ہے فرض نہیں ہے اور احناف کے نزدیک فرض اور واجب میں فرق پایا جاتا ہے جس کی وضاحت ہم اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں کر چکے ہیں' اس لیے اگر کوئی بیمار شخص کسی متاثرہ عضو پر مسح نہیں کرتا اور نماز ادا کر لیتا ہے تو بھی اُس کی نماز درست ہوگی' البتہ اس پر یہ لازم ہوگا' وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے ورنہ اُس پر واجب کو ترک کرنے کا گناہ عائد ہوگا' جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی شفاعت سے محرومی سامنے آسکتی ہے' اگرچہ معتمد قول کے مطابق ایسی حرکت کے نتیجے میں عذاب نازل نہیں ہوتا۔

احناف کا دوسرا قول یہ ہے: پٹی پر مسح کرنا فرض ہے' یعنی کہ اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی' یہ وہی موقف ہے جو فقہاء مالکیہ اور حنابلہ کا ہے' احناف ان دونوں اقوال کو درست مانتے ہیں' اس لیے مکلف شخص ان دونوں میں سے کسی ایک پر بھی عمل کر سکتا ہے۔

اگر پٹی بندھی ہوئی ہو یا دوائی لگی ہوئی ہو تو اس پر مسح کے درست ہونے کے لیے دو چیزیں شرط ہیں۔

اس کے لیے پہلی یہ بات شرط ہے: متاثرہ عضو کو دھونے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو' یعنی دھونے کے نتیجے میں تکلیف بڑھ جانے یا تندرست ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو' اگر متاثرہ حصہ پر کوئی دوائی لگائی ہوئی ہو اور پٹی باندھی ہوئی نہیں ہے' اس پر مسح کرنا نقصان دِہ ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اس عضو پر کوئی پٹی اس طرح سے رکھی جائے کہ نقصان دِہ نہ ہو' پھر اس پٹی پر مسح کرلیا جائے جیسے یہ بات ابھی ذکر کی گئی ہے۔

اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے: پوری پٹی پر مسح کیا جائے' یعنی جو حصہ متاثر نہیں ہے' اسے پہلے دھولیا جائے اور پھر اس کے بعد متاثرہ حصہ پر بندھی ہوئی پٹی پر مکمل طور پر مسح کیا جائے۔ یہ حکم صرف اسی صورت میں ہوگا جب پٹی صرف اسی جگہ پر موجود ہو جو مرض سے متاثر ہے' اگر مجبوری کی وجہ سے پٹی جسم کے صحیح حصہ پر بھی بندھی ہوئی ہو تو پٹی پر مسح کرنا واجب ہوگا' خواہ وہ پٹی متاثرہ عضو کے اوپر ہو' یا اس کے علاوہ صحت مند حصہ پر ہو۔

اگر بیماری لاحق ہونے کی جگہ وہ ہو جہاں پر وضو میں مسح کیا جاتا ہے تو اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

احناف یہ کہتے ہیں: پوری پٹی پر مسح کرنا شرط نہیں ہے بلکہ اس کے اکثر حصہ پر مسح کر لینا کافی ہے' مثال کے طور پر اگر پورے ہاتھ پر زخم موجود ہے اور اس پر پٹی رکھی گئی ہے تو جس حصہ پر پٹی ہے' اس کے نصف حصہ پر مسح کر لینا کافی ہوگا۔

اگر وہ پٹی مرض سے متاثرہ حصہ کے زیادہ حصہ پر بندھی ہوئی ہے تو پھر دو صورتیں ہوں گی' ایک یہ کہ اس پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہوگا یا پھر اس پٹی کو کھولنے سے نقصان نہیں ہوگا' اگر اس پٹی کو کھولنا نقصان دِہ نہیں ہوتا تو اس پٹی کو کھولنا واجب ہوگا اور اس کے نیچے والے حصہ کو دھونے میں اگر کسی چیز کے نقصان کا اندیشہ نہیں ہے تو اس حصہ کو دھولیا جائے گا' لیکن اگر دھونے کے نتیجے میں بیماری میں اضافہ کا امکان ہو تو صرف بیماری کی جگہ پر مسح کیا جائے گا اور اس کے اردگرد کے صحت مند حصہ کو دھولیا جائے گا' جس جگہ پر پھایا رکھا گیا تھا اگر وہاں بھی مسح کرنا نقصان دِہ ہے تو اس کی اردگرد کی جگہ کو دھولیا جائے گا۔

اگر پٹی کو کھولنا نقصان کا باعث ہوسکتا ہے تو پھر پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہوگا' پٹی کو کھولنے کی زحمت نہیں کی جائے گی' اگرچہ اس کے نیچے کے حصے کو دھونا یا اُس پر مسح کرنا ممکن بھی ہو' کیونکہ اس حالت میں پٹی پر مسح کرنا ہی لازم ہے جو مرض سے متاثر اور غیر متاثر دونوں حصوں کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ لیکن مسح پٹی کے اکثر حصے پر کیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کو پاک ہونے کی حالت میں رکھا گیا ہے اور وہ متاثرہ حصے سے آگے تک چلی گئی ہے تو اب اُس پر پانی سے مسح کیا جائے گا اور زائد حصے پر تیمم کر لیا جائے گا۔

اگر پٹی پاک ہونے کی حالت میں نہیں رکھی گئی' یعنی وضو کرنے سے پہلے ہی رکھ لی گئی تھی' تو اب صرف تیمم کرنا ہی لازم ہوگا' مسح کرنا درست نہیں ہوگا۔

اگر بیماری سے متاثرہ اعضاء کی تعداد زیادہ ہو تو تیمم بھی زیادہ مرتبہ کیا جائے گا' البتہ اگر زخم وضو یا غسل کے تمام اعضاء پر پھیلا ہو تو اس صورت میں صرف ایک دفعہ تیمم کرنا لازم ہوگا۔

سر کے مسح کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے عبدالرحمٰن جزیری بیان کرتے ہیں:

فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے' اگر پورے سر پر زخم موجود نہیں ہے اور کچھ حصے کا مسح کرنا آسان ہے تو اس حصے کا مسح کر لیا جائے گا اور پھر پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا' لیکن اگر کچھ حصے کا مسح کرنا آسان نہیں ہے تو اس کا بھی وہی حکم ہوگا جو پورے سر کے زخم کا حکم ہوتا ہے۔

شوافع یہ کہتے ہیں: اگر سر کا کچھ حصہ مرض سے محفوظ ہے تو اُس پر مسح کر لینا واجب ہوگا ورنہ مسح کی بجائے تیمم کر لیا جائے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں: اگر سر کے کچھ حصے پر مرض/زخم نہیں ہے اور وہ حصہ اتنی مقدار میں ہے جس پر مسح کرنا لازم ہے' یعنی ایک چوتھائی حصہ ہے تو اُس حصے پر مسح کرنا لازم ہوگا' پٹی پر مسح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر زخم پورے سر پر موجود ہے تو اسکا وہی حکم ہوگا جو ایسی صورت میں دھوئے جانے والے اعضاء کا حکم ہوتا ہے' یعنی اگر نقصان ہونے کا اندیشہ نہیں ہے تو اُس پر مسح کرنا لازم ہوگا اور اگر نقصان ہونے کا اندیشہ ہو تو پٹی پر مسح کر لیا جائے گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: اگر تمام سر پر زخم موجود ہو اور مسح کرنا ممکن نہ ہو تو سر پر موجود پگڑی پر مسح کر لیا جائے گا اور اگر وہ طہارت کی حالت میں نہ باندھی گئی ہو تو اُس پر تیمم کیا جائے گا' جیسا کہ یہ بات پہلے بیان کی گئی ہے اور اگر سر مکمل طور پر متاثر

نہیں ہے تو صرف صحت مند حصے پر مسح کر لیا جائے گا اور پھر بعد میں پورے عمامے پر ہاتھ پھیر لیا جائے گا' کیونکہ جس شخص کے سر میں تکلیف موجود ہو تو اُس کا عمامہ سر کی جگہ پر تصور ہو گا اور صحت مند حصے کی حیثیت وہی رہے گی جو پہلے تھی۔

اگر پٹی اپنی جگہ سے گر جاتی ہے یا اُتر جاتی ہے تو مسح باطل شمار ہو گا۔ اس بارے میں فقہاء کے درمیان مختلف جزئیات میں اختلاف پایا جاتا ہے' جس کی وضاحت درج ذیل ہے:

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے گر جاتی ہے تو مسح باطل ہو جائے گا اور اصل حکم کی طرف رجوع کرنا لازم ہو جائے گا' یعنی پٹی کے نیچے موجود جگہ کو دھونا لازم ہو گا' یا اگر وہ پاک حالت میں باندھی گئی تھی تو اُس کا مسح کرنا ہو گا' جبکہ بقیہ حصہ بدستور پاک تصور ہو گا' طہارت کے صحیح ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' غسل یا مسح میں جتنی جلدی ہو سکے کی جائے' یعنی موالات میں دانستہ طور پر عمل فوت نہ ہو اور اگر بھول چوک کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ عمل درست ہو گا۔

اگر زخم کے مندمل ہونے سے پہلے پٹی اُتر جاتی ہے تو اُس پٹی کو اُس جگہ پر رکھ کر فوراً مسح کر لیا جائے گا تا کہ موالات میں فرق نہ آئے' اگر نماز کے دوران پٹی اُتر جاتی ہے یا زخم سے ہٹ جاتی ہے تو بات ختم ہو جائے گی۔

اگر زخم کے بھر جانے کی وجہ سے پٹی اُتر گئی ہے تو اب اس کے نیچے موجود جگہ کو پاک کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہو گا' لیکن اگر پٹی زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اُتری ہے تو اس پر دوبارہ مسح کر کے نماز ادا کی جائے گی۔

شوافع یہ کہتے ہیں: اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اُتر جاتی ہے تو نماز اور طہارت دونوں باطل ہو جائیں گے' اور اگر زخم بھر جانے کی بجائے کسی اور وجہ سے اُتری ہے تو اس صورت میں نماز ختم ہو گی' طہارت ختم نہیں ہو گی۔

لہٰذا پٹی کو اس کی جگہ پر رکھ کر پٹی پر مسح کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جو جگہ ہے اگر ممکن ہو تو اسکو پاک کر لیا جائے گا۔

احناف یہ کہتے ہیں' اگر پٹی زخم کے بھرے بغیر اتر گئی ہے تو مسح باطل نہیں ہو گا' خواہ یہ عمل نماز کے دوران ہوا ہو یا نماز کے علاوہ ہوا ہو۔ اگر نماز کے دوران زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اُتر جاتی ہے اور آخری قعدے میں تشہد کی مقدار سے پہلے اتری ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ اور اس صورت میں صرف اس جگہ کو پاک کیا جائے گا جہاں پٹی بندھی تھی۔ اور پھر دوبارہ نماز ادا کی جائے گی۔

اگر وہ پٹی آخری قعدے میں تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد اتری ہے تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف یہ ہے اس شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی جبکہ صاحبان کا کہنا ہے' اس کی نماز مکمل ہو جائے گی' کیونکہ وہ نماز مکمل ادا کر چکا ہے۔ اور پٹی کا گرنا نماز ختم ہونے کے بعد بولنے یا حدث لاحق ہو جانے کے مترادف ہو گا۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: پٹی کے اتر جانے کے نتیجے میں وضو سرے سے ٹوٹ جاتا ہے' خواہ وہ پٹی زخم کے بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو یا کسی اور وجہ سے اتری ہو' البتہ اگر زخم بھر جانے کی وجہ سے اتری ہو تو وضو کر لینا کافی ہو گا۔ اور اگر زخم بھرنے کی وجہ سے نہیں اتری بلکہ کسی اور وجہ سے اتری ہے تو وضو یا تیمم کو دوبارہ کیا جائے گا۔

717- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ِنِ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ اَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا . نَحْوَهُ وَلَمْ كُرْ اَبَا سَعِيْدٍ .

☆☆ عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے منقول ہے: عطاء بن یسار یہ بیان کرتے ہیں: اُن دونوں آدمیوں کو جنابت ق ہوئی تھی اُن دونوں نے تیمم کیا۔ اس روایت میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

718- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ لَفْظًا فِيْ كِتَابِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ

٧١٧- في اسناده ليث بن ابي سليم: قال الحافظ في التقريب (٢/١٣٨): (صدوق اختلط اخيراً: فلم يميز حديثه فترك)- اه-

٧١٨- اخرجه ابو داؤد (١/٢٣٩- ٢٤٠) كتاب الطهارة باب في المجروح يتيمم الحديث (٣٣٦) والبيهقي (١/٢٢٧) كتاب الطهارة باب الجرح اذا كان في بعض جسده دون بعض كلهم من طريق الزبير بن خريق عن عطاء عن جابر قال: (خرجنا في سفر فاصاب رجلا منا حجر: فشجه في راسه ثم احتلم فسال اصحابه فقال: هل تجدون لي رخصة في التيمم؟ قالوا: ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء: فاغتسل: فمات- فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك: فقال: (قتلوه قتلهم الله الا سالوا اذا لم يعلموا؟! فانما شفاء العي السوال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصر- او يعصب: شك الراوي- على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده)- وقال الدارقطني: (قال ابو بكر بن ابي داؤد: هذه سنة تفرد بها اهل مكة وحملها اهل الجزيرة ولم يروه عن عطاء عن جابر غير الزبير بن خريق وليس بالقوي- وخالفه الاوزاعي فرواه عن عطاء عن ابن عباس)- والذي اشار اليه ابو بكر بن ابي داؤد اخرجه الدارمي (١/١٩٢) والحاكم (١/١٧٨) وابو داؤد (٣٣٧) وابن ماجه (٥٧٢) واحمد (١/٣٣٠) من طريق الاوزاعي عن عطاء عن ابن عباس- قال الحافظ في (التلخيص) (١/١٤٧): وهو الصواب رواه ابو داؤد ايضا من حديث الاوزاعي قال: عن عطاء عن ابن عباس ورواه الحاكم من حديث بشر بن بكر عن الاوزاعي: حدثني عطاء عن ابن عباس- وقال الدارقطني: اختلف فيه الاوزاعي والصواب ان الاوزاعي ارسل آخره عن عطاء قلت- اي: ابن حجر- في رواية ابن ماجه- وقال ابو زرعة وابو حاتم: لم يسمعه الاوزاعي من عطاء انما سمعه من اسماعيل بن مسلم عن عطاء بين ذلك ابن ابي العشرين في روايته عن الاوزاعي- اه- وللحديث طريق آخر: اخرجه ابن ابي خزيمة (١/١٣٨) كتاب التيمم باب الرخصة في التيمم للمجدور والمجروح (٢٧٢) وابن حبان (٢٠١- موارد) وابن الجارود (١٢٨) من طريق الوليد بن عبيد الله بن ابي رباح عن عطاء عن ابن عباس ان رجلا اجنب في شتاء فسال؟ فامر بالغسل: فمات فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: (ما لهم قتلوه! اقتلهم الله- ثلاثا- جعل الله الصعيد- او التيمم- طهوراً) قال: شك ابن عباس ثم اثبته- صححه ابن خزيمة وابن حبان- قال ابن التركماني في الجوهر النقي (١/٢٢٧): (روايته عن ابن عباس ترجح على روايته عن جابر من وجهين: احدهما: مجيئها من طرق ذكرها الدارقطني والرواية عن جابر لم تات الا من وجه واحد- الثاني: ضعف سند هذه الرواية من جهة الزبير والرواية عن ابن عباس رجال سنده ثقات)- وتعقبه ابو الفيض الغماري في تخريج احاديث البداية (٢/١١٨)- قلت: وهذا باطل من وجوه: الاول: ان روايته عن ابن عباس لم ترد الا من وجه واحد ايضا من رواية الاوزاعي وحده والماردیني واهم جدا فيما عزاه الى الدارقطني من كونه رواه من وجوه بل ذلك باطل لا اصل له- الثاني: ان الاوزاعي اضطرب في هذا الحديث على اقوال فقال: ابو المغيرة ومحمد بن شعيب والوليد بن مزيد واسماعيل بن سماعة ويحيى بن عبد الله كلهم عن الاوزاعي بلغني عن عطاء- وقال عبد الرزاق: عنه عن رجل عن عطاء- وهذا الرجل هو اسماعيل بن مسلم المكي كما قال عبد الحميد بن ابي العشرين عن الاوزاعي فيما ذكر ابو زرعة وابو حاتم- وقال ايوب بن سويد: وكذا عبد الحميد بن ابي العشرين مرة اخرى: عن الاوزاعي عن عطاء- وقال الفضل بن موسى عن قال: قال عطاء- وقال بشر بن بكر: عن الاوزاعي حدثنا عطاء وقد استوعبت هذه الاقوال كلها في (المستخرج على مسند الشهاب)- فهذا اضطراب من يوجب عدم اعتباره- الثالث: انه لم يسمعه من عطاء بل سمعه من اسماعيل بن مسلم المكي عنه واسماعيل المذكور متروك ساقط الحديث جدا: فالحديث اذن ضعيف واه جدا- الرابع: ان الزبير بن خريق اتى بالحديث على وجهه بخلاف الاوزاعي- الخامس: ان جابر بن عبد الله حضر القصة بنفسه فلو فرضنا ان عطاء حدث به عن ابن عباس ولم يكن ذلك من وهم اسماعيل بن مسلم المكي المتروك فهو من مراسيل ابن عباس: لانه سمعه من غيره ولم يحضر القصة بنفسه- السادس: ان الزبير بن خريق ثقة ذكره ابن حبان في (الثقات) وصحح حديثه هذا ابن السكن ولم يقل فيه: (غير قوي) الا الدارقطني: تبعا لابي داؤد ولم يقل فيه ذلك لحجة بل المخالفته للاوزاعي مع ان الحق معه لا مع الاوزاعي- وقد رواه الوليد بن عبيد الله بن ابي رباح عن عمه عطاء عن ابن عباس رواه ابن خزيمة وابن حبان لكن الوليد ضعفه الدارقطني والضعفاء يمشون مع الجادة وهي: عطاء عن ابن عباس- والحق عن جابر- والله اعلم-

الرَّحْمٰنِ الْحَلَبِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلاً مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِیْ رَاْسِهٖ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّيَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَّتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ اَوْ يَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِهٖ ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهِ وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔ شَكَّ مُوْسٰی قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ مَكَّةَ وَحَمَلَهَا اَهْلُ الْجَزِيْرَةِ ۔لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ وَّلَيْسَ بِالْقَوِیِّ وَخَالَفَهُ الْاَوْزَاعِیُّ فَرَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاخْتُلِفَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ فَقِيْلَ عَنْهُ عَنْ عَطَاءٍ وَّقِيْلَ عَنْهُ بَلَغَنِیْ عَنْ عَطَاءٍ وَّاَرْسَلَ الْاَوْزَاعِیُّ اٰخِرَهٗ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ ۔وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ سَاَلْتُ اَبِیْ وَاَبَا زُرْعَةَ عَنْهُ فَقَالَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الْعِشْرِيْنَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَسْنَدَ الْحَدِيْثَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سفر پر روانہ ہوئے' ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا' جس نے اُس کے سر کو زخمی کر دیا' پھر اُس شخص کو احتلام ہو گیا۔

اُس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: کیا آپ سمجھتے ہیں: مجھے تیمم کرنے کی ضرورت ہے؟ ساتھیوں نے جواب دیا: جب تم پانی کے استعمال پر قادر ہو تو ہمارے نزدیک تمہارے لیے رخصت نہیں ہو گی' اُس شخص نے غسل کیا تو اُس کا انتقال ہو گیا' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن لوگوں نے اُسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! جب انہیں علم نہیں تھا تو اُنہوں نے دریافت کیوں نہیں کیا' بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں ہے' اُس شخص کے لیے اتنا کافی تھا کہ وہ تیمم کر لیتا' (پٹی باندھ) لیتا اور (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے زخم پر پٹی لپیٹ لیتا اور اُس پر مسح کر لیتا اور باقی جسم کو دھو لیتا' یہاں پر شک موسیٰ نامی راوی کو ہے۔

شیخ ابوبکر بیان کرتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں اہلِ مکہ منفرد ہے اور اہل جزیرہ نے اسے محمول کیا ہے' انہوں نے اسے عطاء کے حوالے سے حضرت جابر سے روایت نہیں کیا ہے۔ اس روایت کو صرف زبیر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور مستند نہیں ہے۔ امام اوزاعی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے' جو عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام اوزاعی سے نقل کرنے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ عطاء سے منقول ہے اور ایک روایت کے مطابق اُن سے یہ بات منقول ہے: مجھے عطاء کے حوالے سے یہ بات پتا چلی ہے اور امام اوزاعی نے اس کے آخری حصے کو مرسل روایت کے طور پر عطاء کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور شیخ ابی زرعہ نامی راوی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں نے اس بات کا جواب دیا۔ اس روایت کو ابن العشرین' اوزاعی کے حوالے سے' اسماعیل کے حوالے سے' عطاء کے

حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ان حضرات نے اسے مستند روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبد الرحمٰن بن زیاد الحلبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸۵)(۱۴۸۰)۔

○ زبیر بن خریق الجزری، مولی عائشہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۵۸)(۱۸)۔

719 - قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمُ الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاسْتَفْتَى فَاُفْتِىَ بِالْغُسْلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں زخم لگ گیا' اُسے جنابت لاحق ہوئی' اُس نے مسئلہ دریافت کیا تو اُسے بتایا گیا کہ اُسے غسل کرنا ہوگا' اُس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہوگیا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ ان کو برباد کرے! کیا بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں نہیں ہے۔

720 - قَالَ عَطَاءٌ فَبَلَغَنِىْ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ بَعْدُ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهٗ وَتَرَكَ رَاْسَهٗ حَيْثُ اَصَابَتْهُ الْجِرَاحُ اَجْزَاَهٗ . حَدَّثَنَاهُ الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہیں یہ بات پتا چلی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھولیتا اور سر کو چھوڑ دیتا' جہاں زخم لگا تھا تو اس طرح کرنا اُس کے لیے جائز ہوتا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۷۱۹- اخرجہ ابن ماجہ (۱/۱۸۹) کتاب الطہارۃ: باب فی المجروح تصیبہ الجنابۃ فیخاف علی نفسہ ان اغتسل: الحدیث (۵۷۲) واحمد (۱/۳۳۰) وابن خزیمۃ (۱/۱۳۸) رقم (۲۷۳) وابن حبان رقم (۲۰۱) والحاکم (۱/۱۷۸) والطبرانی فی الکبیر (۱۱۴۷۲) وابو نعیم فی الحلیۃ (۳/۳۱۷-۳۱۸) والبیہقی (۱/۲۲۶) وابن الجارود فی المنتقی رقم (۱۲۸) من طریق الاوزاعی عن عطاء عن ابن عباس- وانظر الحدیث السابق-

721 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَ قَوْلِ هِقْلٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

○ ایوب بن سوید رملی، ابومسعود حمیری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "293ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۹۰)(۶۹۹)۔

722 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ . قَالَ عَطَاءٌ فَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجُرْحُ.

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص زخمی ہوگیا' پھر اُسے احتلام ہوگیا' تو اُسے غسل کرنے کے لیے کہا گیا' اُس نے غسل کیا تو اس کا انتقال ہوگیا' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے اسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے! بیمار شخص کی شفا سوال کرنے میں نہیں ہے؟

عطاء نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا پتا چلا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص اپنے جسم کو دھو لیتا اور اپنے سر کے اس حصے کو چھوڑ دیتا جہاں زخم لگا ہوا تھا (تو یہ درست ہوتا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ولید بن مزید-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "269ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹۹)(۱۶۴)۔

○ ولید بن مزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "283ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۳۳۵)(۸۷)۔

723 - حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهِ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

724- حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالقدوس بن حجاج خولانی، ابومغیرۃ حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے 'نویں طبقے' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''212ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب تہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۵)(۱۲۷۴)۔

725- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ قَوْلِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ .وَتَابَعَهُمَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمَاعَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے بلکہ دیگر راویوں نے اس کی متابعت بھی کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حسن بن احمد بن ابوشعیب-واسم ابی شعیب عبداللہ بن حسن- ابوشعیب اموی حرانی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''295ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴۳۵)، ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۳۲۴)۔

○ یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک البابلتی ابوسعید حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''218ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ 'تقریب التہذیب' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۵۱)(۱۰۹)۔

○ اسماعیل بن عبداللہ بن سماعۃ العدوی، مولی آل عمر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۱)(۵۲۵)۔

○ محمد بن شعیب بن شابور اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق''

قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "200ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۷۰/۲)(۳۰۸)۔

70- باب فِیْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلٰی بَعْضِ الرَّأْسِ .

باب: سر کے بعض حصے کا مسح کرنا جائز ہے

726- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَّابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ وَخُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی' عمامے اور دونوں موزوں کا مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حسان التنیسی -علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "208ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۵/۲)(۴۲)۔

○ عمرو بن وہب ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱/۲)۵(۷۰۳)۔

727- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ

۷۲۶-اخرجه ابو داؤد الطيالسي (۹۵)، الحديث (۶۹۹)، واحمد (۲۴۴/۴)، ومسلم (۲۳۰/۱): كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة، الحديث (۸۱/ ۲۷۴)، وابو داؤد (۱/ ۱۰۴-۱۰۵) كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، الحديث (۱۵۰)، والترمذي (۱/ ۱۷۰-۱۷۱) كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة مع الناصية، والنسائي (۷۶/۱) كتاب الطهارة، باب المسح على العمامة مع الناصية، الحديث (۱۰۰)، وابن ماجه (۱۸۱/۱) كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح على الخفين، الحديث (۵۴۵)، وابو عوانة (۱/ ۲۵۹-۲۶۰) كتاب الطهارة، باب اباحة المسح على العمامة، وابن الجارود في المنتقى ص (۳۷) باب المسح على الخفين، الحديث (۸۳)، والطحاوي في شرح معاني الآثار (۳۰/۱) باب فرض مسح الراس في الوضوء، والبيهقي ۵۸/۱) كتاب الطهارة، باب مسح بعض الراس- والحديث اصله عند البخاري (۱/ ۳۰۶-۳۰۷) كتاب الوضوء، باب المسح على الخفين، الحديث (۲۰۳) لكن فيه ذكر المسح على الخفين فقط، ليس فيه المسح على الناصية والعمامة-

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزوں پر اپنے سر کے آگے والے حصے پر اور عمامے پر مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن منصور بن نصر بن اسماعیل ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ان کا انتقال "301ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲۵۱/۳)(۱۳۴۱)۔

728- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلٰى مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ وَمُقَدَّمِ نَاصِيَتِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

★★ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

ایک راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے آگے والے حصے' پیشانی کے آگے والے حصے اور اپنے دونوں موزوں اور اپنی چادر پر مسح کیا"۔

729- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ بَكْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ .قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ .

★★ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' آپ نے اپنی پیشانی کا مسح کیا' دونوں موزوں کا مسح کیا اور اپنے عمامہ پر مسح کیا۔

بکر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے یہ روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے سنی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن طرخان تیمی، ابوالمعتمر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چوتھے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "143ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۶/۱)(۲۵۴)۔

○ بکر بن عبداللہ مزنی، ابوعبداللہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "106ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۰۶)(۱۱۷)

71- باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

باب: موزوں پر مسح کرنا

730- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالاَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ .قَالَ الأَعْمَشُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ لأَنَّ جَرِيرًا كَانَ إِسْلاَمُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ . هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَمْرٍو أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ بُلْتَ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ فَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ ذَلِكَ لأَنَّ إِسْلاَمَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ .

☆☆ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا' پھر وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرلیا تو اُن سے کہا گیا: آپ نے ایسا کیا ہے' پہلے آپ پیشاب کر چکے ہیں (آپ کو وضو میں پاؤں بھی دھونے چاہیے) اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشاب کیا' پھر اُس کے بعد آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

اعمش نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کو یہ حدیث بہت پسند تھی' اس کی وجہ یہ ہے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

عیسیٰ بن یونس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ نقل کیا ہے:

ان سے کہا گیا: اے ابوعمرو! آپ ایسا کر رہے ہیں' آپ نے پہلے پیشاب کیا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اس بات سے کون سی چیز منع کرے گی جب کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ روایت بہت پسند تھی' کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

۷۳۰- اخرجه الطيالسي رقم (۹۲)' واحمد (۳۵۸/٤)' والبخاري (۱/٤۹٤) كتاب الصلوة' باب الصلوة في الخفاف رقم (۳۸۷)' ومسلم (۱/۲۲۷ - ۲۲۸) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۱٥٤)' والترمذي (۱/۱٥٥) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۹۳)' والنسائي (۸۱/۱) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' وابن ماجه (۱/ ۱۸۰-۱۸۱) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين' الحديث (٥٤۳)' وابن خزيمة في صحيحه (۱/ ۹٤) رقم (۱۸٦)' والطحاوي في مشكل الآثار (۲/ ۱۹۱)' وابن الجارود (۸۱)' وابو نعيم في الحلية (۷/ ۱۰۸) والبيهقي في السنن (۱/ ۲۷۰)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ھمام بن حارث بن قیس بن عمرو نخعی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''162ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۱/۲)(۱۰۹)۔

موزوں پر مسح کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے صحیح بخاری کے مشہور شارح حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

فيه جواز السح على الخفين ولا ينكره الا المبتدع الضال وقالت الخوراج لا يجوز وقال صاحب (البدائع) المسح على الخفين جائز عند عامفة الفقهاء وعامة الصحابة الا شيئا روى عن ابن عباس انه لا يجوز وهو قول الرافضة ثم قال وروى عن الحسن البصرى انه قال ادركت سبعين بدريا من الصحابة كلهم يرى المسح على الخفين ولهذا رآه ابو حنيفة من شرائط اهل السنة والجماعة فقال نحن نفضل الشيخين ونحب الختنين ونرى المسح على الخفين ولا نحرم نبيذ الجر يعنى المثلث وروى عنه انه قال ما قلت بالمسح حتى جاء نى مثل ضوء النهار فكان الجحود ردا على كبار الصحابة رضى الله تعالى عنهم ونسبته اياهم الى الخطا فكان بدعة ولهذا قال الكرخي اخاف الكفر على من لا يرى المسح على الخفين والامة لم تختلف ان رسول الله مسح وقال البيهقي وانما جاء كراهة ذلك عن على وابن عباس وعائشة رضى الله تعالى عنهم فاما الرواية عن على سبق الكتاب بالمسح على الخفين فلم يرو ذلك عنه باسناد موصول يثبت مثله واما عائشة فثبت عنها انها احالت بعلم ذلك على على رضى الله تعالى عنه واما ابن عباس فانما كرهه حين لم يثبت مسح النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بعد نزول المائدة فلما ثبت رجع اليه وقال الجوز قانى فى (كتاب الموضوعات) انكار عائشة غير ثابت عنها وقال الكاشانى واما الرواية عن ابن عباس فلم تصح لان مداره على عكرمة وروى انه لما بلغ عطاء قال كذب عكرمة وروى عن عطاء انه قال كان ابن عباس يخالف الناس فى المسح على الخفين فلم يمت حتى تابعهم وفى (المغنى) لابن قدامة قال احمد ليس فى قلبى من المسح شىء فيه اربعون حديثا عن اصحاب رسول الله ما رفعوا الى رسول الله وما لم يرفعوا وروى عنه انه قال المسح افضل يعنى من الغسل لان النبى واصحابه انما طلبوا الفضل وهذا مذهب الشعبى والحكم واسحاق وفى (هداية الحنفية) الاخبار فيه مستفيضة حتى ان من لم

يره كان مبتدعا لكن من رآه ثم لم يمسح اخذ بالعزيمة وكان ماجورا وحكي القرطبي مثل هذا عن مالك انه قال عند موته وعن مالك فيه اقوال احدها انه لا يجوز المسح اصلا الثاني انه يجوز ويكره الثالث وهو الاشهر يجوز ابدا بغير توقيت الرابع انه يجوز بتوقيت الخامس يجوز للمسافر دون الحاضر السادس عكسه وقال اسحاق والحكم وحماد المسح افضل من غسل الرجلين وهو قول الشافعي واحدى الروايتين عن احمد وقال ابن المنذر هما سواء وهو رواية عن احمد وقال اصحاب الشافعي الغسل افضل من المسح بشرط ان لا يترك المسح رغبة عن السنة ولا يشك في جوازه وقال ابن عبد البر لا اعلم احدا من الفقهاء روى عنه انكار المسح الا مالكا والروايات الصحاح عنه بخلاف ذلك قلت فيه نظر لما في (مصنف) ابن ابي شيبة من ان مجاهدا وسعيد بن جبير وعكرمة كرهوه وكذا حكي ابو الحسن النسابة عن محمد بن علي بن الحسين وابي اسحاق السبيعي وقيس بن الربيع وحكاه القاضي ابو الطيب عن ابي بكر بن ابي دائود والخوارج والروافض وقال الميموني عن احمد فيه سبعة وثلاثون صحابيا وفي رواية الحسن بن محمد عنه اربعون وكذا قاله البزار في (مسنده) وقال ابن حاتم احد واربعون صحابيا وفي (الاشراف) عن الحسن حدثني به سبعون صحابيا وقال ابو عمر بن عبد البر مسح على الخفين سائر اهل بدر والحديبية وغيرهم من المهاجرين والانصار وسائر الصحابة والتابعين وفقهاء المسلمين وقد اشرنا الى رواية وخمسين من الصحابة في المسح في شرحنا (لمعاني الآثار) للطحاوي فمن اراد الوقوف عليه فليرجع اليه[1]

اس بات سے موزوں پر مسح کرنا جائز ہونا ثابت ہے اور اس جواز کا انکار صرف وہ شخص کرے گا جو بدعتی اور گمراہ ہو۔
خوارج نے یہ بات کہی ہے' یہ جائز نہیں ہے' البدائع کے مصنف نے یہ بات کہی ہے' موزوں پر مسح کرنا عام فقہاء اور عام صحابہ کے نزدیک جائز ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اہل تشیع بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا ہے' جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' ان سب کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

یہی وجہ ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اہل سنت والجماعت میں ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے (موزوں پر مسح کرنے کا قائل ہوا جائے) وہ فرماتے ہیں: ہم شیخین کو فضیلت دیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (دونوں) دامادوں سے محبت کرتے ہیں اور موزوں میں مسح کو درست سمجھتے ہیں اور گھڑے میں تیار کی گئی نبیذ کو حرام قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح ان سے یہ روایت

[1] عمدۃ القاری' (کتاب الوضوء) (باب المسح علی الخفین)

بھی نقل کی گئی ہے انہوں نے یہ فرمایا ہے: میں نے موزوں کے مسح کے بارے میں اُس وقت تک فتویٰ نہیں دیا، جب تک روزِ روشن کی طرح مجھ پر یہ مسئلہ واضح نہیں ہو گیا، اب اس کا انکار کرنا اکابر صحابہ کی تردید کرنا اور انہیں غلطی کی طرف منسوب کرنے کے مترادف ہوگا اور یہ بات بدعت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام کرخی نے یہ بات بیان کی ہے: جو شخص موزوں پر مسح کو درست نہیں سمجھتا، مجھے اس کے کافر ہونے کا اندیشہ ہے۔

اُمت میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے (نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کیا ہے)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس عمل کی کراہت حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: موزوں کے بارے میں کتاب کا حکم سبقت لے گیا ہے (کیونکہ اُس میں پاؤں دھونے کا حکم ہے)۔

تاہم یہ روایت مستند سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول نہیں ہے، جسے ثابت قرار دیا جا سکے۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے تو اُن کے بارے میں یہ روایت مستند طور پر منقول ہے: انہوں نے اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تعلق ہے تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا تھا، اُس وقت جب اُن کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد مسح کرنا ثابت نہیں تھا، لیکن جب ان کے نزدیک یہ بات ثابت ہو گئی تو انہوں نے اپنے مؤقف سے رجوع کر لیا تھا۔

شیخ زرقانی نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں یہ بات تحریر کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انکار کرنا ان سے ثابت نہیں ہے۔

شیخ کاشانی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت منقول ہے، وہ مستند نہیں ہے، کیونکہ اس کا مدار عکرمہ نامی راوی پر ہے۔

یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: جب عطاء کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: عکرمہ نامی نے غلط کہا ہے۔

عطاء کے حوالے سے یہ بات منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں لوگوں سے مختلف رائے رکھتے تھے، لیکن انتقال سے پہلے انہوں نے لوگوں کی رائے کو درست تسلیم کر لیا۔

شیخ ابن قدامہ کی کتاب "المغنی" میں یہ بات تحریر ہے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے میں میرے ذہن میں کوئی اُلجھن نہیں ہے، اس بارے میں چالیس احادیث منقول ہیں جو مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اُن کی مراد یہ ہے، دھونے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب فضیلت والے کام کو اختیار کیا کرتے تھے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ' حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔
''ہدایۃ الحنفیہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے' اس بارے میں منقول روایت مشہور ومعروف ہے اور جو شخص اس عمل کو جائز نہیں سمجھتا وہ بدعتی ہے' لیکن اگر کوئی شخص اسے جائز سمجھتا ہے لیکن پھر مسح نہیں کرتا تو پھر اُس نے عزیمت کو اختیار کیا اور اُس کو اجر ملے گا۔
امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔
اس بارے میں امام مالک سے مختلف اقوال منقول ہیں۔
اُن میں سے ایک قول یہ ہے' ان کے نزدیک اصل کے اعتبار سے موزوں (پر مسح کرنا جائز نہیں ہے)۔
دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا جائز ہے تاہم مکروہ بھی ہے۔
تیسرا قول جو زیادہ مشہور ہے' وہ یہ ہے' کسی بھی متعین مدت کے بغیر ایسا کرنا جائز ہے۔
چوتھا قول یہ ہے' ایسا کرنا جائز ہے لیکن مخصوص مدت کے لیے ہے۔
پانچواں قول یہ ہے' ایسا کرنا مسافر شخص کے لیے جائز ہے' مقیم شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔
چھٹا قول اس کے برعکس ہے۔
اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور حماد رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: پاؤں دھونے کے مقابلے میں اُن پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں' امام احمد سے ایک روایت یہی منقول ہے۔
شیخ ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' امام احمد سے بھی یہی روایت منقول ہے۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' مسح کرنے کے مقابلے میں (پاؤں کو) دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اُس کے لیے یہ بات شرط ہے' وہ سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے اور اس کے جواز کے بارے میں شک نہ کرے۔
شیخ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق فقہاء میں سے کسی ایک سے بھی اس کا انکار منقول نہیں ہے صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت منقول ہے' تاہم ان سے مستند طور پر جو روایت منقول ہیں' وہ اس کے برخلاف ہیں۔
(علامہ عینی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' کیونکہ مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ میں یہ بات تحریر ہے' مجاہد' سعید بن جبیر اور عکرمہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔
ابوالحسن نامی راوی نے امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے شیخ ابواسحاق سبیعی اور قیس بن ربیع کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے' قاضی ابوطیب نے ابوبکر بن داؤد خارجیوں اور اہل تشیع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔
میمونی نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: اس بارے میں سینتیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔
حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے' اس بارے میں چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں۔

امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مسند'' میں یہی بات نقل کی ہے۔
شیخ ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اکتالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے۔
الاشراف نامی کتاب میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: اس بارے میں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے حدیث سنائی ہے۔
شیخ ابوعمرو نے یہ بات تحریر کی ہے' غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف رکھنے والے صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف رکھنے والے مہاجرین اور انصار بلکہ دیگر تمام صحابہ کرام وتابعین رضی اللہ عنہم اور تمام مسلمان فقہاء کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔
(علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:) ہم نے ''معانی الآثار'' کی اپنی شرح میں پچاس کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے' جو شخص اس بارے میں واقفیت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اس کتاب کی طرف رجوع کر لے۔

علامہ ابن حجر کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

نقل بن المنذر عن بن المبارك قال ليس في المسح على الخفين عن الصحابة اختلاف لان كل من روى عنه منهم انكاره فقد روى عنه اثباته وقال بن عبد البر لا اعلم روى عن احد من فقهاء السلف انكاره الا عن مالك مع ان الروايات الصحيحة عنه مصرحة باثباته وقد اشار الشافعي في الام الى انكار ذلك على المالكية والمعروف المستقر عندهم الآن قولان الجواز مطلقا ثانيهما للمسافر دون المقيم وهذا الثاني مقتضى ما في المدونة وبه جزم بن الحاجب وصحح الباجي الاول ونقله عن بن وهب وعن بن نافع في المبسوطة نحوه وان مالكا انما كان يتوقف فيه في خاصة نفسه مع افتائه بالجواز وهذا مثل ما صح عن ابي ايوب الصحابي وقال بن المنذر اختلف العلماء ايهما افضل المسح على الخفين او نزعهما وغسل القدمين
قال والذي اختاره ان المسح افضل لآجل من طعن فيه من اهل البدع من الخوارج والروافض قال واحياء ما طعن فيه المخالفون من السنن افضل من تركه اه وقال الشيخ محيي الدين وقد صرح جمع من الاصحاب بان الغسل افضل بشرط ان لا يترك المسح رغبة عن السنة كما قالوه في تفضيل القصر على الاتمام وقد صرح جمع من الحفاظ بان المسح على الخفين متواتر وجمع بعضهم رواته فجاوزوا الثمانين ومنهم العشرة وفي بن ابي شيبة وغيره عن الحسن البصري حدثني سبعون من الصحابة بالمسح على الخفين [1]

---

[1] فتح الباری' کتاب الوضوء' باب المسح علی الخفین

شیخ ابن المنذر نے حضرت عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں' موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی اختلاف منقول نہیں ہے' کیونکہ جس شخص نے جس صحابی کے بارے میں اس کا انکار نقل کیا ہے' اُسی صحابی کے حوالے سے اس کے اثبات کے بارے میں بھی روایات منقول ہیں۔

شیخ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اسلاف سے تعلق رکھنے والے فقہاء میں سے کسی ایک کے حوالے سے اس کا انکار منقول نہیں ہے' صرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت منقول ہے' تاہم امام مالک کے حوالے سے مستند طور پر یہ روایات ثابت ہیں' جن میں اس بات کی صراحت ہے' ایسا کرنا درست ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الام'' میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے' امام مالک سے اس کا انکار منقول ہے' تاہم اہل علم کے نزدیک معروف اور مستند طور پر اس بارے میں ان کے دو اقوال منقول ہیں' ایک یہ ہے' ایسا کرنا مطلق طور پر جائز ہے اور دوسرا یہ ہے: ایسا کرنا مسافر کے لیے جائز ہے' مقیم کے لیے جائز نہیں ہے۔

دوسرا قول اس سے ثابت ہوتا ہے' جو ''المدونہ'' میں تحریر ہے۔

ابن حاجب نے اس کو جزم کے ساتھ بیان کیا ہے اور شیخ باجی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

انہوں نے اسے ابن وہب کے حوالے سے اور ابن ناسق کے حوالے سے ''المبسوط'' میں نقل کیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بذاتِ خود اس کے بارے میں توقف سے کام لیا کرتے تھے' اگرچہ وہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

اور یہ بالکل اسی کی مانند ہوگا جس طرح حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مستند طور پر مشہور ہے۔

شیخ ابن المنذر نے یہ بات بیان کی ہے' علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے' موزوں پر مسح کرنا یا موزے اتار کر دونوں پاؤں کو دھولینا۔

شیخ فرماتے ہیں: جسے علماء نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے: مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' اہلِ بدعت جو خارجیوں اور اہل تشیع سے تعلق رکھتے ہیں' انہوں نے اس بارے میں طعن کیا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جن سنتوں کے بارے میں مخالفین طعن کرتے ہوں' انہیں زندہ کرنا انہیں ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شیخ محی الدین (نووی) رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے' کئی مشائخ نے اس بات کی صراحت کی ہے' دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے' آدمی سنت سے منہ موڑتے ہوئے مسح کو ترک نہ کرے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے ان حضرات نے مکمل دھونے پر اکتفاء کرنے کو زیادہ فضیلت والا قرار دیا ہے۔

حفاظ کے ایک گروہ نے اس بات کی صراحت کی ہے' موزوں پر مسح کرنے کی روایت تواتر کے ساتھ منقول ہے' بعض حضرات نے اس کے راویوں کو جمع کیا ہے تو ان کی تعداد 80 سے زیادہ تھی جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (کی مصنف) اور دیگر کتابوں میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: مجھے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں روایات سنائی ہیں۔

امام نووی کا بیان

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام نووی تحریر کرتے ہیں:

اجمع من یعتد به فی الاجماع علی جواز المسح علی الخفین فی السفر والحضر سواء کان لحاجة او لغیرها حتی یجوز للمراة الملازمة بیتها والزمن الذی لا یمشی وانما انکرته الشیعة والخوارج ولا یعتد بخلافهم وقد روی عن مالك رحمه الله تعالی روایات فیه والمشهور من مذهبه کمذهب الجماهیر وقد روی المسح علی الخفین خلائق لا یحصون من الصحابة قال الحسن البصری رحمه الله تعالی حدثنی سبعون من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یمسح علی الخفین وقد بینت اسماء جماعات کثیرین من الصحابة الذین رووه فی شرح المهذب وقد ذکرت فیه جملا نفیسة مما یتعلق بذلك وبالله التوفیق واختلف العلماء فی ان المسح علی الخفین افضل ام غسل الرجلین فذهب اصحابنا الی ان الغسل افضل لکونه الاصل وذهب الیه جماعات من الصحابه منهم عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وابو ایوب الانصاری رضی الله عنهم وذهب جماعات من التابعین الی ان المسح افضل وذهب الیه الشعبی والحکم وحماد وعن احمد روایتان اصحهما المسح افضل والثانیة هما سواء واختاره بن المنذر والله اعلم[1]

جن لوگوں کا قول ''اجماع'' میں قابل اعتبار شمار ہوتا ہے' ان کا اس بات پر اتفاق ہے' سفر اور حضر کے درمیان موزوں پر مسح کرنا جائز ہے خواہ یہ کسی ضرورت کے پیش نظر ہو یا ضرورت کے بغیر ہو' یہاں تک کہ جو عورت گھر میں رہ رہی ہے اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے اور وہ شخص جو چل نہیں سکتا (اس کے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے)۔

اہل تشیع اور خارجیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن اُن کا انکار کرنا قابلِ اعتبار شمار نہیں ہوگا۔

اس بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مختلف روایات نقل کی گئی ہیں' تاہم اُن کا مشہور مذہب وہی ہے جو جمہور اہل علم کا مذہب ہے۔

کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے موزوں پر مسح کرنے کی روایت نقل کی گئی ہے' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں. مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے 70 اصحاب نے یہ بات سنائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

میں نے اپنی کتاب ''شرح المہذب'' میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء کا تذکرہ کیا ہے' جنہوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور میں نے اس میں اس بارے میں ایک نفیس جملہ ذکر کیا ہے' باقی توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

اہلِ علم کے درمیان اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے: موزوں پر مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے یا پاؤں کو دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ہمارے اصحاب اس بات کے قائل ہیں' دھونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیونکہ یہ اصل ہے' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

[1] حاشیہ صحیح مسلم للنووی 'کتاب الوضوء' باب المسح علی الخفین

کی ایک جماعت بھی اسی بات کی قائل ہے جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور (دیگر اصحاب شامل ہیں)' تابعین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے' مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور حماد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں' اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایات منقول ہیں' ان میں سے زیادہ مستند یہ ہے' مسح کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے جبکہ دوسری روایت یہ ہے' ان دونوں کا حکم برابر ہے' شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

731- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرًا تَوَضَّاَ مِنْ مَّطْهَرَةٍ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ تَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ فَقَالَ اِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُعْجِبُ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ اِسْلَامُهٗ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کے برتن سے وضو کیا اور پھر اپنے موزوں پر مسح کر لیا' ان سے دریافت کیا گیا: آپ اپنے موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو بہت پسند تھی۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

732- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ضمرۃ بن حبیب بن صہیب زبیدی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۷۴)(۲۵)۔

733- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَخْبَرَنِىْ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ فَرَاَيْتُهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تھا۔

734- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالُوْا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ قَالَ إِنَّمَا أَسْلَمْتُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ.

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' لوگوں نے دریافت کیا ہے' آپ نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد یہ دیکھا تھا' انہوں نے کہا میں نے سورۂ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

اویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن ادھم بن منصور عجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "162" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱/۱)(۱۶۶)۔

○ مقاتل بن حیان، نبطی ابو بسطام بلخی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "149ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۷۲/۲)(۱۳۴۶)۔

735- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنَانٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ مُنْذُ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سورۂ مائدہ نازل ہو جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

اویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدۃ بن ابولبابۃ، اسدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، (اور ایک قول کے مطابق:) مولی قریش، علم حدیث

734- اخرجه الترمذي (۱۵۶/۱-۱۵۷) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۹۴) من طريق شهر' به- صححه الشيخ احمد شاكر في شرح الترمذي (۱۵۷/۱) وقد تابع شهراً عليه ابو زرعة- رواه ابو داؤد (۳۹/۱) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين' الحديث (۱۵۴) وابن خزيمة (۹۴/۱-۹۵)' والحاكم (۱۶۹/۱- ۱۷۰) والبيهقي (۲۷۰/۱) وابن الجارود في المنتقى رقم (۸۳) من طريق بكير بن عامر عن ابي زرعة قال: بال جرير- رضي الله عنه- ومسح على الخفين' فعاب عليه قوم' فقالوا: ان هذا كان قبل المائدة' قال: ما اسلمت الا بعد ما نزلت المائدة' وما رايت النبي صلى الله عليه وسلم مسح الا بعد ما نزلت-

735- اخرجه الطبراني في الكبير كما في المجمع (۲۵۷/۱) قال الهيثمي: (وفيه ابو بكر ابن ابي مريم' وهو ضعيف: لسوء حفظه)-

کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۰)(۱۴۲۲)۔

○ محمد بن ثابت بن سباع خزاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۸)(۸۶)۔

72- باب الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَا فِيهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

باب: موزوں پر مسح کے بارے میں رخصت اور اس بارے میں روایات میں اختلاف

736- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ اَبُو مَخْلَدٍ مَوْلَى الْبَكَرَاتِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا .وَقَالَ اَبُو الْاَشْعَثِ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَالْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک، جب کہ مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح) کرنے کی اجازت دی ہے، جبکہ آدمی وضو کرنے کے بعد موزے پہنے تو وہ (اس دوران) میں موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

ابواشعث نامی راوی بیان فرماتے ہیں: مسافر تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم ایک دن اور ایک رات تک اُس پر مسح کر سکتا ہے۔

موزوں پر مسح کی مدت

کیا موزوں پر مسح کرنے کے لیے کوئی متعین مدت مقرر ہے؟ اس بارے میں حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

واما التوقيت فان الفقهاء ايضا اختلفوا فيه فراى مالك ان ذلك غير مؤقت وان لابس الخفين يمسح عليهما ما لم ينزعهما او تصيبه جنابة وذهب ابو حنيفة والشافعي الى ان ذلك مؤقت . والسبب في اختلافهم اختلاف الآثار في ذلك وذلك انه ورد في ذلك ثلاثة احاديث :احدها

---

۷۳۶ اخرجه ابن ماجه (۱/۱۸٤) كتاب الطهارة: باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، الحديث (۵۵٦) وابن حبان في صحيحه (٤/۱۵۳-۱۵٤) رقم (۱۳۲٤) وابن خزيمة (۱/۹٦) رقم (۱۹۲) وابن الجارود في المنتقى رقم (۸۷) والشافعي في المسند (۱/۳۲) والبيهقي في السنن (۱/۲۷٦) والبغوي في شرح السنة رقم (۲۳۷) عن عبد الوهاب الثقفي به۔

حديث علي عن النبي عليه الصلاة والسلام انه قال "جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة للمقيم "خرجه مسلم .والثاني حديث ابي بن عمارة "انه قال يارسول الله امسح على الخف"؟ قال :نعم قال :يوما ؟قال :نعم ويومين ؟قال : نعم قال :وثلاثة ؟ قال نعم حتى بلغ سبعا ثم قال :امسح ما بدا لك "خرجه ابو دائود والطحاوی .والثالث حديث صفوان بن عسال قال :كنا في سفر فامرنا ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ايام ولياليهن الا من جنابة ولكن من بول او نوم او غائط (هكذا رواية الترمذی ورواية النسائي "ثلاثة ايام بلياليهن "من غائط وبول ونوم الا من جنابة) . قلت :اما حديث علي فصحيح خرجه مسلم .واما حديث ابي بن عمارة فقال فيه ابو عمر بن عبد البر انه حديث لا يثبت وليس له اسناد قائم ولذلك ليس ينبغي ان يعارض به حديث علي .واما حديث صفوان بن عسال فهو وان كان لم يخرجه البخاري ولا مسلم فانه قد صححه قوم من اهل العلم بحديث الترمذی وابو محمد بن حزم وهو بظاهره معارض بدليل الخطاب لحديث ابي كحديث علي وقد يحتمل ان يجمع بينهما بان يقال :ان حديث صفوان وحديث علي خرجا مخرجا السؤال عن التوقيت وحديث ابي بن عمارة نص في ترك التوقيت لكن حديث ابي لم يثبت بعد فعلي هذا يجب العمل بحديثي علي وصفوان وهو الاظهر الا ان دليل الخطاب فيهما يعارضه القياس وهو كون التوقيت غير مؤثر في نقض الطهارة لان النواقض هي الاحداث[1]

مدت کے تعین کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' کوئی حد متعین نہیں ہے' موزے کو پہننے والا شخص اس پر مسح کرتا رہے گا' جب تک وہ خود اُسے اتار نہیں دیتا یا اُسے جنابت لاحق نہیں ہوجاتی۔ جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے مدت متعین کی ہے' اس بارے میں اختلاف کی وجہ اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف ہے' اس بارے میں تین احادیث منقول ہیں' ایک حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ یہ بات بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر شخص کے لیے تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر مسح کی مدت) مقرر کی ہے۔

اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے جبکہ دوسری روایت حضرت عمارہ کے حوالے سے منقول ہے' انہوں نے یہ دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں موزوں پر مسح کرسکتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا۔ ایک دن تک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: دو دن تک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: تین دن تک' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یہاں تک کہ سات دن تک کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] بداية المجتهد' كتاب الطهارة من الحدث الباب الثانی

اجازت عطاء فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تک تمہیں مناسب لگے تم مسح کرتے رہو۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔

(ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

''ہم لوگ سفر کر رہے تھے کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا: اپنے موزے نہیں اتاریں گے' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم پیشاب کرنے پاخانہ کرنے یا سو جانے کی وجہ سے (وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرتے ہوئے) ہم انہیں نہیں اتاریں گے''۔

میں یہ کہتا ہوں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت مستند ہے'

کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے' جہاں تک حضرت عبید بن عمارہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے' تو امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے اور اس کی سند مستند نہیں ہے' اس لیے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جا سکتا' جہاں تک حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کا تعلق ہے تو اگرچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے' تاہم محدثین کے ایک گروہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' جن میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ ظاہری شامل ہیں۔

اپنے ظاہری مفہوم کے اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح یہ روایت بھی حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے مقابلے میں ہے' ان دونوں طرح کی روایات میں جمع اور تطبیق کی صورت اس طرح ہو سکتی ہے' حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت مدت کا تعین کرتی ہے جبکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں اس تعین کے ترک پر دلالت پائی جاتی ہے لیکن چونکہ حضرت عبید بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ثابت نہیں ہے' اس لیے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت پر عمل کرنا ہوگا اور یہی زیادہ واضح تاویل ہے' لیکن کیونکہ ان دونوں روایات میں خطاب کی دلیل اور قیاس میں تردد پایا جاتا ہے اور قیاس یہ کہتا ہے' طہارت کے ختم ہونے میں وقت کا کوئی اثر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ طہارت کو ختم کرنے والی چیز تو حدث ہوتا ہے (وقت حدث نہیں ہوتا)۔

737 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ مِثْلَهُ سَوَاءً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

738 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ - وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ - قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَزَادَ حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ قَالَ اِنِّي اَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنے

۷۳۸ اخرجه مسلم في صحيحه (۱/۱۶۹) كتاب الطهارة باب المسح على الخفين رقم (۷۹/۲۷٤) من طريق الشعبي عن عروة بن المغيرة عن ابيه- وانظر تخريج الحديث رقم (۷۳۶)-

موزوں پر مسح کر رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان دونوں (پاؤں کو ان موزوں) میں اس حالت میں داخل کیا تھا کہ وہ دونوں پاک تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن غالب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴/۲)(۲۵۳)۔

○ عروۃ بن مغیرۃ بن شعبہ ثقفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''90ھ'' کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹/۲)(۱۶۵)۔

739- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْمَسْحُ عَلٰى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ خَطَطٌ بِالْاَصَابِعِ.

☆☆ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کیا جائے گا' جیسے انگلیوں کے ذریعہ لکیریں بنائی جائیں گی۔

740- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْوَكِيْعِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ مِثْلَهٗ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن خضر بن عبد اللہ سیوطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''361ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۶۳/۱)، والعبر (۳۴۴/۲)۔

○ محمد بن احمد بن جعفر بن حسن الذھلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''300ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۲/۲)۔

741- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ وَضَّاْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ

۷۳۹- اخرجه ابن ابي شيبة في المصنف (۱۶۹/۱) رقم (۱۹۴۲) عن فضيل به- ولفظه: (خطا بالاصابع)-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهُ.

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک کے موقع پر وضو کروایا تو آپ نے موزے کے اوپر والے حصے پر اور نیچے والے حصے پر مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ وراد ثقفی، ابوسعید او ابوالورد، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۰/۲)۔

742- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ .رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرْسَلًا لَيْسَ فِيْهِ الْمُغِيْرَةُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے' جس میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں تھا۔

743- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْخُفَّيْنِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۴۱- اخرجه احمد (۲۵۱/۴)' وابو داؤد (۴۲/۱) کتاب الطهارة' باب کیف المسح ؟ الحدیث (۱۶۵)' والترمذي (۱۶۲/۱) کتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين اعلاه واسفله' الحديث (۹۷)' وابن ماجه (۱۸۲/۱- ۱۸۳) کتاب الطهارة' باب مسح اعلى الخف واسفله' الحديث (۵۵۰)' واحمد (۲۵۱/۴)' وابن الجارود في المنتقى (۸۴)' والبيهقي (۲۹۰/۱)' وابن الجوزي في التحقيق (۱۶۳/۱) رقم (۲۶۹) من طريق الوليد بن مسلم' به- قال الترمذي: (هذا حديث معلول)- اه- والوليد بن مسلم وان كان مدلسا الا انه صرح بالتحديث: كما سياتي رقم (۷۴۱)- وسياتي مرسلا من طريق ابن المبارك' ذكره كذلك الترمذي في سننه بعد الحديث رقم (۹۷)- وعزاه الشيخ احمد شاكر للامام احمد في مسائل ابي داؤد' ورواه ابن حزم في المحلى (۱۱۴/۲)-

۷۴۳- اخرجه ابو داؤد (۴۱/۱- ۴۲) کتاب الطهارة' باب کیف المسح ؟ الحدیث (۱۶۱)' والترمذي (۱۶۵/۱) کتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين' الحديث (۹۸)' والطيالسي رقم (۶۹۲)' واحمد (۲۴۶/۴)' والبخاري في تاريخه الاوسط: كما في تلخيص الحبير (۱۵۹/۱)' وابن الجارود رقم (۸۵)' والبيهقي (۲۹۱/۱) من طريق ابن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن المغيرة' به- قال البيهقي: (كذا رواه ابو داؤد الطيالسي عن عبد الرحمن بن ابي الزناد- وكذلك رواه اسماعيل بن موسى عن ابن ابي الزناد- ورواه سليمان بن داؤد الهاشمي' ومحمد بن الصباح' وعلي بن حجر عن ابن ابي الزناد عن ابيه......)- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس، ابوایوب بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''219ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۳/۱)۔

744- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ سَعْدٌ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى ظَهْرِ الْخُفِّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر والے حصے پر مسح کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے (جو مسافر کے لئے) تین دن اور تین راتیں ہیں جبکہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن ابوبکر بن عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب عدوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''162ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۱/۱)۔

745- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

۷۴۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۵۸- ۱۵۹) من طريق ابي بكر النيسابوري عن علي بن حرب' به- ورواه البزار كما في الكشف (۱/۱۵٦) رقم (۳۰٦): حدثنا طلحة بن شبيب وبشر بن آدم' قال: حدثنا زيد بن الحباب باسناده نحوه- قال البزار: (لا يروى عن عمر في التوقيت شيء الا من هذا الوجه- ورواه عن عمر جماعة' فلم يذكروا توقيتاً- وخالد لين الحديث' وقد روى عنه جماعة من اهل العلم)- اه-

۷۴۵- اخرجه الحاكم (۱/۱۸۱) من طريق يحيى بن عبد الله بن بكير عن المفضل بن فضالة' به' وكذا البيهقي في السنن (۱/ ۲۸۰)- ورواه الحاكم (۱/۱۸۰- ۱۸۱) من طريق بشر ابن بكر' ثنا موسى بن علي عن ابيه عن عقبة بن عامر' به- ومن طريقه البيهقي (۱/ ۲۸۰)' ورواه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱٦۰) رقم (۲٦۲) من طريق ابن وهب' قال: اخبرني حيوة' قال: سمعت يزيد بن ابي حبيب' به- قال الزيلعي في نصب الراية (۱/ ۱۸۰): (وفي الامام' واخرجه النسائي' ولم اجده في اطراف ابن عساكر' ثم رواه من حديث يزيد بن حبيب: حدثني عبد الله بن الحكم عن علي بن رباح ان عقبة بن عامر حدثه انه قدم على عمر ۔ فذكره' وسكت عنه- وذكر الدارقطني في (كتاب العلل) ان عمرو بن الحارث' ويحيى بن ايوب' والليث بن سعد رووه عن يزيد' فقالوا فيه: (اصبت) ولم يقولوا: (السنة) وهو المحفوظ- قال: ورواه جرير بن حازم عن يحيى بن ايوب عن يزيد بن ابي حبيب عن علي بن رباح عن عقبة' واسقط من الاسناد عبد الله بن الحكم البلوي' وقال فيه: (اصبت السنة): كما قال ابن لهيعة' والمفضل- انتهى كلامه)-

الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ سَاَلْتُ يَزِيدَ بْنَ اَبِى حَبِيبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَلَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَفَدَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَامًا قَالَ عُقْبَةُ وَعَلَىَّ خُفَّانِ مِنْ تِلْكَ الْخِفَافِ الْغِلَاظِ فَقَالَ لِى عُمَرُ مَتَى عَهْدُكَ بِلُبْسِهِمَا فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْيَوْمُ الْجُمُعَةُ ـ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَصَبْتَ السُّنَّةَ ـ وَقَالَ يُونُسُ فَقَالَ اَصَبْتَ ـ وَلَمْ يَقُلِ السُّنَّةَ.

☆☆ مفضل بن فضالہ نے بیان کرتے ہیں: میں نے یزید بن ابوحبیب سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: عبداللہ بن حکم نے علی بن رباح کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عقبہ نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ وہ وفد میں شامل ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عقبہ فرماتے ہیں: اُس وقت میں نے موٹے والے موزے پہنے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے یہ کب سے پہنے ہوئے ہیں؟ میں نے بتایا: میں نے جمعہ والے دن پہنے تھے جب کہ اُس دن جمعہ ہی تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم نے ٹھیک کہا ہے اُس میں لفظ سنت منقول نہیں ہے۔

746 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِى مَتَى اَوْلَجْتَ خُفَّيْكَ فِى رِجْلَيْكَ قُلْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا قُلْتُ لَا قَالَ اَصَبْتَ السُّنَّةَ ـ قَالَ اَبُو بَكْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ ـ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن مدینہ منورہ جانے کے لیے شام سے روانہ ہوا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ منورہ پہنچا میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: تم نے اپنے پاؤں میں موزے کب سے پہنے ہیں؟ میں نے جواب دیا: (گزشتہ) جمعہ کے دن انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے انہیں اتارا تھا؟ میں نے جواب دیا: نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے۔

شیخ ابوبکر فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: اس کی سند مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن شعیب بن سلیمان بن سلیم بن کیسان الکلبی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا

---

٧٤٦ اخرجه الحاكم (١/ ١٨٠- ١٨١) من طريق بشر بن بكر به وكذا ابن المنذر في الاوسط (١/ ٤٣٧-٤٣٨) رقم (٤٦١) ورواه ابن ماجه (١/ ١٨٥) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح بغير توقيت' الحديث (٥٥٨) والبيهقي في الكبرى (١/ ٢٨٠)۔

انتقال "273ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۱۲۳/۵)۔

747- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتًا.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میعاد مقرر نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن بکر بن حبیب سہمی باہلی، ابو وہب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "208ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۴/۱)۔

748- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَيُّوْبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ اَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتٌ امْسَحْ مَا لَمْ تَخْلَعْ.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی میعاد نہیں ہے' تم اُس وقت تک مسح کرو جب تک تم انہیں اتار نہ دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل بن عبدالرحمٰن ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "238ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۴/۲)۔

749- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا شُجَاعٌ وَاِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ يَخْلَعْهُمَا .

۷۴۷- اخرجه البيهقي (۲۸۰/۱) كتاب الطهارة' باب ما ورد في ترك التوقيت' ورواه عبد الرزاق (۲۰۸/۱) رقم (۸۰۴) عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال: امسح على الخفين مالم (تخلعهما: كان لا يوقت لهما وقتا' ومن طريقه اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۱/ ۴۳۸) رقم (۴۶۲) وسياتي عند المصنف من طريق عبد الله بن رجاء عن عبيد الله عن نافع به' وقد علقه البيهقي في السنن (۲۰۸/۱) من افراد الطريق' فقال: (وسمعناه رواه عبد الله بن رجاء عن عبيد الله ابن عمر...)-اه-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بیان فرماتے ہیں: مسافر شخص موزوں پر اُس وقت تک مسح کرتا رہے' جب تک وہ اُنہیں اتار نہیں دیتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن رجاء مکی، ابوعمران بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''190ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۴)۔

750- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ جِئْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِىَّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ فَقُلْتُ جِئْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ . قَالَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ فِىْ طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ . قَالَ جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ نَعَمْ كُنْتُ فِى الْجَيْشِ الَّذِيْنَ بَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهْرٍ ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا وَلَا نَخْلَعَهُمَا مِنْ بَوْلٍ وَّلَا غَائِطٍ وَّلَا نَوْمٍ وَّلَا نَخْلَعَهُمَا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيْرَتُهٗ سَبْعُوْنَ سَنَةً لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهٖ .

☆☆ زر بن حُبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص علم کے حصول کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو فرشتے اُس کے اس عمل سے راضی ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔ زر نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں' تو اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! میں اُس لشکر میں شامل تھا' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مہم) پر بھیجا تھا اور ہمیں یہ ہدایت کی تھی: تم اپنے موزوں پر مسح سفر کر کے دوران تین دن تک مسح کر سکتے ہو اور قیام کے دوران ایک دن اور ایک رات تک کر سکتے ہیں' جبکہ ہم نے اسے

۷۵۰- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۲۸۱-۲۸۲) من طريق الدارقطني' به- والحديث اخرجه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۲۰۴) رقم (۷۹۳)' ومن طريقه المصنف' وابن حبان في صحيحه (۴/ ۱۴۷) رقم (۱۳۱۹)' وقد رواه عبد الرزاق في المصنف (۱/ ۲۰۴) رقم (۷۹۲)' وفي (۱/ ۲۰۵) رقم (۷۹۵)' والشافعي في المسند (۱/ ۳۲)' واحمد (۴/ ۲۳۹' ۲۴۱)' وابن ابي شيبة (۱/ ۱۷۷)' والحميدي رقم (۸۸۱)' والطيالسي (۱۱۶۵)' (۱۱۶۶)' والترمذي (۱/ ۱۵۹) كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين للمسافر والمقيم' الحديث (۹۶)' وايضا رقم (۳۵۳۵' ۳۵۳۶)' وابن ماجه (۱/ ۱۶۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء من النوم' الحديث (۴۷۸)' وابن خزيمة رقم (۱۹۳)' (۱۹۷)' والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۸۲)' والبيهقي (۱/ ۱۱۴)' (۱/ ۱۱۵' ۱۱۸' ۲۷۶' ۲۸۹)' والخطيب في تاريخه (۹/ ۲۲۲)' (۱۲/ ۷۸)' وابو نعيم في الحلية (۷/ ۳۰۷)' والطبراني في الصغير (۱/ ۹۱)-

باوضو حالت میں موزوں میں داخل کیا ہو اور ہم پیشاب کرنے کے بعد پاخانہ کرنے کے بعد یا سونے کے بعد (اُٹھ کر وضو کرتے ہوئے) نہیں اتاریں گے' ہم انہیں صرف جنابت کی حالت میں اتاریں گے۔

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مغرب میں ایک دروازہ ہے' جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے' یہ اُس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زہیر بن محمد بن قمیر مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۴/۱)۔

751- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ خُزَيْمَةَ النَّيسَابُوْرِيَّ يَقُولُ ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هٰذَا فَقَالَ لِي حَدَّثَ بِهِ اَصْحَابُنَا فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ اَقْوٰى مِنْ هٰذَا .يَعْنِي قَوْلَهُ إِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهْرٍ.

☆☆ علی بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے شیخ ابوبکر بن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے عبدالرزاق کی روایت امام مزنی سے ذکر کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہمارے ساتھیوں نے بھی یہ روایت بیان کی ہے' کیونکہ امام شافعی کی اس سے مستند دلیل اور کوئی نہیں ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں:) یعنی روایت کے یہ الفاظ: جب ہم نے باوضو حالت میں انہیں ان میں داخل کیا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم بن عیسیٰ، ابوحسن مستملی المعروف بالنجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''253ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۳۸/۱۱)۔

○ محمد بن اسحاق بن خزیمۃ، ابوبکر نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۹۶/۷)۔

752- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُوْنُسُ بْنُ اَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

۷۵۱- اخرجه ابن خزيمة في صحيحه (۹۷/۱) بعد الحديث (۱۹۲)-

الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيَمْسَحُ اَحَدُنَا عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ نَعَمْ اِذَا اَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے موزوں پر مسح کرسکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اُس شخص نے ان دونوں (پاؤں کوموزوں میں) باوضو حالت میں داخل کیا ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن محمد بن میتب بن ضریس، ابوحفص، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۲۲۶)۔

753- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَيَّاشٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً .

☆☆ حضرت عوف بن مالک اشجعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ہمیں موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی' مسافر شخص کو تین دن تین راتوں تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک کے لئے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن یحییٰ بن عیاش بن عیسیٰ، ابوعبداللہ الاعور القطان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''334ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸/۱۴۸)۔

○ داؤد بن عمرو ازدی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۲۳۳)۔

۱۵۲ اخرجہ الحمیدی (۲/۳۳۵) رقم (۷۵۸) ومن طریقہ المصنف ھنا، والحدیث اخرجہ البخاری (۱/۴۱۲) کتاب الوضوء، باب اذا ادخل رجلیہ وھما طاھرتان، الحدیث (۲۰۶)، قال: حدثنا ابو نعیم، حدثنا زکریا عن عامر عن عروۃ بن المغیرۃ عن ابیہ قال: کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاھویت: لا نزع خفیہ فقال: (دعھما، فانی ادخلتھما طاھرتین) وھو عند مسلم رقم (۲۷۴)، وقد تقدم حدیث المغیرۃ من طرق عنہ۔ انظر (۷۲۶)۔

○ بسر بن عبید اللہ حضرمی الشامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۹۷)۔

754- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اُبَيٍّ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى فِىْ بَيْتِ عُمَارَةَ الْقِبْلَتَيْنِ وَاَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ . قَالَ يَوْمًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ . قَالَ وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَثَلَاثًا . قَالَ ثَلَاثًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ . حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا بَدَا لَكَ . هٰذَا الْاِسْنَادُ لَا يَثْبُتُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا قَدْ بَيَّنْتُهٗ فِىْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ . وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ وَاَيُّوْبُ بْنُ قَطَنٍ مَجْهُوْلُوْنَ كُلُّهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ عبادہ بن نسی' اُبی کے حوالہ سے جو ابن عمارہ ہیں' یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمارہ کے گھر میں دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے موزوں پر مسح کرلوں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک دن تک؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! (کر سکتے ہو)' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دو دن تک؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! (کر سکتے ہو) اور تین دن تک بھی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! تین دن تک بھی؟ یہاں تک کہ انہوں نے سات دن تک پوچھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا تمہیں مناسب لگے۔

اس کی سند ثابت نہیں ہے۔ یحییٰ بن ایوب نامی راوی سے روایت نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے' جو میں نے کسی اور مقام پر ذکر کیا ہے' اس روایت کے راوی عبدالرحمٰن' محمد بن یزید اور ایوب بن قطن' سب مجہول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن رزین بن یزید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۹)۔

○ محمد بن یزید بن ابوزیاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے

۷۵۳–اخرجه الطبراني في الاوسط: كما في مجمع البحرين (۱/۳۷) رقم (۴۷۳) والبزار كما في كشف الاستار (۱/۱۵۷) رقم (۳۰۹)، وقال الهيثمي في المجمع (۱/۲٦٤): (رواه البزار والطبراني في الاوسط ورجاله رجال الصحيح) - اه - وانظر نصب الراية (۱/۱٦۸)-

۷۵٤–اخرجه ابو داؤد (۱/٤۰) كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح، الحديث (۱۵۸) وابن ماجه (۱/۱۸٤) كتاب الطهارة، باب ما جاء في المسح بغير توقيت، الحديث (۵۵۷) والحاكم (۱/۱۷۰-۱۷۱) والبيهقي في السنن (۱/۲۷۸-۲۷۹) كتاب الطهارة، باب ما ورد في ترك التوقيت، والطبراني في الكبير (۱/۲۰۲) رقم (۵٤۵)، (۵٤٦) من طريق يحيى بن ايوب عن عبد الرحمن بن رزين به- وانظر التلخيص (۱/۲۸٤-۲۸۵)-

ملاحظہ ہو: المیزان (۳۶۹/۶)۔

○ ایوب بن قطن کندی فلسطینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "لین الحدیث" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۰/۱)۔

○ عبادۃ بن نسی کندی، ابوعمرو الشامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "118ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۹۵/۱)۔

○ ابی بن عمارۃ علی الاصح، مدنی، انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی' ایک قول کے مطابق: یہ صحابی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مضطرب الحدیث" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۸/۱)۔

755- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيْبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بِفَتْحِ دِمَشْقَ قَالَ وَعَلَىَّ خُفَّانِ فَقَالَ لِىْ عُمَرُ كَمْ لَكَ يَا عُقْبَةُ مُنْذُ لَمْ تَنْزِعْ خُفَّيْكَ فَتَذَكَّرْتُ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ مُنْذُ ثَمَانِيَةِ اَيَّامٍ قَالَ اَحْسَنْتَ وَاَصَبْتَ السُّنَّةَ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی فتح کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے موزے پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا: اے عقبہ! تم نے کتنے دنوں سے اپنے موزے نہیں اُتارے؟ تو مجھے یاد آیا میں نے پچھلے جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک پہنے ہوئے تھے' میں نے بتایا: آٹھ دنوں سے' تو انہوں نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے اور سنت کے مطابق کیا ہے۔

756- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا وَقَالَ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَ يَزِيْدَ وَعَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اَحَدًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے' اس روایت کی سند میں یزید اور علی نامی راوی کے درمیان کسی اور کا تذکرہ نہیں ہے۔

757- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ

۷۵۵ اخرجه الضياء في المختارة رقم (۲۵۱) من طريق الدارقطني به- ورواه البيهقي في السنن (۲۸۰/۱) من طريق علي بن رباح به بنحوه- وانظر الحديث رقم (۷۶۵)-

۷۵۶ اخرجه الضياء في المختارة رقم (۲۵۲) من طريق الدارقطني به- وانظر رقم (۷۶۵) و (۷۵۵)-

يَسَارٍ اَخُو مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابًا لِعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَعَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَتْ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلَّ سَاعَةٍ يَمْسَحُ الْاِنْسَانُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَا يَخْلَعُهُمَا قَالَ نَعَمْ.

☆☆ عمر بن اسحاق' بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن یسار کی کتاب میں پڑھا جو عطاء بن یسار کے پاس تھی' وہ فرماتے ہیں: میں نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں' ان سے (موزوں پر) مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آدمی ہمیشہ اپنے موزوں پر مسح کرسکتا ہے' ان دونوں کو اتارے ہی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن مکرم بن یعقوب بن ابراہیم، ابوفضل الدوری التاجر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''264ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۱۷۸)۔

○ عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابوعبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''بارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''190ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۰۱)۔

○ عمر بن اسحاق بن یسار مخرمی، ان سے ابوبکر حنفی نے روایات نقل کی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۲۱۹)۔

758- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لَوْ كَانَ دِيْنُ اللّٰهِ بِالرَّاْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْخُفَّيْنِ اَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَلٰكِنْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا .وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَخْلَدٍ.

۷۵۷- اخرجه الامام احمد في المسند (۶/۳۳۲) ومن طريقه رواه المصنف هنا' واخرجه ابو يعلي (۹/۱۳) رقم (۷۰۹۴) من طريق ابي بكر الحنفي: حدثنا عمر بن اسحاق' قال: قرات لعطاء كتابًا معه' فاذا فيه: حدثتني ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت: يا رسول الله' ايخلع الرجل خفيه كل ساعة؟! قال: (لا ولكن يمسحهما ما بدا له)- اه- واورده الحافظ في المطالب رقم (۱۱۲) قال الهيثمي في المجمع (۱/۲۶۳): (وفيه عمر بن اسحاق بن يسار: قال الدارقطني: ليس بالقوي' وذكره ابن حبان في الثقات)- اه- ويشهد له حديث ابي بن عمارة' تقدم رقم (۷۵٤)-

۷۵۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۱۸۱) وابو داؤد (۱/۱۱٤) كتاب الطهارة' باب كيف المسح؟ الحديث (۱۶۲)' والدارمي (۱/۱۸۱) كتاب الطهارة' باب المسح على النعلين' والبيهقي (۱/۲۹۲) كتاب الطهارة' باب الاقتصار بالمسح على ظاهر الخفين- قال البيهقي: (المرجع فيه الى عبد خير' وهو لم يحتج به صاحبا الصحيح)- اه- والحديث صححه الحافظ في التلخيص ۱/۱۶۰-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ کے دین کے (احکام) رائے کے مطابق ہوتے تو موزوں کا نیچے والا حصہ مسح کرنے کا' اوپر والے حصے کے مطابق زیادہ حق دار ہوتا' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (اوپر والے حصے پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

روایت کے الفاظ ابن مخلد نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن سکن، ابوبکر قطیعی، یعرف بابی خراسان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "268ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱/۳۰۵)۔

○ ابراہیم بن زیاد بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "253ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۵)۔

759- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ اَرَى اَنَّ بَاطِنَ الْخُفَّيْنِ اَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا .

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ موزوں کا نیچے والا حصہ اوپر والے حصے کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہے' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اوپر والے حصے پر مسح کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن وکیع بن جراح، ابومحمد الرواسی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۳۲)۔

73- باب الْوُضُوءِ وَالتَّيَمُّمِ مِنْ اٰنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ .

باب: مشرکین کے برتن میں سے وضو کرنا یا تیمم کرنا

760- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُو

۷۵۹ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۶۲) رقم (۲۶۷) من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث السابق-

الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا فِیْ وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَلَبَتْهُمْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَّنَامِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ لَا يُوْقِظُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ مَّنَامِهٖ اَحَدٌ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَرَاَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ قَالَ ارْتَحِلُوْا . فَسَارَ شَيْئًا حَتّٰى اِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا مَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَنَا . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ الصَّعِيْدَ ثُمَّ يُصَلِّیَ فَعَجَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ اَطْلُبُ الْمَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيْدًا فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ قُلْنَا لَهَا اَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ اَيْهَاتَ اَيْهَاتَ لَا مَاءَ . قُلْنَا كَمْ بَيْنَ اَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ . قُلْنَا انْطَلِقِیْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - . فَقَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ اَمْرِهَا شَيْئًا حَتّٰى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِیْ حَدَّثَتْنَا غَيْرَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا مُوْتِمَةٌ قَالَ فَاَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَجَّ فِی الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا وَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَّغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيْرًا وَّهِیَ تَكَادُ تَتَصَدَّعُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ لَنَا هَاتُوْا مَا عِنْدَكُمْ . فَجَمَعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتّٰى صَرَّ لَهَا صُرَّةً فَقَالَ اذْهَبِیْ فَاَطْعِمِیْ عِيَالَكِ وَاعْلَمِیْ اَنَّا لَمْ نَرْزَاْ مِنْ مَّائِكِ شَيْئًا . فَلَمَّا اَتَتْ اَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيْتُ اَسْحَرَ النَّاسِ اَوْ هُوَ نَبِیٌّ كَمَا زَعَمُوْا فَهَدَى اللّٰهُ ذٰلِكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَاَسْلَمَتْ وَاَسْلَمُوْا . اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِی الْوَلِيْدِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَاَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیِّ عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ الْحَنَفِیِّ عَنْ سَلْمِ بْنِ زَرِيْرٍ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' یہاں تک کہ صبح کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا' لوگوں کی آنکھ لگ گئی تو وہ سو گئے' یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا' سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نیند سے بیدار نہیں کرتا تھا جب تک آپ خود بیدار نہیں ہوتے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز میں تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے' جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ سورج بلند ہو گیا ہے' تو آپ وہاں سے

۷۶۰ اخرجه البخاري (۷/ ۲۷۷-۲۷۸) كتاب المناقب: باب علامات النبوة في الاسلام: الحديث (۳۵۷۱) ومسلم (۳/ ۱۹۹) كتاب المساجد ومواضع الصلوة: باب قضاء الصلوة الفائتة: الحديث (۶۸۲) من طريق سلم بن زرير العطاردي عن ابي رجاء عن عمران' به: ومعناه البخاري (۱/ ۵۹۴) كتاب التيمم: باب الصعيد الطيب وضوء المسلم: الحديث (۳۴۴) وطرفه في (۳۴۸) ومسلم (۳/ ۲۰۰) كتاب المساجد: باب قضاء الصلوة الفائتة: الحديث (۶۸۲) والنسائي (۱/ ۱۷۱) كتاب الطهارة: باب التيمم بالصعيد: واحمد (۴/ ۴۳۴) وابن خزيمة رقم (۱۱۳) (۲۷۱) (۹۸۷) (۹۹۷) من طريق عوف بن ابي جميلة الاعرابي عن ابي رجاء' به-

روانہ ہوئے' آپ نے کچھ سفر کیا یہاں تک کہ سورج اچھی طرح چمکدار ہو گیا' تو آپ نے پڑاؤ کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک شخص الگ رہا' اُس نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے حکم دیا: وہ مٹی کے ذریعے تیمم کر کے نماز ادا کر لے' پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ سواروں کے ساتھ مجھے آگے بھیج دیا تاکہ ہم پانی تلاش کریں' کیونکہ ہم شدید پیاسے تھے' ہم سفر کر رہے تھے' وہاں ہمیں ایک عورت نظر آئی جس کے پاس دو مشکیزے تھے' ہم نے اُس سے دریافت کیا: پانی کہاں ہے؟ اُس نے بتایا: یہاں کہیں پانی نہیں ہے' ہم نے دریافت کیا: ہمارے اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اُس نے جواب دیا: ایک دن اور ایک رات کا' ہم نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو! اُس نے کہا: اللہ کے رسول کہاں ہیں؟ تو ہم اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس نے نبی اکرم ﷺ کو بھی وہی بات بتائی جو اس نے ہمیں بتائی تھی' تاہم اُس نے یہ بات اضافی بتائی تھی کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے مشکیزوں کے بارے میں حکم دیا جن کا منہ نیچے کی طرف سے کھول دیا گیا' تو ہم چالیس پیاسے لوگوں نے اُس میں سے پانی پیا' یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے' ہم نے اپنے پاس موجود ہر برتن اور پیالے کو بھر لیا' ہم نے اپنے ساتھی کو غسل کے لیے پانی دیا' البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے اُسے لے آؤ! پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے لیے روٹی کے ٹکڑے' کھجور وغیرہ اکٹھے کروائے اور اس کو ایک توڑا باندھ دیا اور ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ اور یہ بات جان لو کہ ہم نے تمہارے پانی میں کوئی کمی نہیں کی' جب وہ اپنے گھر گئی تو اُس نے بتایا: میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں' یا پھر وہ نبی ہے' جیسا کہ لوگوں نے بیان کیا ہے' (راوی کہتے ہیں:) اُس عورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کے قبیلے والوں کو ہدایت نصیب کی' وہ عورت بھی مسلمان ہوگئی اور اس کے قبیلے والے بھی مسلمان ہو گئے۔

امام بخاری نے اس روایت کو ابوالولید کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ نقل کیا ہے' جبکہ امام مسلم نے اس روایت کو احمد بن سعید الدارمی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالکریم بن ہیثم بن زیاد بن عمران، ابو یحیٰی القطان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''278ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۷۸)۔

○ سلم بن زریرؒ عطاردی، ابو بشر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''160ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۱۳)۔

پانی تلاش کرنے کا حکم

پانی تلاش کرنے کے حکم کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں

یشترط لجواز التیمم باتفاق المذاهب الاربعة طلب الماء ما لم یتیقن عدم وجوده؛ لانه لا یسمی فاقد الماء (او غیر واجده اوعادمه) الا اذا طلب الماء، فلم یجده .لکن الفقهاء اختلفوا فی تقدیر المسافة التی یلزم طلب الماء فیها، وقد اشرت الیها سابقًا فی بحث اسباب التیمم، واذکرها هنا تفصیلًا:

مذهب الحنفیة (1) : علی المقیم فی البلد طلب الماء قبل التیمم مطلقًا، سواء ظن قربه او لم یظن، اما المسافر او خارج المصر الذی یرید التیمم، فلیس علیه طلب الماء اذا لم یغلب علی ظنه ان بقربه ماء؛ لان الغالب عدم الماء فی الفلوات.

وان غلب علی ظنه وجود الماء، لم یجز له التیمم حتی یطلبه بنفسه او برسوله، بمقدار غَلْوة سهم من کل جانب، ولا یبلغ میلًا (2)، وظاهره انه لا یلزمه المشی، بل یکفیه النظر فی الجهات الاربع، لئلا ینقطع عن رفقته، ودفعًا للحرج عن نفسه، لقوله تعالی اثر آیة التیمم: (ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج، ولکن یرید لیطهرکم) (المائدۃ:6/5)، ولا حرج فیما دون المیل، قال الکاسانی :اقرب الاقاویل اعتبار المیل؛ لان الجواز لدفع الحرج، ثم قال: والاصح انه یطلب قدر ما لا یضر بنفسه ورفقته بالانتظار.

فان قصر فی طلب الماء، وصلی ولم یطلبه، وجبت علیه الاعادة عند ابی حنیفة ومحمد.

وان کان مع رفیقه ماء طلب منه قبل ان یتیمم، لعدم المنع غالبًا، فان منعه منه تیمم لتحقق العجز .لکن لو تیمم قبل الطلب من رفیقه اجزاه عند ابی حنیفة رحمه الله؛ لانه لا یلزمه الطلب من ملك الغیر .وقال الصاحبان :لا یجزیه؛ لان الماء مبذول عادة .ولو ابی ان یعطیه الا بثمن المثل، وعنده ثمنه، لا یجزئه التیمم، لتحقق القدرة، ولا یلزمه تحمل الغبن الفاحش (3).

وان لم یغلب علی ظنه قرب الماء لا یجب طلبه، بل یندب ان رجا وجود الماء.

وان کان بینه وبین الماء میل فاکثر، تیمم.

ائمہ کا اس بات پر اتفاق ہے' تیمّم کے جائز ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' انسان کو جب تک اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ پانی آس پاس موجود نہیں ہے' اُس وقت تک وہ پانی تلاش کرے کیونکہ جب تک پانی تلاش کرنے کے باوجود نہیں

(1) البدائع 46/1 وما بعدہا، فتح القدیر 84/1، 98، الدر المختار 227/1 وما بعدہا، اللباب 36/1.

لے الفِقْهُ الاسلاميُّ وادلّتُهُ (البَابُ الاَوّل :الطَّهارات الفَصْلُ السَّادس :التَّیمُّم المطلب الخامس ـ شروط التیمم .الشرط الثالث ـ طلب الماء :

ملتا' اُس وقت تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہاں پانی دستیاب نہیں ہوگا'

البتہ فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کتنے فاصلے تک پانی کی تلاش ضروری ہے؟ تیمم کے اسباب پر بحث کرتے ہوئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے' اب ہم یہاں اس بات کی مزید وضاحت کریں گے۔

حنفی فقہاء کا مسلک یہ ہے جو شخص شہر میں مقیم ہو' اُس پر تیمم کرنے سے پہلے پانی تلاش کرنا فرض ہے' خواہ اُسے پانی قریب ہونے کا گمان ہو یا نہ ہو' البتہ سفر کرنے والا شخص یعنی جو شہر سے باہر ہو اور تیمم کرنا چاہتا ہو جب تک اُسے غالب گمان نہ ہو کہ آس پاس پانی نہیں مل سکے گا' اُس پر پانی کو تلاش کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عام طور پر غیر آباد جگہوں پر پانی کے ملنے کا امکان نہیں ہوتا ہے' لیکن اگر انسان کو یہ غالب گمان ہو کہ آس پاس کہیں پانی مل جائے گا تو اُس کے لیے اُس وقت تک تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا جب تک وہ خود پانی کو تلاش نہیں کرتا یا کسی شخص کو پانی کی تلاش میں بھیجتا نہیں ہے' ایسا شخص اتنی دور تک پانی کو تلاش کرے گا جہاں تک تیر جاسکتا ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ مقدار ایک میل ہوگی' بظاہر اتنے سے فاصلے کے لیے خود چل کے جانا ضروری نہیں ہے بلکہ نگاہ دوڑا لینا کافی ہوگا تاکہ انسان اپنے ساتھ سفر کرنے والے لوگوں سے بچھڑ نہ جائے اور کسی دوسری پریشانی کا شکار نہ ہو جائے' اُس کی وجہ یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ دینی معاملات میں تمہیں تنگی کا شکار نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ یہ چاہتا ہے' تمہیں پاک کردے''۔

ایک میل سے کم فاصلے میں پانی تلاش کرنے میں تنگی کا پہلو نہیں پایا جاتا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بیان کی ہے' بہتر رائے یہ ہے' ایک میل کے فاصلے کو معتبر سمجھا جائے کیونکہ تیمم کو تنگی دور کرنے کے لیے جائز قرار دیا گیا ہے۔ شیخ کاسانی نے یہ بات بھی تحریر کی ہے' صحیح رائے یہ ہے' انسان اتنے فاصلے تک پانی تلاش کرے جس میں انسان کو خود بھی کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور ان کے ہم سفر ساتھیوں کو کسی تکلیف یا انتظار کا سامنا نہ کرنا پڑے' اگر کوئی شخص پانی تلاش کیے بغیر یا پانی کی تلاش میں کوتاہی کا ارتکاب کرتے ہوئے نماز ادا کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسے شخص پر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہوگا۔

اگر انسان کے کسی ساتھی کے پاس پانی موجود ہو تو وہ تیمم کرنے سے پہلے اُس شخص سے پانی مانگے گا کیونکہ عام طور پر اس نوعیت کی صورتحال میں ہر شخص پانی دے دیا کرتا ہے' اگر اُس کا ساتھی پانی نہیں دیتا تو پھر پانی کا موجود نہ ہونا ثابت ہو جائے گا' تو وہ شخص تیمم کرے گا' اگر وہ اپنے ساتھی سے پانی مانگے بغیر تیمم کر لیتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم درست شمار ہوگا' کیونکہ جو چیز دوسرے کی ملکیت ہو' اُسے مانگنا لازم نہیں ہوتا جبکہ صاحبان یہ کہتے ہیں: ایسا تیمم درست نہیں ہوگا کیونکہ ایسی صورت حال میں عام طور پر پانی دے دیا جاتا ہے' اگر اس کا ساتھی پانی کی مناسب قیمت طلب کرتا ہے اور اگر اُس شخص کے پاس ادا کرنے کے لیے قیمت موجود ہو تو اب اُس کے لیے تیمم کرنا درست نہیں ہوگا کیونکہ پانی کے حصول پر قدرت موجود ہے' لیکن اگر اس کا ساتھی عام قیمت سے زیادہ قیمت طلب کر رہا ہو تو ایسی صورت میں اپنا نقصان برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر انسان کو قریب میں پانی موجود ہونے کے بارے میں غالب گمان موجود نہ ہو تو اب اُس کے لیے پانی کو تلاش کرنا ضروری نہیں ہوگا' یہ اُس وقت لازم ہے' جب انسان کو کہیں آس پاس پانی ملنے کی اُمید ہو' اگر انسان اور پانی کے درمیان ایک

میل سے زیادہ کا فاصلہ ہو تو اب اس صورت میں ایسا شخص تیمم کر کے نماز ادا کرلے گا۔

761- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ سَارَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَاتَ لَيْلَةٍ ثُمَّ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَاسْتَيْقَظَ مِنَّا سِتَّةٌ قَدْ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَقُولُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ احْتَبَسَهُ فِي حَاجَتِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمُ ارْتَحِلُوا مِنْ هَذَا الْمَكَانِ . فَارْتَحَلَ فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى فَقَالَ أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَتَمَّ صَلَاتَكُمْ . فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فُلَانًا لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا .فَقَالَ لَهُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ . قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ .قَالَ فَتَيَمَّمِ الصَّعِيدَ وَصَلِّهِ فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ . وَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلِيًّا فِي طَلَبِ الْمَاءِ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنَّا إِدَاوَةٌ مِثْلُ أُذُنَيِ الأَرْنَبِ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثَوْبِهِ فَإِذَا عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ابْتَدَرْنَاهُ بِالْمَاءِ فَانْطَلَقَ حَتَّى ارْتَفَعَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَإِذَا شَخْصٌ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَانَكُمْ حَتَّى نَنْظُرَ مَا هَذَا .قَالَ فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَقِيلَ لَهَا يَا أَمَةَ اللَّهِ أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ لَا مَاءَ وَاللَّهِ لَكُمْ اسْتَقَيْتُ أَمْسِ فَسِرْتُ نَهَارِي وَلَيْلَتِي جَمِيعًا وَقَدْ أَصْبَحْنَا إِلَى هَذِهِ السَّاعَةِ قَالُوا لَهَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ وَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .قَالَتْ مَجْنُونُ قُرَيْشٍ .قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ وَلَكِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ يَا هَؤُلَاءِ دَعُونِي فَوَاللَّهِ لَقَدْ تَرَكْتُ صِبْيَةً لِي صِغَارًا فِي غُنَيْمَةٍ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا أُدْرِكَهُمْ حَتَّى يَمُوتَ بَعْضُهُمْ مِنَ الْعَطَشِ فَلَمْ يُمَلِّكُوهَا مِنْ نَفْسِهَا شَيْئًا حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا فَأَمَرَ بِالْبَعِيرِ فَأُنِيخَ ثُمَّ حَلَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ عَظِيمٍ فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْجُنُبِ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ .قَالَ وَايْمُ اللَّهِ مَا تَرَكْنَا مِنْ إِدَاوَةٍ وَلَا قِرْبَةٍ وَلَا إِنَاءٍ إِلَّا مَلَأْنَاهُ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَنْظُرُ- قَالَ- ثُمَّ شَدَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَبَعَثَ بِالْبَعِيرِ وَقَالَ يَا هَذِهِ دُونَكِ مَاءَكِ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ زَادَ فِيهِ مَا نَقَصَ مِنْ مَائِكِ قَطْرَةٌ . وَدَعَا لَهَا بِكِسَاءٍ فَبُسِطَ ثُمَّ قَالَ لَنَا مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَأْتِ بِهِ . فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِخَلَقِ النَّعْلِ وَخَلَقِ الثَّوْبِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالْفِلْقَةِ مِنَ الْخُبْزِ حَتَّى جَمَعَ لَهَا ذَلِكَ ثُمَّ أَوْكَاهُ لَهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قَوْمِهَا فَأَخْبَرَتْهُ - قَالَ- فَانْطَلَقَتْ حَتَّى أَتَتْ قَوْمَهَا قَالُوا مَا حَبَسَكِ قَالَتْ أَخَذَنِي مَجْنُونُ قُرَيْشٍ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَحَدُ الرَّجُلَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ أَسْحَرَ مَنْ بَيْنَ هَذِهِ وَهَذِهِ- تَعْنِي السَّمَاءَ وَالأَرْضَ - أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا .قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تُغِيرُ عَلَى مَنْ حَوْلَهُمْ وَهُمْ آمِنُونَ قَالَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِقَوْمِهَا أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا الرَّجُلَ إِلَّا قَدْ شَكَرَ لَكُمْ مَا أَخَذَ مِنْ مَائِكُمْ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّهُ يُغَارُ عَلَى مَنْ حَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ لَا يُغَارُ عَلَيْكُمْ هَلْ لَكُمْ فِي خَيْرٍ

قَالُوْا وَمَا هُوَ قَالَتْ نَاتِى رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنُسْلِمُ قَالَ فَجَآءَتْ تَسُوقُ بِثَلَاثِينَ اَهْلِ بَيْتٍ حَتّٰى بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَسْلَمُوا ۔

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ساتھ لے کر سفر کرتے رہے' پھر ہم نے رات کے وقت پڑاؤ کیا (اور سو گئے) تو ہم سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے' ہم میں سے چھ لوگ بیدار ہوئے' اُن کے نام میں بھول گیا ہوں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنے سے منع کیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں ٹھہرایا ہو' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' لوگوں نے عرض کی: ہماری نماز قضا ہوگئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز رخصت نہیں ہوئی' تم لوگ روانہ ہو جاؤ' پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سفر کرتے رہے' ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تمہاری نماز مکمل ہوگئی ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص سے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اُس شخص نے عرض کیا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مٹی سے تیمم کر کے نماز ادا کرلو' جب تم پانی پر قادر ہو جاؤ گے تو غسل کر لینا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی تلاش میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا' ہم میں سے ہر ایک شخص کے پاس خرگوش کے کانوں جتنا برتن تھا' جو اُس کے کپڑوں اور جسم کے درمیان تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی تو ہم تیزی سے آگے بڑھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے رہے' یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا' ایک شخص نظر آیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ یہاں ٹھہرو! میں دیکھتا ہوں کہ یہ کون ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: وہ ایک عورت تھی جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے' اُس سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کی بندی! پانی کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہاں کوئی پانی نہیں ہے' اللہ کی قسم! میں گزشتہ کل پانی کی تلاش میں نکلی تھی' میں نے پورا دن اور پوری رات سفر کیا ہے' اب یہ وقت آ گیا ہے' تو اُن لوگوں نے کہا: تم اللہ کے رسول کے پاس چلو! تو اُس نے کہا: اللہ کا رسول کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے رسول ہیں' اُس نے کہا: جو مجنون ہیں' جو قریش سے تعلق رکھتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: وہ مجنون نہیں ہیں' وہ اللہ کے رسول ہیں' اُس عورت نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں اپنے چھوٹے بچے بکریوں کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں' مجھے ڈر ہے' اُن میں سے کوئی ایک پیاس کی وجہ سے مر نہ جائے' لیکن اُن لوگوں نے اُس کی ایک نہ چلنے دی اور اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اُس کا اونٹ بٹھا دیا گیا' پھر اُس کے مشکیزے کو اوپر کی طرف سے کھولا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا برتن منگوایا' اسے پانی سے بھر دیا' وہ جنبی شخص کو دیا گیا' آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور غسل کرلو۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم نے وہاں موجود ہر برتن' ہر مشکیزہ' ہر برتن کو پانی سے بھر لیا' وہ عورت دیکھتی رہی' پھر اُس کے مشکیزے کا منہ اوپر کی طرف سے بند کر دیا گیا' پھر اونٹ کو کھڑا کر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورت! یہ تمہارا پانی تمہارا ہوا' اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ کیا ہے۔ تمہارے پانی میں سے ایک قطرہ بھی کم نہیں ہوا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس عورت کے لئے ایک چادر کو لایا گیا' آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہو وہ لائے' کوئی شخص جوتا لے کر آیا' کوئی شخص کپڑا لے آیا' کوئی شخص مٹھی بھر جو لے آیا' کوئی شخص مٹھی بھر گندم لے آیا' یہاں تک کہ وہ سب کچھ اُس کے لیے لایا گیا اور اُسے باندھ کر دے دیا گیا' نبی

اکرم ﷺ نے اُس سے اُس کی قوم کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا: راوی بیان کرتے ہیں. پھر وہ عورت چلی گئی اور اپنی قوم میں چلی گئی ان لوگوں نے دریافت کیا' تم کہاں رہ گئی تھیں؟ اُس نے بتایا: مجھے قریش سے تعلق رکھنے والے مجنون نے پکڑ لیا تھا' اللہ کی قسم! اُس میں ایک چیز ہے' یا تو وہ اس اور اس کے درمیان جادوگر ہے' اُس عورت کی مراد آسمان اور زمین تھی' یا وہ واقعی ہی اللہ کے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بھیجے ہوئے فوجی دستے اُس کی قوم کے آس پاس کے لوگوں پر حملے کرتے رہے' لیکن وہ محفوظ لوگ رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس عورت نے اپنی قوم سے کہا ہے. اے قوم! اللہ کی قسم! میرا یہ خیال ہے' یہ صاحب تمہارے شکریہ کے طور پر ایسا کر رہے ہیں' جو انہوں نے تمہارا پانی استعمال کیا تھا' کیا تم نے غور نہیں کیا کہ تمہارے آس پاس کے لوگوں پر حملہ کیا جا رہا ہے اور تم لوگ محفوظ ہو' تم پر حملہ نہیں کیا جاتا' کیا تم لوگ بھلائی چاہتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اُس عورت نے کہا: ہم اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ تیس خاندانوں کو لے کر آئی' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔

762- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَالْقَاسِمُ ابْنَا اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَوْفٌ الْاَعْرَابِيُّ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ وَّاَنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ وَلَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ اَحْلٰى مِنْهَا فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا فُلَانُ مَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ مَعَنَا . قَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا مَاءَ . فَقَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيكَ . وَقَالَ فِيهِ اَيْضًا وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِيهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيحَتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَعَادَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ اَعَادَهُ فِي اَفْوَاهِهِمَا وَاَوْكَاهُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اَنِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى وَآخِرُ ذٰلِكَ اَنْ اَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِي اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ اَفْرِغْهُ عَلَيْكَ . وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلٰى مَا يُصْنَعُ بِمَائِهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اَقْلَعَ عَنْهَا حِيْنَ اَقْلَعَ وَاِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلَاءَةً مِمَّا كَانَتْ حَيْثُ ابْتُدِءَ فِيهَا . وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں ہمراہ تھے' ہم رات بھر چلتے رہے' جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم اُس وقت سو گئے' اُس وقت سونے سے زیادہ لطف انگیز چیز کوئی نہیں ہے' سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا۔

انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے فلاں شخص! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی ہے؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مٹی استعمال کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہوگی۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے برتن منگوایا' مشکیزوں کے منہ کے ذریعے برتنوں میں پانی ڈالا' پھر

آپ ﷺ نے کلی کی' برتن میں دوبارہ اُس پانی کو ڈال دیا' پھر آپ نے وہ برتن والا پانی دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا اور اُن کا منہ اوپر سے بند کر دیا اور نیچے کی طرف سے کھول دیا' پھر لوگوں میں یہ اعلان کیا: وہ خود بھی پانی پی لیں اور اپنے جانوروں کو بھی پلا دیں' جس نے خود پینا تھا خود پی لیا' جس نے جانوروں کو پلانا تھا اُن کو بھی پلا دیا۔ آخر میں اُس شخص کو پانی دیا تھا' جسے جنابت لاحق ہوئی تھی' اسے پانی کا ایک برتن دیا اور فرمایا: اسے اپنے جسم پر بہالو وہ عورت کھڑی ہوئی اور دیکھتی رہی کہ اُس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! جب اُن کے منہ کو بند کیا گیا' تو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں' جتنے آغاز میں تھے۔

انہوں نے باقی حدیث اسی کی مانند نقل کی ہے۔

763- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ اَخُو كَرْخَوَيْهِ اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي السَّفَرِ فَتُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ يَخَافُ اَنْ يَّعْطَشَ قَالَ يَتَيَمَّمُ وَلَا يَغْتَسِلُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جو سفر کر رہا ہو اور اُسے جنابت لاحق ہو جائے' اور اس کے پاس پانی بھی موجود نہ ہو' جس کی وجہ سے اُسے پیاسے رہنے کا اندیشہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص تیمم کر لے گا' وہ غسل نہیں کرے گا۔

764- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي مَذْعُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ وَّهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَتَيَمَّمَ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ جنازہ لایا گیا' وہ اس وقت وضو کی حالت میں نہیں تھے' انہوں نے تیمم کر کے نماز جنازہ ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نمیر ہمدانی، ابو ہشام کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''199ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از

---

۷۶۳ اخرجه البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۲٤) كتاب الطهارة' باب الجنب او المحدث يجد ماء لغسله' وهو يخاف العطش: فيتيمم' من طريق ابي الاحوص عن عطاء عن زاذان عن علي قال: (اذا اجنب الرجل في ارض فلاة' ومعه ماء يسير - فليؤثر نفسه بالماء وليتيمم بالصعيد)- ورواه ايضًا من طريق شعبة عن عطاء عن زاذان عن علي قال: (اذا اصابتك جنابة' فاردت ان تتوضا - اوقال: تغتسل - وليس معك من الماء الا ما تشرب' وانت تخاف - فتيمم)-

۷٦٤- اخرجه البيهقي في المعرفة (۱/ ۳۰۲) رقم (۳۵۰) من طريق الدارقطني' به' ورواه ابن المنذر في الاوسط (۲/ ۷۰) رقم (۵٦۲) من طريق محمد بن عيسى' ثنا محمد بن عمرو' به' وعلقه ايضًا البيهقي في الكبرٰى (۱/ ۲۳۱) وقال: (والذي روي عنه في التيمم لصلوة الجنازة يحتمل ان يكون في السفر عند عدم الماء - وفي اسناد حديث ابن عمر في التيمم ضعف ذكرناه في كتاب المعرفة)-

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۷)۔

○ سماعیل بن مسلم مکی ابو اسحاق یہ بصرہ کے رہنے والے تھے بعد میں انہوں نے مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کرلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۷۴)۔

765- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدْ سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِي مَا غَلَبَهُ مِنْهُ فَلَمَّا غَلَبَهُ اَرْسَلَهُ وَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ.

☆☆ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو پیشاب کے قطرے خارج ہونے کی بیماری تھی اور وہ اس طرح نماز ادا کر لیتے جبکہ قطرے خارج ہو رہے ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباد بن موسیٰ ختلی ابومحمد، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''230ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۹۳)۔

○ طلحہ بن یحییٰ بن نعمان بن ابوعیاش زرقی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۰)۔

766- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَبِرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَتّٰى سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِيهِ مَا اسْتَطَاعَ فَاِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى.

☆☆ حضرت خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے تبیر [illegible] ان کے پیشاب کے قطرے خارج ہونے لگے جہاں تک وہ کر سکتے تھے انہوں نے روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ ان پر غالب آ [illegible] نے وضو کر کے نماز ادا کرلی۔

767- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

۷۶۵-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۵۶) كتاب الحيض' باب الرجل يبتلى بالمذي او البول من طريق سليمان بن ربيعة عن يونس بن يزيد' به-

۷۶٦-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۵۶) كتاب الحيض' باب الرجل يبتلى بالمذي او البول من طريق عبد الرزاق' بهذا الاسناد- وهو ايضا في المعرفة (۱/۲۸۵) رقم (۴۹۷) كما في الكبرى تماما-

سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَوْ سَالَ عَلٰى فَخِذِىْ مَا انْصَرَفْتُ .قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِى الْبَوْلَ اِذَا كَانَ مُبْتَلٰى .

☆☆ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ میرے زانوں پر بہہ رہا ہو تو پھر میں نماز ختم نہیں کروں گا۔

سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد پیشاب ہے یعنی جب آدمی بیماری میں مبتلا ہو۔

74- باب مَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِغَيْرِ تَوْقِيتٍ.

باب: موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مخصوص مدت نہیں ہے

768- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا وَلَايَخْلَعْهُمَا اِنْ شَاءَ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .قَالَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ .قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ وَّمَا عَلِمْتُ اَحَدًا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَسَدَ بْنَ مُوْسٰى.

☆☆ زبید بن صلت بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص وضو کر کے موزے پہنے تو ان پر مسح کر کے نماز ادا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے تو انہیں نہ اتارے البتہ جنابت کی حالت میں حکم مختلف ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن صاعد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس حدیث کو صرف اسد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسد بن موسیٰ بن ابراہیم بن ولید بن عبدالملک بن داؤد اموی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "212ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۳/۱)۔

769- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ

٧٦٧- اسناده حسن: بريد ابي حكيم صدوق: كما في التقريب (٢/٣٦٣)-

٧٦٨- اثر عمر: اخرجه البيهقي في الكبرى (٢٧٩/١) كتاب الطهارة، باب ما ورد في ترك التوقيت، وفي المعرفة (٢٤٤/١) رقم (٤٣١) من طريق الدارقطني به- واما حديث انس: فاخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٦٠/١) رقم (٣٦٢) من طريق الدارقطني به- واخرجه الحاكم في المستدرك (١٨١/١): حدثناه ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله البغدادي، ثنا المقدام بن داؤد عن خالد الرهيني، ثنا عبد الغفار بن داؤد، ثنا حماد بن سلمة فذكره، ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في السنن (٢٧٩/١) كتاب الطهارة، باب ما ورد في ترك التوقيت- وسياتي عند المصنف رقم (٧٧٠)- قال الحاكم: (اسناده صحيح على شرط مسلم)- قال الزيلعي في نصب الراية (١٧٩/١):

اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا وَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا ثُمَّ لَا يَخْلَعُهُمَا اِنْ شَاءَ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص وضو کرے اور اپنے موزے پہن لے تو وہ ان میں نماز پڑھ سکتا ہے وہ ان پر مسح کرے پھر اگر وہ چاہے تو انہیں اتارے ہی نہیں البتہ جنابت کی صورت میں حکم مختلف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالغفار بن داؤد بن مہران ابوصالح حرانی، نزیل مصر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''224ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۴/۱)۔

○ عبیداللہ بن ابوبکر بن انس بن مالک ابومعاذ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳۱/۱)۔

770- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالُوا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُو مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ .وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَصْحَابُ بُنْدَارٍ عَنْهُ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْبَلْخِيِّ عَنْهُ بِمُتَابَعَةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَلَى قَوْلِهِ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقیم کو ایک دن اور ایک رات تک اجازت دی ہے جب وہ باوضو ہو کر موزوں کو پہنے (اجازت یہ ہے وہ وضو کے درمیان) دونوں موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن معاذ عقدی ابوسہل بصری الضریر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۱/۱)۔

○ محمد بن ابان بن وزیر بلخی ابوبکر بن ابراہیم مستملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۰)۔

771- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْىِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اگر دین کے احکام کا تعلق رائے کے ساتھ ہوتا تو موزے کا نیچے والا حصہ اوپر والے کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوتا' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

772- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

☆☆ امام زید اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کی ہدایت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن حماد طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳/۵۰)۔

○ عمرو بن خالد قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعبداللہ کوفی، (یہ مسند امام زید کے مرتب ابوخالد واسطی ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۹)۔

○ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب ہاشمی، ابوحسین مدنی (یہ امام زید ہیں' مسند امام زید جن کی طرف منسوب ہے)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''122ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۶)۔

---

۷۷۲ في اسناده ابو خالد (عمرو بن خالد وهو (متروك- والحديث ضعفه الالباني في (تخريج الاحاديث الضعاف) ص (۸۸ ۸۹) رقم (۱۱۹) والحديث اخرجه ابن ماجه (۱/۲۱۵) كتاب الطهارة- باب المسح على الجبائر- الحديث (٦٥٧) من طريق حسين بن حماد عن ابي خالد عن زيد بهذا الاسناد- بلفظ: (انكسرت احدى زندي فسالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ فامرني ان امسح على الجبائر) - الا- ...عاني في باب جواز المسح على الجبائر-

773- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَارَةَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمَهْدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُوسُ بْنُ مَالِكٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ .لَا يَصِحُّ مَرْفُوْعًا .وَاَبُوْ عُمَارَةَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پٹی پر مسح کرلیا کرتے تھے۔

یہ روایت مرفوع ہونے کے حوالے سے مستند نہیں ہے اس کا راوی ابوعمارہ بہت ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن مھدی ابوعمارۃ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۴۴)۔

774- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ خَلْدُونَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ فِى الرَّجُلِ يَتَوَضَّاُ وَيَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا قَالَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ .

☆☆ ابراہیم نخعی' علقمہ اور اسود کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (ایسے شخص کے بارے میں) جو وضو کر کے اپنے موزوں پر مسح کر لیتا ہے' پھر انہیں اتار دیتا ہے' ان دونوں نے فرمایا: وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن ابوانیسۃ جزری ابواسامۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''119'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۲)۔

○ حماد بن ابوسلمان مسلم اشعری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابواسماعیل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''124ھ'' کے آس پاس ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۹۷)۔

۷۷۳- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۶۶) رقم (۲۷۴) وفي العلل المتناهية (۱/۲۵۹) رقم (۵۹۶) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد، ورواه الخطيب (۱۱/۱۱۵) من طريق محمد بن احمد المهدي به، وذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف) رقم (۱۲۰) وقال: (ابو عمارة هذا متروك)۔

۷۷۴- اخرجه البيهقي في سننه (۱/۲۹۰) كتاب الطهارة: باب من خلع خفيه بعد ما مسح عليهما من طريق الدارقطني به ثم قال: ورواه ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم نفسه، وروي عن الحكم وغيره عن ابراهيم يصلي، ولا يغسل قدميه، وهو قول الحسن ۔ اه ۔ ثم روى عن ابراهيم انه قال: (اذا مسح على خفيه ثم خلعهما خلع وضوءه) ۔ اه۔

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

1- باب

باب: بلاعنوان

775- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز کو ترک کردوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے' یہ حیض نہیں ہے جب تمہیں حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کردو' جب اُس کی مدت گزر جائے تو تم اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن خلاد باہلی ابوعمرو بصری ابن اخی ابی بکر بن خلاد یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''257ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات

---

۷۷۵ اخرجه مالك في الموطا (۱/ ۶۱) كتاب الطهارة: باب المستحاضة: الحديث رقم (۱۰۴) ومن طريقه المصنف هنا والبخاري (۱/ ۵۴۲) كتاب الحيض: باب الاستحاضة: الحديث (۳۰۶) وابو داؤد (۱/ ۷۴) كتاب الطهارة: باب من روى ان الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلوة: الحديث (۲۸۳)- قال مالك عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة فذكره- واخرجه البخاري (۱/ ۵۶۵) كتاب الحيض: باب اذا حاضت في شهر ثلاث حيض: الحديث رقم (۳۲۵) من طريق ابي اسامة عن هشام عن ابيه عن عائشة: وسياتي رقم (۷۷۶)- والحديث اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۳۰۳) رقم (۱۱۶۵) والبخاري رقم (۲۲۸): (۳۲۰): (۳۳۱) ومسلم رقم (۳۳۳) والدارمي (۱/ ۱۹۹) وابو داؤد رقم (۲۸۲) والترمذي رقم (۱۲۵) والطحاوي في شرح المعاني (۱/ ۱۰۲) وابن الجارود رقم (۱۱۲) وابن حبان (۴/ ۱۸۲) رقم (۱۳۵۰) والبيهقي (۱/ ۳۲۲، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹) من طرق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة-

کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۰۵)۔

○ معن بن عیسیٰ بن یحییٰ اشجعی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابویحییٰ مدنی القزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''198ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۷)۔

○ عبیداللہ بن عبدالصمد مہتدی باللہ ابوعبداللہ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''323ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۳۵۱)۔

○ محمد بن بدر ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''364ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۱۰۸)۔

○ بکر بن سہل بن اسماعیل بن نافع ابومحمد ہاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) الدمیاطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۳/۴۲۵)۔

حیض کے احکام

لفظ ''حیض'' کا لغوی معنی کسی چیز کا بہنا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں اہلِ علم نے مختلف حوالوں سے اختلاف کیا ہے۔

حیض کے احکام کے بارے میں ''اصل'' قرآنِ مجید کی یہ آیت ہے:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''۔

اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ احادیث بھی منقول ہیں۔

اس بات پر تمام اہلِ ایمان کا اتفاق ہے کہ حیض کی وجہ سے چار چیزیں منع ہو جاتی ہیں:

(۱) نماز کی ادائیگی' حیض والی عورت پر نماز فرض ہی نہیں ہوتی' یعنی یہ مخصوص مدت گزر جانے کے بعد وہ عورت اس دوران رہ جانے والی نمازوں کی قضاء ادا نہیں کرے گی۔

(۲) روزہ رکھنا' حیض والی عورت کے لیے روزہ رکھنا ممنوع ہے' البتہ بعد میں وہ رمضان کے روزوں کی قضاء ادا کرے گی' اس کی دلیل مستند طور پر منقول یہ حدیث ہے' جسے امام احمد بن حنبل' امام دارمی' امام مسلم' امام نسائی' امام ابوداؤد' امام ترمذی رحمہم اللہ اور دیگر محدثین نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم خواتین کو روزے کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا' نمازوں کی قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

(۳) حیض والی عورت کے لیے تیسری ممنوع چیز بیت اللہ کا طواف ہے' اس کی دلیل بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے

منقول ایک روایت ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ حج کے دوران (حیض آنے کی وجہ سے) بیت اللہ کے طواف کے علاوہ دیگر تمام ارکان ادا کرلیں۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مالک رحمہما اللہ سمیت کئی جلیل القدر محدثین نے نقل کیا ہے۔

(۴) حیض والی عورت کے لیے چوتھی ممنوع چیز صحبت کرنا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''خواتین (کے) حیض کے دوران تم اُن سے الگ رہو''۔

حیض کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

مشہور قول کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کوئی مخصوص حد نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کم از کم حد ایک دن اور ایک رات ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے۔

اسی طرح حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

دو مرتبہ حیض آنے کے درمیانی عرصے کو طہر کہا جاتا ہے۔

طہر کی کم از کم مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ طہر کی کم سے کم مدت دس دن ہے۔

امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے اہلِ بغداد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

اسی طرح طہر کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

عام فقہاء کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔

نفاس اُس خون کو کہا جاتا ہے جو بچے کی پیدائش کے بعد کچھ دنوں تک خارج ہوتا ہے۔

نفاس کی کم از کم مدت کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مدت پندرہ دن ہے جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مدت گیارہ دن ہے۔

اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ ساٹھ دن ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر اہلِ علم کے نزدیک اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

استحاضہ کی تعریف

حیض یا نفاس کے مخصوص اوقات کے علاوہ جو خون عورت کی شرم گاہ سے کسی بیماری یا خرابی کی بدولت خارج ہوتا ہے' اسے استحاضہ کہا جاتا ہے۔

اس کی درج ذیل چھ صورتیں ہوں گی:
(i) ایسی کم سن بچی کا خون نکلنا جو ابھی حیض کی عمر تک نہ پہنچی ہو۔
(ii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی کم از کم مدت سے کم خون آنا۔
(iii) کسی بالغ لڑکی یا عورت کو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد بھی خون آنا۔
(iv) کسی بالغ لڑکی کی مخصوص عادت کے بعد بھی اتنے دن تک خون آئے جو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت سے تجاوز کر جائے۔
(v) بچے کی پیدائش کے بعد نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد خون آنا۔
(vi) حاملہ عورت کا خون خارج ہونا یہ صرف احناف اور حنابلہ کے نزدیک استحاضہ شمار ہوگا۔

استحاضہ کی دو بنیادی قسمیں ہیں:
(1) بلوغت کے آغاز میں استحاضہ شروع ہو جائے اس کی مزید دو قسمیں ہیں:
(i) اس کا آغاز حیض کے ذریعے ہو۔ (ii) اس کا آغاز حمل کے دوران ہو۔
(2) بلوغت کے بعد لڑکی کی ماہانہ عادت بن جائے اور اس کے بعد استحاضہ شروع ہو جائے اس کی بھی دو قسمیں ہیں:
(i) استحاضہ کا آغاز حیض کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔
(ii) استحاضہ کا آغاز نفاس کی مخصوص عادت سے متعلق ہو۔

پہلی قسم کا حکم

جو استحاضہ بلوغت کے آغاز میں حیض کے بعد شروع ہو یعنی لڑکی کو خون آنا شروع ہو پھر مسلسل جاری رہے ایسی صورت میں خون کی آمد کے ابتدائی دس دن جو احناف کے نزدیک حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہیں' حیض شمار ہوں گے اور ان کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اور اس کے بعد اگر مسلسل یہی شکایت باقی رہ گئی ہے تو ہر ماہ میں اسی حساب سے دس ایام کو حیض اور بقیہ بیس ایام میں استحاضہ قرار دیا جائے گا۔

یہ حکم بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ عورت کو لگاتار خون آتا رہے گا لیکن خون کی اس آمد کے دوران جو دس دن حیض کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں' ان میں عورت کو نماز ترک کرنا ہوگی اور اس پر حائضہ کے مخصوص احکام جاری ہوں گے یعنی قرآن کو چھونا' مسجد میں داخل ہونا وغیرہ لیکن بقیہ بیس دنوں میں وہ عورت نماز پڑھے گی' وضو کر کے قرآن چھو سکے گی' مسجد میں داخل ہو

سکے گی وغیرہ۔ اگرچہ خون کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری رہے[1]

دوسری قسم کا حکم

دوسری قسم یہ ہے کہ حیض میں کسی عورت کی عادت مخصوص ہو جائے اس کی دو صورتیں ہیں:

(i) وہ عادت حیض کے زیادہ سے زیادہ ایام کے مطابق ہو۔

(ii) وہ عادت زیادہ سے زیادہ ایام سے کم ہو۔

شرعی طور پر حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت احناف کے نزدیک دس دن ہے بالفرض کسی عورت کی عادت پانچ دن ہو اور اسے یہ پانچ دن گزرنے کے بعد بھی خون آتا رہے تو اگر خون کی آمد کا یہ سلسلہ دس دن تک جاری رہے اور پھر ختم ہو جائے تو یہ دس دن حیض شمار ہوں گے لیکن اگر خون کی آمد کا سلسلہ دس دن کے بعد بھی جاری رہے تو پھر ابتدائی پانچ دن حیض شمار ہوں گے جو اس کی مخصوص عادت ہوگی اور بقیہ تمام ایام استحاضہ شمار ہوں گے۔

استحاضہ والی عورت کے مخصوص احکام

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں' مستحاضہ عورت' جسے پیشاب کے قطرے آنے کی تکلیف ہو' جس کی نکسیر پھوٹی رہتی ہو' اور جس کے زخم سے خون نکلنا بند نہ ہو' یہ سب ہر نماز کے لیے وضو کریں گے اور پھر اس وضو کے ذریعے اس وقت میں جتنے چاہیں فرائض یا نوافل ادا کر سکتے ہیں[2]

776- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ- وَقَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنِى اَبِى- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِى حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّى امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلاَ اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلاَةَ قَالَ لاَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضِ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِى الصَّلاَةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِى عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ اغْتَسِلِى . هٰذَا حَدِيثُ اَبِى مُعَاوِيَةَ وَقَالَ يَحْيَى وَاَبُو اُسَامَةَ اَفَاَدَعُ الصَّلاَةَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكِ بِالْحَيْضِ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِى الصَّلاَةَ فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِى وَصَلِّى . وَقَالَ يَحْيَى وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِى عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّى . زَادَ اَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ هِشَامٌ قَالَ اَبِى ثُمَّ تَوَضَّئِى لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتَّى يَجِىءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے' میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ

---

[1] حصکفی' علاؤ الدین' "درمختار" (224)' شرنبلالی' حسن بن عمار' "مراقی الفلاح" (25)' المالکی' احمد بن محمد دردیر' "الشرح الکبیر" (207/1)' شربینی' محمد الخطیب' "مغنی المحتاج" (108/1)' کشاف القناع (226/1)

[2] المرغینانی' برہان الدین علی بن ابوبکر' "الہدایہ" (27/1)

نے فرمایا: نہیں! یہ ایک (دوسری) رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے۔

جب حیض آئے تو نماز پڑھنا ترک کردو جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز ادا (کرنا شروع) کرو۔

یحییٰ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: جب وہ رخصت ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو کر نماز ادا کرلو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ہشام بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے۔ پھر تم ہر نماز کے لیے وضو کرو یہاں تک کہ وہ وقت آجائے۔

777- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِىْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِىْ عَنِ الصَّلَاةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِىْ وَصَلِّىْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: جب حیض کا خون آئے تو وہ زیادہ ہوگا، جو پہچانا جائے گا، جب ایسی صورتِ حال ہو تو تم نماز پڑھنا ترک کردو، لیکن جب دوسری صورتِ حال ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کیا کرو، کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص لیثی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "145ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۶/۲)۔

778- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ بِهٰذَا اِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهٖ ثُمَّ حَدَّثَنَاهُ بَعْدُ مِنْ حِفْظِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِىْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِىْ عَنِ الصَّلَاةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِىْ وَصَلِّىْ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش استحاضہ میں مبتلا تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے، جو پہچانا جاتا ہے، جب وہ ہو تو تم نماز کو ترک کردو اور جب دوسری رنگت کا ہو تو وضو کر کے نماز ادا کرلو۔

۷۷۷- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱۹۴/۱) رقم (۳۲۹) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابو داؤد (۷۵/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: اذا اقبلت الحيضة تدع الصلوة، الحديث (۲۸۶)، وفي (۸۲/۱) كتاب الطهارة: باب من قال: توضا لكل صلاة، الحديث (۳۰۴)، ومن طريقه البيهقي في السنن (۳۲۵/۱)، والحاكم (۱۷۴/۱) من طريق محمد بن المثنى بهذا الاسناد- وسياتي في الحديث القادم عن عروة عن عائشة ان فاطمة .. الحديث-

۷۷۸- اخرجه النسائي (۱۸۵/۱) كتاب الحيض والاستحاضة: باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة، وابن حبان في صحيحه (۱۸۰/۴) رقم (۱۳۴۸) من طريق ابن ابي عدي: به- وفي اسناده والذي قبله (محمد بن عمرو): صدوق له اوهام: كما في التقريب (۱۹۶/۲)-

779- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ . قَالَ أَبُو مُوسَى هَكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ وَحَدَّثَنَا بِهِ حِفْظًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ فَإِذَا كَانَ الآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَقَطْ .

☆☆ عروہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش کا بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئیں' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے یہ فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا' تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا' جب یہ خون ہو تو تم نماز پڑھنے سے باز آ جاؤ اور جب دوسری رنگت کا خون ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو' کیونکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے۔

ایک روایت میں یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے' فاطمہ بنت ابوحبیش نے' (اس کے بعد حسب ثابت حدیث ہے)۔

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ منقول ہیں: خون جب دوسری طرح کا ہو تو تم وضو کر کے نماز ادا کر لیا کرو۔

780- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ دَمًا أَسْوَدَ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ الْعِرْقُ .

☆☆ عروہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش کے بارے میں یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ استحاضہ میں مبتلا ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: جب حیض کا خون ہوگا وہ سیاہ ہوگا جو پہچانا جائے گا' تو تم نماز سے رُک جاؤ' جب دوسری طرح کا ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو' کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن اسحاق، ابوجعفر بجلی حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''296ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۲/۵)۔

○ خلف بن سالم مخزمی ابومحمد مہلبی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''231ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵/۱)۔

781- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَاَلَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشُّهُورِ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ لِذٰلِكَ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَتَوَضَّاْ وَلْتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ تُصَلِّي ۔

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں' بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں استحاضہ کی شکایت ہوئی' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے مہینوں میں جتنے دن تک اُسے حیض آیا کرتا تھا' وہ اس تعداد کا شمار کرے اور اس دوران نماز کو ترک کرے' جب وہ وقت گزر جائے تو وہ غسل کر کے وضو کرلیا کرے اور کپڑا رکھ کے نماز ادا کرلیا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن عبد الرحمٰن بن حسان، ابوسعید، ابوعبداللہ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۰۰)۔

782- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِفَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي . وَرَوَاهُ وُهَيْبٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذَا وَقَالَ تَنْتَظِرُ اَيَّامَ حَيْضِهَا فَتَدَعُ الصَّلَاةَ.

☆☆ سلمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے' فاطمہ بنت ابوحبیش کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ حیض کی مخصوص میعاد کے دوران نماز ترک کرے گی' اور اس کے بعد غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' تاہم اُس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں وہ اپنے حیض کے ایام کا انتظار کرے گی' اور نماز ترک کر دے گی۔

۷۸۱ اخرجه ابو داؤد (۱/۷۲) کتاب الطهارة: باب في المراة تستحاض' ومن قال: تدع الصلوة' الحديث (۲۷۸)' واحمد (۶/ ۳۲۲)' والحميدي (۱/ ۱۴۴) رقم (۳۰۲)' والطبراني في الكبير (۲۳/ ۲۷۰) رقم (۵۷۵) من طريق ايوب عن سليمان بن يسار' به- وقد رواه مالك في الموطا (۱/ ۶۲) كتاب الطهارة: باب المستحاضة' الحديث (۱۰۵) ومن طريقه احمد في المسند (۶/ ۳۲۰)' وابو داؤد (۱/ ۷۱) كتاب الطهارة باب في المراة تستحاض' ومن قال: تدع الصلوة في عدة الايام' الحديث (۲۷۴)' والنسائي (۱/ ۱۱۹' ۱۸۲)' ورواه احمد (۶/ ۲۹۳)' وابن ماجه (۱/ ۲۰۴) كتاب الطهارة: باب ما جاء في المستحاضة' الحديث (۶۲۳) وغيرهما من طريق عبيد الله بن عمر' قال: اخبرني نافع عن سليمان' به-

783- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِى حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ حَتّٰى كَانَ الْمِرْكَنُ يُنْقَلُ مِنْ تَحْتِهَا وَاَعْلَاهُ الدَّمُ قَالَ فَاَمَرَتْ اُمَّ سَلَمَةَ تَسْاَلُ لَهَا النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَّتُصَلِّىْ.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی' یہاں تک کہ اُن کے لیے ایک بڑا برتن رکھا جاتا تھا جس میں خون ہی خون ہو جاتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کریں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: وہ حیض کے ایام کے دوران نماز ترک کرے گی' پھر غسل کرکے کپڑا باندھ کر نماز ادا کیا کرے گی۔

784- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِى حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَسَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوْ قَالَ فَسُئِلَ لَهَا النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَهَا اَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا وَاَنْ تَغْتَسِلَ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَّتُصَلِّىْ. فَقِيْلَ لِسُلَيْمَانَ اَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ اِنَّمَا نَقُولُ فِيمَا سَمِعْنَا.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (راوی کو شک ہے' یہ الفاظ ہیں:) اُن کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کرے' اس کے علاوہ غسل کرلیا کرے گی' اور کپڑا باندھ کر نماز ادا کرلیا کرے گی۔

سلیمان نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا اُن کے شوہر اُن سے صحبت کیا کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم وہی بات بیان کریں گے جو ہم نے سنی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن منیع بن عبدالرحمٰن، ابوجعفر بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷)۔

785- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ

۷۸۵ اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۱) وفي الكبرٰى (۱/۳۲۱) من طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي ايضا في السنن (۱/۳۲۱) كتاب الحيض' باب اكثر الحيض من طريق ابن ادريس عن مفضل' به- ورواه في الخلافيات (۱/۵۱۱) من طريق الربيع عن عطاء' قال: (وقت الحيض خمسة عشر' فان زاد فهي مستحاضة)-

۷۸۴ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۹۲) رقم (۲۲۸) من طريق الدارقطني' به- وانظر: الحديث (۷۸۱)-

بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں (حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت) پندرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

مفضل بن مہلہل سعدی ابوعبدالرحمٰن کوفی: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''167ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۷۱)۔

786- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ مُفَضَّلٍ وَّابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابوابراہیم زہری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''273ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۱۸۱)۔

787- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: (حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت) پندرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ربیع بن صبیح سعدی بصری یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''160ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۴۵)۔

788- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ

۷۸۶-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۲۱) كتاب الحيض: باب اكثر الحيض: من طريق الدارقطني به- وانظر السابق-

۷۸۷-في اسناده الربيع بن صبيح: صدوق سيء الحفظ: كما قال الحافظ في التقريب (۱/۲۴۵)- وانظر تخريج الحديث (۷۸۵)-

۷۸۸-اخرجه البيهقي في الخلافيات (۱/۵۱۱-۵۱۲) من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث رقم (۷۸۵)-

عَنْ اَشْعَثَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اشعث بن عبدالملک حمرانی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''146ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۸۰)۔

789- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ قَالَ اَدْنٰى وَقْتِ الْحَيْضِ يَوْمٌ .

قَالَ اَبُوْ اِبْرَاهِيمَ اِلٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ كَانَ يَذْهَبُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّكَانَ يَحْتَجُّ بِهِمَا .

☆☆ عطاء بن ابی رباح بیان فرماتے ہیں: حیض کا کم از کم وقت ایک دن ہے۔

ابوابراہیم بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ان دونوں روایات کو اختیار کیا ہے اور ان کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن علی بن نفیل ابوجعفر، نفیلی حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''234ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۸)۔

○ معقل بن عبیداللہ جزری، ابوعبداللہ عبسی، بالموحدۃ، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''166ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۶۴)، سقط فی (۱)۔

790- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ قَالَ عِنْدَنَا

---

۷۸۹ اخرجه الدارقطني (۱/ ۲۱۱): اخبرنا الحكم بن المبارك' انا مخلد بن يزيد عن معقل ابن عبيد الله عن عطاء' قال: (ادنى الحيض يوم)- واخرجه البيهقي (۱/ ۳۲۰) كتاب الحيض' باب اقل الحيض من طريق النفيلي' قال: قرات على معقل عن عطاء' قال: (ادنى وقت الحيض يوم)-

۷۹۰ اخرجه البيهقي (۱/ ۳۲۲ ۳۲۲) كتاب الحيض' باب اكثر الحيض' وفي الخلافيات (۱/ ۵۱۲) من طريق الدارقطني' به-

امْرَأَةٌ تَحِيضُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ حَيْضًا مُسْتَقِيمًا صَحِيحًا.

☆☆ شریک بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے ہر مہینے پندرہ دن حیض آیا کرتا تھا اور وہ حیض بالکل درست اور ٹھیک تھا۔

791 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُصْعَبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ عِنْدَنَا هَا هُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَّتَطْهُرُ عَشِيَّةً.

☆☆ اوزاعی بیان کرتے ہیں: ہمارے ہاں ایک خاتون تھی جسے صبح کے وقت حیض آتا تھا اور شام کے وقت وہ پاک ہو جاتی تھی۔

792 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَّحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ اَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

☆☆ حسن بن صالح بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

793 - حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ زِيَادٍ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعٌ وَّثَمَانٍ وَّتِسْعٌ وَّعَشْرٌ فَاِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ . لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرُ هَارُوْنَ بْنِ زِيَادٍ وَّهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ الْكُوفِيِّينَ اَصْلٌ عَنِ الْاَعْمَشِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: حیض (کم از کم) تین دن ہو سکتا ہے' یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ یا نو یا دس دن تک ہو سکتا ہے' اس سے زیادہ ہو تو وہ مستحاضہ ہو گا۔

اس روایت کو اس سند کے ہمراہ اعمش کے حوالے سے ہارون بن زیاد کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا اور یہ راوی ضعیف ہے۔ اور اعمش سے منقول ہونے کے اعتبار سے اہل کوفہ کے نزدیک اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزداد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن یزداد، ابومحمد الکاتب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''327ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب

۷۹۱- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۱۹۶) رقم (۳۳۳) واخرجه البيهقي (۱/۳۲۰) كتاب الحيض باب اقل الحيض من طريق محمد بن يعقوب الاصم ثنا العباس بن محمد الدوري به-

۷۹۲- اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۲۲) كتاب الحيض باب اكثر الحيض- وفي الخلافيات (۱/۵۱۲) من طريق الدارقطني به-

۷۹۳- اخرجه ابن حبان في المجروحين (۳/ ۹۴ ۹۵) في ترجمة هارون بن زياد القشيري قال: اخبرناه ابن زهير بتستر قال: حدثنا ابو سعيد الاشج به قال ابن حبان في هارون هذا: (شيخ يروي عن الاعمش روى عنه خالد بن حيان الرقي كان ممن يضع الحديث على الثقات لا يحل كتابة حديثه ولا الرواية عنه الا على سبيل الاعتبار)- اه- قال الذهبي في الميزان (۷/ ۶۱) بعد ان نقل كلام ابن حبان: (قال الازدي: ضعيف- وقال ابو حاتم: متروك الحديث)-اه-

بغدادی" (۳۵۵/۱۴)۔

○ خالد بن حیان رقی، ابوزید کندی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "191ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۱۲/۱)۔

○ ہارون بن زیاد قشیری، ابن حبان نے ان کا تذکرہ مجروحین میں کیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ایضاً "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۳۵/۶)۔

794- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْقُرُوْءُ ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعٌ وَّثَمَانٍ وَّتِسْعٌ وَّعَشْرٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض یا تین دن ہوسکتا ہے، یا چار دن یا پانچ دن یا چھ دن یا سات دن یا آٹھ دن یا نو دن یا دس دن ہوسکتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جلد بن ایوب بصری، عن معاویۃ بن قرۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک اور ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۵۲/۲)۔

795- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ح وَحَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ النَّهْدِيُّ الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا الْجَلْدُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَّاَرْبَعٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعٌ وَّثَمَانٍ وَّتِسْعٌ وَّعَشْرٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس (دن تک ہوسکتا ہے)۔

796- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَّاَقْصَاهُ عَشَرَةٌ. قَالَ وَكِيْعٌ الْحَيْضُ ثَلَاثٌ اِلٰى عَشْرٍ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض کی مدت کم از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہوسکتی ہے۔

---

۷۹٤ اخرجه البيهقي في السنن (۳۲۲/۱) كتاب الحيض، باب اكثر الحيض، وفي المعرفة (۳۸۲/۱) كتاب الحيض، باب اقل الحيض من طريق ابن علية عن الجلد بن ايوب به۔ وانظر التالي۔

۷۹۵ اخرجه ابن عدي (۱۷۷/۲) في ترجمة جلد بن ايوب من طريق عبد السلام بن حرب عن الجلد به۔ واخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۲/۱) من طريق حماد بن زيد عن الجلد بن ايوب عن معاوية عن انس بن مالك قال: (المستحاضة تنتظر: ثلاثاً، خمساً، سبعاً، عشراً)۔

وکیع بیان کرتے ہیں: حیض تین دن سے لے کر دس دن تک ہوسکتا ہے جو اس سے زیادہ ہو تو وہ عورت مستحاضہ ہے۔

797- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ لَا يَكُوْنُ الْحَيْضُ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔

798- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الرَّازِىُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَّاَكْثَرُهُ عَشْرٌ.

☆☆ سفیان ثوری فرماتے ہیں: حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن ابوعثمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳۸۹/۵)۔

799- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ هِىَ حَائِضٌ فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَشَرَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَهِىَ مُسْتَحَاضَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت اُس وقت تک حائض شمار ہوگی جب تک حیض دس دن تک ہو اگر اس سے زیادہ دن ہو جائیں تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن داؤد بن عبداللہ بن مخراق، مخراقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۶۷/۲)۔

○ عبدالعزیز بن محمد بن عبید دراوردی، ابومحمد جہنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "187ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۲/۱)۔

800- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِىُّ قَالَ رَاَيْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يُنْكِرُ حَدِيْثَ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ هٰذَا وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَوْ كَانَ هٰذَا صَحِيْحًا لَمْ يَقُلِ ابْنُ سِيْرِيْنَ اُسْتُحِيْضَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاَرْسَلُوْنِىْ اَسْاَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۸۰۰- اخرجه البيهقي في الخلافيات (۵۱۳/۱) من طريق الدارقطني به.

☆☆ شیخ ابوزرعہ دمشقی فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو دیکھا' انہوں نے جلد بن ایوب کی اس روایت کو تسلیم نہیں کیا' میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند مان لی جائے تو ابن سیرین نے یہ نہیں کہا ہوگا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اُم ولد کو استحاضہ ہو گیا تو اُن لوگوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں یہ مسئلہ دریافت کروں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن عمرو بن عبداللہ بن صفوان نصری ابوزرعہ دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''281ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۳)۔

801- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حِسَابٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ذَهَبْتُ اَنَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ اِلَى الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوبَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا خَمْسًا سَبْعًا عَشْرًا .فَذَهَبْنَا نُوَقِّفُهُ فَاِذَا هُوَ لَا يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالاِسْتِحَاضَةِ.

☆☆ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں اور جریر بن حازم' جلد بن ایوب کے پاس گئے تو انہوں نے مستحاضہ عورت کے بارے میں یہ روایت سنائی: مستحاضہ عورت تین دن پانچ دن یا سات دن یا دس دن تک انتظار کرے گی (یعنی ان ایام کو حیض سمجھے گی)۔ پس ہم گئے اور ہم نے انہیں منع کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے حیض اور استحاضہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن رشیق عسکری، مصری مشہور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۲۳۸)۔

802- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسَعِيدٌ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ الْحَائِضُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَرْبَعَةً اَوْ خَمْسَةً اِلَى عَشَرَةِ اَيَّامٍ فَاِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ اَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حائضہ عورت تین دن' چار' پانچ دن سے لے کر دس دن تک انتظار کرے گی' اگر دس دن سے زیادہ خون آئے تو وہ مستحاضہ ہوگی' اور وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کردے گی۔

803- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ

۸۰۱ اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۲۲، ۳۲۳) كتاب الحيض: باب اكثر الحيض من طريق سليمان بن حرب' ثنا حماد بن زيد' قال فذكره-

الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ لَا تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ مُسْتَحَاضَةً فِیْ یَوْمٍ وَّلَا یَوْمَیْنِ وَلَا ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ حَتّٰی تَبْلُغَ عَشْرَةَ اَیَّامٍ فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرَةَ اَیَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

☆☆ عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں: ایک یا دو یا تین دن کی وجہ سے عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوگی' یہاں تک کہ وہ دس دن تک پہنچ جائے' جب دس دن تک پہنچ جائے تو اس کے بعد عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلاد بن اسلم، ابوبکر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۴۲/۸)۔

○ اشعث بن سوار کوفی، کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۲۷/۱)۔

○ عثمان بن ابو العاص ثقفی، طائفی، ابوعبداللہ، یہ مشہور صحابی رسول ہیں' ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰/۲)۔

804- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیَّ قَالَ الْحَائِضُ اِذَا جَاوَزَتْ عَشْرَةَ اَیَّامٍ فَهِیَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّیْ.

☆☆ عثمان بن ابوالعاص ثقفی بیان فرماتے ہیں: جس حائضہ عورت کو دس دن کے بعد (خون آ تا رہے) تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی' وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

805- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَخْرَمِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ الْحَیْضُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

☆☆ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حیض (کی زیادہ سے زیادہ مدت) تیرہ دن ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن مسور ابن مخرمۃ، زہری، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''256ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد

۸۰۵- اخرجه الدارمي في سننه (۲۰۹/۱) كتاب الصلوة والطهارة: باب ما جاء في اكثر الحيض: اخبرنا ابو نعيم ثنا حماد بن سلمة بهذا الاسناد ولفظه. (الحيض الى ثلاث عشرة فما زاد فهي مستحاضة)۔

بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۷)۔

○ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب العمری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۰۴/۲)، وقال حافظ فی ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۲/۲)۔

806- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ اَبِى خِدَاشٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا اَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ امْرَاَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِى حُبَيْشٍ اَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّى امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا ذَاكِ عِرْقٌ فَانْظُرِى اَيَّامَ اَقْرَائِكِ فَاِذَا جَاوَزَتْ فَاغْتَسِلِى وَاسْتَنْقِى ثُمَّ تَوَضَّئِى لِكُلِّ صَلَاةٍ .

تَفَرَّدَ بِهِ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ - وَهُوَ ضَعِيفٌ - عَنْ اَبِى يُوسُفَ وَالَّذِى عِنْدَ النَّاسِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوفًا الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں استحاضہ کا شکار عورت ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تو تم اپنے حیض کے ایام کا حساب رکھو جب اُس سے زیادہ دن ہو جائیں تو غسل کر کے صفائی کر کے نماز ادا کر لیا کرو۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عمار نامی راوی منفرد ہے' یہ ضعیف ہیں۔ جبکہ محدثین کے نزدیک اسماعیل سے منقول ہونے کے اعتبار سے یہ روایت موقوف ہے۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:) استحاضہ کا شکار عورت اپنے حیض کے ایام شمار کرے گی' اُس کے بعد وہ غسل کرلے گی' اور ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن عبد الصمد بن ابو خداش اسدی، موصلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''255ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۳) (۳۴۶۵)۔

○ عمار بن مطر، امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۷/۴)۔

○ قمیر بنت عمرو کوفیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو

---

۸۰۶ اخرجه البيهقي في الكبرى (۳۴٦/۱) كتاب الحيض' باب النفاس من طريق عبيد الله ابن عقبة' ثنا عبد الله بن عبد الصمد' به وروا ه ايضا في الخلافيات (۵۲۸/۱) من طريق عبد الملك بن ميسرة ومجالد وبيان' انهم سمعوا الشعبي يحدث عن قمير به- والعرب رواه ابو داؤد (۸۰/۱) كتاب الطهارة' باب من قال: تغتسل من طهر الى طهر' الحديث رقم (۳۰۰)-

"تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۶۳ھ)۔

807- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُسْتُحِضْتُ فَمَا اَطْهُرُ فَقَالَ ذَرِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ حَيْضَتِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

تَابَعَهُ وَكِيعٌ وَّالْخُرَيْبِيُّ وَقُرَّةُ بْنُ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَرَفَعُوهُ وَوَقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّاَبُو اُسَامَةَ وَاَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّهُمْ اَثْبَاتٌ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کی: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں' تو میں کیسے پاک ہوں گی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام شمار کرلو' اس میں نماز کو ترک کر دو' اُس کے بعد غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ راوی بھی مستند ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ہاشم بن برید عابدی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوحسن کوفی، ان کا انتقال "180ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۵۸)۔

808- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّي اُسْتَحَاضُ .فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ تَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ اَيَّامَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَّتُصَلِّيْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک انصاری عورت' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کو ہدایت کی کہ وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرے' پھر اُس کے بعد غسل کر لے اور ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز ادا کر لیا کرے' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

۸۰۷- اخرجہ ابو داؤد (۱/۸۰) کتاب الطہارۃ: باب من قال: تغتسل من طہر الی طہر الحیض (۲۹۸)- وابن ماجہ (۱/۲۰٤) کتاب الطہارۃ باب ما جاء فی المستحاضۃ التی قد عدت ایام اقرائہا الحیض (٦٢٤) واحمد (٦/٤٢) والطحاوی (۱/۱۰۲) والبیہقی فی الخلافیات (۱۰/۵۳٦) وانظر الحدیث (۷۷۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علاء بن سالم طبری، ابوحسن الحذاء، نزل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "258ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۷۶۰) (۵۲۷۵)۔

809 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جو استحاضہ میں مبتلا ہے، میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے، تم حیض کے ایام کے دوران نماز پڑھو اس کے بعد غسل کرلیا کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرو، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

810 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ وَكِيعٍ وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں، میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز کو اپنے حیض کے ایام کے دوران ترک کر دو، اس کے بعد غسل کرو اور نماز پڑھنا شروع کر دو، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو۔

811 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں: تم پھر غسل کرلو پھر

۸۰۹ اخرجه البيهقي في السنن (۱/ ۳۴۴) كتاب الحيض: باب المستحاضة تغسل عنها اثر الدم من طريق الدارقطني به- وانظر الحديث (۸۰۷)-

ہرنماز کے لیے وضو کرلیا کرو اور نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

812 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ اَيَّامَ مَحِيضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ قَطْرًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں استحاضہ میں مبتلا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حیض کے ایام کو شمار کرلو اور ان کے دوران نماز نہ پڑھو' پھر اُس کے بعد غسل کرلو' پھر ہرنماز کے لیے وضو کرلیا کرو' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

813 - حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَاِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن محمد وراق ثقفی، ابوحسن کوفی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۷)، (۲۴۰۰)۔

814 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيِّ اِلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ قُلْنَا مِنْ عِنْدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ. فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ قُلْنَا حَدَّثَنَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ الْحَدِيثَ. فَقَالَ يَحْيَى اَمَا اِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِهٰذَا زَعَمَ اَنَّ حَبِيبَ بْنَ اَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا.

☆☆ عبدالرحمٰن بن بشر بیان کرتے ہیں: ہم عبداللہ بن داؤد کے پاس سے اُٹھ کر یحییٰ بن سعید کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عبداللہ بن داؤد کے پاس سے آرہے ہیں' انہوں نے دریافت کیا: انہوں نے تمہیں سے حدیث سنائی؟ تو ہم نے جواب دیا: انہوں نے اعمش کے حوالے سے حبیب کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنائی' تو یحییٰ بولے: اس بارے میں سفیان ثوری کو سب

۸۱۴- اخرجه البيهقي في السنن الكبرىٰ (۱/ ۳۴۵) كتاب الحيض: باب المستحاضة تغسل عنها اثر الدم من طريق الدارقطني' به-

سے زیادہ علم ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ حبیب نامی راوی نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

815- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيَّ يَقُولُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ضَعْفِ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ هٰذَا اَنَّ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ وَّقَفَهُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَاَنْكَرَ اَنْ يَّكُونَ مَرْفُوعًا وَّوَقَفَهُ اَيْضًا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْاَعْمَشِ مَرْفُوعًا اَوَّلُهُ وَاَنْكَرَ اَنْ يَّكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّدَلَّ عَلٰى ضَعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ اَيْضًا اَنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ فِيهِ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِي دَاوُدَ.

☆☆ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: اعمش سے منقول حدیث ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے: حفص نامی راوی نے اُسے موقوف روایت کے طور پر اعمش سے نقل کیا ہے اور اس بات کا انکار کیا ہے یہ روایت مرفوع ہے اور اس بات کا بھی انکار کیا ہے اس میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا ذکر ہے حدیث کی عروہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے ضعیف ہونے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ زہری نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ اور اُس میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی۔

یہ تمام بیان امام ابوداؤد کا ہے۔

816- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تُصَلِّي وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلٰى حَصِيرِهَا .وَقَالَ ابْنُ اَبِي خَيْثَمَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ حَفْصٌ وَّتَابَعَهُ اَبُو اُسَامَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی اگرچہ اُس کے خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

حفص نامی راوی نے اس حدیث کو مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' جبکہ اُسامہ نامی راوی نے اس کی متابعت کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص بن غیاث نخعی کوفی، ان کا انتقال ''222ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۶۷)۔

○ حفص بن غیاث ابن طلق بن معاویہ نخعی، ابوعمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''194ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۴۱)۔

817- حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ

815 اخرجه ذلك البيهقي في السنن (۱/۳۴۵) كتاب الحيض: باب النفاس عن ابي داؤد نحوه-

قَالا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَتْ لا تَدَعُ الصَّلاةَ وَاِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيْرِ .تَابَعَهُمَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ.

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے مستحاضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ نماز ترک نہیں کرے گی' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گررہے ہوں۔

818- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِىْ شَيْبَةَ وَذَكَرَ حَدِيْثَ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ تُصَلِّى الْمُسْتَحَاضَةُ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ .فَقَالَ وَكِيْعٌ يَرْفَعُهُ وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ وَّحَفْصٌ يُوقِفَانِهِ .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مستحاضہ عورت نماز ادا کرے گی' اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

وکیع نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔علی بن ہاشم اور حفص نامی راوی نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ادریس بن مبارک بن ہیثم،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''301ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۱۴/۱۴)۔

819- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِىُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَ حَبِيْبُ بْنُ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ حَدِيْثَيْنِ وَلَيْسَ هُمَا بِشَىْءٍ .

☆☆ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حبیب بن ثابت نامی راوی نے عروہ کے حوالے سے دو روایات نقل کی ہیں' لیکن ان دونوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن معین بن عون، غطفانی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوزکریا بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''233ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۸/۲)۔

۸۱۹–قال المزي في تهذيب الكمال (۳۶۲/۵): (قال احمد بن سعد بن ابي مريم عن يحيى بن معين: ثقة حجة، قيل ليحيى: حبيب ثبت؟ قال نعم، انما روى حديثين – قال اظن يحيى يريد: منكرين –: حديث: (تصلي المستحاضة وان قطر الدم)، وحديث: (القبلة للصائم) ولم يسمع ذلك من عروة)– اه–

820 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصُومِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ . فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ لَا يَنْقَطِعُ الدَّمُ عَنِّي . قَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش آئی اور بولی: مجھے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز ادا نہ کرو' اُس کے بعد غسل کرو اور پھر روزے بھی رکھو' نماز بھی پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گر رہے ہوں۔

اُس خاتون نے عرض کی: میں استحاضہ میں مبتلا ہوں' میرا خون نہیں رکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے' یہ حیض کا خون نہیں ہے' جب حیض آ جائے تو تم نماز کو ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن فرج بن عبداللہ بن عبید، ابوعلی جشمی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۴۱/۴)۔

821 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں: قروء سے مراد طہر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ایوب بن بادی علاف، خولانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۳/۲)۔

○ سعید بن حکم بن محمد بن سالم بن ابومریم جمحی بالولاء، ابومحمد مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۷۵)(۲۲۹۹)۔

۸۲۱ اخرجه الطبري في تفسيره (٥٠٦/٤) رقم (٤٧٠١) من طريق ابن وهب عن عبد الله ابن عمر' به-

○ عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق، تیمی، ابومحمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''126ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۹۵)۔

822- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيْدَةً كَثِيْرَةً فَجِئْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَسْتَفْتِيْهِ فَاُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِىْ بَيْتِ اُخْتِىْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَرٰى فِيْهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِى الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ .قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ . قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .قَالَ فَتَلَجَّمِىْ .قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .قَالَ اتَّخِذِىْ ثَوْبًا .قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا .فَقَالَ لَهَا النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَآمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا فَعَلْتِ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِىْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِىْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَيْتِ فَصَلِّىْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِىْ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِىْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِى الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِى الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلِيْنَ حَتّٰى تَطْهُرِىْ ثُمَّ تُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِىْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَصَلِّىْ وَصُوْمِىْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَىَّ .

۸۲۲-اخرجه الشافعي في المسند (۱/۴۷) كتاب الطهارة' الباب العاشر في احكام الحيض والاستحاضة' الحديث (۱۴۱)' واحمد (۶/۴۳۹)' وابو داؤد (۱/۱۹۹-۲۰۱) كتاب الطهارة' باب من قال: (اذا اقبلت الحيضة تدع الصلوة)' الحديث (۲۸۷)' والترمذي (۱/۲۲۱-۲۲۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد' الحديث (۱۲۸)' وابن ماجه (۱/۲۰۵) كتاب الطهارة' باب ما جاء في البكر اذا ابتدئت مستحاضة' الحديث (۶۲۷)' والحاكم (۱/۱۷۲-۱۷۳) كتاب الطهارة' والبيهقي كتاب الطهارة' باب المبتدئة لا تميز بين الدمين: من طريق عبد الله بن محمد بن عقيل' عن ابراهيم بن محمد بن طلحة' عن عمه: عمران بن طلحة' عن امه: حمنة' به- قال ابو داؤد: (رواه عمرو بن ثابت' عن ابن عقيل قال: فقالت حمنة: هذا اعجب الامرين الي- لم يجعله من قول النبي صلى الله عليه وسلم' جعله كلام حمنة)- قال ابو داؤد: (وكان عمرو بن ثابت رافضيا- قال: وسمعت احمد يقول: حديث ابن عقيل في نفسي منه شيء)- قال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح وسالت محمد بن اسماعيل يعني: البخاري عنه' فقال: حديث حسن' وهكذا قال احمد بن حنبل: هو حديث حسن صحيح)- وقال الحاكم: (وعبد الله بن محمد بن عقيل بن ابي طالب من اشراف قريش' واكثرهم رواية' غير انهما لم يحتجا به' لكن له شواهد- ثم ذكرها)- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/۱۶۳): وقال ابن منده: (حديث حمنة لا يصح عندهم من وجه من الوجوه: لانه من رواية ابن عقيل' وقد اجمعوا على ترك حديثه)- وتعقبه ابن التركماني في الجوهر النقي (۱/۳۳۹): (بان احمد واسحاق' والحميدي' كانوا يحتجون بحديثه' وحسن البخاري حديثه' وصححه ابن حنبل' والترمذي: كما تقدم)' وتعقبه ابن دقيق العيد: كما في (التلخيص) (۱/۱۶۳) واستنكر منه هذا الاطلاق' وذكره ابن ابي حاتم في العلل (۱/۵۱) رقم (۱۲۳)' وانه سال اباه عنه؟ فوهنه' ولم يقو اسناده)-

☆☆ سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں انتہائی استحاضہ میں مبتلا تھی' میں اس کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' نبی اکرم ﷺ اُس وقت میری بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھے' وہ خاتون بیان کرتی ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں انتہائی استحاضہ میں مبتلا ہوں اور زیادہ شکایت ہے' اس کے بارے میں آپ ﷺ کیا رائے دیتے ہیں؟ اس چیز نے مجھے نماز سے روک دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم روئی رکھ لیا کرو' خون رک جائے گا اُس خاتون نے عرض کی: زیادہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پٹی باندھ لیا کرو' اس نے عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو' عرض کی: اس سے بھی زیادہ ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کی ہدایت کرتا ہوں' ان میں سے جو بھی کرلو وہ دوسرے کی جگہ کافی ہے' اگر تم دونوں کی قوت رکھتی ہو تو تمہیں زیادہ پتہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے' اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق تمہارے حیض کے ایام چھ یا سات دن ہیں' پھر اُس کے بعد تم غسل کرلو' پھر تم دیکھو کہ اب تم پاک ہوگئی ہو تو تم اُس جگہ کو صاف کرلو' پھر تم چوبیس دنوں تک یا تیئس دنوں تک نماز ادا کرتی رہو اور روزہ رکھتی رہو' ایسا کرنا تمہارے لیے جائز ہوگا' ہر مہینے میں اسی طرح کرو جیسا کہ عام طور پر عورتیں حیض اور طہر کے حوالے سے اپنے حیض اور طہر کی مخصوص مدت بسر کرتی ہیں اور اگر تم اس بات کی طاقت رکھتی ہو تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرو اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کرو' پھر غسل کر کے پھر ظہر اور عصر کو ایک ساتھ ادا کرلو' پھر تم مغرب کو مؤخر کردو اور عشاء کو جلدی پڑھ لو اور غسل کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرو تو تم ایسا بھی کر سکتی ہو' تم فجر کے لیے الگ سے غسل کرو' اس طرح تم نمازیں ادا کرو' روزہ رکھو' اگر تم اس بات کی طاقت رکھتی ہو' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن عمرو قیسی، ابوعامر العقدی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''204ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۵)(۴۲۲۷)۔

○ ابراہیم بن محمد بن طلحہ تیمی، ابواسحاق مدنی، وقیل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''110ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۴)(۲۳۶)۔

○ عمران بن طلحہ بن عبیداللہ تیمی، مدنی، (ایک قول کے مطابق انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵۱)(۵۱۹۲)۔

823- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِیْقِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ

حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

824- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن ثابت، وھوابن ابومقدام کوفی، مولی بکر بن وائل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''172ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۶/۲)۔

ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ اسلمی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔

اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔

825- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن احمد بن مالک، ابوبکر اسکافی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''352ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۹/۳)۔

○ حارث بن محمد بن ابواسامۃ، ابومحمد تمیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''281ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۸/۸)۔

○ زکریا بن عدی بن صلت تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابویحییٰ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''212ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے

لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۸)(۲۰۳۵)۔

826- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ، الاسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۵)(۲۴۳)۔

827- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ اَبُوْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا .قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ . فَجَلَسَتْ فِيْهِ حَتّٰى رَاَتِ الصُّفْرَةَ فَوْقَ الْمَآءِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلاً وَّاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلاً وَّاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلاً وَّاحِدًا ثُمَّ تَوَضَّاُ بَيْنَ ذٰلِكَ .

☆☆ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحبیش کو اتنے عرصے سے استحاضہ کی شکایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے! یہ شیطان کی طرف سے ہے' اُسے کسی بڑے برتن میں بیٹھنا چاہیے۔ وہ خاتون اس پر بیٹھی تو اس کے حیض کی زردی غالب آ گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے' پھر فجر کے لیے الگ سے غسل کرے اور اس کے درمیان میں وضو کر لیا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن شاہین بن حارث واسطی، ابوبشر بن ابوعمران، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: '' [illegible] حجر عسقلانی' (۱۲۹)(۳۶۲)۔

اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۰۷، ۲۰۸) کتاب الطہارۃ: باب من قال: تجمع بین الصلاتین' وتغتسل لہما غسلا واحدا' الحدیث (۲۹۶)' والطحاوی فی معانی الآثار (۱/ ۱۰۰، ۱۰۱) کتاب الطہارۃ: باب المستحاضۃ' کیف تتطہر للصلوٰۃ؟ والبیہقی (۱/ ۳۵۳، ۳۵۴) کتاب الحیض' باب غسل المستحاضۃ' وابن حزم (۲/ ۲۱۲، ۲۱۳)۔

828- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُسْلِمٍ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ لَمْ تُصَلِّ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا ـ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَذَكَرَ كَلِمَةً بَعْدَهَا اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلاً وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلاً وَّتُصَلِّي.

☆☆ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فاطمہ بنت ابوحبیش نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کسی اور رگ کا خون ہے' پھر اُس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے ایام کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرمائی' پھر فرمایا: وہ ظہر کو مؤخر کرے' عصر کو جلدی کرے' پھر اُن کے لیے غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ نماز ادا کرے' مغرب کو مؤخر کرے' عشاء کو جلدی کرے اور اُن دونوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر کے نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالواحد بن زیاد بن مسلم، صیرفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۳۵۵)۔

829- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَلَبِثَتْ زَمَانًا لاَ تُصَلِّي فَاَتَتْ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ خَافَتْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلاَ يَكُوْنَ لَهَا فِي الْاِسْلاَمِ حَظٌّ اَلْبَثُ زَمَانًا لاَ اَقْدِرُ عَلٰى صَلاَةٍ مِّنَ الدَّمِ. فَقَالَتْ لَهَا امْكُثِي حَتّٰى يَدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَسْاَلِيْنَهُ عَمَّا سَاَلْتِنِي عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ ذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ وَتَلْبَثُ الزَّمَانَ لاَ تَقْدِرُ عَلَى الصَّلاَةِ وَتَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ كَفَرَتْ اَوْ لَيْسَ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْاِسْلاَمِ حَظٌّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُوْلِي لِفَاطِمَةَ تُمْسِكُ فِي كُلِّ شَهْرٍ عَنِ الصَّلاَةِ عَدَدَ قُرْئِهَا فَاِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْاَيَّامُ فَلْتَغْتَسِلْ غُسْلَةً وَّاحِدَةً تَسْتَدْخِلُ وَتَنَظَّفُ وَتَسْتَثْفِرُ ثُمَّ

۸۲۹-اخرجه البيهقي في الكبرى (۱/۳۵٤-۳۵۵) من طريق الدارقطني به- والحديث اخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۷۵)، والبيهقي (۱/۳۵٤) كتاب الحيض، باب غسل المستحاضة، وهو عند الامام احمد في المسند بنحوه (٦/٤٦٤)، كلهم من طريق عثمان بن سعد القرشي، حدثنا ابن ابي مليكة به- قال الحاكم: (هذا حديث صحيح، ولم يخرجاه بهذا اللفظ، وعثمان بن سعد الكاتب: بصري ثقة عزيز الحديث، يجمع حديثه)- اهـ- تعقبه الذهبي بقوله: (قلت صورته مرسل)- اهـ- وفي اسناده عثمان بن سعد التيمي: قال الحافظ في التقريب (۲/۹): (ضعيف)- وقال الذهبي في الكاشف (۲/۲۵۰): لينه غير واحد-

الطُّهُوْرُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي فَإِنَّ الَّذِي أَصَابَهَا رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ أَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا.

قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ فَسَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي بِنَحْوِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ فِي الْإِسْنَادِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ.

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوئی' انہوں نے اتنے عرصے سے نماز ادا نہیں کی' وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے اُم المومنین! مجھے یہ اندیشہ ہے' میں جہنمی نہ ہو جاؤں اور ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہ رہے' ایک بڑا عرصہ گزر چکا ہے' جس میں' میں نے نماز نہیں پڑھی' مجھے استحاضہ کا خون خارج ہوتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم ٹھہرو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح دریافت کرنا جس طرح مجھ سے کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ فاطمہ بنت ابوحبیش ہے' اس نے مجھ سے ذکر کیا ہے' اس کو استحاضہ کی شکایت ہے اور یہ کافی عرصے سے نماز ادا کرنے پر قادر نہیں ہو سکی' اسے یہ اندیشہ ہے' کہیں یہ کافر نہ ہو جائے' یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہ رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فاطمہ سے کہو کہ وہ ہر مہینے میں اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دے' جب وہ مخصوص ایام گزر جائیں تو وہ ایک مرتبہ غسل کر کے اپنی شرم گاہ پر روئی رکھ کر اُس پر ایک چوڑی پٹی باندھ لے تاکہ (خون باہر نہ نکلے) پھر ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے' اسے جو چیز لاحق ہوئی ہے وہ شیطان کا ٹھونگا ہے' یا کوئی رگ ہے' جو منقطع ہو گئی ہے' یا کوئی بیماری ہے' جو اسے لاحق ہو گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

830 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَاءَتْ خَالَتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَقَعَ فِي النَّارِ إِنِّي أَدَعُ الصَّلَاةَ سَنَتَيْنِ أَوْ سِنِينَ لَا أُصَلِّي. فَقَالَتِ انْتَظِرِي حَتَّى يَجِيءَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَاءَ فَقَالَتْ هَذِهِ فَاطِمَةُ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُولِي لَهَا فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامَ قُرْئِهَا ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ الطُّهُورُ بَعْدُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَلْتُنَظِّفْ وَلْتَحْتَشِي فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضَ أَوْ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ.

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: مجھے یہ اندیشہ ہے' میں جہنم میں چلی جاؤں گی' کیونکہ میں نے دو برس سے (راوی کو شک ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:) کئی برس سے نماز ادا نہیں کی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم انتظار کرو' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو (ان سے دریافت کرنا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: یہ فاطمہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: حیض کے مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کر دیا کرو' پھر روزانہ ایک مرتبہ غسل کر لیا کرو' اس کے بعد ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو' اور اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ کر رکھو' کیونکہ یہ ایک بیماری ہے' جو لاحق ہوئی ہے یا یہ شیطان کا ٹھونگا ہے یا کوئی رگ

ہے جو منقطع ہوگئی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن سعد کاتب، ابوبکر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۶۶۲) (۴۵۰۳)۔

831 - حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِيْ كُنْتِ تَحِيضِيْنَ فِيْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِيْ وَصَلِّيْ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: میں استحاضہ کا شکار ہوں میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم ان مخصوص ایام میں نماز پڑھنا ترک کرو جن میں تمہیں حیض آتا تھا' پھر اس کے بعد تم غسل کرو اور کپڑا باندھ لو اور نماز پڑھ لیا کرو۔

832 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا فَسَاَلَتْ اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَدَدَهُنَّ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّيْ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون کا خون بہت بہتا تھا' وہ رُکتا نہیں تھا' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت مخصوص ایام کا جائزہ لے گی' جس میں پہلے اسے حیض آتا تھا' وہ اتنے دن تک نماز ترک کرے گی پھر جب نماز کا وقت ہوگا تو وضو کر کے کپڑا باندھ کر نماز ادا کرلے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صخر بن جویریہ، ابو نافع، مولی بنی تمیم او بنی ہلال، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۵۰) (۲۰۹۲)۔

833 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِرْمَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَكُوْنُ الْحَيْضُ لِلْجَارِيَةِ وَالثَّيِّبِ الَّتِی قَدْ اَيِسَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَلَا اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ اَيَّامٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ فَوْقَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ فَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ فَمَا زَادَ عَلٰی اَيَّامِ اَقْرَائِهَا قَضَتْ وَدَمُ الْحَيْضِ اَسْوَدُ خَاثِرٌ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ اَصْفَرُ رَقِيْقٌ فَاِنْ غَلَبَهَا فَلْتَحْتَشِی كُرْسُفًا فَاِنْ غَلَبَهَا فَلْتُعْلِيهَا بِاُخْرٰی فَاِنْ غَلَبَهَا فِی الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَاِنْ قَطَرَ . لَا يَثْبُتُ .عَبْدُ الْمَلِكِ وَالْعَلَاءُ ضَعِيْفَانِ وَمَكْحُوْلٌ لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ.

☆☆ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کم سن لڑکی اور وہ عورت جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو اس کا حیض تین دن سے کم نہیں ہوگا اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوگا اگر دس دن کے بعد بھی اسے خون نظر آئے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی اس کے ایام مخصوص سے زیادہ جو دن ہوں گے ان کی (نمازوں کی وہ) قضاء کرے گی۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:) حیض کا خون سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے جس میں سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ استحاضہ کا خون زرد اور پتلا ہوتا ہے اگر زیادہ خون خارج ہو رہا ہو تو وہ روئی رکھ لیا کرے اگر اور زیادہ ہو تو کوئی پٹی وغیرہ رکھ لے اگر وہ نماز کے دوران بھی خارج ہو رہا ہو تو وہ عورت نماز نہ چھوڑے اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے اس کے دو راوی عبدالملک اور علاء دونوں ضعیف ہیں جبکہ مکحول نامی راوی کا سماع ثابت نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عون واسطی، وھو ابن عون بن اوس، ابوعثمان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲۵۲/۶)۔

○ حسان بن ابراہیم بن عبداللہ کرمانی، ابوہشام عنزی قاضی کرمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۶۱/۱)۔

○ علاء بن کثیر دمشقی، ابوسعد، انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن مدینی نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۲۹/۵)۔

○ مکحول شامی، ابوعبداللہ، یہ شام کے مشہور فقیہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "110ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

---

۸۴۴ اخرجه الطبراني في الكبير (۱۵۲/۸) رقم (۷۵۸۶) وفي الاوسط كما في مجمع البحرين (۲۹۱/۱) رقم (۵۰۲) من طريق حسان بن ابراهيم عن عبد الملك بهذا الاسناد لكن بلفظ: (اقل الحيض ثلاث واكثره عشر) - قال الهيثمي في المجمع (۲۸۵/۱): (رواه الطبراني في الكبير والاوسط وفيه عبد الملك الكوفي عن العلاء بن كثير لا ندري من هو) - اه - قلت: بل العلاء هو ابن كثير الدمشقي - قال ابن المديني: ضعيف - وقال البخاري: منكر الحديث - وقال احمد وغيره: ليس بشيء - وقال ابن عدي: له عن مكحول سمع عن الصحابة كلها غير محفوظة: كذا في الميزان (۵/ ۱۲۹) - وسياتي مرة اخرى عند المصنف-

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۹۹۹)(۲۹۲۳)۔

834- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيِّ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقَلُّ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَحِيضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ ثَلَاثٌ وَّاَكْثَرُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَحِيضِ عَشَرَةُ اَيَّامٍ فَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ اَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِيْ مَا زَادَ عَلٰى اَيَّامِ اَقْرَائِهَا وَدَمُ الْحَيْضِ لَا يَكُوْنُ اِلَّا دَمًا اَسْوَدَ عَبِيطًا تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ وَّدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ رَقِيْقٌ تَعْلُوْهُ صُفْرَةٌ فَاِنْ كَثُرَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ فَلْتَحْتَشِيْ كُرْسُفًا فَاِنْ ظَهَرَ الدَّمُ عَلَيْهَا بِاُخْرٰى فَاِنْ هُوَ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَاِنْ قَطَرَ وَيَاْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ . عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ وَّالْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ كَثِيْرٍ وَّهُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ اُمَامَةَ شَيْئًا.

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کنواری لڑکی یا ثیبہ کی حیض کی مقدار کم از کم تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے اگر وہ دس دن کے بعد بھی خون دیکھتی ہے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہو گی وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام سے زیادہ دنوں کی قضاء کرے گی حیض کا خون صرف سیاہ ہوتا ہے اور گاڑھا ہوتا ہے اور اس پر سرخی غالب ہوتی ہے جبکہ مستحاضہ عورت کا خون پتلا ہوتا ہے جس پر زردی غالب ہوتی ہے اگر نماز کے دوران خون بکثرت خارج ہو تو وہ روئی رکھ لے اگر پھر بھی خون باہر نکل رہا ہو تو کوئی دوسرا کپڑا یا پٹی رکھ لے اگر اس پر نماز کے دوران غالب ہو تو نماز نہ چھوڑے اگرچہ اس سے قطرے ٹپک رہے ہوں مرد اس سے صحبت بھی کر سکتا ہے اور وہ عورت روزے بھی رکھے گی۔

اس روایت کا راوی عبدالملک مجہول ہے جبکہ علاء نامی راوی علاء بن کثیر ہے اور یہ حدیث میں ضعیف ہے جبکہ مکحول نامی راوی نے حضرت ابوامامہ سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن مہدی مصیصی، بغدادی الاصل ہیں محدثین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 124ھ میں ہوا ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۱۹)(۲۵۱)۔

835- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۸۳۴- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۹۷) رقم (۲۳٤) وفي العلل المتناهية (۱/ ۳۹۲) رقم (٦٤٢) من طريق الدارقطني به. وانظر الحديث السابق۔

۸۳۵- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۱۹۷) رقم (۲۳٥) وفي العلل المتناهية (۱/ ۳۹۰) رقم (٦٤٣) من طريق الدارقطني به۔ ومحمد بن انس: قال ابن حبان في المجروحين (۲/ ۲٥۳): [illegible] فلان يأتي عن الثقات [illegible] ويحدث على التوهم: فكثر المناكير في روايته [illegible] الخ۔ وانظر نصب الراية (۱/ ۱۹۱، ۱۹۲)۔

الْمِنهَالِ الْبَصْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّاَكْثَرُهُ عَشَرَةُ اَيَّامٍ . حَمَّادُ بْنُ مِنْهَالٍ مَجْهُولٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

اس روایت کا راوی حماد بن منہال مجہول ہے جبکہ محمد بن احمد بن انس ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن منہال۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجہول" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۴۰۰)۔

○ محمد بن راشد مکحولی خزاعی، دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "161ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: التقریب (۲/۱۶۰)۔

836- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ اَبُوْ عَبَّادٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ سَاَلَتِ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْمَرْاَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ تَعُدُّ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَّتُصَلِّي . تَفَرَّدَ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَلَا يَصِحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَهِمَ فِيهِ وَاِنَّمَا هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فاطمہ بنت قیس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے استحاضہ میں مبتلا عورت کا مسئلہ دریافت کیا کہ اُسے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کا شمار کرے پھر جب وہ پاک ہو جائے تو غسل کر لے اور نماز ادا کیا کرے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں جعفر بن سلیمان نامی راوی منفرد ہے ابن جریج نے ابوزبیر کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ درست نہیں ہے اس میں راوی کو وہم ہوا ہے کیونکہ اس خاتون کا نام فاطمہ بنت ابوحبیش تھا۔

---

۸۳۶ اخرجہ البیہقی فی السنن (۱/۳۵۵) کتاب الحیض- باب غسل المستحاضۃ من طریق الدارقطنی بہ- وقد روی ابو یعلی، کما نصب الرایۃ (۱/۲۰۳، ۲۰۴) قال: قرئ علی بشر بن الولید الکندی وانا حاضر، قیل لہ: (حدثکم ابو یوسف القاضی عن عبد اللہ بن علی ابی ایوب الافریقی، عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل، عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر المستحاضۃ بالوضوء لکل صلاۃ (او طریق ابی یعلی اخرجہ البیہقی فی معرفۃ السنن (۱/۳۸۰، ۳۸۱) رقم (۴۸۹)- قال البیہقی: وابو یوسف ثقۃ اذا کان یروی عن ثقۃ، الافریقی لم یحتج بہ صاحبا الصحیح- وابن عقیل مختلف فی جواز الاحتجاج بہ (اھ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قطن بن نسیر - ابوعباد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۲)(۵۵۹۱)۔

○ جعفر بن سلیمان ضبعی ابوسلیمان بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۹)(۹۵۰)۔

837- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَتِ الْحَامِلُ لَا تَحِيضُ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: ایسی حاملہ عورت جس کو خون نظر آئے' اُس کے بارے میں سیدہ عائشہ ﷝ نے فرمایا ہے: اس کو حیض نہیں آسکتا' وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبد اللہ بن احمد بن عتاب بن محمد بن ابوالورقاء، فاید بن عبد الرحمٰن، ابوبکر عبدی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''344ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۴۵۲)۔

○ یعقوب بن قعقاع بن اعلم ازدی، ابوحسن خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۸۹)(۷۸۸۲)۔

838- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

۸۳۷- اخرجه الدارمي في سننه (۱/ ۲۲۶) كتاب الصلوة والطهارة: باب في الحبلى اذا رأت الدم من طريق سعيد عن مطر به- ورواه من طريق اخرى من طريق همام عن مطر- والحديث رواه ايضا ابن المنذر في الاوسط (۲/ ۲۳۹) رقم (۸۲۰)

۸۳۸- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۹۲) والطبراني في الكبير (۲۵/ ٦٤) رقم (۱۵۳) وابن المنذر في الاوسط (۲/ ۲۳٦) رقم (۸۱۸) من طريق هشام بن حسان عن حفصة به- واخرجه ابو داؤد (۱/ ۹۳) كتاب الطهارة: باب في المرأة ترى الكدرة والصفرة الحديث (۳۰۷) من طريق قتادة عن حفصة وابن ماجه (۱/ ۲۱۲) كتاب الطهارة: باب ما جاء في الحائض ترى بعد الطهر الصفرة والكدرة الحديث (٦٤۷) من طريق ايوب عن حفصة عن ام عطية به- واصل الحديث اخرجه البخاري في صحيحه (۱/ ٥٦٦) كتاب الحيض: باب الصفرة والكدرة في غير ايام الحيض (۳۲٦) وابو داؤد (۱/ ۸۳) كتاب الطهارة: باب في المرأة ترى الكدرة والصفرة الحديث (۳۰۸) والنسائي (۱/ ۱۸۷-۱۸٦) كتاب الحيض: باب الصفرة والكدرة وابن ماجه (۱/ ۲۱۲)

حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَرَى التَّرِيَّةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا وَهِيَ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ.

☆☆ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم خواتین شروع ہو جانے کے بعد نظر آنے والی تری کی پروانہیں کرتے تھیں جو زرد رنگ کی یا مٹیالے رنگ کی ہوتی تھیں۔

839- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يُجَامِعَ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند کیا ہے' استحاضہ کی شکار عورت کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الملک بن میسرۃ ہلالی، ابوزید عامری، کوفی زراد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۸) (۴۲۴۹)۔

840- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ سَلْمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقْتُ النِّفَاسِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ غَيْرُ سَلَّامٍ هٰذَا وَهُوَ سَلَّامٌ الطَّوِيلُ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفاس کی (زیادہ سے زیادہ) مدت چالیس دن ہے' البتہ عورت اُس سے پہلے طہر دیکھ لے (تو حکم مختلف ہوگا)۔

اس روایت کو حمید نامی راوی کے حوالے سے صرف سلام نامی راوی نے نقل کیا ہے' یہ سلام طویل ہے' اور یہ حدیث میں ضعیف ہے۔

---

۸۳۹ اخرجه الدارمی (۱/ ۲۰۹) کتاب الصلوٰۃ والطہارۃ: باب من قال: لا یجامع المستحاضة زوجها من طریق شعبة عن عبد الملک بن میسرۃ عن الشعبی عن قمیر عن عائشة قالت: المستحاضة لا یاتیها زوجها۔ ورواه ابن ابی شیبة فی المصنف (۴/ ۲۷۸) من طریق الشعبی عن قمیر عن عائشة وعلقه ابن المنذر فی الاوسط (۲/ ۲۱۱) فقال: وروینا عن عائشة [illegible] المستحاضة لا یاتیها زوجها ا۔

۸۴۰ اخرجه ابن الجوزی فی التحقیق (۱/ ۲۰۸) رقم (۳۰۰) وفی العلل المتناهیة (۱/ ۳۹۰) رقم (۶۴۶) من طریق الدارقطنی به۔ واخرج ابن ماجه (۱/ ۲۱۳) ابواب الطہارۃ: باب النفساء کم تجلس؟ الحدیث (۶۴۹) وابو یعلی (۶/ ۲۲) رقم (۳۷۹۱) من طریق عبد الله بن [illegible] ابو محمد [illegible] الاسناد ولفظه: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم وقت للنفساء اربعین یوما الا ان ترى الطهر قبل ذلک [illegible] وقال البوصیری فی الزوائد (۱/ ۲۲۲): هذا اسناد صحیح رجاله ثقات [illegible] وصححه ابن الجوزی فی التحقیق (۱/ ۲۰۵) وقال فی [illegible] قال یحیی: سلام لا یکتب حدیثه ا۔ وقال النسائی والدارقطنی: متروک الحدیث وقال عبد الرحمن بن یوسف بن خراش: کذاب [illegible] وقال ابن حبان: یروی عن الثقات الموضوعات کانه کان المتعمد لها [illegible] والحدیث ایضا رواه ابن عدی فی الکامل (۳/ ۳۰۱) من [illegible] ابی محمد [illegible] به۔ وللحدیث شاهد عند عبد الرزاق (۱/ ۳۱۲) رقم (۱۱۹۹): اخبرنا معمر عن جابر عن خیثمة عن انس قال: تنتظر النفساء اربعین لیلة ثم تغتسل۔ ومن طریقه اخرجه ابن المنذر فی الاوسط (۲/ ۲۵۰) رقم (۸۴۰) والطبرانی رقم (۱۸۴۸)

841- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهِ لَا تَشَوَّفْنَ لِى دُوْنَ الْاَرْبَعِيْنَ وَلَا تُجَاوِزْنَ الْاَرْبَعِيْنَ يَعْنِىْ فِى النِّفَاسِ .

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: چالیس دن گزرنے سے پہلے تم میرے سامنے آراستہ نہ ہو چالیس دن سے تجاوز نہ کرو ان کی مراد نفاس کی حالت تھی۔

842- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ الْبَلْخِىُّ عَنْ اَبِى بَكْرٍ الْهُذَلِىِّ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ امْرَاَةَ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ لَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَزَيَّنَتْ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِى الْعَاصِ اَلَمْ اُخْبِرْكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَنَا اَنْ نَعْتَزِلَ النُّفَسَاءَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَفَعَهُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكِيْعٌ.

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی ... بیان کرتی ہیں: جب وہ نفاس سے پاک ہوئی تو انہوں نے زیب و زینت کی تو حضرت عثمان بن ابوالعاص نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی تھی: ہم نفاس والی عورتوں سے چالیس دن تک الگ رہیں۔

عمر بن ہارون نامی راوی نے اس کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ وکیع نامی راوی نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

843- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِىُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِىُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهِ اِذَا نُفِسَتِ امْرَاَةٌ مِنْكُنَّ فَلَا تَقْرَبِيْنِىْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَهِشَامٌ وَاخْتُلِفَ عَنْ هِشَامٍ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ رَوَوْهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ مَوْقُوْفًا وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ.

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے یہ کہا کرتے تھے: جب تم میں سے کسی عورت کو نفاس آ جائے تو وہ چالیس دن تک میرے قریب نہ آئے البتہ اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو اس کا حکم مختلف ہے۔

۸۴۱- اخرجه الحاكم (۱۷۶/۱) من طريق ابي بلال الاشعري: ثنا ابو شهاب عن هشام بن حسان عن الحسن عن عثمان به- وسياتي عند الدارقطني رقم (۸۴۴). واخرجه عبد الرزاق (۳۱۳/۱) رقم (۱۲۰۱) والدارمي (۲۲۹/۱) وابن الجارود رقم (۱۱۸)- من طريق سفيان الثوري عن يونس عن الحسن عن عثمان بن ابي العاص به- ورواه البيهقي (۳۴۱/۱) كتاب الحيض باب النفاس من طريق ابي حرة عن الحسن عن عثمان بن ابي العاص به- قال الحاكم: (هذه سنة عزيزة فان سلم هذا الاسناد من ابي بلال فانه مرسل صحيح فان الحسن لم يسمع من عثمان بن ابي العاص ، ووافقه الذهبي- قال الشيخ شاكر في تعليقه على المحلى (۲۰۴/۲): (و المرسل لا يكون صحيحا ولا حجة ومراسيل الحسن اضعف من مراسيل غيره)- اه-

اس روایت کو نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے' بعض راویوں نے اسے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ تک موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اسی طرح یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پر منقول ہے۔

844 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِلنِّسَاءِ فِىْ نِفَاسِهِنَّ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا.

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاس والی عورتوں کی مدت چالیس دن مقرر کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدربہ بن نافع کنانی حناط نزیل المدائن، ابوشہاب الاصغر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''172ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶۸) (۳۸۱۴)۔

845 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِلَالٍ حَدَّثَنَا حِبَّانُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ .اَبُوْ بِلَالٍ الْاَشْعَرِىُّ هٰذَا ضَعِيْفٌ وَّعَطَاءٌ هُوَ ابْنُ عَجْلَانَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے۔

اس روایت کا ایک راوی ابوبلال اشعری' ضعیف ہے۔

جبکہ دوسرا راوی عطاء بن عجلان' متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابومحمد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''233ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۸۴۴ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۲۰۴) رقم (۳۴۱) وفي العلل المتناهية (۱/ ۳۸۶) رقم (۶۴۷) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد، وانظر رقم (۸۴۱)۔

۸۴۵ اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/ ۲۰۴) رقم (۳۴۲) وفي العلل المتناهية (۱/ ۳۸۶) رقم (۶۴۸) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد، وانظر رقم (۸۵۲)۔

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۷)(۱۰۸۵)۔

846 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَاِنْ رَاَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهِيَ طَاهِرٌ وَّاِنْ جَاوَزَتِ الْاَرْبَعِيْنَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ . عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيْفَانِ مَتْرُوْكَانِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نفاس والی عورت چالیس دن تک انتظار کرے گی' اگر وہ پہلے طہر دیکھ لے' پاک ہوگی' اگر چالیس دن سے زیادہ ہو جائے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی' مستحاضہ عورت کی طرح وہ بھی غسل کر کے نماز ادا کرے گی' اگر چہ خون زیادہ جاری ہو رہا ہو' تو وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

اس روایت کا راوی عمرو بن حصین اور ابن علاثہ' دونوں ضعیف اور متروک ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن زکریا تستری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۵۴۱)۔

847 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَتَهُ نُفِسَتْ وَاَنَّهَا رَاَتِ الطُّهْرَ بَعْدَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ اَتَتْ فِرَاشَهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ قَدْ طَهُرْتُ قَالَ فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ اِلَيْكِ عَنِّيْ فَلَسْتِ بِالَّتِيْ تُغْرِيْنِيْ عَنْ دِيْنِيْ حَتّٰى تَمْضِيَ لَكِ اَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً .

وَقَالَ هِشَامٌ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ .لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ غَيْرُ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوْبَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

۸۴۶- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (۱/۲۰۵) رقم (۳۴۳) وفي التحقيق (۱/۳۸۶) رقم (۶۴۹) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد واخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۷۶) من طريق ابي بكر محمد بن عبد الله بن الجنيد: ثنا موسى بن زكريا بهذا الاسناد- وقال الحاكم: (عمرو بن الحصين ومحمد بن علاثة ليسا من شرط الشيخين وانما ذكرت هذا الحديث شاهدا متعجبا)- اه- وانظر نصب الراية (۱/۲۰۵)-

۸۴۷- اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۲/۲۴۹) رقم (۸۳۹) من طريق حماد: ثنا الجلد ابن ايوب به- ورواه الدارمي (۱/۲۳۰) من طريق خالد عن معاوية بن قرة عن امراة لعائذ بن عمرو نفست فجاءت بعدما مضت عشرون ليلة فدخلت في لحافه فقال: من هذه؟ قالت: انا فلانة: اني قد طهرت فركضها برجله فقال: لا تغرني عن ديني حتى تمضي اربعون ليلة-

☆☆ عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ان کی اہلیہ کو نفاس آ گیا' انہوں نے بیس دن کے بعد طہر دیکھ لیا وہ پاک صاف ہو کر اُن کے بستر پر آئی تو انہوں نے کہا: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اُس نے کہا: میں پاک ہو چکی ہوں' تو اُنہوں نے اُس خاتون کو اپنے پاؤں سے مارا اور کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ! تم ایسی چیز نہیں ہو جو مجھے میرے دین سے الگ کر سکے' جب تک چالیس دن نہیں گزر جاتے (تم میرے قریب نہیں آ سکتی ہو)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی۔

اس روایت کو جد بن ایوب کے حوالے سے صرف معاویہ نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عائذ بن عمرو بن ہلال مزنی، ابو ہبیرۃ بصری، یہ صحابی رسول ہیں، ان کا انتقال "71ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹۰)۔

848 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ اَرْبَعِينَ يَوْمًا .وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهٗ.

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نفاس والی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

849 - حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِمْصِيُّ وَلَقَبُهٗ سُلَيْمٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا مَضٰى لِلنُّفَسَاءِ سَبْعٌ ثُمَّ رَاَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ.

قَالَ سُلَيْمٌ فَلَقِيتُ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ

---

۸۴۸ اخرجه ابن المنذر في الاوسط (۲/۲۴۹) رقم (۸۲۶) من طريق يحيى: ثنا اسرائيل عن جابر عن عبد الله بن يسار عن سعيد بن المسيب عن عمر: به- ورواه عبد الرزاق في المصنف (۱/۳۱۲) (۱۱۹۷) قال: اخبرنا معمر عن جابر الجعفي فذكره نحوه- واما انس: فقد رواه عبد الرزاق (۱/۳۱۲) رقم (۱۱۹۸) ومن طريقه ابن المنذر في الاوسط (۲/۲۵۰) رقم (۸۳۰) وقد تقدم في الحديث رقم ۸۴۰ -

۸۴۹ اخرجه البيهقي في السنن (۱/۳۴۲) من طريق الدارقطني: به- واخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۱۷۶)- اخبرنا ابو سعيد احمد بن محمد بن زياد النحوي ببغداد: ثنا ابو اسماعيل محمد بن اسماعيل السلمي: ثنا عبد السلام بن محمد الحمصي فذكره- ومن طريقه البيهقي ايضا في السنن (۱/۳۴۲) ثم قال الحاكم: (وقد استشهد مسلم ببقية بن الوليد- واما الاسود بن ثعلبة، فانه شامي معروف- والحديث غريب في الباب)- اه-

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . الْاَسْوَدُ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ شَامِيٌّ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب نفاس والی عورت کو سات دن گزر جائیں اور پھر وہ طہر دیکھ لے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کر دے۔

اس کے راوی سلیم بیان کرتے ہیں۔ بعد میں میری ملاقات علی بن علی محدث سے ہوئی' انہوں نے اسود عبادہ اور عبدالرحمن کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی روایت کی مانند سنائی۔

اس روایت کے راوی اسود' یہ ابن ثعلبہ شامی ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابوعلی قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول اور منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۷/۳)۔

○ اسود بن ثعلبہ کندی، شامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۵)(۵۰۴)۔

○ عبدالرحمٰن بن غنم اشعری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''78ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۵)(۴۰۰۴)۔

850- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى عَنْ اَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ الْاَزْدِيَّةِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقْعُدُ اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ.

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نفاس والی عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں چالیس دن تک بیٹھی

۸۵۰- اخرجه احمد (۳۰۰/۶، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۰۹) وابو داؤد (۸۳/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في وقت النفساء، الحديث (۳۱۱) والترمذي (۲۵۶/۱) كتاب الطهارة: باب ما جاء في كم تمكث النفساء؟ الحديث (۱۳۹) وابن ماجه (۲۱۳/۱) كتاب الطهارة: باب النفساء كم تجلس؟ الحديث (۶۴۸) والحاكم (۱۷۵/۱) والبغوي رقم (۳۲۲) والبيهقي (۳۴۱/۱) كتاب الحيض: باب النفساء وابن الجوزي في التحقيق (۳۰۳/۱) رقم (۳۳۹) وابن الجعد في الاوسط (۲۵۰/۲) رقم (۸۳۱) من طريق علي بن عبد الاعلى عن ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة به. قال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابي سهل عن مسة الازدية عن ام سلمة واسم ابي سهل: (كثير بن زياد): قال محمد بن اسماعيل: (علي بن عبد الاعلى ثقة وابو سهل ثقة ولم يعرف محمد هذا الحديث الا من حديث ابي سهل)- اه قال الحافظ في التلخيص (۳۰۳/۱): (وابو سهل وثقه البخاري وابن معين وضعفه ابن حبان وام مسة: مسة مجهولة الحال- قال الدارقطني لا تقوم بها حجة- وقال ابن القطان: لا يعرف حالها- واغرب ابن حبان فضعفه بكثير بن زياد فلم يصب)-

تھی تھیں، بہ تنگی کی وجہ سے چہرے پر ورس مل لیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث

○ علی بن عبد الاعلی ثعلبی کوفی الاحول، حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۰)(۴۷۹۷)۔

○ کثیر بن زیاد، ابوسہل برسانی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۰۷)(۵۶۴۵)۔

851- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ وَاَبُو غَسَّانَ قَالاَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُو خَيْثَمَةَ اَخْبَرَنِى عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى اَبُو الْحَسَنِ عَنْ اَبِى سَهْلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا .اَبُو سَهْلٍ هٰذَا هُوَ كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ الْبُرْسَانِىُّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے نفاس کے بعد بیٹھتی تھی۔
اس روایت کا راوی ابوسہل' اس کا نام کثیر بن زیاد برسانی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مالک بن اسماعیل نہدی، ابوغسان کوفی، سبط حماد بن ابوسلیمان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "217ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۱۳)(۶۴۲۴)۔

○ زہیر بن معاویہ بن حدیج، ابوخیثمہ، جعی کوفی، نزیل جزیرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "174ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'۔

852- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سُئِلَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ النُّفَسَاءِ كَمْ تَقْعُدُ اِذَا رَاَتِ الدَّمَ قَالَ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ.

☆☆ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہا تھا' ان سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا: اگر وہ خون دیکھ لے تو کتنا عرصہ بیٹھی رہے' تو انہوں نے جواب دیا: چالیس دن تک' اس کے بعد وہ غسل کرے گی۔

853- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی دَاوُدَ اِملاءً حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سعد بن الصَّلْتِ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ النُّفَسَاءِ فَقَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تُمْسِكَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَطَهَّرُ فَتُصَلِّي .عَطَاءٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفاس والی عورتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے یہ بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' تو انہوں نے بتایا: چالیس دن تک ٹھہری رہے گی' پھر غسل کر کے پاک ہوکرنماز ادا کرنا شروع کرے گی۔

اس روایت کا راوی عطاء' متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن زید بن سلمۃ بن ربیع بن جابر تیمی ابوعثمان معدل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''340ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تاریخ اصبہان (۱/۲۶۵)(۴۳۹)۔

○ سعد بن صلت بن برد بن اسلم، القاضی الامام محدث، ان کا انتقال ''196ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۹/۳۱۷)(۱۰۰)۔

854- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرْزَمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُسَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهَا سَاَلَتْهُ كَمْ تَجْلِسُ الْمَرْاَةُ اِذَا وَلَدَتْ قَالَ تَجْلِسُ اَرْبَعِينَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: جب عورت بچے کو جنم دیتی ہے' تو وہ کتنا عرصہ بیٹھی رہے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی عورت چالیس دن تک بیٹھی رہے گی' اگر وہ اس سے پہلے طہر دیکھ لے تو (اس کا حکم مختلف ہوگا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن اسماعیل بن جریر، بجلی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی

۸۵۴- علقه البيهقي في السنن (۱/۳٤۲) فقال: (ورواه العرزمي محمد بن عبيد الله باسناد له عن مسة عن ام سلمة)- اه- قال العلامة الشيخ احمد محمد شاكر في تعليقه على الترمذي (۱/۲۵۷): (هذا اسناد ضعيف: لضعف محمد بن عبيد الله العرزمي)- اه- وانظر الحديث رقم (۸۵۰)-

بن حجر عسقلانی' (۷۵۵۴)۔

○ عبد الرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ عرزمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۱۲/۴) (۴۹۵۶)۔

○ محمد بن عبید اللہ بن میسرۃ عرزمی کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''155ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲۴۷/۶) (۷۹۱۱)۔

855- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلنُّفَسَاءِ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ إِلَّا أَنْ تُصَلِّيَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نفاس والی عورت طہر دیکھ لے تو اب اُس کے لیے نماز کو ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبد اللہ بن یعلی بن مرۃ ثقفی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹/۲) (۴۶۸)۔

2- باب مَا يَلْزَمُ الْمَرْأَةَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ.

باب: جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر کون سی نماز لازم ہوگی؟

856- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَنِ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ بِقَلِيلٍ قَالَ تُصَلِّي الْعَصْرَ. قُلْتُ قَبْلَ ذَهَابِ الشَّفَقِ قَالَ تُصَلِّي الْمَغْرِبَ. قُلْتُ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ تُصَلِّي الْعِشَاءَ. قُلْتُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ تُصَلِّي الصُّبْحَ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَأْمُرُنَا أَنْ نُعَلِّمَ نِسَاءَنَا. لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن غنم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسی حائضہ عورت کے بارے میں دریافت کیا' جو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے پاک ہو جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ عصر کی نماز ادا کرے گی' میں

---

۸۵۵ اخرجه البيهقي في الكبرى (۴۴۲/۱) كتاب الحيض: باب النفساء من طريق الدارقطني به' وفي اسناده عمر بن يعلى الثقفي: قال الحافظ في التقريب (۵۹/۲): (ضعيف)-وشيخه عرفجة بن عبد الله: قال الحافظ في التقريب (۱۹/۲): (مقبول)- قلت: اي: عند المتابعة ؛ الا (فلين): كما هو معروف عن الحافظ-

نے دریافت کیا: جو شفق غروب ہونے سے پہلے پاک ہوجائے؟ انہوں نے فرمایا: وہ مغرب کی نماز ادا کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پاک ہوگئی؟ انہوں نے فرمایا: وہ عشاء کی نماز ادا کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: جو سورج طلوع ہونے سے پہلے پاک ہوجائے تو انہوں نے فرمایا: وہ صبح کی نماز ادا کرے گی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہی ہدایت کی تھی: ہم عورتوں کو یعنی اپنی خواتین کو اس بات کی تعلیم دیں۔

اس روایت کو محمد بن سعید نامی راوی نے نقل کیا ہے: یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن حسان حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجہول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴/۲)(۶۴۹)۔

3- باب جَوَازِ الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ السَّائِلِ مِنَ الْبَدَنِ.

باب: جسم سے خون بہہ رہا ہو تو اس کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز ہے

857- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْكُوفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَاَصَابَ رَجُلٌ امْرَاَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَافِلًا اَتَى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا فَلَمَّا اُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ اَنْ لَا يَنْتَهِيَ حَتّٰى يُهْرِيقَ دَمًا فِي اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ يَتْبَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْزِلًا - وَقَالَ الْقَاضِي فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْزِلًا - قَالَ مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ . قَالَ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ . وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هُوَ وَاَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوا الشِّعْبَ مِنَ الْوَادِي فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ اَيَّ اللَّيْلِ تُحِبُّ اَنْ اَكْفِيَكَ اَوَّلَهُ اَوْ اٰخِرَهُ قَالَ بَلِ اكْفِنِي اَوَّلَهُ .قَالَ فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَاَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَاٰى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ اَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ

۸۵۷- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۵۰، ۵۱) كتاب الطهارة: باب الوضوء من الدم، الحديث (۱۹۸)، واحمد (۳/ ۳۴۳، ۳۵۹)، وابن خزيمة في صحيحه رقم (۳٦)، وابن حبان في صحيحه (۲/ ۲۷۵، ۲۷٦) رقم (۱۰۹٦)، وهو في الموارد رقم (۲۵۰)، والبيهقي في السنن (۱/ ۱٤۰) باب الطهارة باب ترك الوضوء من خروج الدم من غير مخرج الحدث- الحديث- من طريق محمد بن اسحاق به- والحديث علقه البخاري (۱/ ۲۷۵) كتاب الوضوء: باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين: القبل والدبر- قال: (وقال جابر بن عبد الله [illegible]

فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا ثُمَّ عَادَ لَهُ بِالثَّالِثِ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ أَهَبَّ صَاحِبَهُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَقَدْ أُتِيتَ فَوَثَبَ فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنْ قَدْ نَذِرُوا بِهِ فَهَرَبَ فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالأَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَفَلاَ أَهْبَبْتَنِي وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ أَفَلاَ أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَاكَ قَالَ كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتَّى أُنْفِدَهَا فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَآذَنْتُكَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلاَ أَنْ أُضَيِّعَ ثَغْرًا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِحِفْظِهِ لَقُطِعَ نَفْسِي قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا أَوْ أُنْفِدَهَا.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں شریک ہوئے' اس دوران ایک شخص نے ایک مشرک عورت کے ساتھ صحبت کر لی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے تو اس کا شوہر بھی آ گیا' جو پہلے وہاں موجود نہیں تھا' اُس نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ اُس وقت تک باز نہیں آئے گا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کا خون نہیں بہائے گا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہوا' جہاں کہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ کرتے۔ (قاضی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات کو ہماری پہرے داری کون کرے گا' تو ایک انصاری اور ایک مہاجر شخص آگے بڑھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں گھاٹی کے کنارے پر رہنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے وادی کی گھاٹی میں پڑاؤ کیا' جب یہ دونوں حضرات گھاٹی کے سرے پر پہنچے تو انصاری شخص نے مہاجر سے کہا: تم رات کے کون سے حصے میں (سونا پسند کرو گے' پہلے حصے میں یا آخری حصے) میں؟ اُس نے کہا: پہلے حصے میں۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ مہاجر شخص ہٹ کر سو گیا' اور انصاری کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ وہی شخص (مشرک) آیا' جب اُس نے ایک شخص کا چہرہ دیکھا تو اسے پتہ چل گیا کہ یہ لوگوں کی حفاظت کے لیے ہے' تو اس نے اُس انصاری کو تیر مارا' جو اُسے لگا' اس انصاری نے اُس تیر کو نکالا' کھڑا رہا' پھر اُس شخص نے دوسرا تیر مارا جو اُسے لگا' تو انصاری نے اُسے بھی نکال دیا اور خود نماز پڑھتا رہا' اُس شخص نے تیسرا تیر مارا جو اُس انصاری کو لگا' تو اس انصاری نے اُسے نکال کر رکھ دیا' پھر وہ انصاری رکوع میں گیا' پھر سجدے میں گیا' پھر اُس نے اپنے ساتھی کو اٹھا دیا' اور اس سے کہا اٹھ جاؤ! کیونکہ میرا بہت زیادہ خون بہہ گیا ہے۔ جب اس مشرک شخص نے ان دونوں حضرات کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اب یہ اُسے ماریں گے' جب مہاجر نے انصاری کا خون بہتا ہوا دیکھا تو بولا: سبحان اللہ! تم نے مجھے پہلے بیدار کیوں نہیں کیا؟ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب اُس نے تمہیں پہلے تیر مارا تھا' تم نے اس وقت مجھے کیوں نہیں بتایا؟ تو اس انصاری نے کہا: میں ایک ایسی سورت پڑھ رہا تھا' اسے ختم کرنے سے پہلے مجھے درمیان میں چھوڑنا اچھا نہیں لگا' لیکن جب اس شخص نے مسلسل میری طرف تیراندازی کی تو پھر میں رکوع میں چلا گیا۔ (نماز ختم کرنے کے بعد) پھر میں نے تمہیں بیدار کیا' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس چیز کی حفاظت کی ہدایت کی تھی اگر میں اس کو ضائع کرنے والا نہ ہوتا تو (میری یہ خواہش تھی) اس کو ختم کرنے سے پہلے میں مر جاتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبد الجبار بن محمد عطاردی، ابوعمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''272ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳)(۶۴)۔

○ صدقہ بن یسار جزری، نزیل مکہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۶۶)(۹۲۰)۔

○ عقیل ابن جابر بن عبد اللہ انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹)(۲۶۳)۔

858- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِيُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ يَعْنِي الرَّمْلِيَّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز ادا کرتے رہے جب کہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

859- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مسور بن مخرمہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن شوذب خراسانی، ابوعبد الرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''157ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۰۸)۔

4-باب فِيْ بَيَانِ الْعَوْرَةِ وَالْفَخِذُ مِنْهَا.

باب: سترِ عورت کا بیان' ران اس کا حصہ ہے

860- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ

حَدَّثَنِی اٰلُ جَرْهَدٍ عَنْ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّ بِهٖ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَعَلَیْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْكَشَفَتْ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ.

☆☆ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے وہ اُس وقت مسجد میں تھے اُنہوں نے اس وقت ایسی چادر لی ہوئی تھی' جس میں سے اُن کی ران ظاہر ہو رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ران پردے کی چیز ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بسر بن مطر بن ثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/ ۳٦۸)۔

○ جرہد بن رزاح اسلمی مدنی ایک قول کے مطابق یہ صحابی رسول ہیں اور اہلِ صفہ میں سے ہیں۔ ان کا انتقال "61ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/ ۱۲٦) (۵۰)۔

861- حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ.

☆☆ یہی روایت ایک سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن جرہد اسلمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجہول الحال" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/ ۴۷۵) (۸۹۷)۔

862- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی حَبِیْبُ بْنُ اَبِی ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ فَاِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ.

٨٦٠- اخرجه ابو داؤد الطيالسي ص (١٦٢-١٦٣) الحديث (١١٧٦) واحمد (٣/ ٤٧٨) والدارمي (٢/ ٢٨١) كتاب الاستئذان باب في ان الفخذ عورة، والبخاري في التاريخ الكبير الترجمة (٢٢٥٤) وابو داؤد (٤/ ٣٠٢) كتاب الحمام، باب النهي عن التعري الحديث (٤٠١٤) والترمذي (٥/ ١١٠) كتاب الادب: باب ما جاء ان الفخذ عورة، الحديث (٢٧٩٥) والبيهقي (٢/ ٢٢٨) كتاب الصلوة باب عورة الرجل [illegible] جرهد ... ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو كاشف عن فخذه فقال: اما علمت ان الفخذ عورة؟ واخرجه ابن حبان (٣٥٢) والحميدي (٢/ ٢٠٩) رقم (٨٥٧) وابن ابي شيبة (٩/ ١١٨) والحاكم (٤/ ١٨٠) من طرق عن جرهد به.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران پر پردہ رکھنا' کیونکہ ران پردے کی چیز ہے۔

863- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَاتَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَّلَامَيِّتٍ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی ران کو بے پردہ نہ کرنا' اور کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف نہ دیکھنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''206ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۷)(۱۲۸۹)۔

5-باب جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ.

باب: پٹی پر مسح کرنا جائز ہے

864- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ الصَّائِغُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ

۸۶۳-اخرجه ابو داؤد (۳/۱۹۶) كتاب الجنائز' باب في ستر الميت عند غسله' الحديث (۳۱۴۰) وفي (٤/٤٠) كتاب اللباس' باب النهي عن التعري' الحديث (٤٠١٥)' وابن ماجه (١/٤٦٩) كتاب الجنائز' باب ما جاء في غسل الميت' الحديث (١٤٦٠)' وعبد الله بن احمد في زوائد المسند (١/١٤٦)' والحاكم (٤/١٨٠-١٨١)' والبزار كما في تلخيص الحبير (١/٥٠٤) من طريق ابن جريج عن حبيب بن ابي ثابت' في رواية: (اخبرت عن حبيب بن ابي ثابت) وفي اخرى: (اخبرني حبيب بن ابي ثابت عن عاصم بن ضمرة)' به' وقال ابو داؤد: هذا الحديث فيه نكارة- قال الحافظ في التلخيص (١/٥٠٤): وفيه ابن جريج' عن حبيب- وفي رواية ابي داؤد من طريق حجاج بن محمد' عن ابن جريج قال: اخبرت عن حبيب بن ابي ثابت- وقد قال ابو حاتم في العلل: ان الواسطة بينهما هو الحسن بن ذكوان- قال: ولا يثبت لحبيب رواية عن عاصم' فهذه علة اخرى- وكذا قال ابن معين: ان حبيبًا لم يسمعه من عاصم وان بينهما رجلًا ليس بثقة وبين البزار: ان الواسطة بينهما هو عمرو بن خالد الواسطي' ووقع في زيادات المسند' وفي الدارقطني' ومسند الهيثمين كليب تصريح ابن جريج باخبار حبيب له' وهو وهم في نقدي' وقد تكلمت عليه في الاملاء على احاديث مختصر ابن الحاجب-

۸٦٤-اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١/١٦٧) رقم (٢٧٥) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد' وعلقه البيهقي في السنن (١/٢٢٨) فقال: (ورواه ابو الوليد خالد بن يزيد المكي باسناد آخر عن زيد بن علي عن علي مرسلاً' وابو الوليد ضعيف' ولا يثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب شيء)- اه- قال ابن الجوزي: (خالد بن يزيد ضعيف- وقال ابو حاتم الرازي؛ يحيى بن معين: كذاب)- اه- ووافقه ابن عبد الهادي في التنقيح- وانظر نصب الراية (١/١٨٧-١٨٨)-

عَنْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الْجَبَائِرِ تَكُوْنُ عَلَى الْكَسِيْرِ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ صَاحِبُهَا وَكَيْفَ يَغْتَسِلُ اِذَا اَجْنَبَ قَالَ يَمْسَحَانِ بِالْمَآءِ عَلَيْهَا فِي الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوْءِ . قُلْتُ فَاِنْ كَانَ فِي بَرْدٍ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ اِذَا اغْتَسَلَ قَالَ يُمِرُّ عَلَى جَسَدِهِ . وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَلَاتَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) يَتَيَمَّمُ اِذَا خَافَ .

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس پٹی کے بارے میں دریافت کیا' جو کسی زخم وغیرہ پر باندھی جاتی ہے' ایسا شخص کس طرح وضو کرے گا؟ اگر وہ جنبی ہو جائے تو وہ غسل کس طرح کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا شخص جنابت کی حالت میں پانی کے ذریعے اُس پر مسح کرلے گا' میں نے عرض کی: اگر سردی ہو یا اپنی جان کا اندیشہ ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے پورے جسم پر مسح کرلے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو' بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں رحم کرنے والا ہے''۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسے شخص کو جب اندیشہ ہو تو وہ تیمم کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ابومحمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں'' تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''168ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۶) (۲۷۵)۔

○ زید بن حسن بن علی بن ابوطالب، ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''120ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۷۴) (۱۷۲)۔

865- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ . اَبُو الْوَلِيْدِ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَكِّيُّ ضَعِيْفٌ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' اس کا راوی ابوالولید' خالد بن یزید مکی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن ابوالموالی زید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''173ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۰/۱)۔

866 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَرَ اِحْدَى زَنْدَىَّ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَمَرَنِى اَنْ اَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ. عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ اَبُوْ خَالِدٍ الْوَاسِطِىُّ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اپنے دادا (امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرا ایک جوڑ ٹوٹ گیا' اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی: میں پٹی پر مسح کرلوں۔

اس روایت کا راوی عمرو بن خالد واسطی' متروک ہے۔

867 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمرو بن خالد واسطی سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد وراق واسطی۔ سکن بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''265ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۷۹/۷) (۳۶۲۵)۔

6- باب بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ يَجُوْزُ فِيْهِ الصَّلَاةُ وَمَا يَجُوْزُ فِيْهِ مِنَ الثِّيَابِ.

باب: اُس جگہ کا بیان' جس میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

868 - حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَوَارِزْمِىُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ

٨٦٦- اخرجه ابن الجوزي في التحقيق (١٦٧/١) رقم (٢٧٦) من طريق الدارقطني' به- واخرجه عبد الرزاق في المصنف (١٦١/١) رقم (٦٢٣) ومن طريقه المصنف لهنا' وابن ماجه (٢١٥/١) كتاب الطهارة' باب المسح على الجبائر' الحديث (٦٥٧)' واعله الحسن القطان في تعاليقه على ابن ماجه' ورواه البيهقي (٢٢٨/١) كتاب الطهارة' باب المسح على العصائب والجبائر' من طريق سعيد بن سالم القداح حدثني اسرائيل' به- قال البيهقي: وقد تابع عمرو ابن خالد عليه عمر بن موسى بن وجيه' فرواه عن زيد بن علي مثله- وابن وجيه متروك' منسوب الى الوضع)- اه- قال الزيلعي في نصب الراية (١٨٧/١): (قال ابن ابي حاتم في (علله): سالت ابي عن حديث رواه عمرو بن خالد عن زيد بن علي عن آبائه الحديث' فقال: هذا حديث باطل' لا اصل له' وعمرو بن خالد متروك الحديث- انتهى - وقال ابن القطان في كتابه: قال: اسحاق بن راهويه: عمرو بنخالد كان يضع الحديث- وقال ابن معين: هو كذاب غير ثقة' ولا مامون- ورواه العقيلي في ضعفائه واعله بعمرو بن خالد' وقال: لا يتابع عليه' ولا يعرف الا به' ونقل تكذيبه عن جماعة)- اه- وانظر الحديث رقم (٧٧٢)-

الْاَبَّـارُ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِی عَیَّاشٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِی الْحَائِطِ تُلْقَی فِیْهِ الْعَذِرَةُ وَالنَّتْنُ قَالَ اِذَا سُقِیَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِیْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایسی جگہ جہاں پر گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اُس جگہ کو تین مرتبہ سیراب کر لیا جائے (یعنی دھو لیا جائے) تم اس میں نماز ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن جعفر بن بکر بن ابراہیم، ابوشیبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''326ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۰/۴۵۴)(۵۶۱۶)۔

○ عمر بن عبدالرحمٰن بن قیس الابار کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۵۹)(۴۷۳)۔

869- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْحِیطَانِ الَّتِیْ تُلْقَی فِیْهَا هٰذِهِ الْعَذِرَاتُ وَهٰذَا الزِّبْلُ اَیُصَلّٰی فِیْهَا قَالَ اِذَا سُقِیَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِیْهَا وَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ - صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - .اخْتَلَفَا فِی الْاِسْنَادِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی جگہ کے بارے میں دریافت کیا گیا: جہاں گندگی وغیرہ پھینکی جاتی ہے' کیا وہاں نماز ادا کی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تین مرتبہ اسے سیراب کر لو' تو تم وہاں نماز ادا کرلو' انہوں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس روایت کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہارون بن اسحاق بن محمد بن مالک بالسکون، ابوالقاسم کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے

۸۶۸ اخرجه ابن ماجه (۱/۲۴۵) کتاب المساجد والجماعات، باب این یجوز بناء المساجد، الحدیث (۷۴۱) من طریق محمد بن اسحاق عن نافع عن ابن عمر، وسئل عن الحیطان تلقی فیها العذرات؛ فقال: (اذا سقیت مراراً فصلوا فیها) یرفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم
قال البوصیری فی الزوائد (۱/۲۶۲): (اسناد ضعیف؛ لتدلیس ابن اسحاق)- اه- وهو الآتی بعد هذا-

ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۱/۲)(۲)

870- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ النُّوبِیُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اٰلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ تَقُوْلُ لِلْحَجَّاجِ اِنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) احْتَجَمَ فَدَفَعَ دَمَهُ اِلٰی ابْنِیْ فَشَرِبَهُ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ . قَالَ كَرِهْتُ اَنْ اَصُبَّ دَمَكَ .فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَمَسَّكَ النَّارُ .وَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَقَالَ وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ .

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے حجاج بن یوسف سے یہ کہا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے' آپ نے اپنا (نکلا ہوا خون) میرے بیٹے کو دیا' تو میرے بیٹے نے اُسے پی لیا' تو حضرت جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے بیٹے سے) دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے عرض کی: مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کے خون کو بہا دوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم تمہیں کبھی نہیں چھوئے گی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کے لئے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کریں گے)۔ان لوگوں کے لئے بربادی ہے جو تمہارے حوالے سے (جرم کے مرتکب ہوں گے یعنی تمہیں شہید کریں گے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن مجاہد بن مسلم القاضی، الکابلی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''280ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳/۲)(۴۰۳)۔

○ رباح نوبی، عن اسماء بنت ابی بکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵۹/۳)(۲۷۴۹)۔

۸۷۰- اخرجه ابن عساكر في تاريخه كما في كنز العمال (۴۷۲/۱۳) رقم (۳۷۳۳٤) وابو نعيم في الحلية (۱/ ۳۳۰) من طريق علي بن مجاهد به- وعلي بن مجاهد: قال الحافظ في التقريب (۲/ ٤٣): (متروك من التاسعة ليس في شيوخ احمد اضعف منه)- اه- وشيخه: رباح النوبي: قال الذهبي في الميزان (۳/ ۵۹): (لا يدرى من هو)-

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

1- باب

باب: بلاعنوان

871- قُرِءَ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا

٨٧١-اخرجه ابو داؤد (٤/٢٦١) كتاب الادب' باب الهدي في الكلام' حديث (٤٨٤٠) وابن ماجه (١/٦١٠) كتاب النكاح' باب خطبة النكاح' حديث (١٨٩٤)' واحمد (٢/٣٥٩)' والنسائي في (عمل اليوم والليلة) رقم (٤٩٤)' وابن حبان (٥٧٨موارد) وبرقم (٣١ الاحسان)' والبيهقي (٣/٢٠٨-٢٠٩) كتاب الجمعة: باب ما يستدل به على وجوب التحميد في خطبة الجمعة' كلهم من طريق الاوزاعي عن قرة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة' به- قال ابو داؤد: رواه يونس وعقيل وشعيب وسعيد بن عبد العزيز عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلاً- اه- وكذا قال البيهقي' ورجح المرسل ايضًا الدارقطني في (العلل) (٨/٢٩-٣٠)' فقال: يرويه الاوزاعي' واختلف عنه: فرواه عبيد الله بن موسى' وابن ابي العشرين' والوليد بن مسلم' وابن المبارك' وابو المغيرة عن الاوزاعي عن قرة عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم - ورواه محمد بن كثير عن الاوزاعي عن الزهري كذلك لم يذكر قرة- ورواه وكيع عن الاوزاعي عن قرة- ورواه وكيع عن الاوزاعي عن قرة عن الزهري قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مرسلاً- اه-

اما الحاكم -رحمه الله- فقد صحح لقرة بن عبد الرحمن- على شرط مسلم- حديث: (حذف السلام سنة) ووافقه الذهبي- قلت: وهذا من اوهامهما - رحمهما الله- فان قرة بن عبد الرحمن لم يرو له مسلم احتجاجاً' ولكن روى له في المتابعات' فلا نستطيع مثلاً ان نصحح لقطن بن نسير او غيره ممن روى له مسلم في المتابعات' على شرط مسلم- والعجب من الذهبي في موافقته للحاكم اكثر: لانه اورد قرة بن عبد الرحمن في ميزانه (٥/٤٧٠- بتحقيقنا)' وقال: خرج له مسلم في الشواهد- اه- قلت: ومدار الحديث على قرة بن عبد الرحمن' فاليك اقوال الائمة فيه: قال ابو حاتم: ليس بقوي- وقال ابو زرعة: الاحاديث التي يرويها مناكير- وقال احمد: منكر الحديث جدا- وقال ابن معين: ليس بقوي الحديث- وقال العجلي: يكتب حديثه - وقال ابن شاهين لمحمد بن يحيى: ليس به باس عندي- وقال الفسوي: ثقة- وقال ابن عدي: ارجو انه لا باس به- وقد لخص الحافظ هذه الاقوال' فقال: صدوق له مناكير- ينظر: الجرح والتعديل (٧/١٣٢)' واحوال الرجال ص (١٦٥)' سوالات ابن طهمان (٦٣٩)' وثقات العجلي (١٢٨٥)' وثقات ابن شاهين (١١٦٣)' والمعرفة والتاريخ (٢/٤٦٠)' والكامل (٦/٢٠٧٧)' والتقريب (٢/١٢٥)- قلت: وعلى افتراض ان قرة ثقة' فقد خالفه الاكثرون من اصحاب الزهري' وهم يونس وعقيل وشعيب وسعيد بن عبد العزيز' وهم بلا شك اكثر واوثق من قرة بن عبد الرحمن' وهذا الذي رجحه الدارقطني وابو داؤد والبيهقي-

ثم ان قرة قد اضطراب في لفظ هذا الحديث: فمرة يرويه بلفظ: (ابتر)' ومرة بلفظ: (اجذم)' ومرة بلفظ (اقطع)- ومع كل ما تقدم فقد حكم النووي في (المجموع) (١/٧٣) بانه حديث حسن' وكذلك ابن الصلاح فيما نقله عنه السبكي في (طبقات الشافعية الكبرى) (١/٩)- وقد حكم السبكي ايضا بصحته: تبعًا لابن حبان- اما الطريق الآخر الذي ذكره المصنف وهو طريق صدقة عن محمد بن سعيد عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن ابيه' فقد اشار اليه- رحمه الله- في (العلل) (٨/٣٠)' فقال: ورواه محمد بن سعيد يقال له: الوصيف عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه- والصحيح عن الزهري المرسل - اه - قلت: وللحديث اسناد آخر' اخرجه الطبراني في (الكبير) (١٩/٧٢) رقم (١٤١) من طريق صدقة بن عبد الله عن محمد بن الوليد الزبيدي عن الزهري عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم - ومن طريق الطبراني اخرجه السبكي في (الطبقات) (١/١٤)-

وفي هذا الحديث نرى ان صدقة بن عبد الله خالف قرة في اسناد هذا الحديث: فلا تعد هذه المخالفة طريقًا لتقوية الحديث- والحديث من هذا الطريق ذكره الهيثمي في (المجمع) (٢/١٩١)' وقال: وفيه صدقة بن عبد الله السمين ضعفه احمد والبخاري ومسلم وغيرهم' ووثقه ابو حاتم ودحيم في رواية-

الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ اَمْرٍ ذِىْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ اَقْطَعُ .

تَفَرَّدَ بِهٖ قُرَّةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ .وَاَرْسَلَهٗ غَيْرُهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .وَقُرَّةُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِى الْحَدِيْثِ .وَرَوَاهُ صَدَقَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .وَلَا يَصِحُّ الْحَدِيْثُ .وَصَدَقَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ضَعِيْفَانِ وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ذی حیثیت کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کی جائے وہ نامکمل ہوتا ہے۔

اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کرنے میں قرہ نامی راوی منفرد ہے۔راوی بیان کرتے ہیں دیگر راویوں نے زہری کے حوالے سے اسے مرسل روایت کے طور پر بیان کیا ہے اور قرہ نامی راوی اس حدیث میں مستند نہیں ہے۔

اس روایت کو دیگر راویوں نے عبدالرحمٰن بن کعب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور یہ روایت مستند نہیں ہے۔صدقہ اور محمد بن سعید نامی راوی دونوں ضعیف ہیں اس روایت کا مرسل طور پر منقول ہونا ہی درست ہے۔

نماز کی اہمیت اور اسے ترک کرنے کا گناہ

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو نماز ادا نہیں کرتا اس کو کس طرح خوف دلایا گیا ہے کس طرح ڈرایا گیا ہے اس بات کو سمجھنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کافی ہے:

''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''انسان اور کفر کے درمیان بنیادی فرق کفر کو ترک کرنا ہے (یعنی انسان نماز ترک کرنے کے نتیجے میں کفر تک پہنچ جاتا ہے)''۔

اس حدیث میں مسلمانوں کو اس بات پر سخت تنبیہ کی گئی ہے جو سستی کا شکار ہو جاتے ہیں انہیں یہ بتایا گیا ہے نماز کی ادائیگی کفر سے علیحدہ ہونے کی علامت ہے تاکہ وہ اپنی اس کاہلی کو ترک کر دیں۔

بعض مالکی فقہاء نے تو یہاں تک بات بیان کی ہے: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے نماز اسلام کا بنیادی ستون ہے اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے تو گویا وہ اسلام کے بنیادی ستون کو ڈھانے کا ارتکاب کرتا ہے۔

آدمی کو یہ بات پتہ ہونی چاہیے' نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے' انسان کے ذہن پر اس کائنات کے خالق کی عظمت کے نقش کو پختہ کر دیا جائے اور وہ (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات کی تعمیل کرے اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا ہے' اس سے اجتناب کرے۔ اسی میں تمام بنی نوع انسان کا فائدہ ہے' کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے لاتعلقی اختیار کرے' اس سے صرف بھلائی اور نفع کا عمل سرزد ہوگا' اس کے برعکس جو شخص نماز پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل خدا سے غافل ہوتا ہے اور وہ نفسانی اور جسمانی خواہشات کی پیروی میں مشغول رہتا ہے تو بعض علماء بقول اس شخص کے ذمے سے فرض ادا ہو جائے گا لیکن درحقیقت مطلوبہ مقصد حاصل نہیں ہوگا' اصل نماز وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اہل ایمان فلاح پا گئے' وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں''۔

نماز کا بنیادی مقصد یہ ہے' انسان نیازمندی کے ساتھ اس زمین اور آسمان کے خالق کی عظمت کا اعتراف کرے اور اس کی اس عظیم عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے اپنے سر کو جھکا دے' اس لیے کوئی بھی شخص درحقیقت اس وقت تک نمازی قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک اس کا ذہن مکمل طور پر حاضر نہ ہو' اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے معمور نہ ہو اور باطل وسوسوں اور نقصان پہنچانے والے خیالات سے خالی نہ ہو اور نجات کا طلبگار نہ ہو' اس لیے جب انسان اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایسی حالت میں کھڑا ہوتا ہے' اس کا دل خشوع اور خضوع سے معمور ہوتا ہے' وہ اپنے پروردگار کو زبردست قدرت رکھنے والا' زبردست طاقت رکھنے والا' عظیم بادشاہی کا مالک' بے پناہ قدرت رکھنے والا سمجھتا ہے اور پھر اس کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ حاضر ہوتا ہے تو وہی شخص ایسا شخص ہوگا جس اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا ہوگا اور اپنے پروردگار کی طرف مائل ہوگا' اور اسی کے نتیجے میں اس شخص کے ظاہری اور باطنی اعمال کی درستگی ہو سکے گی' چونکہ اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان دین کے مقرر کردہ حدود پر قائم رہے گا اور اُن تمام اُمور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

یہی وجہ ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے''۔

حقیقی معنی میں مسلمان ہونے کی صورت یہی ہے۔

سابقہ امتوں میں نماز کی فرضیت

قرآن مجید کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے' نماز ادائیگی کا حکم سابقہ انبیاء کی شرائع میں موجود تھا' جیسا کہ سورت مبارکہ ابراہیم میں قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اے میرے پروردگار! تو مجھے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد کو بھی (نماز قائم کرنے والا) بنا دے''۔

اسی طرح قرآن مجید میں سورۂ مریم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے:

''اور وہ اپنے اہل خانہ کو نماز کی ادائیگی کا حکم دیا کرتا تھا''۔

اسی طرح قرآن مجید فرقانِ حمید نے سورۂ طٰہٰ میں یہ بات ذکر کی ہے:

''تم میری یاد کے لیے نماز قائم کرو''۔

بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے' یہاں پہ خطاب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔

اسی طرح سورۂ مریم میں قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے''۔

احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی یہ امتیازی خصوصیت ہے' اُن پر دن اور رات پر پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں' بنی اسرائیل پر صرف دو نمازیں فرض کی گئی تھیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے' عشاء کی نماز کی فرضیت نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی خصوصیت ہے' یہ صرف ان پر فرض ہوئی ہے' اور انہوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں وہ روایت نقل کی ہے' جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم اس نماز (عشاء) کو تاخیر سے ادا کرو کیونکہ تمہیں اس نماز کے حوالے سے سابقہ اُمتوں پر فضیلت دی گئی ہے''۔

نماز کی فرضیت کی تاریخ

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے' اُمت محمدیہ پر نمازوں کی فرضیت کا حکم واقعۂ معراج مین نازل ہوا تھا' لیکن احادیث کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے' نبی اکرم ﷺ کے معراج پر تشریف لے جانے سے پہلے بھی مسلمان نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

اس کی پہلی دلیل یہ ہے' سورۂ مزمل جو مکہ مکرمہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی' اس میں نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے:

''اے چادر اوڑھنے والے اٹھو اور رات کے وقت قیام کرو' لیکن تھوڑی دیر کے لیے نصف حصہ یا اس سے بھی کم کر لو یا اس سے تھوڑا بڑھا لو اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو''۔

لیکن ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ واقعۂ معراج سے پہلے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں یہ سوال سامنے آتا ہے' کیا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب بھی معراج کے واقعہ سے پہلے نمازیں ادا کیا کرتے تھے یا نہیں؟ تو اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کی وجہ سے کفار بہت پریشان ہوتے تھے کہ ان کی قرأت کی آواز سن کر کچھ لوگ مسلمان نہ ہو جائیں۔ انہوں نے آپ کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے روانہ ہو گئے۔

اس روایت میں بڑا لمبا واقعہ منقول ہے۔

اسی طرح علامہ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے "سیرت ابن ہشام" میں یہ بات نقل کی ہے۔

ابن اسحاق نے یہ بات بیان کی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مختلف گھاٹیوں میں چھپ کر نمازیں ادا کر رہے تھے' ایک دفعہ کا ذکر ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی تھے' وہ مکہ کی کسی گھاٹی میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران کچھ کفار وہاں آئے اور انہوں نے نماز کی بُرائی کرنا شروع کی اور مسلمانوں کے ساتھ اس بارے میں تکرار شروع کی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی ایک بڑی ہڈی پکڑ کر ایک کافر کو ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) اسلام کی راہ میں کسی کافر کا بہایا جانے والا یہ پہلا خون تھا۔

ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب واقعۂ معراج سے پہلے بھی نماز ادا کیا کرتے تھے۔

872- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَقْطَعُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ذی حیثیت کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حافظ امام ثبت احمد بن نصر بن طالب بغدادی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "323ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: تذکرہ حافظ (۸۳۲/۳)۔

○ عمرو بن عثمان بن سیار الکلابی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، الرقی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "219ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۴/۲)، (۶۳۳)۔

---

۸۷۲ - تفرد الدارقطني بهذا الطريق- وينظر: طرق الحديث وتخريجها في الحديث السابق- والحديث لنا لفظه: (اقطع) مما يدل على اضطراب قرة في لفظ الحديث؛ كما اثبتناه انفاً- والله الموفق-

○ موسیٰ بن اعین جزری، مولی قریش، ابوسعید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''177ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸۱)(۱۴۳۲)۔

2- باب الصَّلَوَاتِ الْفَرَائِضِ وَأَنَّهُنَّ خَمْسٌ .

باب: فرض نمازوں کا بیان' وہ پانچ ہیں

873- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ . قَالَ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَیْءٌ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا . فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں' اس نے دریافت کیا: کیا اس سے پہلے اور ان کے بعد بھی کوئی فرض کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں' تو اُس شخص نے اللہ کے نام کی قسم اُٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے' تو یہ جنت میں جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نوح بن قیس بن رباح ازدی، ابوروح بصری، اخو خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

۸۷۳-اخرجه احمد (۳/۲٦۷) والنسائي (۱/۲۲۸) كتاب الصلوة' باب كم فرضت في اليوم والليلة؛ حديث (٤٥٩)' وابو يعلى (٥/۳۱٦) رقم (۲۹۳۹) وابن حبان (۲٥۱ -موارد) والحاكم (۱/۲۰۱) من طريق نوح بن قيس بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على الذهبي- وصححه ابن حبان- قلت: واصل الحديث في الصحيحين مطولاً من طريقين مختلفين عن انس بن مالك رضي الله عنه- فاخرجه البخاري (۱/۲۰۱) كتاب العلم' باب ما جاء في العلم' حديث (٦۳) وابو داؤد (٤۸٦) والنسائي (٤/۱۲۲-۱۲۳)' واحمد (۳/۱٦۸)' وابن ماجه (۱٤۰۲) من طريق الليث بن سعد عن سعيد المقبري عن شريك بن ابي نمر عن انس مطولاً' وفيه: سوال الاعرابي للنبي صلى الله عليه وسلم : (انشدك بالله' الله امرك ان تصلي الصلوات الخمس في اليوم والليلة؛ قال: اللهم نعم)- واخرجه مسلم (۱/ ۱٤۱ الابي) كتاب الايمان' باب السوال عن اركان الاسلام' حديث (۱۰/۱۲) والترمذي(٦۱۹) والنسائي (٤/۱۲۱- ۱۲۲)' والدارمي (۱/ ۱٦٤)' واحمد (۳/۱٤۳) وابو عوانة (۱/۲-۳) والبغوي في (شرح السنة) (۱/٦۲- بتحقيقنا) كلهمن طريق سليمان بن المغيرة عن ثابت عن انس' وفيه: ان اعرابيا قال للنبي صلى الله عليه وسلم : (فزعم رسولك ان علينا خمس صلوات في يومنا وليلتنا' قال: صدق' قال: فبالذي ارسلك الله امرك بهذا؛ قال نعم......) الى آخر الحديث-

''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۸/۲)(۱۶۸)۔

○ خالد بن قیس بن رباح ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۷/۱)(۶۸)۔

نماز کے مشروع قرار دیئے جانے کی حکمت

مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمان جزیری بیان کرتے ہیں:

ما تقدم من مباحث الطهارة انما هو وسيلة للصلاة وقد علمت ان هذه الوسائل كلها منافع للمجتمع الانساني لان مدارها على نظافة الابدان وطهارة اماكن العبادة من الاقذار التي تنشا عنها الامراض والروائح القذرة نعم ان في بعض الوسائل ما قد يخلو عن هذا المعنى ولكن ذلك لحكمة ظاهرة :وهي ان الغرض من العبادات انما هو الخشوع لله سبحانه باتباع اوامره واجتناب نواهيه اما الصلاة فهي اهم اركان الدين الاسلامي فقد فرضها الله سبحانه على عباده ليعبدوه وحده ولا يشركوا معه احدا من خلقه في عبادته قال تعالى :(ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا) اى فرضا محدودا باوقات لا يجوز الخروج عنها وقال عليه الصلاة والسلام " :خمس صلوات كتبهن الله على العباد فمن جاء بهن ولم يضيع منهن شيئا استخفافا بحقهن كان له عند الله عهد ان يدخله الجنة "وقد وردت احاديث كثيرة في تعظيم شان الصلاة والحث على ادائها في اوقاتها :والنهي عن الاستهانة بامرها والتكاسل عن اقامتها فمن ذلك قوله صلى الله عليه وسلم " :مثل الصلوات الخمس كمثل نهر عذب غمر بباب احدكم يقتحم فيه كل يوم خمس مرات فما ترون ذلك يبقي من درنه ؟ قالوا :لا شيء قال صلى الله عليه وسلم " :فان الصلوات الخمس تذهب الذنوب كما يذهب الماء الدرن "ومعنى ذلك ان الصلوات الخمس تطهر النفوس وتنظفها من الذنوب والآثام كما ان الاغتسال بالماء النقي خمس مرات في اليوم يطهر الاجسام وينظفها من جميع الاقذار

وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الاعمال افضل :قال " :الصلاة لمواقيتها "فالصلاة هي افضل اعمال الاسلام واجلها قدرا واعظمها شانا

(الفقه على المذاهب الاربعة كتاب الصلاة حكمة مشروعيتها)

اس سے پہلے طہارت کا ذکر کیا جا چکا ہے' جو نماز کی ادائیگی کا وسیلہ ہے' اور یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ تمام وسائل انسانی

معاشرے کے لیے فائدہ مند ہوتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے' اس کا بنیادی مقصد جسم کو صاف ستھرا رکھنا ہے' اسی طرح عبادت کی جگہ کو بھی پاک وصاف رکھنا ہے' کیونکہ اگر وہ گندی ہوگی تو اس سے امراض اور تعفن پیدا ہوسکتا ہے' البتہ نماز میں بعض ایسے اُمور بھی شامل ہیں' جن کا بظاہر ان فوائد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے' لیکن اُن میں سے بھی ایک حوالے سے حکمت شامل ہے' جسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے' اس کا بنیادی مقصد یہ ہے' انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرِتسلیم خم کردے اور اس کا طریقہ یہ ہے' انسان کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے' وہ اس کی پیروی کرے اور جس بات سے منع کیا گیا ہے' اس سے اجتناب کرے۔

نماز کو اسلام کے تمام ارکان میں سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ اس عبادت میں کسی مخلوق کو شامل نہ کریں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''بے شک نماز (کی ادائیگی) اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں لازم قرار دی گئی ہے''۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض قرار دیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا اور اُن میں سے کوئی بھی چیز ضائع نہیں کرے گا' یعنی ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے (ضائع نہیں کرے گا) تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''۔

نماز کی خوبیاں نماز کو مقررہ اوقات میں ادا کرنے کی ترغیب' اس حکم کی بجاآوری میں کوتاہی اور اسے بخوبی سرانجام دینے میں کاہلی کا ارتکاب کرنے کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی بہت سی احادیث منقول ہیں' جن کو مختلف محدثین نے نقل کیا ہے۔

ان میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے:

''پانچ نمازوں کی مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص کے دروازے پر میٹھے پانی کی نہر بہہ رہی ہو اور وہ شخص روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو تمہارا کیا خیال ہے' اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گا' لوگوں نے عرض کی: اس کا میل کچیل بالکل نہیں رہے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پانچ نمازیں گناہوں کو اسی طرح ختم کردیتی ہیں' جیسے پانی (انسانی جسم یا کسی بھی چیز) کے میل کو ختم کردیتا ہے''۔

(مصنف فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے' پانچ نمازیں انسانی نفس کو پاکیزہ بنادیتی ہیں اور اسے نافرمانی اور گناہ سے اس طرح پاک کردیتی ہیں جس طرح صاف ستھرے پانی میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرنے سے جسم پر لگی ہوئی میل دور ہوجاتی ہے اور وہ صاف ستھرا ہوجاتا ہے۔

اسی طرح بعض روایات میں یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا۔

مختصر یہ کہ نماز انسان کے اعمال میں سب سے بہترین عمل ہے اور اس کا رتبہ دیگر تمام اعمال پر فوقیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان

والصلوات المكتوبات خمس في اليوم والليلة، ولا خلاف بين المسلمين في وجوبها، ولا يجب غيرها الا بنذر، للاحاديث السابقة، ولحديث الاعرابي :خمس صلوات في اليوم والليلة قال الاعرابي هل علي غيرها ؟ قال :لا، الا تطّوع (1) ولقوله صلّى الله عليه وسلم لمعاذ حين بعثه الى اليمن :اخبرهم ان الله تعالى فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة (2).

وقال ابو حنيفة رحمه الله :الوتر واجب، لقوله صلّى الله عليه وسلم :ان الله قد زادكم صلاة، وهي الوتر (3) وهذا يقتضي وجوبه، وقال عليه السلام :الوتر واجب على كل مسلم (4).ـل

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں' ان کی فرضیت کے بارے میں مسلمان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' ان کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا لازم نہیں ہے' البتہ اگر کوئی شخص نوافل ادا کرنے کی نظر مان لے تو اب ان کی ادائیگی ان پر لازم ہو جائے گی' اس کی دلیل یہ حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے (ایک دیہاتی سے) یہ فرمایا تھا:

''دن اور رات میں پانچ نمازیں (پڑھنا فرض ہے)' تو اس نے عرض کی: کیا ان کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا بھی مجھ پر فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفلی طور پر پڑھنا چاہو تو (تمہاری مرضی ہے)''۔

اس طرح ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تو ان سے یہ فرمایا تھا:

''تو تم انہیں بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھنا فرض قرار دیا ہے''۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' وتر کی نماز پڑھنا واجب ہے' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

''اور اللہ تعالیٰ نے ایک مزید نماز عطاء کی ہے جو وتر کی نماز ہے''۔

وہ یہ کہتے ہیں: ان الفاظ کا تقاضا یہ ہے' اس کو واجب قرار دیا جائے' ویسے بھی نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''وتر ہر مسلمان پر لازم ہیں''۔

---

(2) متفق عليه عن ابن عباس :وكانت تلك البعثة سنة عشر قبل حج النبي صلّى الله عليه وسلم (سبل السلام 120/2:).

(3) ورواه ثمانية من الصحابة :خارجة بن حذافة، وعمرو بن العاص، وعقبة بن عامر، وابن عباس، وابو بصرة الغفاري، وعمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، وابو سعيد الخدري، وكلها معلولة (نصب الراية 109/1:).

(4) رواه ابو داؤد والنسائي وابن ماجه واحمد وابن حبان والحاكم عن ابي ايوب (نصب الراية 112/1.).

ـل راجع الفقه الاسلامي وادلته' الباب الثاني :الصَّلاة الفَصْلُ الاوّل :تعريف الصَّلاة، ومشروعيّتها وحكمة تشريعها فرضيّته وفرائضها، حكم تارك الصَّلاة

3- باب الْاَمْرِ بِتَعْلِيمِ الصَّلَوَاتِ وَالضَّرْبِ عَلَيْهَا وَحَدِّ الْعَوْرَةِ الَّتِي يَجِبُ سَتْرُهَا

باب: نماز کی تعلیم دینے کا حکم' اس (کو چھوڑنے کی وجہ سے) مارنے کا حکم اور ستر کا حکم جس کا چھپانا لازم ہے

874- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا بَلَغَ اَوْلاَدُكُمْ سَبْعَ سِنِينَ فَفَرِّقُوا بَيْنَ فُرُشِهِمْ وَاِذَا بَلَغُوا عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُمْ عَلَى الصَّلاَةِ.

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو ان کے بستر الگ کر دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز (چھوڑنے) کی وجہ سے ان کی پٹائی کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن ربیع بن سبرة بن معبد جہنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۹/۱)(۱۳۰۹)۔

نماز نہ پڑھنے پر بچوں کی پٹائی کرنا

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

وهي فرض عين على كل مكلف (بالغ عاقل)، ولكن تؤمر بها الاولاد لسبع سنين، وتضرب عليها لعشر، بيد، لا بخشبة، لقوله صلى الله عليه وسلم :مُروا صبيانكم بالصلاة لسبع سنين،

۸۷۴- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۳۳۲، ۳۳۳): كتاب الصلوة: باب متى يومر الغلام بالصلوة: حديث (۴۹۴) والترمذي (۲/ ۲۵۹) كتاب الصلوة: باب ما جاء متى يومر الصبي بالصلوة: حديث (۴۰۷) والدارمي (۱/ ۳۷۲) وابن ابي شيبة (۱/ ۳۴۷) واحمد (۳/ ۲۰۱) وابن الجارود (۱۴۷) وابن خزيمة (۲/ ۱۰۲) والطحاوي في (مشكل الآثار) (۳/ ۲۳۱) والحاكم (۱/ ۲۰۱) والبيهقي (۲/ ۱۴) من طريق عبد الملك بن الربيع بن سبرة عن ابيه عن جده به- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم- ووافقه الذهبي وصححه ابن خزيمة- قلت: اما على شرط مسلم فلا: فان عبد الملك بن الربيعلم يرو له مسلم الا في موضع واحد في النكاح: متابعة وليس احتجاجاً- وقال ابو الحسن بن القطان: لم تثبت عدالته وان كان مسلم اخرجه له فغير محتج به- وقال ابن معين: احاديث عبد الملك بن الربيع عن ابيه عن جده ضعاف- ينظر: (التهذيب) (۶/ ۳۹۳) و(التقريب) (۱/ ۵۱۹) و(الكاشف) (۲/ ۱۸۴) لكن للحديث شواهد يتقوى بها- وينظر الحديث الآتي-

واضربوهم عليها لعشر سنين، وفرقوا بينهم في المضاجع[1]

نماز ہر مکلف (یعنی عاقل اور بالغ) پر فرض ہے بچہ جب تک سات سال کا نہ ہو جائے اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا (لیکن اس بارے میں اس کے ساتھ سختی نہیں کی جائے گی) لیکن جب وہ دس سال کا ہو جائے اور پھر بھی نماز ادا نہ کرے تو اس پر اس کی پٹائی کی جائے گی' البتہ اسے ہاتھ کے ذریعے مارا جائے گا' چھڑی کے ذریعے نہیں مارا جائے گا۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال ہو جائے تو اگر وہ نماز نہیں پڑھتا تو اس کی پٹائی کرو اور ان کے بستر الگ کر دو"۔

875 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيُّ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَّاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ وَاِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ اَوْ اَجِيْرَهٗ فَلَا تَنْظُرُ الْاَمَةُ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْ عَوْرَتِهٖ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلٰى رُكْبَتِهٖ مِنَ الْعَوْرَةِ.

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کہ سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو اس وجہ سے (یعنی نماز ترک کرنے کی وجہ سے) ان کی پٹائی کرو' اور ان کے بستر الگ کر دو اور جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی اپنی کنیز سے کر دے تو وہ کنیز اس کے ستر کی طرف نہ دیکھے' کیونکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ستر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سوار بن داؤد ابوحمزۃ۔ وقیل: داؤد بن سوار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳/۳۴۱)۔ (۳۶۱۶)۔

876 - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيْبٍ الشَّيْلَمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

---

[1] رواہ احمد وابوداؤد والحاکم والترمذی والدارقطنی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ (نیل الاوطار 298/1:).

۸۷۵- اخرجه ابو داؤد (۱/۱۳۳) كتاب الصلوة، باب متى يؤمر الغلام بالصلوة، حديث (۴۹۵) واحمد (۲/۱۸۷) وابن ابي شيبة (۱/۳۴۷) والدولابي في (الكنى) (۱/۱۵۹) والعقيلي في (الضعفاء) (۲/۱۶۷-۱۶۸) والحاكم (۱/۱۹۷) وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۰/۲۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۸۴) و(۷/۹۴) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۲/۲۷۸) كلهم من طريق سوار بن داؤد ابي حمزة الصيرفي به- وقال العقيلي: سوار لا يتابع على هذا الحديث- قلت: لا يضر انفراده ما دام قد وثق- فقال ابو طالب عن احمد بن حنبل: شيخ بصري لا باس به، روى عنه وكيع، فقلب اسمه، وهو شيخ يوثق بالبصرة، لم يرو عنه غير هذا الحديث، يعني: حديثه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده: (علموا اولادكم الصلوة وهم ابناء سبع سنين)- وقال ابن معين: ثقة- وقال المصنف: يعتبر به- وذكره ابن حبان في (الثقات) وكذلك ابن شاهين- وقال الحافظ في (التقريب): صدوق- فحديثه حسن ان شاء الله- ينظر: (العلل) للامام احمد (۱/۱۲، ۲۴۹، ۲۵۷) و(تهذيب الكمال) (۱۲/۲۳۶-۲۳۷) و(تهذيب التهذيب) (۴/ت ۲۶۷) و(التقريب) (۱/۳۳۹) و(الخلاصة) (۱/۴۸۲، ۵)-

۸۷۶- اخرجه الخطيب في (تاريخ بغداد) (۲/۲۷۸): اخبرنا القاضي ابو الطيب طاهر بن عبد الله الطبري، قال: انبانا علي بن عمر الحافظ به- وينظر: تخريج الحديث السابق-

اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ حَدَّثَنَا سَوَّارٌ اَبُوْ حَمْزَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلَاۃِ فِیْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا فِیْ عَشْرٍ وَّفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ وَاِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ مِنْکُمْ عَبْدَہٗ اَوْ اَجِیْرَہٗ فَلَا یَرَیَنَّ مَا بَیْنَ رُکْبَتِہٖ وَسُرَّتِہٖ فَاِنَّ مَا بَیْنَ سُرَّتِہٖ وَرُکْبَتِہٖ مِنْ عَوْرَتِہٖ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سات سال کی عمر میں اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں ان کی پٹائی کرو اور ان کے بستر الگ کر دو جب کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی کر دے تو وہ گھٹنے اور ناف کے درمیان والے حصے کی طرف نہ دیکھے' کیونکہ اس کا ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ستر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حبیب شیلمانی حدیث عن عبد اللہ بن بکر سہمی، ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۲۷۸)(۷۵۲)۔

مرد کے ستر کی حدود

وھی حد العورۃ من الرجل فذھب مالک والشافعی الی ان حد العورۃ منہ ما بین السرۃ الی الرکبۃ وکذلک قال ابو حنیفۃ وقال قوم :العورۃ ھما السواتان فقط من الرجل .وسبب الخلاف فی ذلک اثران متعارضان کلاھما ثابت :احدھما حدیث جرھد ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال "الفخذ عورۃ . "والثانی حدیث انس "ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حسر عن فخذہ وھو جالس مع اصحابہ "قال البخاری وحدیث انس اسند وحدیث جرھد احوط وقد قال بعضھم العورۃ الدبر والفرج والفخذ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا قائل ہیں' مرد کا ستر اس کی ناف سے لے کر گھٹنے تک ہوگا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی یہی کہتے ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے' صرف دونوں شرمگاہیں ستر کا حصہ شمار ہوں گی۔

ان اہل علم کے درمیان اختلاف کا سبب دو روایات ہیں' جن میں ظاہری طور پر تعارض پایا جاتا ہے اور یہ دونوں روایات مستند طور پر منقول بھی ہیں۔

ایک روایت حضرت جرہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ران (یعنی زانوں) ستر کا حصہ ہے''۔

دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زانوں مبارک سے کپڑا ہٹادیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات' بیان کی ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی سند زیادہ مضبوط ہے' جبکہ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: (مرد کے) ستر میں پیچھے والی اور آگے والی شرمگاہ اور زانوں شامل ہوں گے۔

عورت کے ستر کی حدود

وهي حد العورة في المراة فاكثر العلماء على ان بدنها كله عورة ما خلى الوجه والكفين وذهب ابو حنيفة الى ان قدمها ليست بعورة وذهب ابو بكر بن عبد الرحمن واحمد الى ان المراة كلها عورة .وسبب الخلاف في ذلك احتمال قوله تعالى (ولا يبدين زينتهن الا ما ظهر منها) هل هذا المستثني المقصود منه اعضاء محدودة ام انما المقصود به ما لا يملك ظهوره ؟ فمن ذهب الى ان المقصود من ذلك ما لا يملك ظهوره عند الحركة قال :بدنها كله عورة حتى ظهرها واحتج لذلك بعموم قوله تعالى (يا ايها النبي قل لازواجك وبناتك ونساء المؤمنين) الآية ومن راى ان المقصود من ذلك ما جرت به العادة بانه لا يستر وهو الوجه والكفان ذهب الى انهما ليسا بعورة واحتج لذلك بان المراة ليست تستر وجهها في الحج [1]

اکثر اہل علم کی یہ رائے ہے' عورت کا پورا جسم ستر ہے' صرف چہرہ اور دونوں ہاتھ اس میں شامل نہیں ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' عورت کے پاؤں بھی ستر میں داخل نہیں ہوں گے۔

شیخ ابوبکر بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' عورت کا پورا جسم ستر ہوگا۔

ان حضرات کے درمیان اختلاف کا سبب یہ آیت ہے:

''اور وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اس حصے کے جو ویسے ہی ظاہر ہوتا ہے''۔

(اس آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے) کیا یہاں مراد یہ ہے؟ متعین اعضاء کو مستثنیٰ قرار دیا جائے' یا یہاں یہ مراد ہے' صرف ان کو مستثنیٰ قرار دیا جارہا ہے جن کے ظاہر ہونے کو روکنا عورت کے بس میں نہ ہو۔

جن فقہاء نے آیت سے یہ مفہوم قرار لیا ہے' اس سے مراد وہ اعضاء ہیں' حرکت کے وقت جسے چھپانا ممکن نہ ہو اور یہاں ان اعضاء کا استثنیٰ کیا گیا ہے۔

ان فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' عورت کا پورا جسم ستر ہے' یہاں تک کہ اس کی پیٹھ بھی ستر میں شامل ہوگی۔

ان حضرات نے دلیل کے طور پر درج ذیل آیت کو پیش کیا ہے' جس کے حکم میں عموم پایا جاتا ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

---

[1] بداية المجتهد' كتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية الفصل الاول

"اے نبی! تم اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں' یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ اس طرح ان کی شناخت ہو جائے اور انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

جن فقہاء نے آیت کے یہ الفاظ "ماسوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو" سے یہ مراد لیا ہے' عام طور پر عام معمول میں جسم کے جو حصے کھلے رہتے ہیں' انہیں مستثنیٰ کیا گیا ہے' یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ۔ ان حضرات کی یہ رائے ہے' یہ دونوں حصے ستر میں شامل نہیں ہوں گے۔ ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے' حج میں بھی ان کو چھپانا لازم نہیں ہے بلکہ کھلا رکھنا لازم ہے)۔

877- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْجُبُلِيُّ الضَّرَّابُ رَفِيقُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَنُوبِ - قَالَ مُوسَى اِسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ - قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الرُّكْبَةُ مِنَ الْعَوْرَةِ . اَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفٌ.

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنا ستر کا حصہ ہے۔
اس روایت کا راوی ابوالجنوب' ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نضر بن منصور ذہلی ابوعبدالرحمٰن کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نوویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۳/۲)(۱۰۲)۔

878- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۸۷۷- تفرد به المصنف' وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲۹۷/۱) من طريق المصنف' وقال: قال شيخنا الذهبي في ميزانه: النضر بن منصور واه' قال ابن حبان: لا يحتج به- وعقبة بن علقمة لهذا ضعفه الدارقطني وابو حاتم الرازي- وفي (الامام) قال ابو حاتم الرازي: عقبة ضعيف الحديث والنضر بن منصور مجهول' انتهى - اه- والحديث ذكره الحافظ ابن حجر في (الدراية)(۱۲۲/۱) وقال: الدارقطني من حديث علي باسناد ضعيف-

۸۷۸- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲۲۹/۲) كتاب الصلوٰة' باب عورة الرجل' من طريق الدارقطني' وعند البيهقي: سعيد بن ابي راشد- وضعفه البيهقي' واعله بسعيد- وذكره الحافظ في (التلخيص) (۵۰۵/۱) وقال: (واسناده ضعيف فيه عباد بن كثير وهو متروك)- وفاته انما جعله ايضا سعيد بن راشد' وهو: ابو محمد المازني البصري السماك- قال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي والدارقطني: متروك- وكما قال ابو حاتم' وقال مرة: ضعيف الحديث- وذكره ابو زرعة في (الضعفاء)- وقال يعقوب بن سفيان: ضعيف ليس حديثه بشي- ينظر: (التاريخ الكبير) (۳/ت ۱۵۷۲) و(التاريخ الصغير) (۱۸۵/۲) و(الضعفاء الصغير) (۱۳۳) و(الضعفاء والمتروكين) للنسائي (۲۸۰) وللدارقطني (۲۷۵) وسوالات البرقاني (۱۷۹) و(علل الحديث) (۳۳۶) واسامي الضعفاء (۱۱۹) والمعرفة والتاريخ (۱۲۳/۲' ۶۶۰)-

يَقُوْلُ مَا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ وَمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ .

☆☆ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: گھٹنوں کے اوپر کا حصہ ستر ہے' ناف کے نیچے کا حصہ ستر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن راشد مازنی سماک۔ امام بخاری نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۸/۳) (۳۱۷۲)۔

نماز کے دوران ستر کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' ستر کو چھپانا مطلق طور پر فرض ہے۔

اتفق العلماء على ان ستر العورة فرض باطلاق واختلفوا هل هو شرط من شروط صحة الصلاة ام لا ؟ وكذلك اختلفوا في حد العورة من الرجل والمراة وظاهر مذهب مالك انها من سنن الصلاة وذهب ابو حنيفة والشافعي الى انها من فروض الصلاة وسبب الخلاف في ذلك تعارض الآثار واختلافهم في مفهوم قوله تعالى (يا بني آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد) هل الامر بذلك على الوجوب او على الندب ؟ فمن حمله على الوجوب قال: المراد به ستر العورة واحتج لذلك بان سبب نزول هذه الآية كان ان المراة كانت تطوف بالبيت عريانة وتقول :

اليوم يبدو بعضه او كله ...وما بدا منه فلا احله

فانزلت هذه الآية "وامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يحج بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان "ومن حمله على الندب قال :المراد بذلك الزينة الظاهرة من الرداء وغير ذلك من الملابس التي هي زينة واحتج لذلك بما جاء في الحديث من انه كان رجال يصلون مع النبي عليه الصلاة والسلام عاقدي ازرهم على اعناقهم كهيئة الصبيان ويقال للنساء لا ترفعن رؤوسكن حتى يستوي الرجال جلوسا قالوا :ولذلك من لم يجد ما به يستر عورته لم يختلف في انه يصلي واختلف فيمن عدم الطهارة هل يصلي ام لا يصلي ؟[1]

البتہ اہل علم میں اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' نماز کے درست ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے' نہیں ہے؟

اسی طرح اہل علم کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے' مرد اور عورت کے ستر کی حدود کیا ہیں؟

[1] بداية المجتهد' كتاب الصلاة الباب الرابع من الجملة الثانية

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بظاہر یہ مسلک سامنے آتا ہے' ان کے نزدیک نماز میں ستر کو چھپانا سنت ہے۔
جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرض قرار دیا ہے۔
اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اس بارے میں منقول احادیث میں تعارض پایا جاتا ہے اور قرآن کی درج ذیل آیت کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے:
''تم ہر نماز کے وقت زیب وزینت اختیار کرو''۔
(اختلاف یہ ہے) آیت کا حکم واجب ہے یا مستحب ہے؟
جن لوگوں نے اسے واجب قرار دیا ہے' انہوں نے یہ فتویٰ دیا ہے' نماز میں قابل ستر اعضاء کو چھپانا لازم ہے اور انہوں نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے' پہلے زمانے میں خواتین برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتی تھیں اور یہ کہا کرتی:
''آج جسم کا کچھ حصہ کھل جائے یا پورا کھل جائے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' حالانکہ ان دنوں میں اس کا بے پردہ ہونا مجھے گوارا نہیں ہوگا''۔
تو اس فعل کو روکنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی' یہی وجہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا:
''آج کے بعد کوئی مشرک شخص حج نہیں کر سکے گا اور کوئی شخص برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کرے گا''۔
جن فقہاء نے آیت کے الفاظ کو استحباب پر محمول کیا ہے' ان کا یہ کہنا ہے: یہاں آیت میں اضافی لباس اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ظاہری زیب وزینت کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے۔
ان حضرات نے اپنے اس مؤقف کی تائید میں دلیل کے طور پر وہ حدیث پیش کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کچھ لوگ نماز ادا کرتے ہوئے اپنے تہبند گردن پر اس طرح باندھ لیا کرتے تھے جیسے چھوٹے بچے باندھتے ہیں تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ سجدے سے اپنے سر کو اس وقت اُٹھائیں جب مرد پوری طرح بیٹھ چکے ہوں۔
ان فقہاء کا یہ کہنا ہے: اگر کسی شخص کو ستر کے لیے کپڑا نہیں ملتا تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' وہ شخص نماز پڑھے گا' البتہ اگر کسی شخص کو (نماز کے لیے وضو کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا تو اس شخص کے نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (اس سے بالواسطہ طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے' نماز کے دوران زیب وزینت اختیار کرنے یا ستر کو چھپانے کا حکم اضافی طور پر ہے۔)

لباس کے بارے میں مزید تحقیق

کیونکہ بعض روایات میں بعض مخصوص قسم کے لباس کو پہن کر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے' اس لئے اس موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:
اما اللباس فالاصل فیه قوله تعالٰی (خذوا زینتکم عند کل مسجد) والنهی الوارد عن هیئات

بعض الملابس في الصلاة وذلك انهم اتفقوا فيما احسب على ان الهيئات من اللباس التي نهى عن الصلاة فيها مثل اشتمال الصماء وهو ان يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على عاتقه منه شيء وان يحتبي الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء وسائر ما ورد من ذلك ان ذلك كله سد ذريعة الا تنكشف عورته ولا اعلم ان احدا قال لا تجوز صلاة على احدى هذه الهيئات ان لم تنكشف عورته وقد كان على اصول اهل الظاهر يجب ذلك واتفقوا على انه يجزء الرجل من اللباس في الصلاة الثوب الواحد لقول النبي صلى الله عليه وسلم وقد سئل ايصلي الرجل في الثوب الواحد ؟ فقال "او لكلكم ثوبان ؟ "واختلفوا في الرجل يصلي مكشوف الظهر والبطن فالجمهور على جواز صلاته لكون الظهر والبطن من الرجل ليسا بعورة وشذ قوم فقالوا :لا تجوز صلاته لنهيه صلى الله عليه وسلم ان يصلي الرجل في الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شيء وتمسك بوجوب قوله تعالى (خذوا زينتكم عند كل مسجد)[1]

لباس کے بارے میں قرآن کی آیت ہے:

''ہر نماز کے وقت زینت کو اختیار کرو''۔

اس بارے میں دوسری بنیاد وہ روایات ہیں' جو جس میں نماز کے دوران مختلف قسم کے لباس کو پہننے کی ممانعت کے بارے میں ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جس مخصوص قسم کے لباس کو نماز کے دوران پہننے سے منع کیا گیا ہے' جیسے چادر کو جسم پر لپیٹ لینا یعنی مرد کا چادر کو جسم پر اس طرح لپیٹنا کہ اس کے کندھے پر کچھ بھی موجود نہ ہو' یا مرد کا چادر کو اس طرح لپیٹنا کہ اس کی شرمگاہ پر کوئی چیز نہ ہو اور اس نوعیت کی دیگر تمام احادیث جو ہیں' ان میں بنیادی مقصد یہ ہے' ستر کے بے پردہ ہونے سے بچا جائے۔ میرے علم کے مطابق کوئی بھی شخص اس بات کا قائل نہیں ہے' اگر ایسی صورت میں انسان کا ستر پردہ میں رہتا ہے تو کسی شخص نے نماز کو ناجائز قرار دیا ہو' البتہ اہل ظاہر کے اصول کے مطابق ایسا کرنا واجب شمار ہوگا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' اگر مرد صرف ایک لباس پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا (کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول ہے)۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کیا کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے ہر ایک کے پاس دو لباس ہوتے ہیں؟

اہل علم نے ایسے مرد کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس کے پیٹ اور پیٹھ پر کپڑا موجود نہ ہو۔

جمہور کے نزدیک ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے' کیونکہ مرد کے لیے اس کی پیٹھ اور اس کا پیٹ ستر میں داخل نہیں ہے' البتہ بعض کے نزدیک رائے یہ ہے' ایسے لوگوں کی نماز نہیں ہوگی۔

چونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کو جسم پر ایسے لپیٹ کر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے جب کندھے پر کچھ بھی موجود نہ

[1] بداية المجتهد' كتاب الصلاة الفصل الثاني من الباب الرابع فيما يجزء في اللباس في الصلاة

ہو؛ان حضرات میں قرآن کی مذکورہ بالا آیت:

''ہر نماز کے وقت میں زینت اختیار کرو''۔

کے حکم کو وجوب کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

879- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُرُوهُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِثَلَاثَ عَشْرَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: انہیں سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور تیرہ سال کی عمر میں (نماز ترک کرنے) کی وجہ سے ان کی پٹائی کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۴۵)(۵۸۴)۔

○ ثمامۃ بن عبداللہ بن انس بن مالک، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''110ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۰)(۴۵)۔

4- باب تَحْرِيمِ دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ اِذَا يَشْهَدُوْا بِالشَّهَادَتَيْنِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ.

باب 3. خون اور اموال کا قابل احترام ہونا جب لوگ دونوں شہادتوں کی گواہی دیں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں

۸۷۹- هذا الحديث اختلف في اسناده اختلافا غريباً وهو عند المصنف: داؤد بن المحبر عن عبدالله بن المثنى عن ثمامة عن انس- واخرجه الطبراني في (الاوسط) (۵/۷۸-۷۹) رقم (۴۱۴۱) من طريق ابي بكر بن الاعين' ثنا داؤد بن المحبر' قال: حدثنا ابي عن ثمامة بن عبد الله بن انس عن انس بن مالك' به- قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن ثمامة الا المحبر ابن قحذم' تفرد به ابنه-

قلت: اما تفرد المحبر بن قحذم به' فلا: فقد رواه ايضا عبد الله بن المثنى: كما عند المصنف- والحديث ذكره الهيثمي في (المجمع) (۱/۲۹۹) وقال: رواه الطبراني' وفيه داؤد بن المحبر: ضعفه احمد والبخاري وجماعة' ووثقه ابن معين' وذكره الحافظ ابن حجر في (المطالب العالية) (۱/۹۷) رقم (۳۴۹) وعزاه للحارث بن ابي اسامة' وقال: فيه داؤد متروك- وقال السخاوي في (المقاصد الحسنة) ص (۳۸۱): رواه الطبراني' وفي اسناده داؤد بن المحبر' وهو متروك' وقد تفرد به: فيما قاله الطبراني' وهو في نسخة سمعان بن المهدي عن انس بلفظ: (مروا الصبيان بالصلوة اذا بلغوا سبع سنين)-

880 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ قَدْ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَكَذٰلِكَ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ جنگ کروں' اُس وقت تک جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں' تو پھر اُن کے خون اور مال مجھ پر حرام ہو جائیں' اُن کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' جبکہ ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حنبل بن اسحاق بن حنبل بن ہلال بن اسد، الامام حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے ان کا انتقال "273ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۵۱/۱۳)(۳۸)۔

○ سعید بن کثیر بن عبید تیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۰۴/۱)(۲۴۳)۔

○ کثیر بن عبید بن نمیر مذحجی، ابوحسن حمصی الحذاء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "260ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۲/۲)(۱۸)۔

۸۸۰ اخرجه احمد (۲/۳۴۵) والبخاري في (التاريخ الكبير) (۷/۲۵-۲۶) وابن خزيمة (۸/۴) رقم (۲۲۴۸) والحاكم (۱/۳۸۷) كلهم من طريق سعيد بن كثير بن عبيد به- وسعيد بن كثير ثقة وثقه ابن معين والمصنف وابن حبان- وقال ابو حاتم: صالح الحديث- وقال الحافظ في (التقريب): ثقة- وينظر: (تهذيب الكمال) (۳۶/۱۱) و(تهذيب التهذيب) (۷۳/۴) و(التقريب) (۱/۳۰۴)- قول المصنف (وكذلك رواه ابو جعفر الرازي عن يونس عن الحسن عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم)- قلت: هذا الطريق اخرجه المصنف في كتاب الزكاة واخرجه ابو نعيم في (الحلية) (۳/۱۵۹) و(۳/۲۵)۔

کفار شرعی احکام کے پابند ہیں؟

اس ترجمۃ الباب کے تحت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں' ان سب میں صرف ایک ہی بات کا ذکر ہے اور وہ یہ کہ کفار کا جان و مال اس وقت محفوظ شمار ہوگا' جب وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یعنی وہ کفار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور ساتھ میں نماز بھی ادا کریں اور زکوٰۃ بھی دیں۔

اس سے ضمنی طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے' اگر کوئی شخص نماز کا انکار کر دیتا ہے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیتا ہے تو اس کی جان اور مال محفوظ نہیں رہیں گے۔ ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والوں کے خلاف جنگ کی تھی۔

اس حدیث میں اہل علم نے ایک ضمنی مسئلے پر بحث کی ہے' اور وہ یہ کہ کیا کفار شریعت کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے پابند ہیں یا نہیں؟

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اے ایمان والو! تم اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور مفسر امام بیضاوی نے یہ بات تحریر کی ہے۔

اس آیت میں اگرچہ کفار کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے' لیکن یہ حکم کفار کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے' عبادت کرنے کا حکم' اس میں عبادت کا آغاز' عبادت میں اضافہ اور ہمیشہ عبادت کرنا یہ تینوں مفہوم پائے جاتے ہیں' تو کفار سے صرف اس بات کا تقاضا کیا جائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کی عبادت شروع کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے' عبادت کے درست ہونے کے لیے ایمان لانا بنیادی شرط ہے' جب آپ کسی چیز کو واجب قرار دیتے ہیں تو جو چیز اس کا مقدمہ ہوتی ہے اور جس پر وہ چیز موقوف ہوتی ہے وہ بھی واجب ہو جاتا ہے' جس طرح کسی شخص کا بے وضو ہو جانا' اس پر نماز کے واجب ہونے کے منافی نہیں قرار دیا جائے گا' اسی طرح اگر کوئی شخص کافر ہے تو یہ بات اس پر عبادت کے وجوب کے منافی نہیں ہوگی بلکہ اس پر ایسا کرنا واجب ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے' اس کی بندگی اختیار کرنا شروع کر دے' جبکہ اہل ایمان سے یہ تقاضا کیا گیا ہے' وہ عبادت کرنے کے کام میں ثابت قدم رہیں اور اس میں مزید اضافہ کریں۔

اسی موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ آلوسی نے یہ بات تحریر کی ہے:

اس مسئلے کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے صراحت کے ساتھ کوئی رائے منقول نہیں ہے' لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں صراحت کے ساتھ اس لیے بیان نہیں کی ہے' کیونکہ اس اختلافات کا دنیاوی معاملات کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں ہوگا' کیونکہ جب وہ لوگ کافر ہیں تو وہ لوگ اسلام کے فروعی احکام پر عمل نہیں کر سکتے ہیں' اسی طرح اگر وہ بعد میں مسلمان ہو جاتے ہیں تو اب آپ ان سے یہ تقاضا نہیں کریں گے کہ وہ اُن فروعی

احکام کی قضاء ادا کریں' اس اختلاف کا تعلق صرف آخرت کے ساتھ ہے۔

(آلوسی کہتے ہیں:) یعنی جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب اور پابند ہیں' ان کے نزدیک آخرت میں کفار کو ان احکام پر اعتقاد نہ رکھنے اور ان پر عمل نہ کرنے دونوں کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا اور جن حضرات کے نزدیک کفار شریعت کے فروعی احکام کے مخاطب نہیں ہیں' یعنی ان پر عمل کرنے کے مخاطب نہیں ہیں' صرف ان پر عقیدہ رکھنے کے پابند ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک کفار کو اس اعتقاد سے انکار کرنے کی وجہ سے آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔

881- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَلَّوْا صَلَاتَـنَا وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبَائِحَنَا حُرِّمَتْ عَلَيْنَا اَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں مشرکین کے ساتھ اُس وقت تک لڑائی کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' وہ ہماری طرح نماز ادا کریں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ بھی کریں' ہمارے ذبائح کو کھائیں' تو ان کے اموال اور خون ہم پر حرام ہو جائیں گے' البتہ ان کا حق برقرار رہے گا' ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو مسلمان کو حاصل ہوگی' ان پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو مسلمان پر لازم ہوتی ہے۔

882- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۸۸۱- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲/ ۲۱۵): حدثنا يونس بن عبد الاعلى به واخرجه ابو داؤد (۳/ ٤٤) كتاب الجهاد' باب علام يقاتل المشركون؟ حديث (۲٦٤۲): حدثنا سليمان بن داؤد المهري' اخبرنا ابن وهب' به- وقال البخاري في (صحيحه) (۲/ ٥٤) حديث (۳۹۲): وقال ابن ابي مريم: اخبرنا يحيى حدثنا حميد' حدثنا انس عن النبي صلى الله عليه وسلم " ...)- قلت: وهذا التعليق قد وصله البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/ ۹۲) من طريق يحيى بن ايوب عن سعيد ابن ابي مريم عن يحيى بن ايوب عن حميد الطويل عن انس بن مالك' به- وهذا الحديث رواه ابن المبارك عن حميد عن انس' وينظر: الحديث الآتي-

۸۸۲- اخرجه البخاري (۲/ ٥۳) كتاب الصلوٰة' باب فضل استقبال القبلة' حديث (۳۹۲) واحمد (۳/ ۱۹۹' ۲۲٤-۲۲٥) وابو داؤد (۳/ ٤٤) كتاب الجهاد' باب علام يقاتل المشركون؟ حديث (۲٦٤۱) والترمذي (٥/ ٤-٥) كتاب الايمان' باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: (امرت بقتالهم ...) حديث (۲٦۰۸) والنسائي (۷/ ۷٦) كتاب تحريم الدم' حديث (۳۹٦۷) وفي (۸/ ۱۰۹) كتاب الايمان' باب علام يقاتل الناس؟ حديث (٥۰۰۳) وابن حبان (٥۸۹٥) وابو نعيم في (الحلية) (۸/ ۱۷۳) والخطيب في (تاريخه) (۱۰/ ٤٦٤) كلهم من طريق ابن المبارك به- وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن بشر خراسانی مروزی، روی عن ابن مبارک، وذکرہ ابن ابوحاتم فی الجرح والتعدیل (۹/۳۱۳) (۱۳۵۳)۔

883- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

884- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقِرْمِيْسِيْنِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْعَنْسِيُّ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن حسن، ابواسحاق مقری قرمیسینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "358ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۶/۱۴) (۳۰۴۴)۔

○ ہیثم بن مروان بن ہیثم عنسی - بنون ابوالحکم دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی" (۱۰۳۱) (۷۴۲۷)۔

○ محمد بن عیسٰی بن قاسم بن سمیع اموی، ان کا انتقال "104ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۴۷) (۶۵۷۴)۔

885- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُمَيْعٍ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۸۸۳-اخرجه البخاري (۲/۵۳) كتاب الصلوة: باب فضل استقبال القبلة: حديث (۳۹۲): حدثنا نعيم به- وينظر الحديث السابق- قال الحافظ ابن حجر في (الفتح) (۲/۵۳): نعيم هو ابن حماد الخزاعي، ووقع في رواية: حماد بن شاكر عن البخاري (قال نعيم بن حماد) وفي رواية كريمة والاصيلي (وقال ابن المبارك) بغير ذكر نعيم، وبذلك جزم ابو نعيم في (المستخرج) وقد وقع لنا من طريق نعيم موصولا في سنن الدارقطني، وتابع حماد بن موسى وسعيد بن يعقوب وغيرهما عن ابن المبارك- اه-

۸۸۴-اخرجه النسائي (۷/۷۵-۷۶) كتاب تحريم الدم: حديث (۳۹۶۶): اخبرنا هارون ابن محمد بن بكار بن بلال عن محمد بن عيسى، وهو ابن سميع بهذا الاسناد-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

886- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ اَبُوْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ حَرَمِىُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کرلیں گے' البتہ اسلام کے حق کا حکم مختلف ہے اور اُن کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ، بھملات، سامی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''231ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو:

○ واقد بن محمد بن زید بن عبداللہ عدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۲۷)(۷۷۸۵)۔

887- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

888- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِىُّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِىْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۸۸۶-اخرجہ ابن حبان (۱۷۵، ۲۱۹): اخبرنا احمد بن علي بن المثنى بالموصل' حدثنا ابراهيم بن محمد بن عرعرة' به- واخرجه البخاري (۱/۱۰۶) كتاب الايمان' باب (فان تابوا واقاموا الصلوة واتوا الزكوة فخلوا سبيلهم) حديث (۲۵) وابن منده في (الايمان) رقم (۲۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۳۶۷) و(۸/۱۷۷) والبغوي في (شرح السنة) (۱/۹۵- بتحقيقنا) من طريق عبد الله بن محمد المسندي عن حرمي بن عمارة به- واخرجه مسلم (۱/۵۳) كتاب الايمان' باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله' حديث (۳۶/۲۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۹۲) من طريق عبد الملك بن الصباح عن شعبة به- وقال ابن حبان: تفرد به شعبة- قلت: هذا للبيان' وليس للاعلال' كما يظن البعض: فالتفرد لا يضر ما دام المتفرد ثقة- وقد نقل الحافظ في (الفتح) (۱/۱۰۷) كلام ابن حبان' وقال: وهو عن شعبة عزيز تفرد بروايته عنه حرمي هذا وعبد الملك تفرد به عنه ابو غسان مالك بن عبد الواحد شيخ مسلم: فاتفق الشيخان على الحاكم بصحته مع غرابته' وليس هو في مسند احمد على سعته-

۸۸۸-اخرجه احمد (۵/۲۴۵) مطولاً' وابن ماجه (۱/۲۸) المقدمة: باب في الايمان' حديث (۷۲) من طريق عبد الحميد بن بهرام به' وقال البوصيري في (الزوائد) (۱/۵۶): هذا اسناد حسن: اه- قلت: شهر بن حوشب مختلف في الاحتجاج به: فمنهم من وثقه' ومنهم من ضعفه-

وَسَلَّمَ) قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یُقِیْمُوا الصَّلَاۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکَاۃَ وَیَشْهَدُوْا ۔ مِثْلَهٗ سَوَاءً ۔

. ☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں سے اُس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اور گواہی دیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابومزاحم ترکی، مولی ازد، ابونصر بغدادی الکاتب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''235ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۵۸)(۷۲۱۶)۔

○ عبدالحمید بن بھرام فزاری مدائنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۷۸)(۳۹۶۸)۔

5- باب فِیْ ذِکْرِ اَذَانِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَایَاتِ فِیْهِ.

باب: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کا تذکرہ اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

889- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَیْدٍ الْمِصِّیْصِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاَبُوْ اُمَیَّۃَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَغَیْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَیْرِیْزٍ اَخْبَرَهٗ- وَکَانَ یَتِیْمًا فِیْ حِجْرِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ حِیْنَ جَهَّزَهٗ اِلَی الشَّامِ- قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَیْ عَمِّ اِنِّیْ خَارِجٌ اِلَی الشَّامِ وَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ اُسْاَلَ عَنْ تَاْذِیْنِکَ فَاَخْبِرْنِیْ قَالَ نَعَمْ خَرَجْتُ فِیْ نَفَرٍ فَکُنَّا فِیْ بَعْضِ طَرِیْقِ حُنَیْنٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ حُنَیْنٍ فَلَقِیَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِالصَّلَاۃِ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَکِّبُوْنَ فَصَرَخْنَا نَحْکِیْهِ وَنَسْتَهْزِءُ بِهٖ فَسَمِعَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) الصَّوْتَ فَاَرْسَلَ اِلَیْنَا اِلٰی اَنْ وَقَفْنَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اَیُّکُمُ الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ قَدِ ارْتَفَعَ ۔ فَاَشَارَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ اِلَیَّ وَصَدَقُوْا فَاَرْسَلَ کُلَّهُمْ

۸۸۹- اخرجه احمد (۳/۴۰۹)، والشافعي في (المسند) (۱/۵۹) کتاب الصلوٰة، باب في الاذان حديث (۱۷۷)، وابو داؤد (۱/۱۳۷) کتاب الصلوٰة، باب کیف الاذان؛ حدیث (۵۰۳)، والنسائي (۲/۵، ۶) کتاب الاذان، باب کیف الاذان؛ حدیث (۶۳۲)، وابن ماجه (۱/۲۳٤-۲۳۵) کتاب الاذان، باب الترجیع في الاذان، حدیث (۷۰۸)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۰)، وابن خزیمة (۱/۱۹٦) رقم (۳۷۹)، وابن حبان رقم (۱٦۸۰)، والبیهقي في (السنن الکبرٰی) (۱/۳۹۳) کتاب الصلوٰة، باب الترجیع في الاذان، وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/٤۳۳-٤۳٤) کتاب الصلوٰة، باب حکایة الاذان حدیث (۵۵۵)، والبغوي في (شرح السنة) (۲/۵۸-۵۹)، کلهم من طریق ابن جریج بهذا الاسناد- وعبد العزیز بن عبد الملك بن ابي محذورة: قال الحافظ في (التقریب) (۱/۵۱۰): مقبول یعني عند المتابعة، والا فلین الحدیث، ومع ذلك فقد صححه ابن خزیمة وابن حبان-

وَحَبَسَنِیْ فَقَالَ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلَاۃِ ۔ فَقُمْتُ وَلَاشَیْءَ اَکْرَہُ اِلَیَّ مِنَ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَمَا یَأْمُرُنِیْ بِہٖ فَقُمْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَاَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) التَّاْذِیْنَ ھُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لِیَ ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ ۔ ثُمَّ قَالَ لِیْ قُلْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ ثُمَّ دَعَانِیْ حِیْنَ قَضَیْتُ التَّاْذِیْنَ وَاَعْطَانِیْ صُرَّۃً فِیْھَا شَیْءٌ مِّنْ فِضَّۃٍ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی نَاصِیَۃِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ ثُمَّ اَمَرَّھَا عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ اَمَرَّ بَیْنَ ثَدْیَیْہِ ثُمَّ عَلٰی کَبِدِہٖ حَتّٰی بَلَغَتْ یَدُہٗ سُرَّۃَ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ وَبَارَكَ عَلَیْكَ ۔ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُرْنِیْ بِالتَّاْذِیْنِ بِمَکَّۃَ ۔فَقَالَ قَدْ اَمَرْتُكَ بِہٖ وَذَھَبَ کُلُّ شَیْءٍ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) مِنْ کَرَاھِیَۃٍ وَّعَادَ ذٰلِكَ کُلُّہٗ مَحَبَّۃً لِلنَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَقَدِمْتُ عَلٰی عَتَّابِ بْنِ اَسِیْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) فَاَذَّنْتُ بِالصَّلَاۃِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ - صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ۔قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ وَّاَخْبَرَنِیْ مَنْ اَدْرَکْتُ مِنْ اٰلِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ عَلٰی نَحْوِ مَا اَخْبَرَنِی ابْنُ مُحَیْرِیْزٍ ۔ھٰذَا حَدِیْثُ الرَّبِیْعِ وَلَفْظُہٗ ۔

☆☆ عبداللہ بن محیریز بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے' جب انہیں شام بھیجا جانے لگا تو یہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: چچا جان! میں شام جانے لگا ہوں' مجھے یہ اندیشہ ہے میں آپ سے آپ کی اذان کے بارے میں دریافت نہیں کرسکوں گا' تو آپ مجھے اس بارے میں بتایئے' تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں کچھ لوگوں کے ساتھ نکلا' ہم حنین کے راستے میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے' راستے میں ہمارا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے) سے سامنا ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان دی' حضرت ابومحذورہ فرماتے ہیں: ہم نے مؤذن کی اذان سنی تو ہم نے بھی بلند آواز میں ان الفاظ کو دہرایا' ہم اُس کا مذاق اُڑا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آواز کو سن لیا' آپ نے ہمیں لینے کے لیے کسی کو بھیجا یہاں تک کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے وہ کون شخص ہے جس کی آواز بلند تھی اور میں نے سنی؟ سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا' انہوں نے ٹھیک کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اُٹھو اور نماز کے لیے اذان دو! میں اُٹھا' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم مجھے دیا تھا' میرے نزدیک اس سے زیادہ ناپسندیدہ اور کوئی چیز نہیں تھی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اذان دینے کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: تم یہ پڑھو:

اَللّٰـہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اسے دوبارہ پڑھو! اور اپنی آواز کو پھیلاؤ' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اب تم یہ پڑھو:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

جب میں نے اذان مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی عطاء کی' جس میں تھوڑی سی چاندی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت ابومحذورہ کی پیشانی پر رکھا' پھر ہاتھ اُن کے چہرے پر پھیرا' اُن کے سینے پر پھیرا' پھرا اُن کے جگر پر پھیرا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی ناف تک پھیرا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اندر برکت نصیب کرے اور تمہارے اوپر برکتیں نازل فرمائے! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے مکہ مکرمہ میں اذان دینے کی اجازت دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں' اس وقت نبی اکرم ﷺ کے لیے میرے مَن میں جتنی بھی ناپسندیدگی تھی وہ سب ختم ہوگئی' اور وہ سب نبی اکرم ﷺ کی محبت میں تبدیل ہو گئی' پھر میں حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' جو نبی اکرم ﷺ کے مقرر کردہ گورنر تھے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اذان دینا شروع کر دی۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سے اسی طرح یہ روایت سنی ہے' جس طرح ابن محیریز نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی' یہ روایت ربیع نامی راوی کی نقل کردہ ہے' اس کے الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مسلم بن خالد مخزومی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''179ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۳۸)(۶۶۶۹)۔

○ عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورۃ جمحی مکی المؤذن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۰/۱)(۴۳۶۱)۔

○ عبداللہ بن محیریز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو الخلاصۃ (۹۸/۲)(۳۸۰۵)۔

اذان کا مفہوم اور اس کی فضیلت

ڈاکٹر وہبہ تحریر کرتے ہیں:

الاذان لغة :الاعلام، ومنه قوله تعالى :(واذان من الله ورسوله الى الناس) (التوبة9/3:) ، اى اعلام (واذّن في الناس بالحج) (الحج22/27:) اى اعلمهم.

وشرعًا :قول مخصوص يعلم به وقت الصلاة المفروضة (1) . او هو الاعلام بوقت الصلاة بالفاظ مخصوصة (2).

مشروعيته وفضله:

دل القرآن والسنة والاجماع على شرعية الاذان؛ لان فيه فضلًا كثيرًا واجرًا عظيمًا.

فمن القرآن :قوله تعالى :(واذا ناديتم الى الصلاة ...) (المائدة5/58:).

ومن السنة :احاديث كثيرة، منها خبر الصحيحين :اذا حضرت الصلاة، فليؤذن لكم احدكم، وليؤمّكم اكبركم (3) ، ودل حديث عبد الله بن زيد على كيفية الاذان المعروف بالرؤيا التى ايده فيها عمر بن الخطاب في حديث طويل، فقال النبي صلّى الله عليه وسلم :انها لرؤيا حق ان شاء الله، فقم مع بلال فالق عليه ما رايت، فانه اندى صوتًا منك (4).

وليس مستند الاذان الرؤيا فقط، بل وافقها نزول الوحي، فقد روى البزار :ان النبي صلّى الله عليه وسلم أُرى ليلة الاسراء ، واسمعه مشاهدة فوق سبع سموات، ثم قدّمه جبريل، فامَّ اهل السماء ، وفيهم آدم ونوح عليهم افضل الصلاة والسلام، فاكمل له الله الشرف على اهل السموات والارض، لكنه حديث غريب، والخبر الصحيح ان بدء الاذان كان بالمدينة كما اخرجه مسلم عن ابن عمر (5) . وعلى هذا كانت رؤيا الاذان في السنة الاولى من الهجرة، وايده النبي صلّى الله عليه وسلم.

(1وفي الاذان ثواب كبير، بدليل قوله صلّى الله عليه وسلم :لو يعلم الناس ما في النداء ، والصف الاول، ثم لم يجدوا الا ان يَسْتهموا عليه، لا ستهموا عليه (6) وقوله عليه السلام :اذا

) مغنى المحتاج 133/1:

(2) نیل الاوطار 31/2:، اللباب شرح الکتاب 62/1: کشاف القناع 266/1.:

(3) من روایۃ مالک بن الحویرث (نیل الاوطار 32/2:).

(4) رواہ احمد وابوداؤد (نیل الاوطار 35/2: ومابعدہا).

(5) انظر نصب الرایۃ 260/1: ومابعدہا.

(6) متفق علیہ عن ابی ہریرۃ، والنداء :ہو الاذان، والصف الاول :یراد بہ المبادرۃ الی الجماعۃ، والاستہام :الاقتراع.

كنت في غنمك او باديتك، فاذنت بالصلاة، فارفع صوتك بالنداء، فانه لا يسمع صوت المؤذن جن ولا انس ولا شيء، الا شهد له يوم القيامة (1).

وفي حديث آخر: المؤذنون اطول الناس اعناقًا يوم القيامة (2).

واعتبر الاذان مع الاقامة عند الشافعي في الاصح والحنابلة افضل من الامامة، لقوله تعالى: (ومن احسن قولًا ممن دعا الى الله وعمل صالحًا) (فصلت41/33:) قالت عائشة: هم المؤذنون، وللاخبار السابقة في فضيلته، ولقوله عليه الصلاة والسلام: الامام ضامن، والمؤذن مؤتمن، اللهم ارشد الائمة، واغفر للمؤذنين (3) والامانة اعلى من الضمان، والمغفرة اعلى من الارشاد، ولم يتوله النبي صلى الله عليه وسلم ولا خلفاؤه لضيق وقتهم عنه (4).

وقال الحنفية: الاقامة والامامة افضل من الاذان؛ لان النبي صلى الله عليه وسلم وخلفاء ه تولوا الامامة، ولم يتولوا الاذان.[1]

لغت میں "اذان" کا مطلب کسی چیز کا اعلان کرنا ہے۔

جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لیے اعلان ہے"۔

ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو"۔

شریعت کی اصطلاح میں اذان سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں جو فرض نماز کا وقت بتانے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں' یا اس سے مراد وہ مخصوص الفاظ ہیں: جن کے ذریعے نماز کے وقت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

اذان کی حجیت کتاب وسنت سے ثابت ہے اور اجماع سے بھی ثابت ہے' اس کی بہت زیادہ فضیلت ہے اور بہت زیادہ اجر ہے' جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور جب تم نماز کے لیے بلاؤ"۔

(یہاں نماز کے لیے بلانے سے مراد اذان دینا ہے' لہٰذا اس کی حجیت قرآن سے ثابت ہوگئی۔)

اس طرح اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں' جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے یہ روایت

(1) اخرجہ البخاری عن ابی سعید الخدری.

(2) رواہ مسلم واحمد وابن ماجہ عن معاویۃ (نیل الاوطار 33/2 ، وفی ابن ماجہ عن ابن عباس مرفوعا: من اذن سبع سنین محتسبا، کتبت لہ براءۃ من النار

(3) رواہ الشافعی واحمد وابو داؤد والترمذی [illegible] ابن حبان وابن خزیمۃ عن ابی ہریرۃ (المصدر السابق) وروی الحاکم باسناد صحیح ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والنجوم والاظلۃ لذکر اللہ

(4) المغنی 403/1 ،کشاف القناع 267/1: مغنی المحتاج 138/1:

[1] راجع الفقه الاسلامي و ادلته' الباب الثاني: الصلاة الفصل الثالث: الاذان والاقامة

نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہے جو عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

اذان کی کیفیت کا تذکرہ' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت سے ہوتا ہے' جس میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' انہوں نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تھا' اور پھر بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید کر دی تھی۔

اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ سچا خواب ہوگا' تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو تم نے خواب میں دیکھا ہے اسے بتاتے جاؤ کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے (اس لیے اذان وہ دے گا)''۔

(تاہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے) اذان کا دارومدار صرف خواب پر نہیں ہے بلکہ اس کے بارے میں اس کی تائید میں وحی بھی نازل ہوئی تھی' جیسا کہ ''مسند بزار'' کی روایت میں یہ بات ہے: نبی اکرم ﷺ نے معراج کی رات اذان سنی' اسی طرح آپ ﷺ کو سات آسمانوں کے اوپر اذان سنوائی گئی' پھر حضرت جبرائیل نے آپ کو آگے کر دیا اور آپ نے آسمان میں سکونت پذیر افراد کو نماز پڑھائی جن میں حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام بھی شامل تھے تو اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان دونوں پر آپ کی عظمت کا سکہ قائم کر دیا۔

(ڈاکٹر وہبہ کہتے ہیں:) یہ روایت غریب ہے۔

صحیح روایت وہ ہے جس کے مطابق اذان کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا تھا' جیسا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس بنیاد پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں' اذان کو خواب میں دیکھنے کا واقعہ ہجرت کے اگلے سال پیش آیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اس خواب کی تائید کر دی تھی۔

اذان دینے میں بہت ثواب پایا جاتا ہے' یہ بھی احادیث میں مذکور ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اگر لوگوں کو اس بات کا پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہو کر (نماز باجماعت ادا کرنے) میں کیا فضیلت ہے تو اگر ان لوگوں کو اس کام کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ بھی کر لیں گے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب تم بکریاں چرا رہے ہو اور جنگل میں موجود ہو تو بلند آواز میں اذان کہہ کر پھر نماز ادا کرو' کیونکہ جو بھی چیز' جو بھی جن' جو بھی انسان اس اذان کی آواز کو سنے گا وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گا''۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:

''قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی''۔

(یعنی وہ بلند تر حیثیت کے حامل ہوں گے)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حنابلہ کے نزدیک اذان دینا اور اقامت کہنا' امامت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے صحیح روایت یہی منقول ہے۔
اس کی دلیل یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اس شخص سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے''۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے' یہ آیت اذان دینے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
اسی طرح پہلے جو احادیث ذکر کی گئی ہیں' ان سے بھی اذان دینے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔
ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار ہوتا ہے' اے اللہ! اماموں کو راہِ راست پر ثابت قدم رکھنا اور اذان دینے والوں سے درگزر کرنا''۔
(علماء یہ کہتے ہیں:) کیونکہ امانت کا درجہ ذمہ داری سے زیادہ ہوتا ہے اور مغفرت راہِ راست پر ثابت قدم رہنے سے اگلا [...]بہ ہے۔ (تو اس لیے اذان دینا امامت کرنے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔)
(لیکن اس پر یہ اشکال پیش کیا جا سکتا ہے' اگر یہ زیادہ فضیلت والا عمل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کو [...]ت کرنے کی بجائے اذان دینی چاہیے تھی' اس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات بیان کی ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ [...] امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے) چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اپنی مصروفیات کی زیادتی اور [...]ت کی تنگی کی وجہ سے خود یہ عمل نہیں کر سکتے تھے' اس لیے ان حضرات نے ایسا نہیں کیا۔
تاہم احناف کے نزدیک امامت کرنے کو زیادہ فضیلت حاصل ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے امامت [...] ہے' اذان نہیں دی۔

890 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ قَالَ وَاَدْرَكْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ [بْ]نِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيْزٍ وَّسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ [اَبِ]يْ مَحْذُوْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَعْنٰى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَّسَمِعْتُهُ يُقِيْمُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ [اَكْ]بَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ [ال]صَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ـ وَاَحْسَبُهُ يَحْكِي الْاِقَامَةَ خَبَرًا كَمَا يَحْكِي الْاَذَانَ.

★★ ربیع بیان کرتے ہیں: امام شافعی نے یہ بات بتائی ہے: میں نے ابراہیم بن عبدالعزیز کو پایا' انہوں نے اُسی [ط]رح اذان دی جس طرح ابن محیریز نے بیان کیا ہے' میں نے انہیں اپنے والد کے حوالے سے' ابن محیریز کے حوالے سے' [حض]رت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے' جیسی ابن

[۸۹۰]-اخرجه الشافعي في (المسند) (۶۱/۱) كتاب الصلوٰة' باب الاذان' حديث (۱۷۷) وفي (الام) (۸۵/۱) ومن طريقه البيهقي في [ال]سنن الكبرٰى) (۳۹۲/۱) كتاب الصلوٰة' باب الترجيع في الاذان' وفي (المعرفة) (۴۲۴/۱) كتاب الصلوٰة' باب حكاية الاذان' حديث [...]-

جریج نے بیان کی ہے میں نے انہیں اقامت کہتے ہوئے سنا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

میرا یہ خیال ہے انہوں نے اس اقامت کو اسی روایت کے طور پر بیان کیا ہے جس طرح انہوں نے اذان کا واقعہ بیان کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورۃ جمحی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۳۹)(۲۳۶)۔

اذان کے بارے میں فقہی اختلافات

اذان کے کلمات کے بارے میں اہلِ علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رشد اندلسی تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في الاذان على اربع صفات مشهورة: احداها تثنية التكبير فيه وتربيع الشهادتين وباقيه مثنى وهو مذهب اهل المدينة مالك وغيره واختار المتاخرون من اصحاب مالك الترجيع وهو ان يثني الشهادتين اولا خفيا ثم يثنيهما مرة ثانية مرفوع الصوت .والصفة الثانية اذان المكيين وبه قال الشافعي وهو تربيع التكبير الاول والشهادتين وتثنية باقي الاذان والصفة الثالثة اذان الكوفيين وهو تربيع التكبير الاول وتثنية باقي الاذان وبه قال ابو حنيفة . والصفة الرابعة اذان البصريين وهو تربيع التكبير الاول وتثليث الشهادتين وحي على الصلاة وحي على الفلاح ويبدا باشهد ان لا اله الا الله حتى يصل الى حي على الفلاح ثم يعيد كذلك مرة ثانية :اعني الاربع كلمات تبعا ثم يعيدهن ثالثة وبه قال الحسن البصري وابن سيرين . والسبب في اختلاف كل واحد من هؤلاء الاربع فرق اختلافُ الآثار في ذلك واختلاف اتصال العمل عند كل واحد منهم وذلك ان المدنيين يحتجون لمذهبهم بالعمل المتصل بذلك في المدينة والمكيون كذلك ايضا يحتجون بالعمل المتصل عندهم بذلك وكذلك الكوفيون والبصريون ولكل واحد منهم آثار تشهد لقوله .اما تثنية التكبير في اوله على مذهب اهل الحجاز فروى من طرق صحاح عن ابي محذورة وعبد الله بن زيد الانصاري وتربيعه ايضا مروى عن ابي محذورة من طرق اخر وعن عبد الله بن زيد .قال الشافعي :وهي زيادات

یجب قبولها مع اتصال العمل بذلك بمكة .واما الترجيع الذى اختاره المتاخرون من اصحاب مالك فروى من طريق ابى قدامة :قال ابو عمر :وابو قدامة عندهم ضعيف .واما الكوفيون فبحديث ابى ليلى وفيه "ان عبد الله بن زيد راى فى المنام رجلا قام على خرم حائط وعليه برداں اخضران فاذن مثنى واقام مثنى وانه اخبر بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بلال فاذن مثنى واقام مثنى "والذى خرجه البخارى فى هذا الباب انما هو من حديث انس فقط وهو "ان بلالا امر ان يشفع الاذان ويوتر الاقامة الا قد قامت الصلاة فانه يثنيها "وخرج مسلم عن ابى محذورة على صفة اذان الحجازين ولمكان هذا التعارض الذى ورد فى الاذان راى احمد بن حنبل وداؤد ان هذه الصفات المختلفة انما وردت على التخيير لا على ايجاب واحدة منها وان الانسان مخير فيها [1]

اذان کے بارے میں چار حوالے سے اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' تکبیر کے کلمات کو دہرانا شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور بقیہ کلمات کو دو دو مرتبہ ادا کرنا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہل مدینہ کے نزدیک یہ اذان دینے کا طریقہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متاخر اصحاب نے ترجیع کو اختیار کیا ہے' یعنی شہادت کے الفاظ کو پہلی مرتبہ پست آواز میں دُہرانا اور دوسری مرتبہ بلند آواز میں ادا کرنا۔

اذان کا دوسرا طریقہ اہل مکہ کا ہے' جس کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا ہے' یعنی پہلی تکبیر اور شہادت کے کلمات کو چار مرتبہ ادا کرنا اور پھر اذان کے بقیہ کلمات کو دو دو مرتبہ ادا کرنا۔

اذان کا تیسرا طریقہ اہل کوفہ کا ہے' یعنی پہلے چار مرتبہ تکبیر کہنا اور پھر اذان کے کلمات کو' دو مرتبہ ادا کرنا' یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔

چوتھا طریقہ اہل بصرہ کا ہے' یعنی پہلی مرتبہ تکبیر کو چار مرتبہ کہنا' پھر اس کے بعد شہادت کے کلمات اور بعد والے کلمات کو تین مرتبہ دہرانا' یعنی مؤذن پہلے ایک مرتبہ شہادت کے کلمات سے لے کر اذان کے آخر تک کلمات کو ادا کر لے' پھر اس کے بعد ان چار جملوں کو دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ دہرائے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ان چاروں مکاتب فکر میں اختلاف کی وجہ احادیث میں منقول ہونے والا فرق اور ان کے نزدیک ان کے علاقوں کے تعامل کا اختلاف ہے۔

اہل مدینہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں مدینہ منورہ کے رواج کو پیش کیا ہے' اہل مکہ نے اپنے ہاں کے رواج کو پیش کیا ہے' کوفہ اور بصرہ والوں کا بھی یہی حال ہے' اور ان میں ہر گروہ کی تائید میں احادیث موجود ہیں۔

[1] بداية المجتهد' كتاب الصلاة الباب الثانى فى معرفة الاذان والاقامة

پہلی تکبیر کو دُہرانے کے بارے میں اہل حجاز کا جو مؤقف ہے وہ مستند اسناد کے ساتھ حضرت ابومحذورہ اور حضرت عبد
بن زید انصاری رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

پہلی تکبیر کو چار مرتبہ دہرانا دوسری اسناد کے ساتھ حضرت ابومحذورہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منق
ہے۔

ان کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے روایت کے الفاظ میں یہ وہ اضافہ ہے جسے قبول کرنا ضروری ہے۔

مزید یہ کہ اہل مکہ کا عمل بھی اس کے مطابق ہے (یعنی ان کا رواج بھی اس کے مطابق ہے)۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے متاخرین اصحاب نے ترجیح کا جو مسلک اختیار کیا ہے وہ ابوقدامہ سے مروی ہے۔

مشہور مالکی فقہی شیخ ابوعمرو بن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

اہل کوفہ کے مسلک کی تائیدی روایت وہ ہے جو ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے منقول ہے جس کے یہ الفاظ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا تھا' ایک آدمی ایک دیوار کی منڈیر پر کھڑا تھا' اس کے جسم پر دو
چادریں تھیں' اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کیے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے' پھر اگلے دن صبح حض
عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا تو حضرت بلال کھڑے ہوئے اور انہوں نے اذان کے کلمات د
مرتبہ ادا کیے اور بعد میں اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے''۔

اس بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث نقل کی ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کل
طاق تعداد میں ادا کریں' البتہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' کا حکم مختلف ہے''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے اہل حجاز کے رواج کی ت
ثابت ہوتی ہے۔

اذان کے کلمات کے سلسلے میں منقول احادیث میں مذکور اس تعارض کی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور
ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رائے پیش کی ہے یہ مختلف صفات ایجاب کے طور پر نہیں ہیں' بلکہ اختیار دینے کے حوالے سے ہیں' ان
بارے میں انسان کو یہ اختیار حاصل ہے (کہ وہ ان میں سے کسی ایک کے مطابق اذان دے)۔

اذان کا حکم

مشہور مالکی فقیہ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في حكم الاذان هل هو واجب او سنة مؤكدة وان كان واجبا فهل هو من فروض الاعيان او من فروض الكفاية ؟ فقيل عن مالك ان الاذان هو فرض على مساجد الجماعات وقيل سنة مؤكدة ولم يره على المنفرد لا فرضا ولا سنة .وقال بعض اهل الظاهر هو واجب على الاعيان .وقال بعضهم :على الجماعة كانت في سفر او في حضر .وقال بعضهم :

في السفر .واتفق الشافعي وابو حنيفة على انه سنة للمنفرد والجماعة الا انه آكد في حق الجماعة .قال ابو عمر :واتفق الكل على انه سنة مؤكدة او فرض على المصري لما ثبت "ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع النداء لم يغر واذا لم يسمعه اغار . "والسبب في اختلافهم معارضة المفهوم من ذلك لظواهر الآثار وذلك انه ثبت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لمالك بن الحويرث ولصاحبه "اذا كنتما في سفر فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما "وكذلك ما روى من اتصال عمله به صلى الله عليه وسلم في الجماعة فمن فهم من هذا الوجوب مطلقا قال انه فرض على الاعيان او على الجماعة وهو الذى حكاه ابن المغلس عن دائود ومن فهم منه الدعاء الى الاجتماع للصلاة قال انه سنة المساجد او فرض في المواضع التي يجتمع اليها الجماعة .فسبب الخلاف هو تردده بين ان يكون قولا من اقاويل الصلاة المختصة بها او يكون المقصود به هو الاجتماع[1]

اذان کے حکم کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے: یہ واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے۔

اگر اس کو لازم قرار دیا جائے تو یہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: ان کے نزدیک جن مساجد میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو وہاں اذان دینا فرض ہے البتہ ان کا دوسرا قول یہ منقول ہے: ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

جو شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو اس کے لیے اذان دینا نہ تو فرض ہے اور نہ ہی سنت ہے۔

بعض اہل ظاہر نے یہ مؤقف پیش کیا ہے یہ واجب عین ہے۔

بعض دیگر حضرات نے یہ مؤقف پیش کیا ہے جب لوگ جماعت کی شکل میں ہوں تو ان پر اذان دینا واجب ہوگا خواہ وہ سفر کی حالت میں ہوں یا قیام کی حالت میں ہوں۔

بعض اہل ظاہر نے صرف سفر کے دوران جماعت کے لیے اذان دینے کو واجب قرار دیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں اس بات پر متفق ہیں اذان دینا تنہا شخص اور زیادہ لوگوں دونوں کے لیے سنت ہے البتہ زیادہ لوگوں کے لیے (یعنی جب انہوں نے باجماعت نماز ادا کرنا ہو) یہ سنت مؤکدہ ہوگا۔

شیخ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے اس بات پر سب کا اتفاق ہے یہ سنت مؤکدہ ہے یا پھر یہ ہے: یہ فرض ہے اس کی دلیل یہ ہے احادیث میں یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ سے اذان کی آواز سنتے تو وہاں حملہ نہیں کرتے تھے اور جب اذان کی آواز نہیں آتی تھی تو وہاں حملہ کر دیتے تھے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے اس بارے میں منقول احادیث کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔

ایک مستند طور پر منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن حویرث اور ان کے ساتھی سے

1 بداية المجتهد 'كتاب الصلاة - القسم الثاني من الفصل الاول من الباب الثاني

یہ فرمایا تھا:

''جب تم سفر کر رہے ہو تو تم دونوں اذان دو اور اقامت کہو اور جو تم میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

اسی طرح یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے' جب ایک سے زیادہ لوگ ساتھ ہوں تو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل یہی رہا ہے۔

جن فقہاء نے ان احادیث سے مطلق طور پر وجوب مراد لیا ہے' انہوں نے یا تو اسے فرضِ عین قرار دیا ہے یا جماعت کے لیے اسے لازم قرار دیا ہے۔

مغلف نے امام داؤد ظاہری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جن فقہاء نے اس سے مراد یہ لیا ہے' لوگوں کو جماعت کے لیے اکٹھا کیا جائے' انہوں نے یہ کہا ہے' یہ ان مسجدوں کے اندر سنت ہے یا ان جگہوں اور مقامات کے لیے سنت ہے جہاں لوگ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں۔

اسی طرح اس اختلاف کا سبب یہ بھی ہے' یہ نماز کے لیے مخصوص احکام کا حصہ قرار دیا جائے گا یا اس کا مقصد صرف لوگوں کو جمع کرنا ہے۔

891- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَطْلُبُهُمْ قَالَ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَقَدْ سَمِعْتُ فِيْ هٰؤُلَاءِ تَاْذِيْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ . فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَاَذَّنَّا كُلُّنَا رَجُلًا رَجُلًا فَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ حِيْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ . فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِيْ وَبَارَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَعَلَّمَنِي الْاَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِي الْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . قَالَ وَعَلَّمَنِي الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا

۸۹۱ اخرجه النسائي (۲/۷) كتاب الاذان: باب الاذان في السفر حديث (۶۳۳) من طريق الحجاج عن ابن جريج بهذا الاسناد واخرجه ابو داؤد (۱/۱۳۶) كتاب الصلوة: باب كيف الاذان؟ حديث (۵۰۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۰) كتاب الصلوة باب الاذان كيف هو؟ وابن خزيمة (۳۸۵) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج به- واخرجه احمد (۳/۴۰۸) وابن خزيمة (۳۸۵) والطحاوي في (شرح المعاني) (۱/۱۳۰) من طريق روح بن عبادة عن ابن جريج عن عثمان بن السائب عن ام عبد الملك بن ابي محذورة عن ابي محذورة فذكره وليس فيه: السائب- وينظر الحديث الآتي لتمام التخريج-

سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ ۔

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین تشریف لے گئے' میں مکہ کے دس آدمیوں کے ساتھ پیچھے گیا۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان لوگوں کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا تو ہم بھی اُٹھ کر اذان دینے لگے' ہم اُن کا مذاق اُڑا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ان لوگوں میں ایسے شخص کی اذان سنی ہے' جس کی آواز بہت اچھی ہے' پھر آپ نے ہمیں بلوایا' پھر ہم میں سے ہر ایک شخص نے الگ الگ اذان دی' میں نے سب سے آخر میں اذان دی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم آگے آؤ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا پھر میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے تین مرتبہ دعا کی' پھر ارشاد فرمایا: جاؤ اور بیت اللہ کے پاس اذان دو' میں نے عرض کی: وہ کیسے؟ یارسول اللہ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کا طریقہ سکھایا' جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے۔ (اذان کے الفاظ یہ تھے):

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

یہ صبح کی پہلی اذان میں الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

حضرت ابومحذورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کے کلمات بھی دو مرتبہ کہنے کا طریقہ تعلیم دیا۔

(اس کے الفاظ یہ ہیں:)

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

ابن جریج بیان کرتے ہیں: یہ تمام روایت مجھے عثمان نامی راوی نے اپنے والد کے حوالے سے' اُس نے عبدالملک کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن سائب، جمحی مکی، مولی ابی محذورہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹)(۶۰)۔

○ سائب جمحی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۴)(۲۲۱۶)۔

892- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلًى لَهُمْ عَنْ اَبِيْهِ السَّائِبِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ قَالَا قَالَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ خَرَجْتُ فِىْ عَشَرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى حُنَيْنٍ وَّهُوَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيْنَا فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ائْتُوْنِىْ بِهٰؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ . فَقَالَ اَذِّنُوْا فَاَذَّنُوْا فَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ فَقَالَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَعَمْ هٰذَا الَّذِىْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ اذْهَبْ فَاَذِّنْ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ اُؤَذِّنَ لِاَهْلِ مَكَّةَ . وَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِىْ وَقَالَ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ارْجِعْ فَاشْهَدْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَىَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا اَذَّنْتَ بِالْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ فَقُلِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ وَاِذَا اَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَسَمِعْتَ . قَالَ فَكَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهٗ وَلَا يُفَرِّقُهَا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَسَحَ عَلَيْهَا.

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دس نوجوانوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے لیے روانہ ہوا' اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک سب سے ناپسندیدہ شخصیت تھے' ہم اُٹھ کر اذان دینے لگے' ہم (دراصل ان لوگوں کا) مذاق اُڑا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لاؤ' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اذان دو! ان لوگوں نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! یہ وہ شخص ہے جس کی میں نے اذان سنی تھی' تم جاؤ اور اہل مکہ کے لیے اذان دیا کرو۔ اور تم عتاب سے کہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے: میں اہل مکہ کے لیے اذان دوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور کہا: تم یہ کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

یہ کلمات دو مرتبہ ہیں'

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تم دوبارہ یہ پڑھو'

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَىَّ عَلَى الصَّلٰوةِ دو مرتبہ

۸۹۲- اخرجه عبد الرزاق (۱/۴۵۷ ۴۵۸) رقم (۱۷۷۹) ومن طريق عبد الرزاق اخرجه ابو داؤد (۱/۱۳۶) كتاب الصلوة' باب كيف الاذان' حديث (۵۰۱) واحمد (۴۰۸/۲) وابن خزيمة (۳۸۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۹۳-۳۹۴) كتاب الصلوة' باب الترجيع في الاذان-

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دومرتبہ

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

جب تم صبح کی پہلی اذان دو تو یہ کہو

اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ

یہ کلمات دو مرتبہ ہیں' جب تم اقامت کہو

تو ان کلمات کو دو مرتبہ کہو' قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ

کیا تم نے بات سن لی ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال نہیں کٹواتے تھے اور وہاں مانگ نہیں نکالتے تھے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ہاتھ پھیرا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد قرظ موذن مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۷۹)(۳۸۹۸)۔

893- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّیْ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْقٰی هٰذَا الْاَذَانَ عَلَيْهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

★★ حضرت ابومحذورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے یہ الفاظ سکھائے تھے:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

۸۹۳–اخرجه الحميدي في (مسنده) كما في (الهداية في تخريج احاديث البداية) (۲/۲۲۹)، ومن طريق الحميدي اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/۴۲۸) كتاب الصلوٰة، باب حكاية الاقامة، حديث (۵۷۹، ۵۸۰)۔

6- باب ذِكْرِ سَعْدِ الْقَرَظِ

باب: حضرت سعد القرظ کا تذکرہ

894- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى قَالَا حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَائِذٍ الْقَرَظِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ وَعَمَّارٌ وَعُمَرُ ابْنَا حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ الْقَرَظِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَذَانَ اَذَانُ بِلَالٍ الَّذِیْ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاِقَامَتُهُ وَهُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّيَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّةً وَّاحِدَةً. قَالَ سَعْدُ بْنُ عَائِذٍ وَّقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا سَعْدُ اِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِيْ فَاَذِّنْ وَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَاْسَهُ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا سَعْدُ اِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِيْ فَاَذِّنْ. قَالَ فَاَذَّنَ سَعْدٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقُبَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَلَمَّا اسْتَاْذَنَ بِلَالٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی الْخُرُوْجِ اِلَى الْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ اِلٰى مَنْ اَدْفَعُ الْاَذَانَ يَا بِلَالُ قَالَ اِلٰى سَعْدٍ فَاِنَّهُ قَدْ اَذَّنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقُبَاءَ فَدَعَا عُمَرُ سَعْدًا فَقَالَ لَهُ الْاَذَانُ اِلَيْكَ وَاِلٰى عَقِبِكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَعْطَاهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَنَزَةَ الَّتِیْ كَانَ يَحْمِلُ بِلَالٌ لِّلنَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ امْشِ بِهَا بَيْنَ يَدَیَّ كَمَا كَانَ بِلَالٌ يَمْشِیْ بِهَا بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى تَرْكُزَهَا بِالْمُصَلّٰى. فَفَعَلَ.

☆☆ عمار بن سعد اپنے والد حضرت سعد القرظ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہے جس کا حکم انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ

۸۹۴- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/ ۳۹٤) كتاب الصلوٰة' باب الترجيع في الاذان' من طريق يعقوب بن سفيان في (المعرفة والتاريخ) (۱/ ۲۸۰ - ۲۸۱): حدثنا ابو بكر الحميدي' به- واخرجه ابن ماجه (۱/ ۲٤۱) كتاب الاذان' باب افراد الاقامة' حديث (۷۳۱) والطبراني في (الصغير) (۲/ ۱٤۲) من طريق هشام بن عمار تنا عبد الرحمن بن سعد بن عمار' ابن سعد القرظ موذن رسول الله صلى الله عليه وسلم ' حدثني ابي عن ابيه عن جده (ان اذان بلال كان مثنى مثنى واقامته مفردة) هكذا مختصراً- وقال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۲٥۲): هذا اسناد ضعيف؛ لضعف اولاد سعد القرظ: عمار' وسعد' وعبد الرحمن-

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

ان کی اقامت کے الفاظ یہ ہیں: اقامت کے الفاظ ایک ایک ہو گئے اسی طرح یہ جملہ بھی ایک مرتبہ کہا جائے گا۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: اے سعد! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو تم اذان دے دیا کرو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا اور ارشاد فرمایا: اے سعد! اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے! جب تم بلال کو میرے ساتھ نہ دیکھو تو اذان دے دیا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قباء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین مرتبہ اذان دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (اس وقت کے خلیفہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے بلال! اب میں اذان کا کام کس کے سپرد کروں؟ تو انہوں نے جواب دیا: سعد کے کیونکہ انہوں نے قباء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اذان دینے کا کام تمہارے سپرد ہے اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کے سپرد ہو گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ نیزہ عطاء کیا جسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اُٹھا کر لے جایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم اسے لے کر میرے آگے چلا کرو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلا کرتے تھے اور اسے عید گاہ میں گاڑ دیا کرتے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد القرظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۸۲/۴) (۴۵۵۵)۔

○ عمار بن حفص بن عمر بن سعد قرظ المؤذن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵) (۵۹۹۰)۔

○ عمار بن سعد مؤذن، عن ابی عبیدۃ بن محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۹۹/۵) (۵۹۹۴)۔

اذان کا حکم

اذان کے حکم پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ نے یہ بات تحریر کی ہے:

الاذان والاقامة عند الجمهور (غير الحنابلة) ومنهم الخرقي الحنبلي :سنة مؤكدة للرجال جماعة في كل مسجد للصلوات الخمس والجمعة، دون غيرها، كالعيد والكسوف والتراويح

وصلاة الجنازة، ويقال فيها عند ادائها جماعة :الصلاة جامعة لما روى البخاري ومسلم عن عبد الله بن عمرو وقال :لما انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلّى الله عليه وسلم، نودي: الصلاة جامعةٌ [1]

اما الاذان والاقامة، فلان المقصود منهما الاعلام بدخول وقت الصلاة المفروضة، والقيام اليها. ولاتسن للنافلة والمنذورة .ودليلهم على السنية الحديث السابق :لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول، لاستهموا عليه ولانه صلّى الله عليه وسلم لم يأمر بهما في حديث الاعرابي، مع ذكر الوضوء والاستقبال واركان الصلاة .وبناء عليه :لم يأثم اهل بلدة بالاجتماع على ترك الاذان اذا قام به غيرهم ولم يضربوا ولم يحبسوا.

واضاف الشافعية والمالكية انه يستحب الاقامة وحدها لا الاذان للمراة او جماعة النساء، منعًا من خوف الفتنة برفع المراة الصوت به .وقال الحنفية :انه تكره الاقامة كالاذان للنساء، لما روى عن انس وابن عمر من كراهتها لهن، ولان مبنى حالهن على الستر، ورفع صوتهن حرام.

جمہور فقہاء کے نزدیک اذان اور اقامت' پانچوں نمازوں کے لیے اور جمعہ کے دن باجماعت نماز کے لیے' مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔

جبکہ دوسری نمازوں جیسے نمازِ عید' سورج گرہن کی نماز' نمازِ تراویح یا نمازِ جنازہ کے' لیے اذان نہیں دی جائے گی' البتہ ان مواقع پر اعلان کیا جاسکتا ہے' جیسے یہ کہا جاسکتا ہے (نماز ہونے والی ہے)۔

اس کی دلیل یہ ہے' صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوگیا تو یہ اعلان کیا گیا: نماز ہونے والی ہے''۔

جہاں تک اذان اور اقامت کا تعلق ہے تو اس کا بنیادی مقصد یہ ہے' فرض نماز کا وقت شروع ہونے اور فرض نماز کی جماعت کا وقت قریب ہونے کے بارے میں اعلان کیا جائے۔ اس لیے نفل نماز یا نذر (یعنی منت) کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جائے گی اور اقامت نہیں کی جائے گی۔

اذان اور اقامت کے مسنون ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے' جو پہلے ذکر کی جاچکی ہے' یعنی اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہوکر (نماز باجماعت ادا کرنا) کی فضیلت کا پتہ چل جائے اور اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ یہ بھی کرلیں گے۔

اسی طرح ایک دیہاتی کے بارے میں منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضو کرنے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے اور نماز ادا کرنے کے ارکان کی تعلیم دی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اذان دینے یا اقامت کہنے کے بارے میں نہیں فرمایا۔

(1) فتح القدیر 167/1، 172، 178، الدر المختار 356/1:، البدائع 146/1: وما بعدہا، اللباب 62/1-63:، الشرح الصغیر 133/1: وما بعدہا، المہذب 55/1:، بدایۃ المجتہد 103/1 :، نہایۃ المحتاج 300/1:، المجموع 3: 8:، 131.

یہی وجہ ہے' اگر شہر کے سارے لوگ مل کے اذان دینا چھوڑ دیں' لیکن وہ دیگر اسلامی فرائض اور احکام اور اعمال کو سرانجام دیتے ہوں تو ان کو تعزیر کے طور پر مارا نہیں جائے گا اور قید نہیں کیا جائے گا۔

فقہاء شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک خواتین کے لیے صرف اقامت کہنا مستحب ہے۔ اذان دینے کا حکم ان کے لیے نہیں ہے' خواہ اکیلی خاتون ہو یا ایک سے زیادہ خواتین ہوں' اس کی وجہ یہ ہے: خاتون کی آواز بلند کرنے کے نتیجے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

احناف﷭ اس بات کے قائل ہیں' خواتین کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں مکروہ ہیں۔

کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے خواتین کے لیے اذان دینے اور اقامت کہنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ویسے بھی خواتین کے لیے پردے کا اہتمام ضروری ہے اور ان کا آواز بلند کرنا جائز نہیں ہے۔[1]

7- باب ذِكْرِ الْاِقَامَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهَا

باب: اقامت کا تذکرہ' اس بارے میں روایات کا اختلاف

895- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَدْرَكْتُ جَدِّىْ وَاَبِىْ وَاَهْلِىْ يُقِيْمُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ ابراہیم بن عبدالعزیز یہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے جدامجد' اپنے والد اور اپنے دیگر رشتہ داروں کو یہ کہتے ہوئے پایا ہے: وہ ان الفاظ میں اقامت پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

اقامت کے بارے میں فقہی اختلافات

علامہ ابن رُشد﷫ بیان کرتے ہیں:

اختلفوا في الاقامة في موضعين في حكمها وفي صفتها .اما حكمها فانها عند فقهاء الامصار في حق الاعيان والجماعات سنة مؤكدة اكثر من الاذان وهي عند اهل الظاهر فرض ولا ادری هل هي فرض عندهم على الاطلاق او فرض من فروض الصلاة ؟ والفرق بينهما ان على القول

[1] الفقه الاسلامي وادلته

895- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (٤٣٨/١) كتاب الصلوة' باب حكاية الاقامة' حديث (٥٧٩): اخبرنا ابو سعيد الاسفرائيني' اخبرنا ابو بكر البربهاري' حدثنا بشر بن موسى' به-

الاول لا تبطل الصلاة بتركها .وعلى الثاني تبطل .وقال ابن كنانة من اصحاب مالك :من تركها عامدا بطلت صلاته .وسبب هذا الاختلاف اختلافهم هل هي من الافعال التي وردت بيانا لمجمل الامر بالصلاة فيحمل على الوجوب لقوله عليه الصلاة والسلام "صلوا كما رايتموني اصلي "ام هي من الافعال التي تحمل على الندب ؟ وظاهر حديث مالك بن الحويرثؓ يوجب كونها فرضا اما في الجماعة واما على المنفرد .واما صفة الاقامة فانها عند مالك والشافعي .اما التكبير الذي في اولها فمثنى .واما ما بعد ذلك فمرة واحدة الا قوله قد قامت الصلاة فانها عند مالك مرة واحدة وعند الشافعي مرتين .واما الحنفية فان الاقامة عندهم مثنى مثنى وخير احمد بن حنبل بين الافراد والتثنية على رايه في التخيير في النداء .

وسبب الاختلاف تعارض حديث انس في هذا المعنى وحديث ابي ليلى المتقدم وذلك ان في حديث انس الثابت امر بلال ان يشفع الاذان ويفرد الاقامة الا قد قامت الصلاة .وفي حديث ابي ليلى انه عليه الصلاة والسلام امر بلالا فاذن مثنى واقام مثنى .والجمهور انه ليس على النساء اذان ولا اقامة .وقال مالك :ان اقمن فحسن وقال الشافعي :ان اذن واقمن فحسن وقال اسحاق :ان عليهن الاذان والاقامة .وروى عن عائشة انها كانت تؤذن وتقيم فيما ذكره ابن المنذر والخلاف آيل الى هل تؤم المراة او لا تؤم ؟ وقيل الاصل انها في معنى الرجل في كل عبادة الا ان يقوم الدليل على تخصيصها ام في بعضها هي كذلك وفي بعضها يطلب الدليل ؟

اقامت کے حوالے سے دو چیزوں میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' ایک یہ کہ اس کا حکم کیا ہے' دوسرا یہ کہ اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

اس کے حکم کے بارے میں فقہاء کی یہ رائے ہے' آدمی تنہا ہو یا جماعت کی شکل میں ہوں' اذان کے مقابلے میں اقامت کہنا زیادہ مؤکد سنت ہے۔

اہل ظاہر نے اسے فرض قرار دیا ہے' البتہ ہمیں یہ علم نہیں ہو سکا' اہل ظاہر کے نزدیک یہ مطلق طور پر ایک فرض ہے یا نماز کے فرائض میں شامل ایک فرض ہے۔

ان دونوں کے درمیان فرق اس اعتبار سے ہوگا' اگر پہلا قول مراد لیا جائے تو اقامت نہ کہنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی' لیکن اگر دوسرے مؤقف کو اختیار کیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے شیخ ابن کنانہ نے یہ بات کہی ہے: جو شخص جان بوجھ کر اقامت نہیں کہتا' اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اہل علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کیا اقامت ان افعال میں شامل ہے جو نماز کے حکم کی اجمال کی وضاحت کے لیے منقول ہوئے ہیں' تو یوں اسے وجوب پر محمول کیا جائے کیونکہ یہ نبی

اکرم ﷺ کا حکم ہے:

''تم اسی طرح نماز ادا کرو، جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

یا پھر اقامت کو ان افعال میں سے ایک قرار دیا جائے جنہیں استحباب پر محمول کی گیا ہے۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کا ظاہری مفہوم یہی ہے' چاہے انسان اکیلا ہو یا جماعت کی شکل میں ہو' اقامت کو ہر ایک کے لیے لازم قرار دیا جائے۔

اقامت کے طریقے کے بارے میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے' پہلی تکبیر دو دو مرتبہ کہی جائے گی' اس کے بعد کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کیے جائیں گے' صرف قد قامت الصلوٰۃ کے کلمات کو دو مرتبہ ادا کیا جائے گا' البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کلمے کو بھی ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا' لیکن امام شافعی کے نزدیک دو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اختیار دیا ہے' آدمی چاہے تو ایک مرتبہ ادا کرے' چاہے تو دو مرتبہ ادا کرے' جس طرح اذان کے بارے میں بھی ان کی یہی رائے ہے (مختلف طریقوں میں سے کسی بھی طریقے کے مطابق اذان دینے کا انسان کو اختیار ہے)۔

اس اختلاف کا سبب وہ روایت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور وہ روایت ہے جو حضرت ابویعلیٰ کے حوالے سے منقول ہے' جن میں بظاہر تعارض پایا جاتا ہے (جو اس سے پہلے ذکر کی جاچکی ہیں)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ ادا کریں' البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کا حکم مختلف ہے''۔

جبکہ حضرت ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات کو دو' دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو بھی دو' دو مرتبہ ادا کریں''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں' خواتین پر اذان دینا' یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر وہ اقامت کہہ لیتی ہیں تو یہ بہتر ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رائے پیش کی ہے: اگر وہ اذان دیں اور اقامت بھی کہہ لیں تو یہ بہتر ہوگا۔

امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: ان پر اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں لازم ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ اذان بھی دیتی تھی اور اقامت بھی کہا کرتی تھی' جیسا کہ شیخ ابن منذر نے اس کو روایت کیا ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی اصول یہ ہے' کیا کوئی خاتون امامت کرسکتی ہے یا نہیں کرسکتی ہے؟

اس بارے میں یہ بات کہی گئی اصول تو یہ ہے' وہ ہر عبادت میں مرد کے حکم میں ہے' ماسوائے ان احکام کے' جس میں

تخصیص موجود ہو یا کوئی دلیل موجود ہو یا وہ بعض عبادات میں اسی طرح ہو گی اور بعض میں دلیل طلب کی جائے گی۔

896- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَعَا اَبَا مَحْذُورَةَ فَعَلَّمَهُ الْاَذَانَ وَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ فِي مَحَارِيبِ مَكَّةَ اللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ اَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ وَاَمَرَهُ اَنْ يُقِيمَ وَاحِدَةً وَّاحِدَةً۔

☆☆ ابراہیم بن ابومحذورہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابومحذورہ کو بلایا اور انہیں اذان دینے کا طریقہ تعلیم دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ مکہ میں اذان دیں، جس میں اللہ اکبر دو مرتبہ اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن حسن بن زیاد بن صالح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''279ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۴/۷)(۳۶۳۶)۔

○ یزید بن عبدالعزیز بن سیاہ- اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۸/۲)(۲۹۱)۔

897- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ دَعْلَجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ الرَّازِيُّ اَخْبَرَنِي اَبُو الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ مَكْحُولٍ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا مَحْذُورَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ الْاَذَانُ اللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ اَكْبَرُ اللَّهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ

۸۹۷- اخرجه ابو داؤد (۱۳۷/۱) كتاب الصلوة باب كيف الاذان؛ حديث (۵۰۲) والنسائي (۴/۲-۵) كتاب الاذان باب بدء الاذان، والترمذي (۳۶۷/۱) كتاب الصلوة باب ما جاء في الترجيع في الاذان حديث (۱۹۲) وابن ماجه (۲۳۵/۱) كتاب الاذان: باب الترجيع في الاذان حديث (۷۰۹) واحمد (۴۰۸/۳- ۴۰۹) و (۴۰۱/۶) وابو عوانة (۳۳۰/۱) وابو داؤد الطيالسي (۷۹/۱ منحة) رقم (۳۳۲) والدارمي (۲۷۱/۱) كتاب الصلوة باب الترجيع في الاذان وابن ابي شيبة (۲۰۲/۱) وابن خزيمة (۱۹۵/۱) رقم (۳۷۷) وابن حبان (۱۶۸۱) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۶۲) والدولابي في (الكنى) (۵۲/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۰/۱، ۱۳۵) والطبراني في (الكبير) (۲۰۳/۱) رقم (۶۷۲۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۱۶/۱) كتاب الصلوة باب من قال بتثنية الاقامة وترجيع الاذان وابو نعيم في (الحلية) (۱۴۷/۵) وابن حزم في (المحلى) (۱۵۰/۳) كلهم من طريق همام بن يحيى بهذا الاسناد وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح وصححه ابن خزيمة وابن حبان- واخرجه مسلم (۲۸۷/۱) كتاب الصلوة باب صفة الاذان حديث (۶/۳۷۹)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِقَامَةُ هٰكَذَا مَثْنٰی مَثْنٰی لَا يَعُوْدُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اقامت کے انیس کلمات سکھائے تھے' اذان کے الفاظ یہ ہیں:

اسی طرح اقامت کے الفاظ دومرتبہ ادا کیے جائیں گے اور اور دہرائے نہیں جائیں گے۔

898- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَبُوْ بَدْرٍ حَدَّثَنِي الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَاَذَّنْتُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ حُنَيْنٍ الْفَجْرَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْحِقْ فِيْهَا الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کم سن لڑکا تھا' میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے فجر کی اذان دی' یہ حنین کا واقعہ ہے' جب میں ان کلمات پر پہنچا' "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ " تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں یہ جملہ شامل کرلو: "اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" (نماز نیند سے بہتر ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عباس بن احمد بن منصور بن اسماعیل، ابوحسن صوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "322ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۲۸/۴)۔

○ عباد بن ولید بن خالد غبری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "258ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۸۳)(۳۱۶۸)۔

○ ابوبکر بن عیاش تحتانیہ ومعجمہ، ابن سالم، اسدی کوفی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "194ھ" کے آس پاس ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۹۹/۲)(۲۵)۔

۸۹۸- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۷/۱) كتاب الصلوٰة: باب قول المؤذن في اذان الصبح: الصلوٰة خير من النوم والطبراني في (الكبير) (۲۰۹/۷) رقم (۶۷۳۹) وابو نعيم في (الحلية) (۲۰۹/۸-۲۱۰) من طريق ابي بكر بن عياش بهذا الاسناد- وقال ابو نعيم: لم يروه عن عبد العزيز الا ابو بكر' فيما اعلم-

اَلصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنے کا حکم

واختلفوا فی قول المؤذن فی صلاۃ الصبح الصلاۃ خیر من النوم ھل یقال فیھا ام لا ؟ فذھب الجمھور الی انہ یقال ذلک فیھا .وقال آخرون :انہ لا یقال لانہ لیس من الاذان المسنون وبہ قال الشافعی .وسبب اختلافھم اختلافھم ھل قیل ذلک فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ؟ او انما قیل فی زمان عمر ؟!

فجر کی نماز میں یہ کلمہ (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنے کے بارے میں بھی فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے' اسے ادا کیا جائے گا یا نہیں۔

جمہور فقہاء نے اسے جائز قرار دیا ہے۔

کچھ اہل علم نے یہ رائے پیش کی ہے' اس کلمے کو نہ کہا جائے کیونکہ وہ مسنون اذان کا حصہ نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اختلاف کا سبب یہ ہے' یہ کلمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا جانے لگا تھا' یا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس کا آغاز ہوا تھا۔

899- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ يَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادٰى بِهَا فَكَلَّمُوْهُ يَوْمًا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بُوْقًا مِثْلَ بُوْقِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَا تَبْعَثُوْنَ رِجَالًا يُنَادُوْنَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو نماز کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے تھے' انہیں اس کے لیے (باقاعدہ طور پر) بلایا نہیں جاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی تو کسی نے کہا: تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجایا کرو' کچھ نے کہا: یہودیوں کی طرح بوق بجایا کرو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم لوگ کچھ لوگوں کو بھیجتے کیوں نہیں؟ تاکہ وہ نماز کے لیے اعلان کر دیا کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

بدایۃ المجتہد' کتاب الصلاۃ الباب الثانی فی معرفۃ الاذان والاقامۃ

۸۹۹-اخرجہ البخاری (۲/۲۷۸) کتاب الاذان: باب بدء الاذان' حدیث (۶۰۴) ومسلم (۱/۲۸۵) کتاب الصلوۃ: باب بدء الاذان' حدیث (۱/۳۷۷)' واحمد (۲/۱۴۸) من طریق عبد الرزاق' وھو فی مصنفہ (۱/۴۵۶-۴۵۷) رقم (۱۷۷۶) بھذا الاسناد- واخرجہ الترمذی (۱/۳۶۲-۳۶۳) کتاب الصلوۃ: باب ما جاء فی بدء الاذان' حدیث (۱۹۰) والنسائی (۲/۲) کتاب الاذان: باب بدء الاذان' حدیث (۶۲۶) وابن خزیمۃ (۳۶۱) من طریق حجاج بن محمد عن ابن جریج' بہ- وقال الترمذی: ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر' واخرجہ مسلم (۱/۲۸۵) کتاب الصلوۃ: باب بدء الاذان' حدیث (۱/۳۷۷) واحمد (۲/۱۴۸) من طریق محمد بن بکر عن ابن جریج بہ- واخرجہ ابن خزیمۃ (۳۶۱) من طریق ابی عاصم عن ابن جریج بھذا الاسناد-

بلال! تم اُٹھو اور اذان دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''257ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۳۴۵)(۸۴۸)۔

900- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي الْحَارِثَ بْنَ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَهُ يَا اَبَا مَحْذُوْرَةَ ثَنِّ الْاُوْلٰى مِنَ الْاَذَانِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ وَّقُلْ فِي الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ.

★★ عبدالملک اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابومحذورہ ہر نماز کی اذان میں کلمات دو مرتبہ پڑھو۔ اور صبح کی اذان میں کہو ''نماز نیند سے بہتر ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن ابراہیم واسطی، نزیل بغداد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''274ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸۹)(۴۷۴۰)۔

901- حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ اَنَّ مَكْحُوْلًا حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاَذَانَ تِسْعَةَ عَشَرَ كَلِمَةً بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً

★★ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اذان کے انیس کلمات سکھائے تھے' یہ مکہ فتح ہونے کے بعد کی بات ہے' جب کہ اقامت کے سترہ کلمات تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالغافر بن سلامۃ بن احمد بن عبدالغافر بن سلامۃ بن ازہر۔ ان کا انتقال ''303ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۱۳۶)(۵۸۲۹)۔

○ محمد بن عوف بن سفیان طائی، ابوجعفر حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''274ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۹۷)(۵۹۹)۔

902- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ مُؤَذِّنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهٗ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھنے کی ہدایت کی تھی۔

903- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ التُّبَّعِیُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَاْمُرُنَا اَنْ نُرَتِّلَ الْاَذَانَ وَنَحْذِفَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہدایت کیا کرتے تھے: ہم اذان ٹھہر ٹھہر کر دیا کریں اور اقامت کے کلمات تیزی سے ادا کیا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن حکم بن کثیر عرنی ابواحمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''280ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۱۶)(۱۱)۔

○ عمران بن مسلم جعفی کوفی الاعمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۸۴)(۷۴۱)۔

904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جَاءَ نَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْذِمْ .رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَةُ عَنْ مَرْحُوْمٍ .

☆☆ بیت المقدس کے مؤذن ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر دو جب تم اقامت کہو تو تیزی سے کہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مرحوم بن عبد العزیز بن مہران عطار اموی، ابومحمد بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''188ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۷) (۹۹۷)۔

905- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مُؤَذِّنٌ يُطَرِّبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْأَذَانُ سَمْحٌ سَهْلٌ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَهْلًا سَمْحًا وَّإِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مؤذن تھا' جو تیزی سے اذان دیتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان نرمی اور آسانی کا راستہ ہے' اگر تم نے نرمی اور آسانی کے ساتھ اذان دینی ہے' تو ٹھیک ہے ورنہ نہ دیا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن معبد بن شداد رقی، نزیل مصر، فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۴۴)۔

○ اسحاق بن ابویحییٰ کعبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱/۶۵)۔

906- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُمِرَ أَبُوْ

۹۰۵- اخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۱/۱۳۷): حدثنا مكحول ببيروت' ثنا يونس بن عبد الاعلى عن علي بن معبد بهذا الاسناد' ومن طريق ابن حبان اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۲/۸۷) قال ابن حبان: (و ليس لهذا الحديث اصل من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ' وقال: اسحاق بن ابي يحيى الكعبي يروي عن ابن جريج' يروي عنه علي بن معبد' ينفرد عن الثقات بما ليس من حديث الاثبات' وياتي عن الائمة المرضيين ما هو من حديث الضعفاء والكذابين' لا يحل الاحتجاج به' ولا الرواية عنه الا على سبيل الاعتبار)- اه- قال السيوطي في (اللالي المصنوعة) (۲/۱۱): (ورجع ابن حبان' وذكره في الثقات)- قلت: لم يرجع ابن حبان' لكنه غفل: فذكره في (الثقات) واسحاق له ترجمة مظلمة في (الميزان) (۱/۳۶۰) واورد له الذهبي (۱/۳۶۱) هذا الحديث من اوابده- وقال ابن حبة: (يروي نحو عشرة احاديث مناكير)-

۹۰۶- اسناده ضعيف جدا: خالد بن عبد الرحمن بن خالد بن سلمة المخزومي: قال البخاري: ذاهب الحديث- وقال ابو حاتم: تركوا حديثه- وقال الحافظ ابن حجر: متروك- ينظر: (الميزان) (۲/۴۱۶) و(التقريب) (۱/۲۱۵)-

مَحْذُوْرَةَ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ وَيَسْتَدِيْرَ فِیْ اِقَامَتِهٖ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی گئی تھی: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں اقامت کہتے ہوئے دائیں بائیں مڑکر پکاریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۵۵/۴)۔

○ خالد بن عبدالرحمٰن بن خالد بن سلمۃ مخزومی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے، یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''212ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۵/۱)۔

○ کامل بن علاء تمیمی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۱/۲)۔

907- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِیُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الصَّيَّادُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن مغیرۃ صیاد، ابوعثمان مصیصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''220ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۶/۱)۔

908- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۹۰۷- اخرجه ابو عوانة في (المسند) (۳۲۹/۱) من طريق سعيد بن المغيرة بن الصياد بهذا الاسناد- قال الحافظ في (التلخيص) (۱/...) (واظن سعيدا وهم فيه)- قلت: ولبيان هذا الوهم ينظر: تخريج الحديث الآتي-

اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمُثَنّٰی یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةً غَیْرَ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ کَانَ اِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَیْنِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ ہوتے تھے البتہ جب مؤذن ”قد قامت الصلوٰۃ“ پڑھتا تھا تو اُسے دو مرتبہ پڑھتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابراہیم بن مسلم بن مہران بن مثنی المؤذن، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”صدوق“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”ساتویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۴۱/۲)۔

○ مسلم بن مثنی، (اور ایک قول کے مطابق:) ابن مہران بن مثنی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ”ثقہ“ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ”پانچویں طبقے“ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ”تقریب التہذیب“ از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۴۶/۲)۔

909- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں، البتہ ”قد قامت الصلوٰۃ“ (دو مرتبہ پڑھیں)۔

۹۰۸- اخرجه ابو داؤد (۱۴۱/۱) کتاب الصلوة: باب في الاقامة: حديث (۵۱۰)، والنسائي (۳/۲) کتاب الاذان: باب تثنية الاذان: حديث (۶۲۸)، واحمد (۸۵/۲، ۸۷)، وابن خزيمة (۱۹۳/۱) رقم (۳۷۴)، وابو داؤد الطيالسي (۷۹/۱- منحة) رقم (۳۳۶)، والدارمي (۲۷۰/۱) کتاب الصلوة: باب الاذان مثنى مثنى، والحاكم (۱۹۷/۱- ۱۹۸)، وابن حبان (۱۶۷۴، ۱۶۷۷)، والدولابي في (الكنى) (۱۰۶/۲)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۱۳/۱) کتاب الصلوة: باب تثنية قوله: (قد قامت الصلوة)، وفي (السنن الصغرى) (۱۰۰/۱) کتاب الصلوة: باب السنة في الاذان والاقامة للصلوة المكتوبة: حديث (۲۵۶/۱۴۴)، وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۴۲/۱) کتاب الصلوة: باب حكاية الاقامة: حديث (۵۸۹)، والبغوي في (شرح السنة) (۵۷/۲- بتحقيقنا)، كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد- صححه ابن خزيمة وابن حبان- وقال الحاكم: صحيح الاسناد: فان ابا جعفر هذا: عمير بن يزيد بن حبيب الخطمي، ووافقه الذهبي- قلت: قد وهما في ذلك- اي: تحديد ابي جعفر المؤذن- وقد نبه على هذا الوهم الحافظ في (التلخيص) (۲۰۴/۱)- وقد عين ابن حبان اسمه، وقال: ابو جعفر هذا هو امام مسجد الانصار بالكوفة، اسمه: محمد بن مسلم بن مهران بن المثنى- وابو المثنى اسمه: مسلم بن المثنى-

۹۰۹- اخرجه البخاري (۲۸۴/۲) کتاب الاذان: باب الاذان: باب الاذان مثنى مثنى: حديث (۶۰۵)، وابو داؤد (۱۴۱/۱) کتاب الصلوة: باب في الاقامة: حديث (۵۰۸)، والدارمي (۲۷۱/۱) کتاب الصلوة: باب الاذان مثنى مثنى والاقامة مرة، وابو عوانة (۳۲۷/۱)، وابن خزيمة (۱۹۴/۱) رقم (۳۷۶)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۳/۱)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۱۲/۱- ۴۱۳) کتاب الصلوة: باب افراد الاقامة، وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۴۰/۱) کتاب الصلوة: باب حكاية الاقامة: حديث (۵۸۵)، وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۶۰)، كلهم من طريق حماد بن زيد بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن حرب ازدی واشحی بصری، القاضی بمکۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''224ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۲۲)۔

○ سماک بن عطیہ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۳۲)۔

910- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُثَنِّى الْاَذَانَ وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ اِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھا کرتے تھے' البتہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' (دو مرتبہ پڑھا کرتے تھے)۔

911- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد پڑھیں۔

912- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھے۔

---

۹۱۰ اخرجه ابو عوانة (۱/۳۲۸) وابن خزيمة (۱/۱۹٤) رقم (۳۷۵) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/٤۱۳) كتاب الصلوة' باب تثنية قوله: (قد قامت الصلوة) وافراد ما قبلها' والبغوي في (شرح السنة) (۲/۵٦) كلهم من طريق عبد الرزاق' وهو في (المصنف) (۱۷۹٤) بهذا الاسناد-

۹۱۱ اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۹) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۲) كتاب الصلوة' باب الاقامة' كيف هي؟ من طريق هشيم بهذا الاسناد-

۹۱۲ اخرجه مسلم (۲/۲۳۷ الابي) كتاب الصلوة' باب الامر بشفع الاذان' وايتار الاقامة' حديث (۵/۳۷۸) والنسائي (۲/۳) كتاب الاذان' باب تثنية الاذان' واحمد (۲/۱۰۳) وابو عوانة (۱/۳۲۸) والبيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/٤۳۹) كتاب الصلوة' باب حكاية الاقامة' حديث (۵۸۲) كلهم من طريق عبد الوهاب بهذا الاسناد-

واخرجه الترمذي (۱/۳٦۹-۳۷۰) كتاب الصلوة' باب ما جاء في افراد الاقامة' حديث (۱۹۳) (حدثنا قتيبة بن سعيد' ثنا عبد الوهاب الثقفي ويزيد بن زريع عن خالد الحذاء عن ابي قلابة عن انس' به- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن (دینار، ابوعبدالرحمٰن نسائی، (یہ صحاح ستہ کی پانچویں کتاب سنن نسائی کے مؤلف ہیں) علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''303ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶/۱)۔

913- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

914- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ كُسَيْبِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حماد بن سفیان، ابوعبدالرحمٰن کوفی قرشی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''297ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲۴/۴)۔

○ حسن بن حماد بن کسیب حضرمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''241ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۵/۱)۔

○ اسماعیل بن ابراہیم الاحول، ابویحییٰ تیمی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد

۹۱۳- اخرجه البيهقي في (السنن الصغرى) (۹۹/۱) كتاب الصلوة: باب السنة في الاذان والاقامة للصلوة المكتوبة: حديث (۲۵۵ / ۱۴۳) وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۴۰/۱) كتاب الصلوة: باب حكاية الاقامة: حديث (۵۸۲): اخبرنا ابو عبد الله الحافظ: حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب: حدثنا العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- وينظر: تخريج الحديث السابق-

۹۱۴- اخرجه البخاري (۲۸۶/۲) كتاب الاذان: باب الاقامة واحدة الا قوله: (قد قامت الصلوة: حديث (۶۰۷) ومسلم (۲ / ۲۲۵ الابي) كتاب الصلوة: باب الامر بشفع الاذان وايتار الاقامة: حديث (۳۷۸/۲) واحمد (۱۸۹/۳) وابو داؤد (۱۴۱/۱) كتاب الصلوة: باب في الاقامة: حديث (۵۰۹) وابو عوانة (۳۲۸/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۳/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۴۱۳/۱) كتاب الصلوة: باب افراد الاقامة: كلهم من طريق اسماعيل بن ابراهيم بن علية بهذا الاسناد-

بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/٦٦)۔

915- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِیْعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِلَالٌ یُثَنِّی الْاَذَانَ وَیُوْتِرُ الْاِقَامَةَ اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دومرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ پڑھا کرتے تھے' البتہ "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ (دومرتبہ پڑھا کرتے تھے)۔

916- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِیٍّ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّیْثِ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَةَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا: وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن جبلۃ ابن ابو رواد عتکی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "221" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۳۲)۔

○ خارجۃ بن مصعب بن خارجۃ' ابو حجاج' سرخسی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "168ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۱۰)۔

917- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ

۹۱٦- للحدیث انس طرق اخری لم یتعرض لها المصنف: فاخرجه مسلم (۲/۲۳۷- الابی) کتاب الصلوٰة: باب الامر بشفع الاذان وایتار الاقامة' حدیث (۵/۲۷۸) وابو یعلی (۲۸۰۸) والبیهقی فی (السنن الکبری) (۱/۴۱۲) من طریق عبد الوارث بن سعید عن ایوب عن ابی قلابة عن انس به- واخرجه ابو داؤد (۱/۱٦۱) کتاب الصلوٰة: باب فی الاقامة' حدیث (۵۰۸) وابو یعلی (۲۷۹۲) وابو عوانة (۱/۳۲۷) من طریق وهیب عن ایوب' به- واخرجه ابو عوانة (۱/۳۲۷-۳۲۸) وابن حبان (۱٦۷۵) من طریق شعبة عن ایوب' به- واخرجه الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۱۳۲) من طریق عبید الله بن عمرو الجزری عن ایوب' به-

۹۱۷ اخرجه الحاکم (۱/۲۰۵) ومن طریقه البیهقی فی (السنن الکبری) (۱/۴۳۲) کتاب الصلوٰة: باب الترغیب فی الاذان' من طریق ابی طاهر وابی الربیع قالا: ثنا ابن وهب...... به' قلت: وهذا اسناد رجاله رجال الصحیح' خلا عبد الله بن لهیعة: فقد استشهد به مسلم- کذا قال الحاکم' ووافقه الذهبی- لکن هذا الحدیث من قدیم حدیث ابن لهیعة: لان عبد الله بن وهب قد روی عنه قبل الاختلاط' وکذا [illegible] هو وابن المبارک وابن یزید المقری: وعلیه فهذا من صحیح حدیث ابن لهیعة- والله اعلم- ولتمام تخریجه یطلب [illegible]

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ اَذَانٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَّبِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس سے اذان دیتا رہے گا' اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی' اور ہر اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی' ہر ایک اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید اللہ بن ابو جعفر مصری، ابو بکر فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''132ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳۱/۱)۔

918- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِىُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَاْذِيْنِهٖ فِىْ كُلِّ مَرَّةٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَّبِاِقَامَتِهٖ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا رہے گا' اُس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی' اور اُس کے اذان دینے کی وجہ سے ہر اذان کے بدلہ میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی' اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

۹۱۸- اخرجه ابن ماجه (۲٤۱/۱) كتاب الاذان' باب فضل الاذان وثواب المؤذنين حديث (۷۲۸)' والحاكم (۲۰۵/۱)' وابن عدي في (الكامل) (۱۵۲۲/٤)' وابن حبان في (المجروحين) (٤۳/۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (٤۳۳/۱) كتاب الصلوة' باب الترغيب في الاذان' وابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۲۹٦/۱-۲۹۷) رقم (٦٦۸)' كلهم من طريق عبد الله بن صالح : كاتب الليث بهذا الاسناد- قال ابن عدي: (لا اعلم روى عن ابن جريج غير يحيى بن ايوب' ولا عن يحيى غير ابي صالح)- وقال الحاكم: (صحيح على شرط البخاري)' ووافقه الذهبي- وقال المنذري في (الترغيب) (۲۵۱/۱): (وهو كما قال الحاكم : فان عبد الله بن صالح كاتب الليث وان كان فيه كلام' فقد روى عنه البخاري في الصحيح)- اه وقد خالفهم ابن الجوزي في (العلل) (۲۹۷/۱)' فقال: (هذا حديث لا يصح)- قال احمد بن حنبل: (ابو صالح ليس بشيء)' وقال النسائي: (ليس بثقة): وقال البغوي في (شرح السنة) (۷۲/۲): (عبد الله بن صالح ابو صالح الجهني مصري' كاتب الليث' صدوق' غير انه وقع في حديثه مناكير)- وقال المناوي في (فيض القدير) (٤٦/٦): (اغتر به السيوطي فرمز لصحته' واورده الذهبي في (الميزان) من مناكير عبد الله كاتب الليث)- اه- والحديث ضعفه ايضا البوصيري في (الزوائد) والحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۲۷۲/۱)' فقال: (وفيه عبد الله بن صالح عن يحيى بن ايوب عن ابن جريج عن نافع عنه وهذا الحديث احد ما انكر عليه)- اه- وللحديث علة اخرى: وهي عنعنة ابن جريج' فقد كان مدلسا' فرواه يحيى بن المتوكل عن ابن جريج عمن حدثهم عن نافع عن ابن عمر' به- وقال البخاري: هذا اشبه- ينظر: (التاريخ الكبير) (۲۰٦/۸)' و(تلخيص الحبير) (۲۷۲/۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن داؤد بن یزید قنطری الآدمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''272ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶/۲)۔

919- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ فَرْدًا.

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے الفاظ ایک مرتبہ ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ادریس منذر حنظلی، ابوحاتم رازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''حافظ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''277'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۳/۲)۔

○ عمر بن علی بن ابوبکر کندی، اسفذنی الرازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۲۵/۶)۔

○ محمد بن سعدان بن حیان، انہوں نے یزید بن ابوعبید کے حوالے سے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان کے حوالے سے محمد بن عمر اور علی بن ابوبکر الکنانی نے روایات نقل کی ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: کتاب الثقات از ابن حبان صفحہ نمبر 432/7۔

○ یزید بن ابوعبید اسلمی، مولیٰ سلمۃ بن اکوع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۸/۲)۔

○ سلمۃ بن عمرو بن اکوع اسلمی، ابومسلم، مشہور صحابی رسول ہیں۔ انہیں بیعتِ رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ ان کا انتقال ''74ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۸/۱)۔

920- حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ . مَوْقُوفٌ.

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے جب وہ باجماعت ادا نہیں کر پاتے تھے تو وہ (خود نماز پڑھنے کے لئے) اذان دیتے تھے اور اقامت کہتے تھے وہ اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہتے تھے۔

یہ روایت موقوف ہے۔

921- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ صَالِحِ الْمَخْزُوْمِيُّ بِالْمَدِيْنَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْاِقَامَةِ مُفْرِدًا وَّسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاَذَانَ مَثْنٰى مَثْنٰى.

☆☆ امام محمد بن علی اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل اقامت کے کلمات الگ سے لے کر نازل ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں کلمات دو دو مرتبہ پڑھنا مسنون قرار دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن حفص مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۶۷)۔

○ عثمان بن عبدالرحمٰن بن عمر بن سعد بن ابووقاص زہری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۱۷)۔

922- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ حَدَّثَنِيْ بِهِ اَبِىْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِيْهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ فُرَادٰى.

☆☆ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے وہ (اذان کے کلمات) دو دو مرتبہ کلمات پڑھتے تھے جبکہ اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھتے تھے۔

۹۲۰-ابن الجنید: ھو ابراھیم بن عبد اللہ بن الجنید الختلي ثقۃ روی عن سلیمان بن حرب ویحیی بن بکیر ویوسف بن عدي وغیرھم ولم یذکر المزي في (تہذیب الکمال) في ترجمۃ ابي عاصم النبیل ان ابن الجنید روی عنہ لکن روایتہ عنہ ممکنۃ: روی عن سلیمان بن حرب وھو من التاسعۃ علی تقسیم الحافظ ابن حجر وابو عاصم النبیل ایضًا من ھذہ الطبقۃ واللہ اعلم - والاثر اخرجہ ابن المنذر في (الاوسط) (۳/۶۱) من طریق یحیی قال: ثنا ابو عاصم عن یزید بن ابي عبید عن سلمۃ بن الاکوع بہ - قلت: وقد ورد ھذا النص في نسخۃ الاوسط محرفًا تحریفًا فاحشًا فقد ورد ھکذا: ثنا عاصم بن یزید بن ابي عبید عن سلمۃ بن الاکوع. (انہ کان اذا فاتتہ الصلوٰۃ اذن واقام یثني الاقامۃ) ھکذا-

۹۲۲-اخرجہ ابن ماجہ (۱/۲۴۲) کتاب الاذان باب افراد الاقامۃ حدیث (۷۳۲) من طریق معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابي رافع بھذا الاسناد- قال البوصیري في (الزوائد) (۱/۲۵۸): ھذا اسناد ضعیف لاتفاقھم علی ضعف معمر بن محمد بن عبید اللہ وابیہ محمد - والحدیث ذکرہ الزیلعي في (نصب الرایۃ) (۱/۲۷۱) وقال: قال في الامام: ومعمر ھذا متکلم فیہ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن محمد بن عبید اللہ بن ابو رافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۷/۲)۔

○ محمد بن عبید اللہ ابن ابی رافع، ہاشمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۷/۲)۔

○ ابو رافع قبطی، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۴۴)(۸۱۵۰)۔

923- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِالنَّاقُوْسِ اَطَافَ بِىْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَاَلْقٰى عَلَىَّ فَذَكَرَ الْاَذَانَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ . فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِىْ رَاٰى . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

☆☆ محمد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کے لئے) ناقوس کا حکم دیا' تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو میرے پاس آیا' اُس نے مجھے یہ چیز سکھائی' اُس نے اذان کے کلمات کو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک مرتبہ ذکر کیا' صبح کی نماز کے وقت میں نبی

۹۲۳- اخرجه احمد (۴۲/۴) وابو داؤد (۱۳۵/۱-۱۳۶) كتاب الصلوة' باب كيف الاذان' حديث (۴۹۹) وابن ماجه (۲۳۲/۱) كتاب الاذان' باب بدء الاذان حديث (۷۰۶) والدارمي (۲۶۹/۱) كتاب الصلوة' باب في بدء الاذان' وعبد الرزاق (۴۶۰/۱) رقم (۱۷۸۷)' وابن خزيمة (۱۹۲/۱) رقم (۳۷۱)' وابن حبان (۲۸۷- موارد)' وابن المنذر في (الاوسط) (۱۲/۳-۱۳) والبخاري في (خلق افعال العباد) ص (۲۴)' وابن الجارود في (المنتقى) (۱۵۸)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳۹۰/۱-۳۹۱) كتاب الصلوة' باب بدء الاذان' وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۴۵/۱-۴۴۶) كتاب الصلوة' باب حكاية الاقامة' حديث (۵۹۲) وفي (السنن الصغرى) (۹۷/۱-۹۸) كتاب الصلوة' باب مواقيت الصلوات الخمس' حديث (۱۳۹/۲۴۸)' كلهم من طريق محمد بن اسحاق بهذا الاسناد- واخرجه الترمذي برقم (۱۸۹) من طريق ابن اسحاق' ولكن مختصراً' وقال: (حسن صحيح)- وقال ابن خزيمة: (سمعت محمد بن يحيى يقول: ليس في اخبار عبد الله بن زيد في قصة الاذان خبر اصح من هذا: لان محمد بن عبد الله بن زيد سمعه من ابيه)- وقال ايضاً: (هذا حديث صحيح ثابت من جهة النقل: لان محمداً سمع من ابيه وابن اسحاق سمع من التيمي وليس هذا مما دلسه- اه- والحديث صححه ايضاً ابن حبان' وقال البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۹۱/۱): وفي كتاب (العلل) لابي عيسى الترمذي قال: سالت محمد بن اسماعيل البخاري عن هذا الحديث: فقال: (هو عندي صحيح)- اه- وقال ابن المنذر: (وليس في اسانيد اخبار عبد الله بن زيد اسناد اصح من هذا الاسناد)-

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس خواب کے بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ خواب سچ ثابت ہوگا۔ تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور بلال کو وہ چیز سکھاؤ جو تم نے دیکھی ہے کیونکہ اُس کی آواز تمہارے مقابلے میں زیادہ بلند ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو وہ بولے: اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح کا اس نے دیکھا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح حمد مخصوص ہے (جس نے ہمیں توفیق دی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبداللہ بن عبد ربہ انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۱)(۶۰۵۸)۔

○ عبداللہ بن زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری، خزرجی، یہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۸)(۳۳۵۲)۔

924- حَدَّثَنَا الْقَاضِیُ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) شَفْعًا شَفْعًا فِي الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ .ابْنُ اَبِیْ لَيْلٰی هُوَ الْقَاضِیُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ سَیِّءُ الْحِفْظِ وَابْنُ اَبِیْ لَيْلٰی لَا يَثْبُتُ سَمَاعُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ .وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَالْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ .وَلَا يَثْبُتُ .وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی مُرْسَلًا .وَحَدِيْثُ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُتَّصِلٌ وَهُوَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ الْكُوْفِيُّوْنَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اذان اور اقامت کے کلمات جفت ہوتے تھے۔

اس روایت کے راوی ابن ابی لیلیٰ' قاضی محمد بن عبدالرحمٰن ہے علم حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے تھے' کیونکہ ان کا حافظہ کمزور تھا' اسی طرح ابن ابی لیلیٰ کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع ثابت نہیں ہے۔

۹۲۴- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۱) من طريق عبد الله بن داؤد عن الاعمش عن عمرو بن مرة بهذا الاسناد- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۴۲۱) من طريق حصين بن نمير: ثنا ابن ابي ليلى عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عبد الله بن زيد به- وقال البيهقي: وكذلك رواه شريك وعباد بن العوام عن حصين بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عبد الله بن زيد قال: اهتم رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس في الاذان فذكر الحديث - قلت: اما حديث معاذ فسياتي تخريجه في الحديث الآتي-

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ سے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، یہ بات بھی ثابت نہیں ہے، صحیح روایت وہ ہے، جسے ثوری اور شعبہ نے اپنی سند کے ہمراہ ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
جبکہ ابن اسحاق نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے، وہ متصل ہے اور اس روایت کے خلاف ہے، جسے کوفہ والوں نے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عقبۃ بن خالد بن عقبۃ سکونی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "آٹھویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "188ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، (۶۸۳) (۴۶۷۰)۔

925 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يَعْنِىْ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَاَيْتُ فِى النَّوْمِ كَاَنَّ رَجُلاً نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى - قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ اَذَانِنَا الْيَوْمَ - قَالَ عَلِّمْهَا بِلَالاً . فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ الَّذِىْ رَاٰى وَلٰكِنَّهٗ سَبَقَنِىْ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک انصاری شخص عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان سے نازل ہوا، اُس نے دو چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، وہ مدینہ منورہ کی ایک دیوار پر اُترا، اُس نے اذان کے کلمات دو، دو مرتبہ کہے، پھر وہ بیٹھ گیا، پھر وہ کھڑا ہوا، پھر اُس نے وہ کلمات دو، دو مرتبہ کہے۔
ابوبکر بن عیاش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، یہ اُسی کی مانند ہے، جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ بلال کو سکھا دو! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے، جس

۹۲۵- اخرجه احمد (۵/ ۲۳۲): حدثنا اسود بن عامر قال: انبا ابو بكر بن عياش بهذا الاسناد، واخرجه احمد (۵/ ۲۳۲، ۲۴۶) وابو داؤد (۱/ ۱۴۰) كتاب الصلوة، باب كيف الاذان؟ حديث (۵۰۷) وابن خزيمة (۳۸۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۴۲۰-۴۲۱) كتاب الصلوة، باب ما روي في تثنية الاذان والاقامة، كلهم من طريق المسعودي: ثنا عمرو بن مرة بهذا الاسناد، ولفظه: (احيلت الصلوة ثلاثة احوال ... الحديث)- وفيه: ثم ان رجلا من الانصار، يقال له: عبدالله بن زيد اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، اني رايت فيما يرى النائم ... فذكره- وقال ابن خزيمة: (فهذا خبر العراقيين الذين احتجوا به عن عبد الله بن زيد في تثنية الاذان والاقامة، وفي اسانيدهم من التخليط ما بينته- وعبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل، ولا من عبد الله بن زيد بن عبد ربه صاحب الاذان؛ فغير جائز ان يحتج بخبر غير ثابت على اخبار ثابتة)- اهـ- وقال البيهقي (والحديث مع الاختلاف في اسناده مرسل؛ لان عبد الرحمن ابن ابي ليلى لم يدرك معاذا ولا عبد الله بن زيد، ولم يسم من حدثه عنهما ولا عن احدهما-

طرح اس نے دیکھا ہے لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن یونس بن مہران، ابوعلی الزیات، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۷/۴۵۵)۔

926- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْاَوْدِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِنًى بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَاَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی' جس میں کلمات دو دو مرتبہ کہے' پھر اسی طرح اقامت بھی کہی۔

927- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ عَنْ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيمُ مَثْنٰى مَثْنٰى. وَقَالَ اَبُوْ عَوْنٍ بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَاَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اذان دی' جس کے کلمات دو دو مرتبہ تھے' اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ تھے۔

ابوعون نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت بھی اس کی مانند تھی۔

928- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ وَاَنَّهُ كَانَ يَبْدَاُ بِالتَّكْبِيرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ.

☆☆ ابراہیم نخعی اسود کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت

۹۲۶- اخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۱/۳۰۳) والطبراني في (الكبير) (۲۲/۱۰۰-۱۰۱) رقم (۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷) وفي (الاوسط) (۸/۴۰۱) رقم (۷۸۱۶) من طريق زياد بن عبد الله البكائي بهذا الاسناد. وقال ابن حبان: ماأقام مثل ذلك قط انما كان اذانه مثنى مثنى وإقامته فرادى- وقال الطبراني: لم يروهما الحديث عن ادريس الا زياد بن عبد الله. والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۶۹)

۹۲۷- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۱۰۰-۱۰۱) رقم (۲۴۵، ۲۴۶) وفي (الاوسط) (۷۸۱۶) وابن حبان في (المجروحين) (۱/۳۰۳)، كلهم من طريق زكريا بن يحيى بهذا الاسناد- وينظر علته في الحديث السابق-

۹۲۸- اخرجه عبد الرزاق (۱/۴۶۲-۴۶۳) رقم (۱۷۹۰) ومن طريقه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۳۴) كتاب الصلوٰة، باب الاقامة كيف هي؟ قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲۶۹): (قال ابن الجوزي في التحقيق: والاسود لم يدرك بلالاً. قال صاحب (التنقيح): وفيما قاله نظر، وقد روى النسائي للاسود عن بلال حديثا)- انتهى-

کے الفاظ دو دو مرتبہ پڑھتے تھے وہ تکبیر کے ذریعے اذان دیا کرتے تھے تکبیر کے ذریعے ہی ختم کرتے تھے۔

929- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِى مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ اَذَانُهُ وَاِقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

☆☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کی اذان اور ان کی اقامت کے کلمے دو دو مرتبہ ہوتے تھے۔

930- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِى حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ بِلَالٍ مِثْلَهُ .قَالَ الرَّمَادِىُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ سُفْيَانُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

رمادی کہتے ہیں: سفیان نے ان سے سماع نہیں کیا۔

931- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِى عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ حِيْنَ اُرِىَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ فَاَقَامَ .

☆☆ عبداللہ بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب انہوں نے خواب میں اذان کا طریقہ دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' تو انہوں نے اذان دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اقامت کہی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عتبۃ بن عبداللہ بن عبداللہ بن مسعود ہذلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۸) (۴۴۶۴)۔

932- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِىْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ

۹۲۹- اخرجه عبد الرزاق (۱/۴۶۲) رقم (۱۷۹۱) وذكره ابن التركماني في (الجوهر النقي) (۱/۴۲۵) من طريق عبد الرزاق' وقال: هذا سند جيد-

۹۳۱ اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۴۲) كتاب الصلوة' باب الرجلين يؤذن احدهما ويقيم الآخر' والحازمي في (الاعتبار) ص (۱۹۴) من طريق المعلى بن منصور به- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۴۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳۹۹) كتاب الصلوة' باب الرجل يؤذن ويقيم غيره' كلاهما من طريق محمد بن سعيد الاصبهاني قال: حدثنا عبد السلام بن حرب' به- وقال البيهقي: هكذا رواه ابو العميس- واخرجه ايضا ابن شاهين في (كتاب الاذان) كما في (نصب الراية) (۱/۲۷۰) من طريق محمد بن سعيد الاصبهاني' ثنا عبد السلام بن حرب' بهذا الاسناد-

النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے جب مؤذن فجر کی اذان دے تو اس میں ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے بعد ''اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ'' دومرتبہ کہے اور پھر ''الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله'' کہہ دے۔

933- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ التَّثْوِيبُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلْيَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تثویب صبح کی نماز میں ہوگی جب مؤذن فجر کی اذان میں ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ'' اور ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کہے گا' تو ''اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ'' کہے گا۔

934- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ .وَوَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ اِذَا بَلَغْتَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فِي الْفَجْرِ فَقُلِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے اپنے مؤذن سے یہ کہا تھا: تم فجر کی اذان میں ''حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ'' پر پہنچو تو یہ کہو: ''اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ''۔

935- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ اَبُو مَسْعُودٍ الزَّجَّاجُ عَنْ اَبِي سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی: میں فجر کی اذان میں تثویب کہوں' آپ نے مجھے عشاء کی اذان میں تثویب کہنے سے منع کیا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن محمد بن ابان بن صالح بن عمیر، اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین

۹۳۳-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۷/۱) كتاب الصلوٰة: باب قول المؤذن في اذان الصبح: (الصلوٰة خير من النوم) وابن خزيمة (۲۰۲/۱) رقم (۳۸٦) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (٤۲۳/۱) كتاب الصلوٰة: باب التثويب في اذان الصبح كلهم من طريق محمد ابن سيرين به- واخرجه البيهقي ايضا في (المعرفة) (٤٤۹/۱) رقم (٥۹۷) وقال البيهقي: رواه جماعة عن ابي اسامة وهو اسناد صحيح- وصححه ايضا ابن خزيمة-

۹۳۳-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۷/۱) كتاب الصلوٰة: باب قول المؤذن في اذان الصبح: (الصلوٰة خير من النوم) من طريق هشيم بهذا الاسناد- وينظر الحديث السابق-

۹۳٤-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (٤۲۳/۱) كتاب الصلوٰة: باب التثويب في اذان الصبح من طريق الدارقطني به- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۳۷/۱) من طريق ابي نعيم الفضل بن دكين: ثنا سفيان عن محمد بن عجلان به-

نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''239ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۲۹)(۳۵۱۷)۔

○ عبدالرحمٰن بن حسن، ابومسعود موصلی الزجاج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۷۲/۴)۔

○ سعید بن مرزبان عبسی مولی حذیفۃ، ابوسعد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''140ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۸۹/۱)۔

936- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ صَعِدْتُ اِلَى ابْنِ اَبِي مَحْذُوْرَةَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ مَا اَذَّنَ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ عَنْ اَذَانِ اَبِيكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ يَبْدَاُ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلٰى اٰخِرِ الْاَذَانِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .تَفَرَّدَ بِهٖ دَاوُدُ.

☆☆ مالک بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اذان دے کر فارغ ہوئے تو میں بھی ان کے پیچھے مسجد حرام (کے مینار) تک چڑھا اور میں نے ان سے کہا: مجھے اس اذان کے بارے میں بتائیں جو آپ کے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دی تھی' تو انہوں نے جواب دیا: انہوں (یعنی حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے) اذان کے آغاز میں تکبیر کہی' پھر یہ کلمات پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

یہ ایک مرتبہ پڑھے' پھر اس کے بعد دوبارہ یہ کلمات پڑھے'

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

یہاں تک کہ اذان کے آخر میں یہ کلمات پڑھے:

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

اس روایت کو نقل کرنے میں داؤد نامی راوی منفرد ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عبدالعزیز بن مرزبان بن سابور، ابوحسن بغوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔

۹۳۶ - اخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۲۰۸/۷) رقم (۶۷۳۶) : حدثنا علي بن عبد العزيز بهذا الاسناد-

ان کا انتقال ''286ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۳۴۸)۔

○ مسلم بن ابراہیم ازدی فراہیدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعمرو بصری حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''122ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۲۳)۔

○ داؤد بن ابوعبد الرحمٰن، ابوسلیمان قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۶/۲۸۸)۔

○ مالک بن دینار، یہ مشہور صوفی ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''130'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۶)۔

937- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوكَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ اَبِي مَحْذُورَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَهُ هٰذَا الْاَذَانَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے یہ کلمات سکھائے تھے۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

پھر انہوں نے دوبارہ یہ کہا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

یہ کلمات دو مرتبہ تھے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

یہ کلمات بھی دو مرتبہ تھے

حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ

یہ کلمات بھی دو مرتبہ تھے

حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن قاسم بن جعفر بن محمد بن خالد بن بشر، ابوعلی کوکبی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ان کا انتقال ''327'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۸۶/۸)۔

○ عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی کریزان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۱۴/۲)۔

938- حَدَّثَنَا الْقَاضِیُّ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَكِيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِیُّ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا اختتام ان کلمات پر ہوتا تھا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

939- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِی الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ بِلَالًا قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے آخر میں یہ کلمات کہتے تھے: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ''

940- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ حضرت بلال کے بارے میں اسود نے یہ بات بیان کی: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ''

941- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ''

942- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

۹۳۸- اخرجه النسائي (۲/ ۱۴) كتاب الاذان' باب آخر الاذان' حديث (۶۵۰) وابن ابي شيبة (۱/ ۱۸۸) كتاب الاذان والاقامة' باب قالوا: آخر الاذان ما هو؟ كلاهما من طريق سفيان بهذا الاسناد-

۹۳۹- اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۴۵۷) رقم (۱۷۷۸) عن معمر به- واخرجه النسائي (۲/ ۱۴) كتاب الاذان' باب آخر الاذان' حديث (۶۴۹) من طريق زهير' وابن ابي شيبة (۱/ ۱۸۷) من طريق ابي معاوية' كلاهما عن الاعمش' به-

۹۴۰- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۱۸۸) كتاب الاذان' باب ما قالوا آخر الاذان ما هو؟ حديث (۲۱۵۴) من طريق وكيع به-

۹۴۱- اخرجه النسائي (۲/ ۱۴) كتاب الاذان' باب آخر الاذان' حديث (۶۴۹) من طريق الحسن بن اعين قال: حدثنا زهير' بهذا الاسناد

۹۴۲- اخرجه ابو داؤد ۱/ ۱۴۶' ۱۴۷) كتاب الصلوٰة' باب في الاذان قبل دخول الوقت' حديث (۵۳۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلوٰة' باب التاذين للفجر' وعبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (۷۸۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۸۳) كتاب الصلوٰة' باب رواية من روى النهي عن الاذان قبل الوقت' وابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/ ۳۹۳) رقم (۶۶۱)

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلاَلاً اَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّرْجِعَ فَيُنَادِيَ اَلاَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ ۔ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَرَجَعَ فَنَادَى اَلاَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ۔تَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ وَكَانَ ضَعِيْفًا عَنْ اَيُّوْبَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا: وہ واپس جا کر تین مرتبہ یہ اعلان کریں: خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہو گئی)' وہ واپس گئے اور بلند آواز میں یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا۔ یہ کلمات انہوں نے تین مرتبہ کہے۔

ایک اور راوی نے اس کی متابعت کی ہے' تاہم یہ راوی ضعیف ہے۔

نماز کے وقت سے پہلے اذان دینے کا حکم

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

فاتفق الجميع على انه لا يؤذن للصلاة قبل وقتها ما عدا الصبح فانه اختلفوا فيها فذهب مالك والشافعي الى انه يجوز ان يؤذن لها قبل الفجر ومنع ذلك ابو حنيفة وقال قوم :لا بد للصبح اذا اذن لها قبل الفجر من اذان بعد الفجر لان الواجب عندهم هو الاذان بعد الفجر .وقال ابو محمد بن حزم :لا بد لها من اذان بعد الوقت وان اذن قبل الوقت جاز اذا كان بينهما زمان يسير قدر ما يهبط الاول ويصعد الثاني .والسبب في اختلافهم انه ورد في ذلك حديثان متعارضان :احدهما الحديث المشهور الثابت وهو قوله عليه الصلاة والسلام "ان بلالا ينادى بليل فكلوا واشربوا حتى ينادى ابن ام مكتوم وكان ابن مكتوم رجلا اعمى لا ينادى حتى يقال له اصبحت اصبحت .والثاني ما روى عن ابن عمر "ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان يرجع فينادى :الا ان العبد قد نام "وحديث الحجازين اثبت وحديث الكوفيين ايضا خرجه ابو داؤد وصححه كثير من اهل العلم فذهب الناس في هذين الحديثين اما مذهب الجمع واما مذهب الترجيح فاما من ذهب مذهب الترجيح فالحجازيون فانهم قالوا :حديث بلال اثبت والمصير اليه اوجب .واما من ذهب مذهب الجمع فالكوفيون وذلك انهم قالوا :يحتمل ان يكون نداء بلال في وقت يشك فيه في طلوع الفجر لانه كان في بصره ضعف ويكون نداء ابن ام مكتوم في وقت يتيقن فيه طلوع الفجر ويدل على ذلك ما روى عن عائشة انها قالت "لم يكن بين اذانيهما الا بقدر ما يهبط هدا ويصعد هذا "واما من قال انه يجمع بينهما :اعني ان يؤذن قبل الفجر وبعده فعلى ظاهر

[1] بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد

ماروی من ذلک فی صلاۃ الصبح خاصۃ اعنی انہ کان یؤذن لھا فی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مؤذنان بلال وابن ام مکتوم

اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے' نماز کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے اذان نہیں دی جائے گی' البتہ فجر کی اذان کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' فجر کا (شرعی وقت) شروع ہونے سے پہلے فجر کی نماز کے لیے اذان دینا جائز ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بھی ممنوع قرار دیا ہے۔

ایک گروہ نے یہ رائے پیش کی ہے' جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جائے تو اس کے لیے یہ ضروری ہے' وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد ہو' کیونکہ جب صبح صاق ہو جائے گی تو اس کے بعد ہی اذان دینا لازم ہوگا (کیونکہ فجر کی نماز کا وقت ہی تب شروع ہوگا)۔

شیخ ابن حزم کہتے ہیں: یہ بات ضروری ہے' نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اذان دی جائے۔

البتہ وقت سے پہلے اگر اذان دے دی جاتی ہے تو یہ جائز ہے' لیکن اس کے لیے یہ شرط ہے کہ ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ ہو جو اتنا معمولی ہو کہ جیسے ہی اذان ختم ہو' وقت شروع ہو چکا ہو۔

اس بارے میں اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اس بارے میں دو متعارض احادیث منقول ہیں۔

ایک مستند طور پر منقول مشہور حدیث ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے' تم لوگ کھاتے پیتے رہو' جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہ دے''۔

(ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت ابن اُم مکتوم نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک ان سے یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا کہ جناب صبح صادق ہو چکی ہے۔

جبکہ دوسری روایت میں یہ بات منقول ہے:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: وہ واپس جا کر یہ اعلان کریں: ''خبردار! بندہ سو گیا تھا (یعنی اس نے نیند میں وقت سے پہلے اذان دے دی)''۔

اہل حجاز کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے' ویسے اہل کوفہ کی بھی روایت مستند ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور بہت سے اہل علم نے اسے مستند قرار دیا ہے۔

بعض فقہاء نے ان دونوں روایات کے حوالے سے جمع و تطبیق کا طرز عمل اختیار کیا ہے' جبکہ بعض فقہاء نے ترجیح کا پہلو اختیار کیا ہے۔

ترجیح کے طریقہ کو اہل حجاز نے اختیار کیا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث زیادہ مستند

ہے اس لیے اس پر عمل کرنا زیادہ واجب ہوگا۔

جبکہ اہل کوفہ نے جمع وتطبیق کی رائے اختیار کی ہے ان کا یہ کہنا ہے اس بات کا احتمال موجود ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسے وقت میں اذان دی ہو جس میں صبح صادق کا شبہ موجود ہو کیونکہ ان کی بصارت کچھ کمزور تھی (تو انہیں پتہ نہ چل سکا ہو)۔

جبکہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان ایسے وقت میں ہوئی ہو جس میں صبح صادق کا یقین ہو۔

اس پر دلالت اس روایت سے ہوتی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے وہ یہ کہتی ہیں:

''ان دونوں اذانوں میں اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک خاموش ہوتے تھے تو دوسرے شروع ہو جاتے تھے''۔

جن فقہاء نے ان دونوں روایات کو جمع کیا ہے یعنی صبح صادق سے پہلے دی جانے والی اذان اور صبح صادق کے بعد دی جانے والی اذان تو وہ اس روایت کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں جو بطور خاص صبح کی نماز کے بارے میں روایت کی گئی ہے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں دو مرتبہ اذان دی جاتی تھی ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ دیتے تھے (جو صبح صادق سے پہلے ہوتی تھی) اور ایک حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے (جو صبح صادق ہو جانے کے بعد ہوتی تھی)۔

943- حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ مَسْرُوْحٌ اَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاَمَرَهُ عُمَرُ نَحْوَهُ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مؤذن جس کا نام مسروح تھا اس نے صبح صادق ہو جانے سے پہلے اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالواحد بن غیاث، ابو بحر بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۵)۔

○ محمد بن یحییٰ بن محمد بن مرداس بن عبداللہ بن دینار، ابوجعفر الطیب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۴۲۶)۔

○ ایوب بن منصور کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۲۱) (۶۲۹)۔

○ شعیب بن حرب مدائنی، ابو صالح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں

۹۴۳- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۴۷) کتاب الصلوٰة؛ باب في الاذان قبل دخول الوقت؛ حديث (۵۳۲) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۱/ ۳۸۴)-

طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''197ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۷)(۲۸۱۲)۔

○ عبدالعزیز بن ابورواد واسمہ میمون، عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''159ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۱۲)(۴۱۲۴)۔

944- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ قَالَ اَذَّنَ بِلَالٌ مَرَّةً بِلَيْلٍ .هٰذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ ایوب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت اذان دیدی' یہ روایت مرسل ہے۔

945- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّرْجِعَ اِلٰى مَقَامِهِ فَيُنَادِيَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ فَرَجَعَ وَهُوَ يَقُولُ لَيْتَ بِلَالًا لَمْ تَلِدْهُ اُمُّهُ وَبُلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ .

☆☆ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت ہی اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ اپنی جگہ پر واپس جا کر بلند آواز میں یہ اعلان کریں: خبردار! بے شک بندہ سو گیا تھا (یعنی اس سے غلطی ہوگئی) تو وہ واپس گئے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: کاش! بلال کی ماں نے اسے جنم نہ دیا ہوتا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یونس بن عبید عبدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں) ابوعبداللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''140ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۹۳)۔

946- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِيَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . فَوَجَدَ بِلَالٌ وَّجْدًا شَدِيدًا .وَهِمَ فِيهِ عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ وَّالصَّوَابُ قَدْ تَقَدَّمَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مُؤَذِّنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ .

۹۴۴- اخرجه عبد الرزاق (۱/۳۸۲) حديث (۱۸۸۸) وقال الحافظ في (الفتح) (۲/ ۳۱۱): ورواه عبد الرزاق عن معمر عن ايوب لكنه اعضله فلم يذكره نفعا ولا ابن عمر-

۹۴۵ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى)(۱/ ۳۸۴- ۳۸۵) كتاب الصلوة' باب رواية من روى النهي عن الاذان قبل الوقت من طريق بشر بن موسى: ثنا المقرئ' انا سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال' به- وقال البيهقي: هكذا رواه جماعة عن حميد بن هلال مرسلاً-

۹۴۶-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق)(۱/ ۳۰۸) وفي (العلل المتناهية)(۱/ ۳۹۲-۳۹۴) من طريق الدارقطني' به- وذكره البيهقي (السنن الكبرٰى)(۱/ ۳۸۲) وقال: ضعيف لا يصح' وعامر بن مدرك ليس الحديث' وعبد العزيز صدوق عابد ربما وهم- ينظر (التقريب)(۱/ ۳۸۹، ۵۰۹)-

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ یہ اعلان کریں: بے شک بندہ سو گیا تھا' تو اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوا۔

اس روایت میں عامر نامی راوی کو وہم ہوا ہے' صحیح روایت وہ ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔ وہ ابن حرب نامی راوی کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن کے بارے میں منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معمر بن سہل بن معمر اھوازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متقن'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۹/۱۹۶)۔

○ عامر بن مدرک بن ابو الصفیر اء، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۸) (۳۱۲۵)۔

947- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا اَبُو يُوسُفَ الْقَاضِى عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يَّصْعَدَ فَيُنَادِىَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ . فَفَعَلَ وَقَالَ لَيْتَ بِلَالًا لَمْ تَلِدْهُ اُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ .تَفَرَّدَ بِهِ اَبُو يُوسُفَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى عَرُوبَةَ وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: واپس جا کر یہ اعلان کریں: بے شک بندہ سو گیا تھا' تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ کہا: کاش! بلال کی ماں نے اسے جنم نہ دیا ہوتا' اور ان کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابو یوسف نامی راوی منفرد ہیں' دیگر راویوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو قتادہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبدالسمیع بن ہارون بن سلیمان بن ابوجعفر المنصور، ابوفضل ہاشمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ''

۹۴۷- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۰۸) وفي (العلل) (۱/۳۹۴) رقم (۶۶۲) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: (و اما حديث ابي يوسف فتفرد برفعه وغيره يرويه عن قتادة مرسلاً)- قال الشيخ القطري في (الهداية) (۲/۲۵۹): (ابو يوسف موثق والمرسل الصحيح -باعتراف الدارقطني- اذا ورد موصولاً من وجه آخر ولو ضعيفاً كان حجة باتفاق-

قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''331ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۱۵۸)۔

○ محمد بن سعد بن محمد بن حسن بن عطیۃ بن سعد بن جنادۃ، ابوجعفر عوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''276ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۳۲۲)۔

○ سعد بن محمد بن حسن بن عطیۃ بن سعد، عوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۱۲۶)۔

948- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ بِلاَلاً اَذَّنَ . وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَسًا .وَالْمُرْسَلُ اَصَحُّ .

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے' اس کا مرسل ہونا درست ہے۔

949- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَذَّنَ بِلاَلٌ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُعِيدَ فَرَقِيَ بِلاَلٌ وَّهُوَ يَقُولُ لَيْتَ بِلاَلاً ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ .يُرَدِّدُهَا حَتّٰى صَعِدَ ثُمَّ قَالَ اَلاَ اِنَّ الْعَبْدَ نَامَ مَرَّتَيْنِ .ثُمَّ اَذَّنَ حِينَ اَضَاءَ الْفَجْرُ .مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ ضَعِيفٌ جِدًّا.

☆☆ حسن بصری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ حکم دیا: وہ دوبارہ اس کو دُہرائیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ مینار پر چڑھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: کاش! بلال کی ماں اسے روتی اور ان کی پیشانی عرق آلود ہوگئی۔ وہ اس جملے کو دُہراتے ہوئے مینار پر چڑھے اور یہ کہا: خبردار! بندہ سو گیا تھا' انہوں نے یہ جملہ دو مرتبہ دُہرایا' پھر جب صبح صادق ہوگئی تو انہوں نے اذان دی۔

اس روایت کا راوی محمد بن قاسم اسدی نہایت ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عثمان بن حکیم بن دینار اوردی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۴)۔

---

۹۴۹ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۰۸) وفي (العلل) (۱/۳۹٤) رقم (٦٦٤) من طريق الدارقطني' به' وقال ابن الجوزي في (العلل): واما حديث انس الثاني ففيه الاسدي' قال احمد بن حنبل: احاديثه موضوعة ليس بشيء' وقال الدارقطني: يكذب- اه- وقال في (التحقيق): ومحمد بن القاسم مجروح' قال احمد بن حنبل: احاديثه موضوعة' ليس بشيء' رمينا حديثه- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال الدارقطني: يكذب- وفي اسناده ايضا الربيع بن صبيح' قال عفان: احاديثه كلها مقلوبة- وقال ابن معين: ضعيف

○ محمد بن قاسم اسدی، ابوابراہیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۵۰/۲)۔

950- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَاُرِىَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَذَانَ فِى الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَلْقِهِ عَلٰى بِلَالٍ . فَاَلْقَاهُ عَلٰى بِلَالٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا رَاَيْتُهُ وَاَنَا كُنْتُ اُرِيْدُهُ قَالَ فَاَقِمْ اَنْتَ .

☆☆ محمد بن عبداللہ اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مختلف صورتیں اختیار کرنے کا ارادہ کیا' لیکن ابھی آپ نے اس میں سے کسی کو بھی اختیار نہیں کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان کا طریقہ دکھایا گیا' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: تم یہ بلال کو بتاؤ' انہوں نے حضرت بلال کو بتایا تو حضرت بلال نے اذان دی' حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں انہیں دیکھ رہا تھا' میں خود یہ دینا چاہتا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اقامت کہہ دو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن خالد قرشی، ابوعبداللہ الخیاط مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۵۱/۱)۔

○ محمد بن عمرو انصاری، عن عبداللہ بن محمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۴۵/۲)۔

951- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ جَدِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ فَاَقَامَ جَدِّى .وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو مَدَنِىٌّ وَّابْنُ مَهْدِىٍّ لَا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَصْرِىِّ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن عبداللہ بن محمد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

950- اخرجه ابو داؤد (۱۴۱/۱-۱۴۲) كتاب الصلوٰة' باب في الرجل يؤذن ويقيم آخر' حديث (۵۱۲) ' واحمد (۴۲/۴) ' وابو داؤد الطيالسي (۷۸/۱-منحة) رقم (۳۲۵) ' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۹۹/۱) كتاب الصلوٰة' باب الرجل يوذن ويقيم غيره' كلهم من طريق محمد بن عمرو الواقفي بهذا الاسناد- وهذا سند ضعيف: محمد بن عمرو قال الحافظ في (التقريب) (۱۹۷/۲): ضعيف- وقال البيهقي: سمعاه معن عن محمد بن عمرو الواقفي عن محمد ابن سيرين عن محمد بن عبد الله بن زيد عن عبد الله بن زيد' قال البخاري: فيه نظر-

951- اخرجه ابو داؤد (۱۴۲/۱) كتاب الصلوٰة: باب في الرجل يوذن ويقيم آخر' حديث (۵۱۳)- وينظر الحديث السابق-

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: راوی محمد بن عمرو مدنی اور ابن مہدی نے بصری راوی سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

اذان کا جواب دینے کا حکم

اذان سننے والا مؤذن کو کیا جواب دے اس بارے میں علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء فيما يقوله السامع للمؤذن فذهب قوم الى انه يقول ما يقول المؤذن كلمة بكلمة الى آخر النداء وذهب آخرون الى انه يقول مثل ما يقول المؤذن الا اذا قال حي على الصلاة حي على الفلاح فانه يقول :لا حول ولا قوة الا بالله .والسبب في الاختلاف في ذلك تعارض الآثار وذلك انه قد روى من حديث ابي سعيد الخدرى انه عليه الصلاة والسلام قال "اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول "وجاء من طريق عمر بن الخطاب وحديث معاوية ان السامع يقول عند حي على الفلاح لا حول ولا قوة الا بالله .فمن ذهب مذهب الترجيح اخذ بعموم حديث ابى سعيد الخدرى ومن بنى العام في ذلك على الخاص جمع بين الحديثين وهو مذهب مالك بن انس

سامع (یعنی اذان سننے والا) اذان دینے والے کے جواب میں کیا کہے؟ اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا تا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے اذان سننے والا ان ہی کلمات کو آخر تک دہراتا چلا جائے گا' جو وہ مؤذن کی زبانی سنے گا۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' اذان سننے والا شخص مؤذن کے الفاظ کو دُہراتا رہے گا' لیکن یہ مؤذن حی علیٰ الصلوٰۃ کہے گا اس وقت سننے والا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ لے گا۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب احادیث میں مذکور تعارض ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اذان دینے کو سنو تو اسی طرح کہو جو وہ کہتا ہے''۔

جبکہ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے' سننے والا شخص حی علی الفلاح سننے کے بعد لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے گا۔

جن فقہاء نے ترجیح کے مسلک کو اختیار کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت میں عموم کو اختیار کیا ہے اور جن فقہاء نے اس بارے میں خاص کو عام پر ترجیح دی ہے' انہوں نے دونوں روایات کے درمیان تطبیق پیدا کر

۹۵۴ اخرجه ابن ابي شيبة (۲/ ۲۵۵)، وابن نصر في (قيام الليل) ص (۷۹)، والبزار (۱/ ۳۳۸) رقم (۷۰۳)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۶۵-۴۶۶) كتاب الصلوة، باب من لم يصل بعد الفجر الا ركعتي الفجر، كلهم من طرق عبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي بهذا الاسناد- قال البيهقي: عبد الرحمن الافريقي لا يحتج به- والحديث ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲/ ۲۲۱)، وقال: رواه البزار والطبراني في (الكبير)، فيه عبد الرحمن بن زياد بن انعم، واختلف في الاحتجاج به- اھ-

دی ہے۔
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

8-باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: فجر کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کی ممانعت

952- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَانِ مِنَ الدَّهْرِ لَا تَصُومُوهُمَا وَسَاعَتَانِ مِنَ النَّهَارِ لَا تُصَلُّوهُمَا فَاِنَّ النَّصَارٰى وَالْيَهُودَ يَتَحَرَّوْنَهُمَا يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ الْاَضْحٰى وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو دن ایسے ہیں جن میں تم روزے نہ رکھو اور دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں نماز ادا نہ کرو' کیونکہ عیسائی اور یہودی اس وقت (میں عبادت) کے متلاشی ہوتے ہیں' عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا دن (روزہ رکھنے کے لیے منع ہے) اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (نماز پڑھنا منع ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن خلیل بن ثابت، ابوجعفر برجلانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''277ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳۳/۴)۔

○ خلف بن تمیم بن ابوعتاب، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۹۱/۱)۔

○ ابوبکر نہشلی کوفی، ان کا نام: عبداللہ بن قطاف او ابن ابوقطاف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۱/۲)۔

فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کا حکم

فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی رائے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی' جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا اور عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا''۔

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی''۔

یہ دونوں اوقات نماز کی ممانعت کے ساتھ مختص ہیں۔

(ڈاکٹر زحیلی تحریر کرتے ہیں:) صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنے کی ممانعت کا تعلق وقت سے نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے' یہ اوقات حکمی اعتبار سے فرض عبادت کے لیے مخصوص ہے اور فرض ادا کرنا نفل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' ان دونوں نمازوں کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے' خواہ اس وقت فجر کی دوسنتیں ادا کی جائیں یا عصر سے پہلے ادا کی جانے والی سنتیں ادا کی جائیں جو کسی وجہ سے پڑھی نہ جاسکی ہوں یا تحیۃ المسجد کی نماز پڑھی جائے یا نذر کی نماز ادا کی جائے یا طواف کے نوافل ہوں یا سجدہ سہو ہو یا اپنی نفل نماز جسے درمیان میں توڑ دیا گیا ہو' یا اُن کی قضاء کی گئی ہو (ان سب کو ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے) لیکن کراہیت تحریمی کے ساتھ ایسی نماز ادا ہو جائے گی۔

ان دونوں اوقات میں فرض نماز کی قضاء یا وتر نماز کی قضاء یا سجدۂ تلاوت کرنا یا نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے' کیونکہ ان اوقات کی کراہت اس لیے تھی کیونکہ یہ اصل فرض کی ادائیگی کے لیے معروف وقت تھا' جب اصل فرض ادا ہو گیا تو کسی دوسرے فرض یا واجب عین کی ادائیگی میں مصروف ہونا مکروہ نہیں ہوگا' البتہ عصر کے بعد قضاء نماز اس وقت تک ادا کی جاسکتی ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا' اس کے زرد ہو جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا بھی جائز نہیں ہوگا' خواہ انسان نے ابھی عصر کی نماز ادا نہ بھی کی ہو۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ان دونوں اوقات میں نوافل ادا کرنا مکروہ تنزیہی ہے اس وقت تک جب تک سورج طلوع ہو جانے کے بعد ایک نیزے کے برابر بلند نہیں ہو جاتا اور (شام کے وقت) مغرب کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی' البتہ صبح صادق ہو جانے کے بعد روشنی پھیلنے سے پہلے اور عصر کے بعد سورج کی رنگت تبدیل ہونے سے پہلے نمازِ جنازہ ادا کرنا یا سجدۂ تلاوت کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے' صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کے دوسنتیں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے' کیونکہ احادیث میں ان کی ترغیب منقول ہے' اگر کوئی شخص اس وقت میں نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو اب اس کے لیے اس نماز کو توڑ دینا لازم ہوگا' البتہ اگر اس نے کسی ایسے وقت میں نماز پڑھنا شروع کی تھی جس میں نماز ادا کرنا مکروہ تھا تو اب اس نماز کو توڑنا اُس شخص کے مستحب ہوگا اور نماز کی قضاء اُس شخص پر لازم نہیں ہوگی۔[1]

953 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ.

[1] الفقه الاسلامی وادلته

✪✪ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعات (یعنی فجر کی سنتیں) ادا کی جائیں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الشعبانی، ابوایوب قاضی افریقیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''156ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۳۲/۲)۔

○ عبداللہ بن یزید معافری حبلی ابوعبدالرحمٰن مصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۱۳/۲)۔

954- حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ عَائِشَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاَتَيْنَاهَا يَوْمًا وَّهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْنَا لَهَا مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَتْ نِمْتُ عَنْ جُزْئِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ اَكُنْ لِاَدَعَهُ.

✪✪ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ہم صبح کی نماز سے پہلے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ایک دن ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہی تھیں' ہم نے ان سے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں رات سوگئی تھی اور کچھ نوافل ادا نہ کرسکی تھی تو میں انہیں ترک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

9- بَاب مَا جَاءَ فِيْ اَنَّ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ الصَّلَاةُ

باب: یہ جومنقول ہے: سب سے افضل عمل نماز ہے

955- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَمْ يُسَمِّهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ اَوَّلَ وَقْتِهَا. قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ.

✪✪ عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس گھر کے مالک نے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی

955- اخرجه الحاكم (۱۸۸/۱-۱۸۹) من طريق محمد بن الحسن بن مكرم: ثنا حجاج ابن الشاعر بهذا الاسناد. وقال الحاكم: قد روى هذا الحديث جماعة عن شعبة ولم يذكر هذه اللفظة: (الصلوة اولا وقتها) غير حجاج بن الشاعر عن علي بن حفص- وحجاج حافظ ثقة وقد احتج مسلم بعلي بن حفص المدائني. ووافقه الذهبي- قال الحافظ ابن حجر في (الفتح) (۱۹۱/۲): (اتفق اصحاب شعبة على اللفظ المذكور في الباب وهو قوله: (على وقتها) وخالفهم علي بن حفص وهو شيخ صدوق من رجال مسلم فقال: (الصلوة في اول وقتها) اخرجه الحاكم والدارقطني والبيهقي من طريقه- قال الدارقطني: ما احسبه حفظه: لانه كبر وتغير حفظه)- اه - والحديث بهذا اللفظ قد ورد من طريق آخر اخرجه ابن خزيمة (۱۶۹/۱) رقم (۳۲۷) وابن حبان (۲۸۰-موارد) والطبراني في (الكبير) (۱۰/ ۲٤) رقم (۹۸۰۸) والحاكم (۱۸۸/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٤۳٤/۱) كتاب الصلوة: باب الترغيب في التعجيل بالصلوات.

طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی' لیکن ان کا نام نہیں لیا۔ یہ بات بیان کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا' میں نے عرض کی: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' میں نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے مزید جواب عطا کرتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن عیزار- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۳۳/۳)۔

956- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قِرَاءَةً عَلَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِىَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا . وَقَالَ الْمَعْمَرِىُّ فِىْ حَدِيْثِهِ الصَّلَاةُ فِىْ اَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆ ابوعمرو شیبانی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل' نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز اس کے ابتدائی وقت پر ادا کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن مہران، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۴۵/۱)۔

957- حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَ

۹۵٦ اخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق المعمري وهو عنده في (عمل اليوم والليلة) كما في (الفتح) (۱۹۱/۲) وقال الحاكم: الرجل عبد الله بن مسعود؛ لاجماع الرواة على ابي عمرو الشيباني- قال الحافظ في (الفتح) (۱۹۱/۲): والظاهر ان المعمري وهم فيه؛ لانه يحدث من حفظه- قلت: لم ينفرد به المعمري فاخرجه الطبراني في (الكبير) (۲٦/۱۰) رقم (۹۸۱٦) من طريق نعيم بن حماد ثنا المبارك عن شعبة عن عبيد المكتب عن ابي عمرو الشيباني عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم -

سُلَيْمَانَ ذَكَرَ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبُّ هٰذِهِ الدَّارِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قُلْتُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيْقَاتِهَا الْاَوَّلِ.

☆☆ ابوعمروشیبانی بیان کرتے ہیں: اس گھر کے مالک نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' ان کی مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں نے عرض کی: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عبدۃ ابن موسیٰ ضبی، ابوعبداللہ بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''245ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۴/۱)۔

○ حجاج بن ابوعثمان کندی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''143ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۹۷/۱)۔

○ سلیمان بن ابوسلیمان شیبانی، ابواسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''138ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۱۴/۱)۔

958- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَيْرُ الْاَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بہترین عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی ابوزکریا مصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''228ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۵۶/۳)۔

○ یعقوب بن ولید ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۸۴/۳)۔

۹۵۷- اخرجه الطبراني في (المعجم الكبير) (۲۵/۱۰) رقم (۹۸۱۰): حدثنا سليمان بن الحسين العطار البصري' ثنا احمد بن عبدة' بهذا الاسناد-

۹۵۸- اخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق يحيى بن عثمان بن صالح بهذا الاسناد' وقال الحاكم: يعقوب بن الوليد هذا شيخ من اهل المدينه سكن بغداد' وليس من شرط هذا الكتاب' الا انه شاهد عن عبيد الله- وقال الذهبي: يعقوب كذاب-

959- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِىْ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَىُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْاَوَّلِ . خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

محدثین کی ایک جماعت نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابراہیم تیمی ابو یحییٰ الاحول کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۸۳/۱)۔

○ زہرة بن معبد بن عبداللہ بن ہشام بن زہرة تیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "235ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۳۹/۱)۔

960- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ اَخْبَرَنِى الْقَاسِمُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّلَاةُ فِىْ اَوَّلِ وَقْتِهَا .

☆☆ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے' نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرلیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن غنام انصاری بیاضی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳۳۵/۲)۔

○ ام فروة انصاریة، یہ صحابیہ ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل

۹۵۹ اخرجه الحاكم (۱۸۹/۱) من طريق محمد بن حمير الحمصي عن عبد الله بن عمر ابن حفص بهذا الاسناد' وسنده ضعيف : لضعف عبد الله العمري؛ وينظر: (التقريب) (۴۳۶/۱)-

۹۶۰ اخرجه احمد (۳۷۵/۶) ومن طريقه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۶۶/۱) منطريق الليث عن عبد الله بن عمر العمري' به- وقال ابن الجوزي: اما حديث ام فروة' فانه لا يرويه الا العمري' وقد اضطرب فيه' فروه عن القاسم بن غنام عن جدته ام فروة- والعمري ضعيف ضعفه يحيى وغيره-

احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲۳/۲)۔

961- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِیُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا ۔

وَقَالَ وَكِيْعٌ عَنِ الْعُمَرِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ - وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ - عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ ۔حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَعْمَرِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ.

☆☆ سیدہ اُم فروہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ بات بھی مذکور ہے: سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے ایک ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن سلیمان قیسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۷۳/۱)۔

962- وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ اَبِيْهِ الدُّنْيَا عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهٗ ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

963- حَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ الدُّنْيَا اُمِّ اَبِيْهِ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَذْكُرُ الْاَعْمَالَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيلُ الصَّلَاةِ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا ۔

۹۶۱-اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۱۵-۱۱۶) كتاب الصلوة: باب في المحافظة على وقت الصلوات: حديث (۴۲۶): حدثنا محمد بن عبد الله الخزاعي وعبد الله بن مسلمة قالا: ثنا عبد الله بن عمر العمري بهذا الاسناد. ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۴۵۴) كتاب الصلوة: باب تعجيل الصلوات: حديث (۶۰۵) وينظر: الحديث السابق-

۹۶۲-اخرجه احمد (۶/ ۳۷۴) قال: حدثنا الخزاعي قال: اخبرنا عبد الله بن عمر العمري به- وينظر: الحديث السابق-

۹۶۳-اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۵/ ۸۲) رقم (۲۰۸) من طريق عبد الله بن صالح حدثني الليث بن سعد بهذا الاسناد- لكن اخرجه الحاكم (۱/ ۱۹۰) من طريق عمرو بن الربيع بن طارق: ثنا الليث بن سعد عن عبيد الله بن عمر المصغر- عن القاسم بن غنام: به- ونقل الحاكم بسنده عن يحيى بن معين يقول: قد روى عبد الله بن عمر عن القاسم بن غنام ولم يرو عنه اخوه عبيد الله بن عمر-

حدیث 964: سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا جو اُن خواتین میں سے ایک ہیں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا تھا' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے ایک دن نبی اکرم ﷺ کو اعمال کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا' آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ آدم بن ابوایاس عبدالرحمٰن عسقلانی، اصلہ خراسانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۲)(۱۳۳)۔

964- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَيْمُوْنِ الْعَتَكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ - كَذَا قَالَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ الصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا.

☆☆ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: میں یہ بات سن رہی تھی' آپ ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

965- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ اَهْلِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَحْتَ الشَّجَرَةِ ح .وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِي اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ بَعْضِ اُمَّهَاتِهِ عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا . لَفْظُ الْعُمَرِيِّ.

☆☆ سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ عمری نامی راوی کے ہیں۔

۹٦٤- اخرجه الطبراني في (الكبير)(۸۲/۲۵) رقم (۲۱۰) من طريق محمد بن يحيى بن ميمون العتكي بهذا الاسناد لكن عنده عبيد الله عمر، فربما لهذه الرواية ما قاله الحاكم في (المستدرك)(۱۸۹/۱-۱۹۰): (هذا حديث رواه الليث بن سعد والمعتمر بن سليمان وقزعة سويد ومحمد بن بشر العبدي عن عبيد الله بن عمر عن القاسم بن غنام)-

۹٦٥- اخرجه عبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (۱۵٦۹) من طريق محمد بن بشر بالاسناد الاول- واخرجه الطبراني (الكبير)(۸۲/۲۵) رقم (۲۰۹) من طريق قزعة بن سويد به- واشار الحاكم في (المستدرك)(۱۸۹/۱-۱۹۰) الى هذه الروايات-

966- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا.

☆☆ قاسم بن غنام' نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! پھر اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔

967- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيُصَلِّي الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا وَقَدْ تَرَكَ مِنَ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی شخص نماز کو اس کے وقت کے اندر ادا کر لیتا ہے لیکن اس کے ابتدائی وقت میں ادا نہیں کرتا (جس نے اس نماز کو ادا کیا) اس شخص کے لیے اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

968- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلاَلٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا الْآخِرِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے زندگی بھر کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ صرف دو مرتبہ ایسا ہوا

969- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبُ اَبِي صَخْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا الْآخِرِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی نماز آخری وقت میں ادا نہیں کی یہاں

۹۶۶-اخرجه الطبراني في (الكبير) (۸۳/۲۵) رقم (۲۱۱) من طريق يعقوب بن حميد' ثنا ابن ابي فديك بهذا الاسناد-

۹۶۸-اخرجه الترمذي (۳۲۸/۱) كتاب الصلوٰة' باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل' حديث (۱۷۴) والحاكم (۱۹۰/۱)' والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۳۵/۱) كتاب الصلوٰة' باب الترغيب في التعجيل بالصلوات في اوائل الاوقات' كلهم من طريق قتيبة بن سعيد بهذا الاسناد- قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب' وليس اسناده بمتصل' وقال البيهقي: وهذا مرسل' اسحاق بن عمر' لم يدرك عائشة- قلت: ولعل الترمذي حسنه باعتبار طرقه' كما سياتي' وضعف الاسناد' ليس للانقطاع المذكور فقط' فاسحاق مجروح ايضا' فذكره الذهبي في (الميزان) (۲۴۷/۱) وذكره له هذا الحديث' وقال: تركه الدارقطني - اه- وجهله ابو حاتم وابن عبد البر- واعله ابن القطان في (كتاب) بالانقطاع وجهالة اسحاق بن عمر- وينظر: (نصب الراية) (۲۴۴/۱)-

تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

970- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی الثَّلْجِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِی اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِیُّ حَدَّثَنَا رَبِیعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِی اَنَسٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ وَثَّابٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اٰخَرَ صَلَاةً اِلَی الْوَقْتِ الْاٰخِرِ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی نماز آخری وقت میں ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

971- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر لینا اللہ کی رضامندی کے حصول کا باعث ہے اور آخری وقت میں ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی معافی کا باعث ہے۔

972- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنِی فَرَجُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُهَلَّبِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا باعث) ہے اور اس کا آخری وقت اللہ تعالیٰ کی (معافی کے ملنے کا) باعث ہے۔

۹۷۰- اخرجه الحاكم (۱/ ۹۰) من طريق اسحاق بن ابي اسحاق الصفار' ثنا الواقدي بهذا الاسناد- والواقدي: هو محمد بن عمر متروك' لهذا قال الحاكم: وله شاهد آخر من حديث الواقدي' وليس من شرط هذا الكتاب-

۹۷۱- اخرجه الترمذي (۱/ ۳۲۱) كتاب الصلوٰة' باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل' حديث (۱۷۲)؛ حدثنا احمد بن منيع' بهذا الاسناد' ومن طريق الترمذي اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۱۷) رقم (۳۶۶) واخرجه ابن عدي في (الكامل) (۷/ ۲۶۰۶)؛ ثنا ابراهيم بن اسباط وابن صاعد قالا: حدثنا احمد بن منيع بهذا الاسناد' ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۱/ ۴۳۵)- قال الترمذي: هذا حديث غريب- وقال ابن عدي: هذا الحديث بهذا الاسناد باطل- وقال البيهقي: هذا حديث يعرف بيعقوب بن الوليد المدني' ويعقوب منكر الحديث ضعفه يحيى بن معين' وكذبه احمد بن حنبل وسائر الحفاظ' ونسبوه الى الوضع- اه- وضعفه ايضا ابن الجوزي في (التحقيق)- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۲۴۲)؛ وانكر القطان في كتابه على ابي محمد عبد الحق كونه اعل الحديث بالعمري' وسكت عن يعقوب' قال: ويعقوب هو علة الحديث' فان احمد قال فيه: كان من الكذابين الكبار' وكان يضع الحديث' وقال ابو حاتم: كان يكذب' والحديث الذي رواه موضوع' وابن عدي انما اعله به وفي بابه ذكره- اه- والحديث ذكره الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۱/ ۲۲۱-۲۲۲) وتكلم عليه' وذكره اقوال الائمة في يعقوب-

۹۷۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۱۷-۲۱۸) رقم (۳۶۸) من طريق الدارقطني' به- وقال ابن الجوزي: واما حديث جرير ففيه الحسين بن حميد- قال مطين: كذاب- وينظر: (نصب الراية) (۱/ ۲۴۲)- وقال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۲۲۲): وفي سنده من لا يعرف-

973- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيْسٰى الْفَامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زَكَرِيَّا مِنْ اَهْلِ عَبْدَسِيِّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ- يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِى مَحْذُوْرَةَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ- قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَوَسَطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ.

☆☆ ابراہیم بن عبدالملک اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی' درمیانہ وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کی معافی (کے حصول کا باعث ہوتا) ہے۔

10- باب ذِكْرِ بَيَانِ الْمَوَاقِيتِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: نماز کے اوقات کا تذکرہ اور اس کے بارے میں روایات کا اختلاف

974- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَاَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اَخْبَرَ مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ . قَالَ عُرْوَةُ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِىْ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ . يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَاْتِىْ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ- قَالَ الرَّبِيْعُ سَقَطَ مِنْ كِتَابِىْ حَتّٰى فَقَطْ- وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً

۹۷۳-اخرجه البیهقي في (السنن الكبرٰی) (۱/۴۳۵- ۴۳۶) من طريق عثمان بن احمد الدقاق بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ابراهيم بن زكريا هذا هو العجلي الضرير' يكنى: ابا اسحاق' حدث عن الثقات بالبواطيل- وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۱۹): واما حديث ابي محذورة' ففيه ابراهيم بن زكريا' قال ابو حاتم الرازي: هو مجهول' والحديث الذي رواه منكر' وقال ابن عدي: حدث عن الثقات بالاباطيل' وسئل احمد عن هذا الحديث؟ قال: من روى هذا! ليس هذا بثبت- اه- وينظر: (نصب الراية) (۱/ ۲۴۳) و(تلخيص الحبير) (۱/ ۲۳۴)-

۹۷۴-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۲۰) رقم (۳۷۱) من طريق الدارقطني بسنده' واخرجه ابن خزيمة (۳۵۲)' وابن حبان (۱۴۴۹' ۱۴۹۴) و البيهقي في (السنن والكبرٰی) (۱/ ۳۶۳- ۳۶۴) كتاب الصلوة' باب جماع ابواب المواقيت' وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۲۹۶- ۲۹۷) كتاب الصلوة' باب جماع مواقيت الصلوة' حديث (۵۱۱) من طريق الربيع بن سليمان بهذا الاسناد- قلت: وقد خالف اسامة بن زيد الليثي جماعة من اصحاب الزهري ممن رووا هذا الحديث' فلم يذكروا هذا التفصيل' وانما رووه مختصرا- وسياتي الكلام عليه في الحديث الآتي-

بِغَلَسٍ ثُمَّ صَلّٰی مَرَّۃً اُخْرٰی فَاَسْفَرَ ثُمَّ کَانَتْ صَلَاتُہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ بِالْغَلَسِ حَتّٰی مَاتَ ثُمَّ لَمْ یَعُدْ اِلٰی اَنْ یُسْفِرَ .

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے (یعنی خطبہ دے رہے تھے)' انہوں نے عصر کی نماز میں ذرا تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر بولے: حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے وقت کے بارے میں بتایا تھا' عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: آپ ذرا سمجھنے کی کوشش کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' انہوں نے یہ فرمایا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ جبرائیل نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا' میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ (اگلی نماز) ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ اگلی نماز ادا کی' انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب لگا کر بتایا۔

(حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کر لیتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا' البتہ جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو آپ اس نماز کو مؤخر کر دیا کرتے تھے' میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جب سورج بلند اور روشن ہوتا تھا' ابھی اس میں زردی نہیں آئی ہوتی تھی (یعنی دھوپ ماند نہیں ہوئی ہوتی تھی) اور کوئی شخص نماز ادا کرنے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا' عشاء کی نماز آپ ﷺ اس وقت ادا کرتے تھے' جب اُفق سیاہ ہو جاتا تھا' بعض اوقات آپ ﷺ اسے اتنی دیر تک مؤخر کر دیتے تھے تاکہ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

(راوی کہتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز کبھی آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کر لیتے تھے اور کبھی روشنی میں ادا کیا کرتے تھے' لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اس کو اندھیرے میں ہی ادا کرنا شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے وصال تک یہی معمول رہا' دوبارہ آپ ﷺ نے کبھی روشنی میں یہ نماز ادا نہیں کی۔

نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت

نمازوں کے اوقات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے' صبح صادق اُس روشنی کو کہتے ہیں جو مشرق کی سمت سے ظاہر ہو کے پورے اُفق پر پھیل جاتی ہے' اس کے مقابلے میں صبح کاذب ہوتی ہے جو لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی کو کہتے ہیں جو بلند ہو کر آسمان کے وسط کی طرف سیدھی سفر کرتی ہے اور چیتے کی دُم کی طرح ہوتی ہے' اس کے بعد دوبارہ تاریکی آ جاتی ہے' تمام تر شرعی احکام جیسے روزے کا آغاز' فجر کی نماز کا ابتدائی وقت' عشاء کی نماز کا انتہائی وقت' ان سب کا تعلق صبح صادق سے ہے' صبح کاذب کے ساتھ کسی بھی شرعی حکم کا کوئی تعلق نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''فجر (یعنی صبح صادق) دو طرح کی ہوتی ہے' ایک فجر وہ ہوتی ہے' جس کی وجہ سے روزہ دار کے لیے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور صبح کی نماز ادا کرنا اس وقت جائز ہو جاتا ہے' جبکہ دوسری فجر (یعنی صبح صادق) وہ ہوتی ہے' اس وقت صبح کی نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اور سحری کھانا جائز ہوتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح مسلم میں یہ روایت بھی منقول ہے۔

''صبح کی نماز کا وقت صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے (تک رہتا ہے) سے پہلے تک رہتا ہے''۔

سورج کے نکل آنے کے بعد سے لے کر ظہر کی نماز تک کے وقت کو مجمل شمار کیا گیا ہے' اس دوران کوئی نماز فرض نہیں ہے۔

ظہر کا وقت

ظہر کا وقت سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس کے اصلی سائے کے علاوہ اُس چیز کی ایک مثل ہو جائے' اصلی سائے سے مراد وہ سایہ ہوتا ہے جو زوال کے وقت موجود ہوتا ہے' یہ صاحبین اور تینوں ائمہ کی رائے ہے' البتہ ظاہر الروایت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رائے منقول ہے: ظہر کا وقت اُس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اُس چیز سے دوگنا نہیں ہو جاتا' تاہم اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ عصر کا وقت ہوتا ہے' اس لیے اس سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لینی چاہیے کیونکہ عبادت میں احتیاط بہتر ہوتی ہے۔

سورج کے ڈھلنے سے مراد یہ ہے' سورج آسمان کے وسط سے (مغرب کی جانب بڑھ جائے) جس وقت سورج عین آسمان کے وسط میں ہوتا ہے' اُس وقت کو شمس کہتے ہیں' جب وہ تھوڑا سا آگے مغرب کی سمت میں ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے' سورج ڈھل گیا ہے۔

سورج کے ڈھلنے کے عمل کو اس طرح جانا جا سکتا ہے' کوئی ایسا شخص جو سیدھا کھڑا ہو' یا کوئی سیدھا ٹیلا ہو یا ستون ہو' جو ہموار زمین پر موجود ہو' اُسے دیکھا جائے اگر اُس کا سایہ کم ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے' یہ زوال سے پہلے کا وقت ہے اگر سایہ رُک گیا ہے' نہ ہی کم ہو رہا ہے' نہ ہی زیادہ ہو رہا ہے تو یہ عین دوپہر کا وقت ہو گا اور اگر سایہ بڑھنا شروع ہو گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہو گا' سورج ڈھلنا شروع ہو گیا ہے۔

جب کسی چیز کا سایہ اس کے سائے سے بڑھنے لگے تو یہ عین دوپہر کا وقت تھا اور جب سورج مغرب کی طرف ڈھلنے لگا تو ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا اور جب کسی چیز کا سایہ دوپہر کے سائے کے علاوہ لمبائی میں اس چیز کے برابر ہو جائے تو تب ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں۔

جمہور نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ظہر کی نماز پڑھائی تھی جب ہر چیز کا سایہ اُس کے برابر ہو چکا تھا۔

(ڈاکٹر زُحیلی کہتے ہیں:) یہ اس حوالے سے بہت قوی دلیل ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تحریر کیا ہے:

''ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش کا حصہ ہے''۔

اور ان علاقوں میں جب چیز کا سایہ ان کی مثل ہوتا ہے' اس وقت گرمی شدید ہوتی ہے۔

تمام اہل علم کے نزدیک ظہر کے وقت کی آغاز کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے:

''سورج کے زوال کے وقت نماز ادا کرو''۔

عصر کا وقت

سابقہ سطور میں مذکور اختلاف کے اعتبار سے جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے' اس وقت عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور یہ سورج غروب ہونے پر ختم ہوتا ہے۔ یعنی جمہور کے نزدیک جب کسی چیز کا سایہ ایک مثل سے ذرا بڑھ جائے گا تو عصر کا وقت شروع ہو جائے گا' جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب دو مثل بڑھ جائے' اس وقت عصر کا وقت شروع ہو گا۔

اس بات پر اتفاق ہے' یہ غروب آفتاب سے ذرا پہلے ختم ہو جاتا ہے' اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

''جو شخص سورج کے نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیتا ہے' اس نے فجر کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے' اس نے عصر کی نماز کو پالیا''۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں' جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو اس وقت عصر کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ منافق کی نماز ہے' وہ بیٹھا سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے تو اس وقت وہ منافق شخص کھڑا ہو کر چار مرتبہ ٹھونگے مار لیتا ہے اور وہ ان رکعات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے:

''عصر کا وقت اس وقت تک برقرار رہتا ہے' جب تک سورج کا رنگ زرد نہیں ہو جاتا ہے''۔

اکثر اہل علم کے نزدیک عصر کی نماز درمیانی نماز ہے' اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول وہ روایت ہے جس میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بطور خاص درمیانی نماز کی''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ثوری نے یہ بات ارشاد کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز

کیونکہ دن اور رات کی درمیانی نمازوں میں ہوتی ہے۔

اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا ہے' یہ دن اور رات کی دو دو نمازوں کے درمیان ہوتی ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مشہور یہ روایت منقول ہے: درمیانی نماز سے مراد صبح کی نماز ہے۔
امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات نقل کی ہے:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات سفر کرتے رہے اور صبح کے قریب سو گئے' آپ کی آنکھ نہیں کھلی یہاں تک کہ سورج نکل آیا' آپ نے وہ نماز ادا نہیں کی پھر جب سورج بلند ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کی اور فرمایا: یہ درمیانی نماز تھی''۔
(مصنف کہتے ہیں:) تاہم پہلی رائے زیادہ درست ہے' چونکہ اس کی روایات زیادہ مستند ہیں۔

مغرب کی نماز کا وقت

اس بات پر اتفاق ہے' مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے' یعنی جب سورج کی ٹکیہ مکمل طور پر غائب ہو جاتی ہے۔
جمہور کے نزدیک مغرب کی نماز کا وقت شفق کے غروب ہونے تک برقرار رہتا ہے' کیونکہ حدیث میں یہ بات منقول ہے:
''مغرب کا وقت شفق کے غروب ہونے تک رہتا ہے''۔
صاحبین' حنابلہ اور شوافع کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: شفق سے مراد سرخی ہے۔
احناف کے نزدیک فتویٰ صاحبین کے قول کو دیا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا تھا۔ لہٰذا حنفی مذہب میں بھی یہی حکم شمار ہوگا۔
تاہم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے غائب ہو جانے کے بعد موجود رہتی ہے اور اس کے بعد سیاہی شروع ہو جاتی ہے۔
سرخ شفق اور سفید شفق کے درمیان تین درجوں کا فرق ہوتا ہے' اور ایک درجہ 4 منٹ کا ہوتا ہے (یعنی ان کے درمیان 12 منٹ کا فرق ہوتا ہے)۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
''مغرب کا آخری وقت اُفق کے سیاہ ہونے تک برقرار رہتا ہے''۔
اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق' سیدہ عائشہ صدیقہ' حضرت معاذ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔
مالکیہ کا مشہور مذہب اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا جدید مذہب جو ظاہر نہیں ہے' لیکن شوافع کے نزدیک اُس پر عمل کیا جاتا ہے' ان کا مذہب یہ ہے' مغرب کا وقت اتنا ہوتا ہے جس میں وضو کر کے لباس سے جسم کو ڈھانپ کر اذان اور اقامت کہہ کر پانچ رکعت ادا کی جا سکیں' اس کا مطلب یہ ہے' مغرب کا وقت بہت مختصر ہوتا ہے' اس میں وسعت اور گنجائش نہیں ہوتی' اس کی وجہ

یہ ہے' حضرت جبریل علیہ السلام نے دونوں دنوں میں نبی اکرم ﷺ کو ایک ہی وقت میں نماز پڑھائی تھی جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ذکر کردہ حدیث میں ہم اس سے پہلے یہ بات نقل کر چکے ہیں۔

اگر مغرب کے وقت میں کوئی گنجائش موجود ہوتی تو اسے بھی ذکر کر دیا جاتا جیسا کہ ساری نمازوں کے اوقات میں گنجائش کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس دلیل کو اس طرح سے مسترد کیا جاسکتا ہے' حضرت جبریل علیہ السلام نے ہر نماز کا مستحب وقت بیان کیا تھا جو فضیلت کا وقت ہوتا ہے' جہاں تک اُس وقت کا تعلق ہے جس میں کوئی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے تو یہی چیز وجہ' اختلاف ہے اور اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں ہے۔

عشاء کی نماز کا وقت

احناف کے اس قول کے مطابق جس پر فتویٰ دیا جاتا ہے: سرخ شفق کے غائب ہو جانے سے ہی عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے' یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک رہتا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا قول میں سرخی کو شفق قرار دیا گیا ہے' لہٰذا جیسے ہی شفق غائب ہوگی' عشاء کی نماز کا وقت شروع ہو جائے گا۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوقتیبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''نیند کوتاہی کا باعث نہیں ہوتی' کوتاہی یہ ہوتی ہے' آدمی نماز ہی ادا نہ کرے' یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جائے''۔

اس حدیث سے بظاہر یہ بات پتہ چلتی ہے' ہر نماز کے وقت میں اتنی گنجائش ہوتی ہے' اُس کے ختم ہونے کے ساتھ ہی دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے' البتہ صرف فجر کی نماز کا حکم اس سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے اس کا وقت ختم ہونے کے بعد دوسری کسی بھی نماز کا وقت شروع نہیں ہوتا ہے۔

عشاء کی نماز کا مسنون وقت ایک تہائی رات یا نصف شب تک برقرار رہتا ہے کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو ایک تہائی یا نصف رات تک مؤخر کر دیا کریں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف شب تک مؤخر کر دیا' پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث نقل کی ہے:

''عشاء کی نماز کا وقت نصف رات تک برقرار رہتا ہے''۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ اُس حدیث کا تعلق ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کافی دیر تک عشاء

کی نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ رات کا بہت سا حصہ گزر گیا' نمازی لوگ مسجد میں سو گئے' اُس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وہ نماز ادا کی اور ارشاد فرمایا:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا خیال نہ ہوتا تو اس نماز کا یہی وقت ہے''۔

لیکن اس حدیث سے یہ واضح کرنا مقصود ہے' عشاء کی نماز کا وقت نصف شب گزرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے' اسی طرح اس روایت میں یہ الفاظ کہ رات گزر گئی' اس کا مطلب یہ ہے' رات کا خاصہ حصہ گزر گیا' اس کا مطلب یہ نہیں ہے' رات کا اکثر حصہ گزر گیا تھا۔

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔

975- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ فِيْهِ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ الشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيْرُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْهَا اِلٰى ذِى الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ اَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَالَ فِيْهِ اَيْضًا وَّيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيُغَلِّسُ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا يَوْمًا اٰخَرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

جب آپ عصر کی نماز ادا کرتے تھے' اس وقت سورج روشن اور بلند ہوتا تھا' کوئی شخص چلتا ہوا جاتا تو نماز سے فارغ

۹۷-اخرجه الحاكم (۱/۱۹۲-۱۹۳)' والطبراني في (الكبير) (۱۷/۲۵۹-۲۶۰) رقم (۷۱٦)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۴۴۱) كتاب الصلوة' باب تعجيل صلاة العصر' من طريق الليث بن سعد بهذا الاسناد- واخرجه ابو داؤد (۱/۱۰۷-۱۰۸) كتاب الصلوة' باب في المواقيت' حديث (۳۹٤)' ومن طريقه ابن عبد البر في (التمهيد) (۸/۱۸) من طريق محمد بن سلمة المرادي' ثنا ابن وهب عن اسامة بن زيد الليثي بهذا الاسناد' قال ابو داؤد: روى هذا الحديث عن الزهري معمر ومالك وابن عيينة وشعيب بن ابي حمزة والليث بن سعد' وغيرهم' لم يذكروا الوقت الذي صلى فيه' ولم يفسروه- اه- والحديث من هذا الطريق ذكره الخطابي في (معالم السنن) (۱/۱۳۲): حديث صحيح الاسناد- اما الحديث بدون تفسير الاوقات وتحديد الوقت الذي صلى فيه: فقد رواه جماعة عن الزهري: كما ذكره ابو داؤد انفا' فاخرجه البخاري (۲/۱۸۴) كتاب مواقيت الصلوة' باب مواقيت الصلوة وفضلها' والطبراني في (الكبير) (۱۷/۲۵۷- ۲۵۸) رقم (۷۱۴)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۳٦۳)' كلهم من طريق مالك' وهو في (موطئه) (۱/۳-٤) كتاب وقوت الصلوة' حديث (۱) عن الزهري بهذا الاسناد مختصراً-

واخرجه البخاري (٦/۳۰۵) كتاب بدء الخلق' باب ذكر الملائكة' حديث (۳۲۲۱) ومسلم (۱/۴۲۵) كتاب المساجد' باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (٦۱۰/۱٦٦)' والنسائي (۱/۲٤٥-۲٤٦) كتاب المواقيت' حديث (٤۹٤)' وابن ماجه (۱/۲۱۹-۲۲۰) كتاب الصلوة' باب مواقيت الصلوة' حديث (٦٦۸)' والطبراني (۱۷/۲۵۸-۲۵۹) رقم (۷۱۵)' وابن عبد البر في (التمهيد) (۸/۱۲-۱۳) من طريق الليث بن سعد عن الزهري' به- واخرجه البخاري (۷/۳۱۷) كتاب المغازي' حديث (٤۰۰۷) من طريق شعيب عن الزهري-

واخرجه احمد (٤/۱۲۰-۱۲۱)' وعبد الرزاق (۱/٥٤۰ ٥٤۱) رقم (۲۰٤٤)' والطبراني في (الكبير) (۱۷/۲٥٦ ۲٥۷) رقم (۷۱۱) من طريق معمر عن الزهري به- قلت: وحديث ابي مسعود ذكره المصنف في (العلل) (٦/۱۸٤ ۱۸۷)' وقال: هو حديث يرويه عروة بن الزبير عنه' واختلف عنه في الاسناد والمتن: فرواه الزهري عن عروة عن بشير بن ابي مسعود عن ابيه: ان جبريل نزل فصلى' فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى عد خمساً- كذلك رواه اصحاب الزهري' وذكر فيه مواقيت الصلوة الخمس' واخرجه في حديث ابي مسعود-اه-

ہونے کے بعد ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' جو چھ میل کے فاصلے پر تھا اور وہ سورج غروب ہونے سے پہلے وہاں پہنچ سکتا تھا۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: صبح کی نماز آپ ﷺ اندھیرے میں ادا کیا کرتے تھے' پھر کسی دن آپ ﷺ اسے روشنی میں بھی ادا کر لیتے تھے (لیکن پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے اندھیرے میں ہی ادا کرنے کا معمول اختیار کیا) دوبارہ کبھی روشنی میں آپ ﷺ نے یہ نماز ادا نہیں کی اور آپ ﷺ کے وصال تک آپ کا یہی معمول رہا۔

976- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ - يَعْنِي الْقَطَّانَ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَالْكُوفَةُ يَوْمَئِذٍ اَخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الصَّلَاةَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اجْلِسْ. فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ جُلُوسًا فَجَثَوْنَا لِلرُّكَبِ لِنُزُولِ الشَّمْسِ لِلْمَغِيبِ نَتَرَاءَاهَا. زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ مَجْهُولٌ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ.

☆☆ زیاد بن عبداللہ نخعی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد اعظم میں بیٹھے ہوئے تھے' کوفہ ان دنوں اخصاص تھا' مؤذن ان کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین! عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ' وہ بیٹھ گیا' اس نے پھر دوبارہ یہی عرض کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گدھا ہمیں سنت کی تعلیم دے گا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد پھر اسی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے' جہاں پہلے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے گھٹنوں کے بل اُٹھ کر اس بات کا جائزہ لینے کی کوشش کی کہ سورج غروب تو نہیں ہو گیا۔

اس روایت کا راوی زیاد بن عبداللہ نخعی مجہول ہے' اس کے حوالے سے صرف عباس نامی راوی نے روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن ذریح الکلبی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۴/۲)۔

○ زیاد بن عبداللہ نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

---

۹۷۶ اخرجہ ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/۲۲۵-۲۲۶) رقم (۳۸۲) من طریق الدارقطنی' بہ- ونقل ابن الجوزی کلام الدارقطنی وافرہ- واخرجہ الحاکم فی (المستدرک) (۱/۱۹۲) من طریق محمد بن شاذان الجوہری بہذا الاسناد' وقال الحاکم: صحیح الاسناد ولم یخرجاہ' ووافقہ الذہبی- قلت: ہذا من اوہامہما' خاصۃ الذہبی! فقد ذکر زیاد بن عبد الرحمن فی (المیزان) ونقل تجہیل الدارقطنی لہ- قال الزیلعی فی (نصب الرایۃ) (۱/۲۴۶): وہذا الاثر فی حکم المرفوع' او قریب منہ! لذکر السنۃ فیہ- اھ- قلت: ان صح

و: اللسان (۲/۵۷۶)۔

977- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِيْنَةِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بِالْعَصْرِ - قَالَ- وَشَيْخٌ جَالِسٌ فَلَامَهُ وَقَالَ اِنَّ اَبِىْ اَخْبَرَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَاْمُرُ بِتَاْخِيْرِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ قَالَ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ .

ابْنُ رَافِعٍ هٰذَا لَيْسَ بِقَوِيٍّ .وَرَوَاهُ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ فَكَنَّاهُ اَبَا الرِّمَاحِ وَخَالَفَ فِىْ اسْمِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَسَمَّاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ .

حدیث 978: عبدالواحد بن نافع بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ کی مسجد میں داخل ہوا تو مؤذن نے عصر کی اذان دی' راوی بیان کرتے ہیں: وہاں ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے'انہوں نے مؤذن کو ملامت کی اور یہ بولے: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کی ہدایت کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ان بزرگ کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج ہیں (یعنی صحابئ رسول حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں)۔

امام دارقطنی کہتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے یہ صاحبزادے قوی نہیں ہیں' موسیٰ بن اسماعیل نامی راوی نے یہ روایت نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: ان کی کنیت ابورماح تھی' اسی طرح ان کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے' بعض راویوں نے ان کا نام عبدالرحمٰن نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالوحد بن نافع الکلاعی، ابوالرماح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۴۲۹)۔

○ عبداللہ بن رافع بن خدیج، عن ابیہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۹۷۷-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۲۵) رقم (۳۸۱) وفي (العلل) (۱/۳۸۷) رقم (٦٥٠) من طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/٤٤٣) كتاب الصلوة- باب تعجيل صلاة العصر' اخبرنا ابو بكر بن الحارث عن الدارقطني' به- واخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲/۱٥٤) من طريق عبد الواحد بن نافع' به- وقال البخاري في (التاريخ الكبير) (٥/۸۹): وقال موسى بن اسماعيل: حدثنا ابو الرماح عبد الواحد بن نافع' قال: شهدت عبد الرحمن بن رافع بن خديج' قال: اخبرني ابي انه كان يسمع النبي صلى الله عليه وسلم يامر بتاخير العصر- ولا يتابع عليه- وقال ابن الجوزي في (العلل): قال ابو احمد بن عدي: لهذا الحديث معروف بعبد الواحد' وقال ابو حاتم بن حبان: عبد الواحد ابو الرماح يروي عن اهل الحجاز المقلوبات' وعن اهل الشام الموضوعات' لا يحل ذكره في الكتب الا على سبيل القدح فيه- اه- قلت: ولهذا الحديث ذكره الجوزقاني في (الموضوعات) كما في (لسان الميزان) (٤/۸۰)- والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۲٤٥) وقال: قال ابن القطان في (كتابه): عبد الواحد بن نافع ابو الرماح' مجهول الحال مختلف في حديثه- اه-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۹۷)۔

978- حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَبَا الرِّمَاحِ الْكِلَابِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَكَأَنَّهُ عَجَّلَهَا فَلَامَهُ وَقَالَ وَيْحَكَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ .

وَرَوَاهُ حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا وَقَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نُفَيْعٍ خَالَفَ فِي نَسَبِهِ وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ مِنْ جِهَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا لِأَنَّهُ لَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ غَيْرُهُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعٍ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعٍ وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ . وَالصَّحِيحُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضِدُّ هٰذَا وَهُوَ التَّعْجِيلُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَالتَّبْكِيرُ بِهَا .

☆☆ عبدالرحمٰن بن رافع کے بارے میں منقول ہے: ایک مرتبہ مؤذن نے عصر کی اذان دی' اس نے اذان ذرا جلدی دے دی تو حضرت عبدالرحمٰن بن رافع نے اسے ملامت کرتے ہوئے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! میرے والد نے (جو صحابیٔ رسول تھے) مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' جبکہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے برعکس منقول ہے' اس سے ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کی ہدایت کی ہے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح روایت یہ (درج ذیل) ہے۔

979- فَأَمَّا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ . فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقَسَّمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ وَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ .

أَبُو النَّجَاشِيِّ هٰذَا اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ ثِقَةٌ مَشْهُورٌ صَحِبَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ سِتَّ سِنِينَ وَرَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَغَيْرُهُمْ وَحَدِيثُهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ . وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ابونجاشی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز ادا کرتے تھے' پھر اس کے بعد اونٹ قربان کیا جاتا تھا' اس کے گوشت کے دس حصے کیے جاتے تھے' پھر انہیں پکایا جاتا تھا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہم بھنا ہوا گوشت کھا بھی لیتے تھے۔

۹۷۹ اخرجه البخاري (۵/۱۲۵) كتاب الشركة: باب الشركة في الطعام: حديث (۲۴۸۵) ومسلم (۲/۵۵۸- بشرح الابي) كتاب المساجد: باب استحباب التبكير بالعصر: حديث (۱۹۸- ۶۲۵/۱۹۹) واحمد (۴/۱۴۱-۱۴۲) وابن ابي شيبة (۱/۳۲۷) وابن حبان (۱۵۱۵) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۱۹۴) والطبراني في (الكبير) (۴۴۲۱) كلهم من طريق الاوزاعي به۔

ابونجاشی نامی راوی کا نام عطاء بن صہیب ہے' یہ ثقہ اور مشہور ہے' یہ چھ سال تک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہا ہے' اس کے حوالے سے عکرمہ بن عمار' امام اوزاعی' ایوب اور دیگر حضرات نے احادیث نقل کی ہیں۔

اس راوی کی نقل کردہ روایت جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' یہ اس روایت سے زیادہ بہتر ہے' جسے عبدالواحد نامی راوی نے حضرت رافع کے صاحبزادے حوالے سے نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطاء بن صہیب انصاری ابوالنجاشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۳۰)۔

980- وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ اَبِى مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِى مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِى مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيْرُ الرَّجُلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا اِلٰى ذِى الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ اَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اَبِى النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ كَثَرْبِ الْبَقَرَةِ صَلَّاهَا۔

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز ادا کرتے تھے' اس وقت سورج چمکدار اور بلند ہوتا تھا' کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' جو چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں' وہ عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ گائے کے منہ مارنے کی طرح اسے ادا کرتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

۹۸۰- حدیث ابي مسعود الانصاري: تقدم تخريجه برقم (۹۷۴، ۹۷۵)- اما حديث رافع بن خديج: فاخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۲٤-۲۲۵) رقم (۳۸۰) من طريق الدارقطني به- واخرجه الحاكم (۱/۱۹۵) من طريق عبد السلام بن عبد الحميد بهذا الاسناد-

ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۳۹/۱۱)۔

981- وَكَذٰلِكَ رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّغَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ تَعْجِيلِ الْعَصْرِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُوْ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِىْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِى فَيَاْتِيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَّالْعَوَالِى مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةِ اَمْيَالٍ .

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَعُقَيْلٌ وَّمَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ وَاللَّيْثُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَشُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ وَابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ وَّابْنُ اَخِى الزُّهْرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ وَمَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے' جب سورج ابھی بلند اور روشن ہوتا تھا اور کوئی شخص مدینہ منورہ کے کسی نواحی علاقے میں جاتے ہوئے وہاں پہنچ بھی جاتا تھا اور سورج پھر بھی بلند ہوتا تھا' مدینہ منورہ کا نواحی علاقہ چھ میل کے فاصلے پر تھا۔

یہی روایت بعض دیگر راویوں کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن فرج بن سلیمان، ابوعتبہ کندی حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۳۹/۴)۔

○ محمد بن حمیر القضاعی سلیحی حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳۹۶/۲)۔

۹۸۱-اخرجه مالك (۹/۱) كتاب وقوت الصلوٰة' حديث (۱۱) والبخاري (۲/ ۲۱۴-۲۱۵) كتاب مواقيت الصلوٰة' باب وقت العصر' حديث (۵۵۰' ۵۵۱)' وفي (۳۲۹/۱۵) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق اهل العلم' حديث (۷۳۲۹)' ومسلم (۲/ ۵۵۵- الابي) كتاب المساجد' باب استحباب التكبير بالعصر' حديث (۱۹۲/ ۶۲۱)' (۱۹۳/ ۶۲۱)' وابو داؤد (۱۱۱/۱) كتاب الصلوٰة' باب في وقت صلاة العصر' حديث (۴۰۴) والنسائي (۲۵۲/۱) كتاب المواقيت' باب تعجيل العصر' وابن ماجه (۲۲۳/۱) كتاب الصلوٰة' باب وقت صلاة العصر' حديث (۶۸۲) واحمد (۳/ ۱۶۱' ۲۱۴' ۲۱۷' ۲۲۳)' وعبد الرزاق (۲۰۶۹) وابو داؤد الطيالسي (۲۰۹۳)' والدارمي (۲۷۴/۱)' وابن ابي شيبة (۳۲۷/۱) وابو عوانة (۳۵۱/۱) وابو يعلى (۲۸۱/۶) رقم (۳۵۹۳) وابن حبان (۱۵۱۸' ۱۵۱۹' ۱۵۲۰)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۰/۱) وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۱۱/۳) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۴۰/۱) كتاب الصلوٰة' باب تعجيل صلاة العصر' وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۵۷/۱) كتاب الصلوٰة' باب العصر' حديث (۶۱۳' ۶۱۴) من طرق كثيرة عن الزهري عن انس بن مالك۔

○ ابراہیم بن ابوعبلۃ شمر بن ابویقظان عقیلی ابواسماعیل او ابوالعباس مقدسی او الرملی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "152ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۵۰)۔

982- وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءَ ۔قَالَ اَحَدُهُمَا فَيَاْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ۔حَدَّثَنَاهُ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَالِكٍ بِذٰلِكَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے پھر کوئی شخص قُبا چلا جاتا تھا۔
ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ شخص وہاں پہنچتا تو وہ لوگ ابھی نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔
ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس وقت سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبان بن موسیٰ بن سوار سلمی، ابومحمد مروزی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "233ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۱۹۰)۔

983- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ اَبِي الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ فَاٰتِي عَشِيرَتِي وَهُمْ جُلُوسٌ فَاَقُوْلُ مَا يُجْلِسُكُمْ صَلُّوْا فَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ عصر ادا کی تو سورج ابھی روشن تھا' پھر میں اپنے خاندان میں آیا' وہ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے' میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو' تم لوگ نماز ادا کرو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

٩٨٢-اخرجه مالك (١/٨) كتاب وقوت الصلوة: حديث (١٠) ومن طريقه اخرجه البخاري (٢/٣٢) كتاب مواقيت الصلوة: باب وقت العصر حديث (٥٤٨) ومسلم (٢/٥٥٧ - الابي) كتاب المساجد: باب استحباب التبكير بالعصر: حديث (١٩٤+٦٢١) والنسائي (١/٢٥٢) كتاب المواقيت: باب تعجيل العصر: وعبد الرزاق (٢٠٧٩) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/١٩٠) والبيهقي في (السنن الكبرى) (١/٤٤٣) كتاب الصلوة: باب تعجيل صلاة العصر-

٩٨٣-اخرجه ابو داؤد الطيالسي (١/٧١ - منحة) رقم (٢٨٣) والنسائي (١/٢٥٣) كتاب المواقيت: باب تعجيل العصر: حديث (٥٠٨) واحمد (٣/١٣١، ١٦٩، ١٨٤) والبزار (١/١٨٩ - كشف) رقم (٣٧٣) وابو يعلى (٧/٢٩٠) رقم (٤٣١٨) والطحاوي في (شرح الابيض غير هذا ولا نعلم حدث عنه الا ربعي - وذكره الهيثمي في (امجمع الزوائد) (١/٣١١) وقال: رواه ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح' وله عند ابي يعلى والبزار: (كنا نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فاتي عشيرتي' فاقول لهم قوموا فصلوا: فقد صلى رسل الله صلى الله عليه وسلم) ورجاله ثقات-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوالابیض عنسی شامی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دوسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "88ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۸۸)۔

984- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِى الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ ثُمَّ اٰتِى عَشِيْرَتِىْ وَهُمْ فِىْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ جُلُوْسٌ لَمْ يُصَلُّوْا فَاَقُوْلُ مَا يُجْلِسُكُمْ قُوْمُوْا صَلُّوْا فَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھا دی جبکہ سورج ابھی روشن اور چمک دار تھا' پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آیا' وہ مدینہ منورہ کے کنارے میں بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی تھی' میں نے کہا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو' اُٹھو! نماز پڑھ لو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز ادا کر چکے ہیں۔

985- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَارًا اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَاَهْلُهُ بِقُبَاءَ وَاَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَّمَسْكَنُهُ فِىْ بَنِىْ حَارِثَةَ فَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ ثُمَّ يَاْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْا لِتَعْجِيْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهَا ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار میں سے سب سے زیادہ دور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جو قباء میں تھا اور ابوعبس کا گھر تھا جو بنوحارثہ کے محلے میں تھا' یہ دونوں حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' پھر اپنی اپنی جگہ پہنچ جاتے تھے' تو ان لوگوں نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہوتی تھی' اس کی وجہ یہی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی یہ نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

986- وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلاً ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں

۹۸۵- اخرجه الحاكم في (المستدرك) (۱/۱۹۵) من طريق احمد بن خالد الوهبي بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه' ووافقه الذهبي- قلت: وهذا من اوهامهما رحمهما الله: فان محمد بن اسحاق بن يسار لم يحتج به مسلم' انما روى له في المتابعات فهو ليس على شرطه' كما انه مدلس مشهور' وقد عنعن في هذا الاسناد' ولم يصرح بالسماع- وهو عند الطحاوي في (شرح المعاني) (۱/۱۸۹) من طريق ابن اسحاق-

بتاؤں! وہ سورج کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اُٹھ کر چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا سا کرتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان انصاری ظفری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''120ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۹/۲)۔

○ علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب حرقی' مدنی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲/۲)۔

987- وَقَالَ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

988- وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی میرے حجرے میں باقی ہوتی تھی اور سایہ ڈھلا نہیں ہوتا تھا۔

989- حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِيُّ وَاَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالاَ

۹۸۶-اخرجه مالك (۱/ ۲۲۰) كتاب القرآن' باب النهي عن الصلوة بعد الصبح وبعد العصر' حديث (۴۶)' ومسلم (۱/ ۴۳۴) كتاب المساجد' باب استحباب التبكير بالعصر' حديث (۱۹۵/ ۶۲۲)' واحمد (۳/ ۱۰۲' ۱۰۳)' وابو داؤد (۱/ ۱۱۲-۱۱۳) كتاب العصر' باب في وقت صلاة العصر حديث (۴۱۳)' والترمذي (۱/ ۳۰۱-۳۰۲) كتاب الصلوة' باب ما جاء في تعجيل العصر' حديث (۱۶۰)' والنسائي (۱/ ۲۵۴) كتاب المواقيت' باب التشديد في تاخير العصر' وابو عوانة (۱/ ۳۵۶) وابو يعلى (۶/ ۳۶۷) رقم (۳۶۹۹)' وابن خزيمة (۳۳۳)' وابن حبان (۲۵۹' ۲۶۱' ۲۶۲' ۲۶۳)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۴۴۴)' كلهم من طريق العلاء بن عبد الرحمن به- قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

۹۸۷-اخرجه احمد (۳/ ۲۴۷)' وابو يعلى (۸/ ۱۰۵-۱۰۶) رقم (۴۶۴۲)' وابن حبان (۲۶۰) من طريق هارون بن معروف: ثنا ابن وهب عن اسامة بن زيد عن الزهري عن حفص بن عبيد الله بن انس' به- وصححه ابن حبان-

۹۸۸-اخرجه مالك (۱/ ۴) كتاب وقوت الصلوة' حديث (۲)' والبخاري (۲/ ۳۱۰) كتاب مواقيت الصلوة' باب وقت العصر' حديث (۵۴۵' ۵۴۶)' ومسلم (۲/ ۵۳۹-الابي) كتاب المساجد' باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۱۶۸/ ۶۱۱)' وابو داؤد (۱/ ۱۱۱) كتاب الصلوة' باب في وقت صلاة العصر' حديث (۴۰۷)' والترمذي (۱/ ۲۹۸) كتاب الصلوة' باب ما جاء في تعجيل العصر' حديث (۱۵۹)' والنسائي (۱/ ۲۵۲) كتاب المواقيت' باب تعجيل العصر' وابن ماجه (۱/ ۲۲۳) كتاب الصلوة' باب وقت صلاة العصر' حديث (۶۸۳)' واحمد (۶/ ۸۵) والحميدي رقم (۱۷۰)' وابن ابي شيبة (۱/ ۳۲۶)' وعبد الرزاق (۲۰۷۲)' وابن حبان (۱۵۲۱)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۲) كلهم من طريق الزهري بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح-

۹۸۹-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۲۳- ۲۲۴) رقم (۳۷۸) من طريق الدارقطني به- وينظر الحديث الآتي-

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِى سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِى جَزُوْرًا اُرِيْدُ اَنْ اَنْحَرَهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَهَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَانْصَرَفْنَا فَنُحِرَتِ الْجَزُوْرُ وَصُنِعَ لَنَا مِنْهَا وَطَعِمْنَا مِنْهَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَكُنَّا نُصَلِّى الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَيَسِيْرُ الرَّاكِبُ سِتَّةَ اَمْيَالٍ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر لی تو بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک اونٹ ہے' میں اُسے قربان کرنا چاہتا ہوں' میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں موجود ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہو گئے' ہم بھی چل پڑے' پھر اس اونٹ کو قربان کیا گیا' پھر اسے ہمارے لیے تیار کیا گیا' تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ہم نے اس کا گوشت بھی کھا لیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ہم لوگ عصر کی نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کرتے تھے' اس کے بعد کوئی شخص چھ میل کا فاصلہ سورج غروب ہونے سے پہلے طے کر لیا کرتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن عبداللہ بن عبداللہ بن اویس اصبحی، ابوبکر بن ابواویس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''202ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶۵)(۳۷۹۱)۔

990- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُوْسَى بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِىَّ حَدَّثَهُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَنْحَرَ جَزُوْرًا لَنَا وَنُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَنَا .قَالَ نَعَمْ . فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُوْرَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا فَاَكَلْنَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اونٹ قربان کرنا چاہتے ہیں' ہم یہ چاہتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے! پھر نبی

۹۹۰- اخرجه مسلم (۱/ ۵۵۸ الابی) كتاب المساجد' باب استحباب التبكير بالعصر' حديث (۱۹۷/ ۶۲۴) ' وابن حبان (۴/ ۳۸۲- ۳۸۳) رقم (۱۵۱۶) كلاهما من طريق عبد الله ابن وهب بهذا الاسناد-

کرم ﷺ تشریف لے گئے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی چلے گئے' تو وہاں ہم نے یہ صورتِ حال پائی کہ اونٹ کو ابھی قربان نہیں کیا گیا تھا' پھر اسے قربان کیا گیا' پھر اس کا گوشت بنایا گیا' پھر اسے پکایا گیا' تو سورج غروب ہونے سے پہلے ہم نے سے کھا بھی لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن سعید، ابوسعید بن زید بن ثابت انصاری، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۸۰)(۷۰۱۴)۔

991- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى قِلاَبَةَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لاَنَّهَا تُعْصَرُ.

☆☆ ابوقلابہ کہتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے' کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

992- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِى الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ اَنَّ الْحَسَنَ وَابْنَ سِيرِينَ وَاَبَا قِلاَبَةَ كَانُوْا يُمَسُّوْنَ بِالْعَصْرِ.

☆☆ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: حسن بصری' ابن سیرین اور ابوقلابہ تاخیر سے عصر ادا کرتے تھے۔

993- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّى كَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتُعْصَرَ.

☆☆ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے' کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن محمد عجلی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴۹۵/۵)۔

○ عبداللہ بن شبرمۃ-کوفی' یہ وہاں کے قاضی تھے۔-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''144ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۶۴/۲)۔

○ محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی، ابومحمد الامام، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۹۹۲- اخرجه عبد الرزاق (۵۵۱/۱) رقم (۲۰۸۸)-

۹۹۳- اسناده ضعيف: ابو هشام الرفاعي: هو محمد بن يزيد بن محمد بن كثير العجلي' ليس بالقوي' وذكره ابن عدي في شيوخ البخاري' وجزم الخطيب بان البخاري روى عنه' لكن قال البخاري: رايتهم مجمعين على ضعفه- ينظر: التقريب (۳۱۹/۲)-

''80ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۴۴۰)۔

994- حَدَّثَنَا الْقَاضِيُ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَخَّرَ طَاوُسٌ الْعَصْرَ جِدًّا فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتُعْصَرَ .

☆☆ ایک مرتبہ طاؤس نے عصر کی نماز تاخیر سے ادا کی' ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو وہ بولے: عصر کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے' کیونکہ اسے نچوڑ لیا جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن نافع مخزومی، ابو اسحاق مکی حافظ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۵۸)۔

○ مصعب بن محمد بن عبد الرحمٰن بن شرجیل، عبدی مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۳/۳۲)۔

995- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ.

☆☆ عبد الرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن صالح بن صالح بن حی ہمدانی، ابو محمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''151ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۰)۔

11- باب اِمَامَةِ جِبْرِيلَ.

باب: حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا واقعہ

996- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَجَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ قُمْ يَا

995 اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۲۸۹) رقم (۳۳۶۰) حدثنا وكيع بهذا الاسناد- واخرجه عبد الرزاق (۱/۵۵۱) رقم (۲۰۸۹) عن الثوري عن ابي اسحاق بهذا الاسناد-

مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ قَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِيْنَ اَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ كُلُّهُ وَقْتٌ .

✯✯ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت سورج ڈھل چکا تھا اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اُٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھل جانے کے بعد ظہر کی نماز ادا کی۔

پھر کچھ وقت گزر گیا اتنا کہ جب کسی شخص کا سایہ اس کے جتنا ہو جائے تو وہ عصر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اُٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے: اُٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس وقت ادا کی جب سورج مکمل غروب ہو چکا تھا' پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ شفق رخصت ہو گئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اُٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ادا کی' پھر جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی' وہ بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ظہر کے وقت) اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے

۹۹۶- اخرجه احمد (۳/ ۳۳۰-۳۳۱) والترمذي (۱/ ۲۸۱- ۲۸۴) كتاب الصلوٰة' باب ماجاء في مواقيت الصلوٰة' حديث (۱۵۰) والنسائي (۱/ ۲۵۵) كتاب المواقيت' باب آخر وقت العصر' وابن حبان (۲۷۸- موارد) والحاكم (۱/ ۱۹۵-۱۹۶) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۶۸) كتاب الصلوٰة' باب وقت المغرب' وابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۰۷-۲۰۸) رقم (۳۱۸) كلهم من طريق عبد الله ابن المبارك بهذا الاسناد- وقال الترمذي: (هذا حديث حسن صحيح غريب)- وحديث جابر في المواقيت' رواه عطاء بن ابي رباح' وعمرو بن دينار' وابو الزبير' عن جابر بن عبد الله' عن النبي صلى الله عليه وسلم' نحو حديث وهب [illegible] وقال محمد- يعني: البخاري- : اصح شيء في المواقيت حديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم - وقال الحاكم: هذا حديث ووافقه الذهبي' وقال الزيلعي (۱/ ۲۲۲): وقال ابن القطان: هذا الحديث يجب ان يكون مرسلا: لان جابرا لم يذكر من حدثه بذلك وجابر لم يشاهد ذلك صبيحة الاسراء: لما علم انه انصاري' انما صحب بالمدينة ولا يلزم ذلك في حديث ابي هريرة وابن عباس' فانهما رويا امامة جبريل من قول النبي صلى الله عليه وسلم - وتعقبه ابن دقيق العيد كما في (نصب الراية) (۱/ ۲۲۲) فقال: (وهذا المرسل غير ضار' فمن ابعد البعد ان يكون جابر سمعه من تابعي عن صحابي' وقد اشتهر ان مراسيل الصحابة مقبولة' وجهالة عينهم غير ضارة)- قلت: وقد صرح جابر بان هذا من كلام النبي صلى الله عليه وسلم : كما في (سنن الترمذي) فقال: عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (امني جبريل ...) فذكر الحديث- والحديث صححه ايضا ابن حبان-

جتنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھیے اور ظہر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس سے دوگنا ہو چکا ہوتا ہے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھیے اور عصر کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مغرب کے وقت آئے' جب سورج غروب ہو چکا تھا' یہ وہی ایک ہی وقت تھا (اس میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی) وہ بولے: آپ ﷺ اُٹھیے اور مغرب کی نماز ادا کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کے پاس عشاء کی نماز کے لیے اس وقت آئے' جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی اور بولے: اُٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس صبح کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب روشنی اچھی طرح پھیل چکی تھی اور بولے: اُٹھیے اور صبح کی نماز ادا کیجئے' پھر انہوں نے بتایا: ان دونوں کے درمیان کا وقت (نمازوں کا مخصوص شرعی) وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عیسیٰ بن ماسرجس- مولی ابن مبارک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۱۸/۱)۔

○ حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب علوی مدنی الاصغر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۲۸/۱)۔

997- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بکری، مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''221ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷)(۲۳)۔

998- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بِشْرٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ فَجَاءَهُ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ صَارَ الظِّلُّ مِثْلَ قَامَةِ شَخْصِ الرَّجُلِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ لِوَقْتٍ وَّاحِدٍ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ . قَالَ فَسَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِهِمْ كَمَا صَلّٰى بِهٖ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' تاکہ آپ ﷺ کو نماز کے بارے میں بتائیں' وہ آپ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا' حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جاتا ہے' حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' حضرت جبرائیل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے' انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث ذکر کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' یہ ایک ہی وقت تھا' حضرت جبرائیل آگے ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے' انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔

اس روایت کے آخر میں یہ ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ان دونوں نمازوں کے درمیان (نمازوں کا شرعی) وقت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں (کے اوقات) کے بارے میں دریافت کیا

۹۹۸- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۶۸-۳۶۹) كتاب الصلوة' باب وقت المغرب' من طريق الدارقطني به- واخرجه النسائي (۱/ ۲۵۵-۲۵۶) كتاب المواقيت باب آخر وقت العصر' حديث (۵۱۳) من طريق قدامة بن شهاب عن برد بن سنان بهذا الاسناد واخرجه احمد (۳/ ۳۵۱) والنسائي (۱/ ۲۵۱-۲۵۲) كتاب المواقيت' باب اول وقت العصر حديث (۵۰۴) والطحاوي في (شرح معاني الآثار (۱/ ۱۴۷) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۷۲-۳۷۳) كلهم من طريق عبد الله بن الحارث عن ثور عن سليمان بن موسى عن عطاء بن ابي رباح به-

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پڑھائی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں (اوقات) کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ برد بن سنان، ابوالعلاء دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۵)(۶۵۹)۔

999- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فِي وَقْتِهَا بِالْأَمْسِ . حَدِيثُ صَالِحِ بْنِ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ كَتَبْتُهُ بِلَفْظِهِ بَعْدَ أَحَادِيثَ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے مکہ میں مجھے دو بار نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے حدیث ذکر کی ہے' جس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا' اگلے دن بھی مغرب کی نماز اسی وقت میں ادا کی جس وقت میں پہلے دن ادا کی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن مالک، ابوعبداللہ خوارزمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳۱۶/۹)(۴۸۵۲)۔

○ محمد بن ہیثم بن حماد بن واقد، ثقفی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "299ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۱۵/۲)(۷۸۴)۔

1000- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِی الْمُخَارِقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ يَسْاَلُ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ يَوْمًا بِهٰذَا وَيَوْمًا بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں اوقات میں نماز پڑھائی' ایک دن اس وقت میں اور ایک دن اُس وقت میں' پھر ارشاد فرمایا: نماز کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں اوقات کے درمیان (نمازوں کا مخصوص وقت) ہے۔

1001- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّنِیْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيْهِ فِی الْيَوْمِ الثَّانِیْ وَصَلّٰى بِیَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَقْتًا وَّاحِدًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ مجھے نماز پڑھائی۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں دوسرے دن کے بارے میں انہوں نے یہ بات نقل کی ہے:

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے' یہ ایک ہی وقت تھا۔

1001- اخرجه ابو داؤد (١٠٧/١) كتاب الصلوة: باب في المواقيت' حديث (٣٩٣)' والترمذي (٢٧٨/١-٢٨٠) كتاب الصلوة: باب ما جاء في مواقيت الصلوة' حديث (١٤٩)' واحمد (٣٣٣/١' ٣٥٤)' وعبد الرزاق (٥٣١/١)' وابن خزيمة (١٦٨/١)' والحاكم (١٩٣/١)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١٤٧/١-١٤٨)' وابن الجارود في (المنتقى) رقم (١٤٩)' والبيهقي (٣٦٤/١) كتاب الصلوة' كلهم من طرق عن عبد الرحمن بن الحارث بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - وقال الحاكم: صحيح الاسناد' ولم يخرجاه' ووافقه الذهبي وصححه ابن خزيمة ايضا وابن حبان: كما في (نصب الراية) (٢٢١/١)' لكن قال الزيلعي في (نصب الراية) (٢٢١/١)' وعبد الرحمن بن الحارث هذا تكلم فيه احمد' وقال: متروك الحديث: هكذا حكاه ابن الجوزي في (كتاب الضعفاء) ولينه النسائي' وابن معين' وابو حاتم الرازي- ووثقه ابن سعد' وابن حبان' قال في (الامام): ورواه ابو بكر بن خزيمة في (صحيحه)' وقال ابن عبد البر في (التمهيد): وقد تكلم بعض الناس في حديث ابن عباس هذا بكلام لا وجه له' ورواته كلهم مشهورون بالعلم- وقد اخرجه عبد الرزاق عن الثوري وابن ابي سبرة عن عبد الرحمن بن الحارث باسناده' واخرجه ايضا عن العمري' عن عمر بن نافع عن جبير بن مطعم' عن ابيه عن ابن عباس نحوه' قال الشيخ: وكانه اكتفى بشهرة العلم مع عدم الجرح الثابت' واكد هذه الرواية بمتابعة ابن ابي سبرة عن عبد الرحمن ومتابعة العمري' عن عمر بن نافع بن جبير بن مطعم' عن ابيه' وهي متابعة حسنة- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن حارث بن عبداللہ بن عیاش- ابن ابوربیعۃ مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "143ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۷۶) (۸۹۹)۔

○ محمد بن عبداللہ بن زبیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۷) (۳۸۷)۔

○ حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف انصاری، الاوسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴۷۹)۔

1002 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى بِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام نمازیں دو اوقات میں پڑھائیں' البتہ مغرب کی نماز (ایک ہی وقت میں پڑھائی)۔

1003 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا بِطُوْلِهٖ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ہیثم بن خالد، ابومحمد خیاط، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "326ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۰/۱۹۵) (۵۲۳۶)۔

○ زیاد بن ابوزیاد میسرۃ مخزومی، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "135ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از

حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۸۷)۔

1004 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّنِيْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَجَآءَنِيْ فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ . فَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ ثُمَّ جَاءَنِيْ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ وَكَذٰلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ وَقْتًا وَّاحِدًا .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: جبرائیل نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ نماز پڑھائی' پہلی مرتبہ وہ میرے پاس آئے' پھرانہوں نے نماز کے اوقات کا ذکر کیا (اس کے بعد روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' انہوں نے مجھے مغرب کی نماز پڑھائی' اسی طرح دوسرے دن بھی اسی وقت میں پڑھائی جوایک ہی وقت تھا۔

1005 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ وَاقِدٍ مَوْلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَتَانِيْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ اَتَانِيْ حِيْنَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَتَانِيْ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس وقت آئے جب صبح صادق ہو چکی تھی۔ (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

مغرب کی نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے' تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کر لیں' پھر وہ اگلے دن میرے پاس اسی وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے تو میں نے مغرب کی تین رکعت ادا کر لیں۔

راوی نے اس روایت کو طویل حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے۔

1006 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يُلْهِيهِ عَنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَعَامٌ وَّلَا غَيْرُهُ .

۱۰۰۵- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۱۲) رقم (۲۵۸) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: في اسناد حديث ابن عمر حميد بن الربيع: قال يحيى: هو كذاب وقال النسائي: ليس بشيء- وفيه محبوب بن الجهم قال ابو حاتم بن حبان: ا يروي عن عبيد الله بن عمر الاشياء التي ليست من حديثه)-

☆☆ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کھانا یا کوئی اور مصروفیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مغرب کی نماز میں تاخیر نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن زید قرشی، ابومسکین، او ابومحمد الرقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۳)(۳۰۳۷)۔

1007 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَكَرْتُ لِجَابِرٍ تَاْخِيْرَ الْمَغْرِبِ مِنْ اَجْلِ عَشَائِهِ فَقَالَ جَابِرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَكُنْ يُؤَخِّرُ صَلَاةً لِطَعَامٍ وَّلَا غَيْرِهِ.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رات کے کھانے کی وجہ سے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے یا کسی بھی اور کام کی وجہ سے (مغرب کی) نماز تاخیر سے ادا نہیں کرتے تھے۔

1008 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِىْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ بَادِرُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ طُلُوْعَ النَّجْمِ.

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ستارے نکلنے سے پہلے ہی مغرب کی نماز ادا کرلو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسلم بن یزید، ابوعمران تجیبی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے

۱۰۰۶ ذكره السيوطي في (الجامع الصغير) رقم (۶۹۱۶) وعزاه للمصنف ورمز لحسنه: ولعل ذلك بطريقيه- قلت: اما لهذا الاسناد فضعيف جدا: فان فيه طلحة بن زيد القرشي: قال احمد: ليس بذاك قد حدث باحاديث مناكير- وقال ايضا: كان يضع الحديث- وكذلك قال ابن المديني- وقال ابو حاتم: منكر الحديث ضعيف الحديث- وقال البخاري وغيره: منكر الحديث- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال الدارقطني: ضعيف- وينظر ترجمته في (تهذيب التهذيب) (۱۵/۵) وتهذيب الكمال (۲۹۶/۱۳-۲۹۷) والتقريب (۳۷۸/۱) وقد توبع على هذا الحديث: تابعه محمد بن ميمون الزعفراني وهو صدوق له اوهام- وينظر (التقريب) (۲۱۲/۲)-

۱۰۰۸ اخرجه احمد (۴۱۵/۵) ومن طريقه ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۱۲/۱-۲۱۴) رقم (۳۶۲) من طريق عبد الله بن لهيعة بهذا الاسناد- وعبد الله بن لهيعة ضعف بعد احتراق كتبه ولم تقبل روايته الا من رواية القدامى: كابن المبارك وابن وهب وعبد الله بن يزيد المقرى-

طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۴)(۴۶۳)۔

1009 - حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ اِدْرِيْسُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَنَّاقٍ الْفَرَّاءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جِدَارٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَّةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُؤَذِّنَ لِلنَّاسِ بِالصَّلَاةِ حِيْنَ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ فَقَامَ جِبْرِيْلُ اَمَامَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيْهَا بِقِرَاءَةٍ يَاْتَمُّ النَّاسُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَاْتَمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجِبْرِيْلَ ثُمَّ اَمْهَلَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ وَقْتُ الْعَصْرِ صَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ يَاْتَمُّ الْمُسْلِمُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَيَاْتَمُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِجِبْرِيْلَ ثُمَّ اَمْهَلَ حَتّٰى اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ صَلّٰى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِيْ رَكْعَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ اَمْهَلَهُ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ صَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ اَمْهَلَ حَتّٰى اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز کے لیے بلائیں' یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز لوگوں پر فرض ہوگئی تھی' حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے چار رکعت نماز ادا کی جس میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی' لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے' پھر اس کے بعد وقت گزر گیا جب عصر کا وقت آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان لوگوں کو چار رکعت پڑھائیں' انہوں نے اس میں بھی بلند آواز میں قرأت نہیں کی' مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرتے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے' پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہوگیا' تو انہوں نے لوگوں کو تین رکعت نماز پڑھائی جن میں سے پہلی دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور تیسری رکعت میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی' پھر کچھ وقت گزر گیا' یہاں تک کہ ایک تہائی رات گزر گئی تو انہوں نے لوگوں کو چار رکعت نماز پڑھائی جن میں سے پہلی دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی اور آخری دو رکعت میں بلند آواز میں قرأت نہیں کی' پھر کچھ وقت گزر گیا' یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی تو انہوں نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور انہوں نے ان دونوں رکعت میں بلند آواز میں قرأت کی۔

۱۰۰۹- ذكره عبد الحق في (الاحكام الوسطى) (۱/ ۲۵۱-۲۵۲) من طريق الدارقطني' وكذلك الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۲۳۵)- وقال الزيلعي: قال ابن القطان في كتابه (الوهم والايهام): هذا حديث يرويه محمد بن سعيد بن جدار عن جرير بن حازم عن قتادة عن انس- ومحمد بن سعيد هذا مجهول- والراوي عن محمد بن سعيد ابو حمزة ادريس بن يونس بن يناق الفراء' ولا يعرف للآخر حال-

1010- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِهٖ مُرْسَلاً.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

1011- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ التَّوَّزِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَمِّهٖ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَقَدَّمَ ثُمَّ اَخَّرَ وَقَالَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ .

☆☆ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابتدائی وقت میں نماز ادا کی' پھر آخری وقت میں نماز ادا کی اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن ابوعثمان، ابوفضل طیالسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''282ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۱۸۸) (۳۶۴۰)۔

○ محمد بن صلت توزی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''227ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۴۱۶) (۶۳۱۹)۔

○ عبدالرحمٰن بن نمر یحصبی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۵۵،۱۵۶) (۴۲۷۱)۔

○ عبدالرحمٰن بن یزید بن قیس نخعی، ابوبکر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''63ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۵۸) (۴۲۸۵)۔

○ مجمع ابن جاریۃ ابن عامر، یہ صحابی رسول ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲۱) (۶۵۲۹)۔

1012- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدُوَيْهِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ

۱۰۱۰- اخرجه ابو داؤد في (المراسيل) ص (۷۷) رقم (۱۲)؛ وقال عبد الحق في (الاحكام) (۱/ ۲۵۲)؛ والمرسل اصح -

مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ دَلَكَتِ الشَّمْسُ - يَعْنِىْ زَالَتْ - ثُمَّ ذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ - وَقَالَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ .فَصَلّٰى ثُمَّ اَتَاهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ .فَصَلّٰى.

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا (اس کے بعد راوی نے اس میں نمازوں کے اوقات کا ذکر کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:)

پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور بولے: اُٹھئے اور نماز ادا کیجئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر وہ اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا (یعنی مغرب کی نماز کا) وقت ایک ہی تھا' وہ بولے: اُٹھئے اور نماز ادا کیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الخزاز، شیخ الامام، مقری، المحدث، ابوجعفر احمد بن علی بغدادی الخزاز، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''286ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۳/۳۱۸) (۲۰۵)۔

1013- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّينَانِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هٰذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلّٰى .ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثَ الْمَوَاقِيتِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِى الْيَوْمِ الثَّانِىْ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِىْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے کے لیے آئے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

اس کے بعد راوی نے نمازوں کے اوقات سے متعلق روایت ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۱۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۶۲) رقم (۳۵۹) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: ايوب بن عتبة قال يحيى: ليس بشيء- وقال النسائي: مضطرب الحديث- وقال علي بن الجنيد: شبه المتروك- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۲۲۳): ورواه البيهقي في (كتاب المعرفة) من حديث ايوب بن عتبة- وقال البيهقي: ايوب بن عتبه ليس بالقوي- اه- قلت: والحديث من هذا الطريق ذكره الهيثمي في (المجمع) (۱/ ۳۰۷) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) وفيه ايوب بن عتبة والاكثر على تضعيفه-

۱۰۱۳- اخرجه النسائي (۱/ ۲۴۹- ۲۵۰) كتاب المواقيت' باب آخر وقت الظهر' حديث (۵۰۲): اخبرنا الحسين بن حريث بهذا الاسناد- واخرجه الحاكم (۱/ ۱۹۴) من طريق يوسف بن عيسى' ثنا الفضل بن موسى' بهذا الاسناد- وقال: صحيح على شرط مسلم' ووافقه الذهبي- ومن طريق الحاكم اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۶۹) كتاب الصلوة' باب وقت المغرب- وينظر: (نصب الراية) (۱/ ۲۲۵)-

پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا۔

دوسرے دن کے بارے میں بھی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اگلے دن حاضر ہوئے اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا اور یہ ایک ہی وقت تھا۔

1014 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْقَاضِىْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰى لَهُ الْمَغْرِبَ لِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

پھر وہ اگلے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو مغرب کی نماز ایک ہی وقت میں پڑھائی' جب سورج غروب ہو چکا تھا اور جس وقت روزہ دار کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن عتبہ یمامی، یہ وہاں کے قاضی تھے۔ ابو یحییٰ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "160ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۱۱۲)(۶۸۱)۔

1015 - حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَدَّثَهُمْ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاهُ فَصَلّٰى الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ وَقْتَيْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ قَالَ فَجَاءَنِىْ فِى الْمَغْرِبِ فَصَلّٰى بِىْ سَاعَةَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَنِىْ - يَعْنِىْ مِنَ الْغَدِ - فِى الْمَغْرِبِ فَصَلّٰى بِىْ سَاعَةَ غَابَتِ الشَّمْسُ . لَمْ يُغَيِّرْهُ .

☆☆ محمد بن عمار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ بات بتائی: حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور تمام نمازیں مختلف اوقات میں پڑھائیں' البتہ مغرب کی نماز (ایک ہی وقت میں پڑھائی)۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مغرب کے وقت میرے پاس آئے اور مجھے اس وقت نماز پڑھائی جب سورج غروب

۱۰۱۵- اخرجه الحاكم (۱/ ۱۹٤) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳٦۹) كتاب الصلوة باب وقت المغرب من طريق العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد - وقال الحاكم: صحيح الاسناد ولم يخرجاه - ووافقه الذهبي - واخرجه البزار (۱/ ۱۸۷- كشف) رقم ا... حدثنا ابراهيم بن نصر ثنا ابو نعيم بهذا الاسناد - وقال البزار: محمد بن عمار لا نعلم روى عنه الا عمر هذا - وذكره الهيثمي في (المجمع) (۱/ ۳۰٦) وقال: رواه البزار وفيه عمر بن عبد الرحمن بن اسيد بن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب ذكره ابن ابي حاتم وقال: سمع منه ابو نعيم وعبد الله بن نافع سمعت ابي يقول ذلك - وشيخ البزار لم اجد من ترجمه وبقية رجاله موثقون - اه - قلت: شيخ البزار قد توبع كما تقدم -

تھا' پھر وہ میرے پاس آئے۔ (یعنی راوی کہتے ہیں: اگلے دن) مغرب کی نماز کے وقت انہوں نے اسی ایک وقت میں نماز پڑھائی جب سورج غروب ہوا تھا' اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عبدالرحمٰن بن اسید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب، ذکرہ ابن ابو حاتم فی الجرح والتعدیل (۱۲۱/۳)۔

○ محمد بن عمار بن سعد موذن مدنی، علمِ حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۹۳/۲)۔

1016- حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ فَهْدِ بْنِ حَمَّادٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ وَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ .وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نماز فرض ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز پڑھائی۔

اس کے بعد راوی نے نمازوں کے اوقات کا تذکرہ کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوگیا تھا۔

دوسرے دن کے بارے میں بھی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوگیا تھا۔

1017- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ

١٠١٧-اخرجه احمد (٢٣٢/٢) والترمذي (٢٨٣/١-٢٨٤) كتاب الصلوة: باب ما جاء في مواقيت الصلوة: حديث (١٥١) والعقيلي في (الضعفاء) (١١٩/٤) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١٤٩/١) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢٧٥/١-٢٧٦) كتاب الصلوة: باب آخر وقت العشاء: كلهم من طريق محمد بن فضيل بهذا الاسناد- وقال الترمذي: سمعت محمدا يقول: حديث الاعمش عن مجاهد في المواقيت اصح من حديث محمد بن فضيل وحديث محمد بن فضيل خطأ اخطأ فيه محمد بن فضيل- اه- وقد حكم بهذا الخطأ ابو حاتم الرازي فقد سئل عن هذا الحديث: كما في (علل الحديث) (١٠١/١) رقم (٢٧٢) فقال: هذا خطأ وهم فيه ابن فضيل يرويه اصحاب الاعمش عن الاعمش عن مجاهد قوله- اه- واعله ايضا يحيى بن معين [illegible] في (السنن [illegible] ٢٠٦)- قلت: وقد رجح الموصول ايضا جماعة منهم: ابن الجوزي فقال في (التحقيق) (٣٠٩/١): ابن فضيل [illegible] سمعه من مجاهد مرسلا ومن ابي صالح مسندا- اه- ورجحه ايضا ابن حزم في (المحلى) [illegible] في [illegible] الراية) (٢٣١/١) قال ابن القطان في (الوهم والايهام): ولا يبعد ان يكون عند الاعمش في هذا [illegible] مرسلة والا [illegible] موعة- والذي رفعه صدوق من اهل العلم وثقه ابن معين وهو محمد بن فضيل- اه- وقال العلامة الشيخ [illegible] شاكر في (تعليقه على [illegible] مذي): والذي اختاره ان الرواية المرسلة او الموقوفة تؤيد الرواية المتصلة المرفوعة ولا تكون [illegible] الصواب- اه-

الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ لِلصَّلَاةِ اَوَّلاً وَّآخِرًا وَّاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ .هٰذَا لَا يَصِحُّ مُسْنَدًا وَّهِمَ فِىْ اِسْنَادِهِ ابْنُ فُضَيْلٍ وَّغَيْرُهُ يَرْوِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُرْسَلاً.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے' ظہر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے' عصر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب وہ شروع ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جاتا ہے' مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتا ہے' عشاء کا ابتدائی وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جاتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب نصف رات گزر جاتی ہے' فجر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب صبح صادق ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج نکل آتا ہے۔

یہ روایت مسند ہونے کے طور پر مستند نہیں ہے' دیگر راویوں نے اسے مجاہد کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1018 - حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ اِنَّ لِلصَّلَاةِ اَوَّلاً وَّآخِرًا .ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَهُوَ اَصَحُّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ فُضَيْلٍ .وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ.

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: نماز کا ایک ابتدائی وقت ہوتا ہے اور ایک آخری وقت ہوتا ہے۔

پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت پہلے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

1019 - وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ زُبَيْدٍ - وَهُوَ عَبْثَرٌ - حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْهِ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ اِلٰى اَنْ تَحْضُرَ الْمَغْرِبُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں'

1018 اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (1/376) كتاب الصلوة' باب آخر وقت العشاء' من طريق معاوية بن عمرو بهذا الاسناد- واخرجه الترمذي (1/ 284) كتاب الصلوة' باب ما جاء في مواقيت الصلوة' من طريق ابي اسحاق الفزاري عن الاعمش عن مجاهد-

''عصر کا ابتدائی وقت وہ ہوتا ہے جب سورج چمکدار ہوتا ہے' یہاں تک کہ مغرب کا وقت آ جائے''۔

1020- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَوْنٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ .وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ . قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِىْ اَمَرَهُ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ ذٰلِكَ الَّذِىْ كَانَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ . فَقَامَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ .

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا اس وقت حکم دیا جب سورج ڈھل چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج ابھی بلند' روشن اور چمک دار تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق طلوع ہو چکی تھی' جب دوسرا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کریں تو انہوں نے اسے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی' جب کہ سورج ابھی بلند تھا' لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس دن پہلے دن کے مقابلے میں اس نماز کو ذرا تاخیر سے ادا کیا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ابھی شفق غروب نہیں ہوئی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے فجر کے لیے اقامت اس وقت کہی جب روشنی پھیل

۱۰۲۰- اخرجه مسلم (۱/ ۴۲۸) كتاب المساجد: باب اوقات الصلوات الخمس: حديث (۱۷۶/ ۶۱۳) والترمذي (۱/ ۲۸۶) كتاب الصلوة: باب ما جاء في مواقيت الصلوة: حديث (۱۵۲) وابن ماجه (۱/ ۲۱۹) كتاب الصلوة: باب مواقيت الصلوة: حديث (۶۶۷) واحمد (۵/ ۳۴۹) وابن خزيمة (۱/ ۱۶۸) رقم (۳۲۳) وابن حبان (۱۴۹۲، ۱۵۲۵) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۴۸) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۷۱) كلهم من طريق اسحاق بن يوسف الازرق بهذا الاسناد-

چکی تھی، پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو اس شخص نے آپ ﷺ کو جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری نماز کے اوقات ان دونوں کے درمیان میں ہیں، جو تم دیکھتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابوعون، واسم ابی عون محمد بن عون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۹۸/۳)(۱۲۴۳)۔

○ علی بن حسین بن ابراہیم بن حر بن زعلان، ابوحسن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''251ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹۲/۱۱)(۶۲۶۹)۔

○ اسحاق بن یوسف بن محمد، ابومحمد ازرق واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''195ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۱۹/۶)(۳۳۶۵)۔

○ علقمۃ بن مرثد - بمثلثہ - حضرمی، ابوحارث کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۱۱/۲)(۴۷۰۷)۔

1021 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا مُخْتَصَرًا فِي وَقْتِي الْمَغْرِبِ .وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَ... حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1022 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَبُو عُمَرَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ... اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۰۲۱ اخرجه النسائي (۱/ ۲۵۸) كتاب المواقيت، باب اول وقت المغرب، من طريق مخلد بن يزيد، بهذا الاسناد-

۱۰۲۲ اخرجه مسلم (۱/ ۴۲۸) كتاب المساجد، باب اوقات الصلوات الخمس، حديث (۱۷۷/ ۶۱۳) وابو عوانة (۱/ ۳۷۴) والبيهقي (السنن في الكبرىٰ) (۱/ ۳۷۴) كلهم من طريق حرمي بن عمارة، بهذا الاسناد-

پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم دیا' اس وقت جب سورج غروب ہو چکا تھا پھر اگلے دن مغرب کی نماز کے لیے اقامت کا حکم اس وقت دیا جب شفق ابھی غروب نہیں ہوئی تھی۔

1023- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَتَاهُ سَائِلٌ يَسْاَلُهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ اَوْ لَمْ وَكَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ ثُمَّ اَصْبَحَ فَبَعَثَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

☆☆ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ واقعہ نقل کرتے ہیں: ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے فجر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق ہو چکی تھی اور اس وقت کوئی شخص (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ڈھل چکا تھا اور آدمی یہ اندازہ لگا تا تھا کہ نصف النہار ہو چکا ہے' یا نہیں ہوا' ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں زیادہ علم تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج ابھی بلند تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی' پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے' یا ہونے والا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ اسے (پہلے دن کی) عصر کی نماز کے قریب میں ادا کیا' پھر نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا' جب آپ ﷺ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ ماند پڑ چکی ہے)' پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ وہ شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا کہ ایک تہائی رات گزر چکی تھی' اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے

۱۰۲۳-اخرجه مسلم (۱۲۰/۳ نووي) كتاب المساجد باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۱۷۸/ ۶۱۴) وابو داؤد (۱/ ۱۰۸-۱۰۹) كتاب الصلوة' باب في المواقيت' حديثه (۳۹۵) والنسائي (۱/ ۲۶۰) كتاب المواقيت' باب آخر وقت المغرب' حديث (۵۲۳) من طرق عن بدر بن عثمان' بهذا الاسناد- واخرجه احمد (۴/ ۴۱۶) من طريق ابي نعيم الفضل بن دكين' بهذا الاسناد-

سوال کرنے والے شخص کو بلوایا اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان (ان نمازوں کا) وقت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بدر بن عثمان اموی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۴/۱)۔

○ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری، اسمہ عمرو او عامر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''106ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۰/۲)۔

1024 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَائِلاً أَتَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ أَمَرَ بِلَالاً فَأَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزَلْ - وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ - وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ قَالَ وَصَلَّى الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَطْلُعْ - وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ - وَصَلَّى الظُّهْرَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالأَمْسِ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الأَوَّلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .

☆☆ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے صبح کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب صبح صادق ہو چکی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نماز ادا کر لی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب آدمی یہ سوچتا کہ سورج ڈھل چکا ہے' یا ابھی نہیں ڈھلا' ویسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں صحیح علم تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی بلند تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن نبی

۱۰۲۴- اخرجه ابن ابي شيبة (۲۸۱/۱) رقم (۳۲۳۱)؛ وعنه مسلم (۱۲۰/۲) كتاب المساجد' باب اوقات الصلوات الخمس' حديث (۶۱۴/۱۷۹) من طريق وكيع' بهذا الاسناد۔

اکرم ﷺ نے فجر کی نماز جس وقت ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج نکل آیا ہے یا ابھی نہیں نکلا ویسے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں زیادہ پتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت کے قریب ادا کی جس وقت میں آپ ﷺ نے پہلے دن عصر کی نماز ادا کی تھی' پھر جب آپ نے عصر کی نماز ادا کی تو آدمی یہ سوچتا تھا کہ سورج تو سرخ ہو چکا ہے (یعنی دھوپ ماند پڑ چکی ہے)' پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ادا کی' پھر عشاء کی نماز آپ ﷺ نے ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد ادا کی' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ ان دونوں وقتوں کے درمیان (نمازوں کا مخصوص) وقت ہے۔

1025 - حَدَّثَنَا الْقَاضِيُّ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ كَذَا قَالَ الْقَاضِيُّ مُخْتَصَرًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوبکر بن ابوموسیٰ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' راوی نے اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا''۔

راوی کہتے ہیں: پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے قریب تھی۔

قاضی نامی راوی نے اسے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سعد بن عبید، ابوداؤد حفری نسبۃ الی موضع بالکوفۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''203ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۶/۲) (۴۳۴)۔

12- باب الْحَثِّ عَلَى الرُّكُوْعِ بَيْنَ الْاَذَانَيْنِ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ وَّالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَالْاِخْتِلَافِ فِيْهِ.

باب: ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نوافل ادا کرنے کی ترغیب مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل ادا کرنا اور اس بارے میں مذکور اختلاف

1026 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

۱۰۲۵-اخرجه النسائي (۱/ ۲٦۰) كتاب المواقيت: باب آخر وقت المغرب: حديث (۵۲۳) من طريق ابي داؤد الحفري: وبهذا الاسناد-

حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّ عِنْدَ كُلِّ اَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَا خَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی نماز کے علاوہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (نفل یا سنت) ادا کی جائیں گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن غلیب - ازدی مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "290ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۷۰)(۳۰۹)۔

○ حیان بن عبید اللہ بن زہیر، ابوزہیر عدوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیزان (۲/۴۰۰)۔

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کا حکم

مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کی آراء کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ عام احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' مغرب کی نماز کو جلد ادا کر لیا جائے جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جیسے ہی سورج غروب ہوتا

١٠٣٦- اخرجه البزار (١/ ٣٢٤- كشف) رقم (٦٩٣) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢/ ٤٧٤) كتاب الصلوة' باب من جعل قبل صلاة المغرب ركعتين' وابن الجوزي في (الموضوعات) (٢/ ٩٢) من طرق عن حيان بن عبيدالله' بهذا الاسناد- وقال البزار: لا نعلم احدا يرويه الا بريدة' ولا رواه الا حيان' وهو بصري مشهور' ليس به باس- وقال البيهقي: قال ابن خزيمة: حيان بن عبيد الله قد اخطا في الاسناد: لان كهمس بن الحسن' وسعيد بن اياس الجريري' وعبد المومن العتكي -رووا الخبر عن ابن بريدة عن عبد الله بن مغفل' لا عن ابيه' هذا علمي من الجنس الذي كان الشافعي -رحمه الله- يقول: اخذ طريق المجرة: فهذا الشيخ لما راى اخبار ابن بريدة عن ابيه توهم ان هذا الخبر هو ايضا عن ابيه' ولعله لما راى العامة لا تصلي قبل المغرب' توهم انه لا يصلي قبل المغرب: فزاد هذه الكلمة في الخبر- وزاد علما بان هذا الرواية خطا: ان ابن المبارك قال في حديثه عن كهمس: (فكان ابن بريدة يصلي قبل المغرب ركعتين) فلو كان ابن بريدة قد سمع من ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الاستثناء الذي زاد حيان بن عبيد الله في الخبر: (ما خلا صلاة المغرب) - لم يكن يخالف خبر النبي صلى الله عليه وسلم -اه- وقال ابن الجوزي: هذا حديث لا يصح - قال الفلاس: كان حيان كذابا- والحديث ذكره الهيثمي في (امجمع الزوائد) (٢/ ٢٣٤) وقال: رواه البزار' وفيه حيان بن عبيد الله: ذكره ابن عدي' وقيل: انه اختلط- وقد تعقب السيوطي في اللآلي (٢/ ١٥) ابن الجوزي' فقال: (و حيان هذا الذي كذبه الفلاس ذاك حيان ابن عبد الله بالتكبير ابو جبلة الدارمي' وهذا حيان بن عبيد الله بالتصغير ابو زهير البصري' ذكر هما الذهبي في (الميزان) وقال في ترجمة البصري: قال البخاري: ذكر الصلت عنه الاختلاط' وكذا في اللسان- فزاد في ترجمة البصري' وقال ابو حاتم: صدوق - وقال اسحاق بن راهويه كان رجل صدق' وذكره ابن حبان في الثقات- وقال ابن حزم: مجهول: فلم يصب ا- اه -

تھا اور چھپ جاتا تھا' نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے (کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:)

''میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فطرت پر گامزن رہے گی جب تک وہ مغرب میں اتنی تاخیر نہ کر دیں کہ ستارے نکل آئیں (یعنی مغرب کی نماز جلدی ادا کر لیں)''۔

کیونکہ ان نوافل کی ادائیگی کی وجہ سے مغرب کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے اور مغرب کی نماز کو جلد ادا کرنا مستحب ہے۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں' مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنا مستحب ہے' البتہ یہ سنت غیر مؤکدہ ہے۔

حنابلہ کے نزدیک یہ دو رکعت جائز ہیں' انہیں سنت قرار نہیں دیا جائے گا' ان کی دلیل وہ روایت ہے جیسے امام ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کی تھی۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرو' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کر لیا کرو' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے (وہ ان دو رکعت کو ادا کرے)۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں آئی کہ لوگ اسے سنت بنا لیں۔

قاضی شوکانی نے یہ بات بیان کی ہے' حقیقت یہ ہے' مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرنے کے بارے میں جو روایات منقول ہیں' انہوں نے مغرب کی نماز جلد ادا کرنے کے مستحب ہونے کے عمومی دلائل میں تخصیص پیدا کر دی ہے۔[1]

1027 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ صَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ فَإِنَّ اَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عِنْدَ كُلِّ اَذَانَيْنِ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ مَا خَلَا اَذَانَ الْمَغْرِبِ . قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُصَلِّي تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ لَا يَدَعُهُمَا عَلٰى حَالٍ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ ثُمَّ انْتَظَرْنَا حَتّٰى خَرَجَ الْإِمَامُ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ الْمَكْتُوبَةَ .

خَالَفَهُ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ وَسَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ وَكَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَحَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِقَوِيٍّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حیان بن عبیداللہ عدوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے مؤذن نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی' جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اذان سنی تو فرمایا: اٹھو اور اقامت سے پہلے دو نفل ادا

[1] راجع : الفقه الاسلامي وادلته

کرلو کیونکہ میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب کی اذان کے علاوہ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت کے درمیان) اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کی جائیں گی۔

عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مغرب کے وقت بھی ان دو رکعت کو ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ انہیں کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم اُٹھے اور ہم نے اقامت سے پہلے دو رکعت ادا کر لیں' پھر ہم انتظار کرنے لگے' یہاں تک کہ امام تشریف لائے تو ہم نے ان کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی۔

حسین معلم' سعید جریری' کہمس بن حسن نے ان کے برخلاف روایت نقل کی ہے' یہ تمام راوی ثقہ ہیں' جبکہ حیان بن عبیداللہ نامی راوی زیادہ مستند نہیں ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن ایاس جریری- ابومسعود بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "144ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۹۱) (۱۲۷)۔

1028 - قُرِءَ عَلٰى اَبِى الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ . خَشْيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً . هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الَّذِىْ قَبْلَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ' حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: مغرب کے (فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب (کے فرائض) سے پہلے دو رکعت (نوافل) ادا کر لو' یہ حکم اس کے لیے ہے' جو چاہے۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس اندیشے کے تحت یہ فرمایا' کہیں لوگ اسے سنت کے طور پر اختیار نہ کر لیں۔

(امام دارقطنی فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

۱۰۲۸- اخرجه البخاري (۲/ ۷۱) كتاب التهجد' باب الصلوة قبل المغرب' حديث (۱۱۸۳)' (۱۳/ ۳۴۸) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب نهي النبي صلى الله عليه وسلم على التحريم الا ما تعرف اباحته' حديث (۷۳۶۸)' وابو داؤد (۱/ ۴۱۰) كتاب الصلوة' باب الصلوة قبل المغرب' حديث (۱۲۸۱)' وابن حبان (۴/ ۴۵۷) رقم (۱۵۸۸)' والبيهقي (۲/ ۴۷۴) كتاب الصلوة' وابن خزيمة (۱۲۸۹)' والبغوي في (شرح السنة) (۲/ ۴۳۸)- كلهم من طريق حسين المعلم بهذا الاسناد-

1029- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ- مَرَّتَيْنِ- لِمَنْ شَاءَ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی' ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی (یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا اور پھر فرمایا: یہ حکم اس کے لیے ہے) جو (انہیں ادا کرنا) چاہے۔

1030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی الثَّلْجِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو چاہے وہ اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عون بن کہمس بن حسن تمیمی، ابوحسن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹۰)(۸۰۳)۔

○ کہمس بن حسن تمیمی، ابوحسن بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''149ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۳۷)(۷۵)۔

1031- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ

۱۰۲۹- اخرجه البخاري (۲/۶۱٤) كتاب الاذان: باب كم بين الاذان والاقامة؛ حديث (٦٢٤) ومسلم (۱/۵۷۳) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۳۸) وابو داؤد (۲/۲٦) كتاب الصلوة: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۲۸۳) واحمد (۵/۵۷) والدارمي (۱/۳۳٦) وابن ابي شيبة (۲/۳۵٦) وابو عوانة (۲/۳۱) وابن خزيمة (۱۲۸۷) وابن حبان (۱۵٦۰) والبيهقي في (السنن الكبرى (۲/٤٧٤) كلهم من طريق سعد ابن اياس الجريري: بهذا الاسناد-

۱۰۳۰- اخرجه البخاري (۲/۱۳۰) كتاب الاذان: باب بين كل اذانين صلاة لمن شاء: حديث (٦٢٧) ومسلم (۱/۵۷۳) كتاب صلاة المسافرين: باب بين كل اذانين صلاة: حديث (۸۳۸) والترمذي (۱/۳۵۱) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الصلوة قبل المغرب حديث (۱۸۵) والنسائي (۱/۲۸۱) كتاب الاذان: باب الصلوة بين الاذان والاقامة: وابن ماجه (۱/۳٦۸) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب: حديث (۱۱٦۲) واحمد (۵/۵٤، ۵۶) وابن ابي شيبة (۲/۳۵٦) وابو عوانة (۲/۳۲، ۲٦۵) وابن خزيمة (۱۲۸۷) وابن حبان (۱۵۵۹) (۱۵٦۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/٤٧۲) والبغوي في (شرح السنة) (۲/۷۸) كلهم من طريق كهمس بهذا الاسناد-
وقال الترمذي: (حديث حسن صحيح)-

الْجُرَيْرِيِّ وَكَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ مَا بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ مَا بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے ہر اذان اور اقامت کے درمیان (نفل) نماز ادا کی جائے گی' ہر اذان اور اقامت کے درمیان نفل نماز ادا کی جائے گی' ہر اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے نفل نماز ادا کر لے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن علی بن عفان عامری، ابو محمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''270ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۸)(۲۹۵)۔

1032- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّرْقُفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ اَبُو عُتْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ . لَفْظُ ابْنِ اَبِي دَاوُدَ وَقَالَ اِسْمَاعِيلُ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعت (سنت یا نفل) ادا کی جائیں گی۔

یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں۔ اسماعیل نامی راوی نے لفظ ''مکتوبة'' کی جگہ لفظ ''مفروضة'' نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۷۴)(۶۳۲)۔

○ عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، قرشی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نوویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''209ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹)(۶۲)۔

○ محمد بن مہاجر انصاری، شامی، اخو عمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''170ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱۱)(۷۴۰)۔

○ سلیمان بن عامر کلاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۲۰)(۴۰۳)۔

1033- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الْجُدَيْدِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ الْغَرِيبُ لَيَدْخُلُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ نُودِيَ بِالْمَغْرِبِ فَيَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات کوئی اجنبی شخص مدینہ منورہ کی مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں داخل ہوتا اور وہاں لوگ مغرب کے وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تو یوں محسوس ہوتا کہ شاید لوگ نماز (باجماعت) ادا کر چکے ہیں' کیونکہ مغرب سے پہلے کی دو رکعت ادا کرنے والے لوگ اتنے زیادہ ہوتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن ابراہیم جدی-مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''204ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۷)(۱۲۹۳)۔

○ عبدالملک بن شداد از دی الحدیدی ذکرہ ابن ابو حاتم فی الجرح والتعدیل (۵/۳۵۳)(۱۶۷۱)۔

1034- قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْبُنَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَظُنُّ أَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوُا الْمَكْتُوبَةَ لِكَثْرَةِ مَنْ يَرَى مَنْ يُصَلِّيهَا.

☆☆ عبدالعزیز بنانی بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب مؤذن مغرب کی اذان دے دیتا تو وہ تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے تاکہ مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرلیں' اگر کوئی شخص اس وقت وہاں ہوتا تو وہاں اتنی زیادہ تعداد میں ان دو نوافل ادا کرنے والے لوگوں کو دیکھتا تھا تو یہی سمجھتا کہ شاید فرض نماز ادا کی جا چکی ہے۔

۱۰۳۴-اخرجه مسلم (۲/۲۸۵ نووي) كتاب صلاة المسافرين: باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب: حديث (۳۰۳/۸۳۷)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/٤۷٥) من طريق عبد الوارث عن عبد العزيز بن صهيب عن انس به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن صہیب بنانی- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چو
طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''130ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب''
حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۰/۱)(۱۲۲۸)۔

1035- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِى إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَا
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانُوا إِذَا سَمِعُوا أَذَانَ الْمَغْرِبِ قَامُوا يُصَلُّونَ كَأَنَّ
فَرِيضَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مغرب کی اذان سنتے تھے تو وہ اُٹھ کر نوافل ادا کر
لگتے تھے یوں جیسے یہ فرض ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ کثیر بن ہشام کلابی، ابوسہل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے''
سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''207ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حا
ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۱۰)(۵۶۶۸)۔

1036- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْ
سُلَيْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِى الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْ
الْمَغْرِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - .قُلْنَا لأَنَسٍ رَآكُمْ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَ
وَسَلَّمَ) قَالَ رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں مغرب سے پہلے دو نوافل
ادا کیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو یہ نماز ادا کر
ہوئے دیکھا ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن آپ صلی

۱۰۳۵- اخرجه احمد (۲۸۲/۳)؛ وابن ماجه (۳۶۸/۱) كتاب الصلوة؛ باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب؛ حديث (۱۱۶۳)؛ كلاهما من طر
شعبة بهذا الاسناد۔

۱۰۳۶ اخرجه ابو داؤد (۲۶/۲) كتاب الصلوة؛ باب الصلوة قبل المغرب؛ حديث (۱۲۸۲)؛ وابو عوانة (۳۲/۲)؛ كلاهما من طريق سعيد
سليمان؛ بهذا الاسناد- واخرجه مسلم (۲۸٤/۳ نووي) كتاب صلاة المسافرين؛ باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب؛ حديث
(۸۳٦/۳۰۲)؛ وابو عوانة (۳۱/۲)؛ والبيهقي في (السنن الكبرى) (٤٧٥/۲)؛ كلهم من طريق محمد بن فضيل عن المختار بن فلفل به۔

نے ہمیں یہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا اور اس سے منع بھی نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منصور بن ابو اسود لیثی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۷۵)(۱۳۷۸)۔

1037 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ اِذَا اُذِّنَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُرٰى اَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ہمارا یہ معمول تھا' جب مغرب کی اذان دی جاتی تھی تو ہم لوگ تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو رکعت (فرض سے پہلے نوافل کے طور پر) ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ کوئی اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوتا تو اسے یہی محسوس ہوتا کہ شاید نماز ادا کی جا چکی ہے' کیونکہ ان دو رکعت کو ادا کرنے والے کثیر تعداد میں ہوتے تھے۔

1038 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا اَيُّ صَلَاةٍ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ هٰذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆☆ شیخ ابوالخیر بیان کرتے ہیں: شیخ ابوتمیم جیشانی اُٹھ کر نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت ادا کرنے لگے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کی طرف توجہ کریں! یہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر انہیں دیکھا اور بولے: یہ وہ نماز ہے' جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عثمان بن محمد بن سعید نفیلی - حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''272ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب

۱۰۳۸- اخرجه النسائي (۱/۲۸۲) كتاب المواقيت: باب الرخصة في الصلوة قبل المغرب: حديث (۵۸۲): اخبرنا علي بن عثمان النفيلي بهذا الاسناد: واخرجه احمد (۴/۱۵۵) والبخاري (۳/۳۷۸) كتاب التهجد: باب الصلوة قبل المغرب: حديث (۱۱۸۴) من طريق سعيد بن ابي ايوب: قال: حدثني يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني عن عقبة بن عامر: به- واخرجه ايضا البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۷۵)-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱/۲)(۲۸۰)۔

○ سعید بن عیسیٰ بن سعید بن تلید- الرعینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''219ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۳/۱)(۲۳۹)۔

○ بکر بن مضر بن محمد بن حکیم مصری، ابومحمد او ابوعبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''174ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۷/۱)(۱۲۷)۔

○ مرثد بن عبداللہ یزنی- ابوالخیر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''90ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۶/۲)(۹۹۲)۔

13- باب مَا رُوِیَ فِیْ صِفَةِ الصُّبْحِ وَالشَّفَقِ وَمَا تَجِبُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنْ ذٰلِكَ.

باب: صبح صادق کی علامت' شفق کی علامت اوران کی وجہ سے کون سی نماز فرض ہوتی ہے؟

1039- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْحَسَّانِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ فَاَمَّا الْفَجْرُ الَّذِیْ یَكُوْنُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ فَلَا یُحِلُّ الصَّلَاةَ وَلَا یُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَاَمَّا الَّذِیْ یَذْهَبُ مُسْتَطِیْلًا فِی الْاُفُقِ فَاِنَّهٗ یُحِلُّ الصَّلَاةَ وَیُحَرِّمُ الطَّعَامَ۔

☆☆ محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق دوقسم کی ہوتی ہے' ایک وہ صبح صادق ہوتی ہے' جو سانپ کی دُم کی طرح (چوڑائی کی سمت میں) پھیلتی ہے' ایسے وقت میں (فجر کی نماز) ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور سحری کرنے والے کے لیے کھانا حرام نہیں ہوتا' البتہ جو (روشنی) اُفق میں لمبائی کی سمت میں پھیلتی ہے وہ (فجر کی) نماز کو حلال کر دیتی ہے (یعنی اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے) اور سحری کرنے والے کے لیے کھانے کو حرام کر دیتی ہے (یعنی اس وقت سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حارث بن عبدالرحمٰن قرشی عامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''129ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۰۳۹ اخرجه الحاكم (۱۹۱/۱) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۷/۱) كتاب الصلوة' باب الفجر فجران' عن عبد الله بن ... المدائني' ثنا يزيد بن هارون' بهذا الاسناد- وقال الحاكم: اسناده صحيح' ووافقه الذهبي-

التہذیب''از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۲)(۴۲)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان عامری، عامر قریش، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۸۲)(۴۴۳)۔

صبح صادق اور صبح کاذب میں فرق کی وضاحت

صبح صادق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَقْتُ الْفَجْرِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّادِقِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الْمُنْتَشِرُ فِي الْأُفُقِ اِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِبْرَةَ بِالْكَاذِبِ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِي يَبْدُو طُولًا ثُمَّ يَعْقُبُهُ الظَّلَامُ فَبِالْكَاذِبِ لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الصَّلَاةِ وَلَا يَحْرُمُ الْاَكْلُ عَلَى الصَّائِمِ.

هٰكَذَا فِي الْكَافِي اخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِي اَنَّ الْعِبْرَةَ لِاَوَّلِ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي اَوْ لِاسْتِطَارَتِهٖ وَانْتِشَارِهٖ

كَذَا فِي الْمُحِيطِ وَالثَّانِي اَوْسَعُ وَاِلَيْهِ مَالَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ.

هٰكَذَا فِي مُخْتَارِ الْفَتَاوٰى وَالْاَحْوَطُ فِي الصَّوْمِ وَالْعِشَاءِ اعْتِبَارُ الْاَوَّلِ وَفِي الْفَجْرِ اعْتِبَارُ الثَّانِي.

كَذَا فِي شَرْحِ النُّقَايَةِ لِلشَّيْخِ اَبِي الْمَكَارِمِ [1]

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے' اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو اُفق میں چوڑائی کی سمت میں پھیلتی ہے اور یہ وقت سورج نکلنے تک برقرار رہتا ہے' اس بارے میں صبح کاذب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' اس سے مراد وہ سفیدی ہوتی ہے جو لمبائی کی سمت میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کے بعد پھر تاریکی آجاتی ہے تو صبح کاذب کے وقت فجر کی نماز کا وقت شروع نہیں ہو گا اور نہ ہی روزہ رکھنے والے کے لیے کھانا حرام ہوگا' ''الکافی'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

مشائخ نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' دوسری صبح (یعنی صبح صادق) کے آغاز کا اعتبار کیا جائے گا' یا اُس کے پھیل جانے اور منتشر ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ ''المحیط'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے۔

''مختار الفتاویٰ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے' دوسرے قول میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے اور اکثر اہل علم اسی کی طرف مائل ہیں۔

شیخ ابومکارم نے ''شرح نقایہ'' میں یہ بات تحریر کی ہے: زیادہ احتیاط اس میں ہے' روزہ رکھنے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے حوالے سے پہلے قول کا اعتبار کیا جائے اور فجر کی نماز کا وقت شروع ہونے کے حوالے سے دوسرے قول کا اعتبار کیا جائے۔

14- بَاب فِيْ صِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ.

باب: مغرب اور صبح کا تذکرہ

1040- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ ثَوْرٍ

[1] الفتاوى الهندية كِتَابُ الصَّلَاةِ اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي الْمَوَاقِيتِ

بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالاَ الشَّفَقُ شَفَقَانِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فَإِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ حَلَّتِ الصَّلاَةُ وَالْفَجْرُ فَجْرَانِ الْمُسْتَطِيْلُ وَالْمُعْتَرِضُ فَإِذَا انْصَدَعَ الْمُعْتَرِضُ حَلَّتِ الصَّلاَةُ.

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما یہ دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: شفق دوطرح کی ہوتی ہے' سرخی والی اور سفیدی والی' جب سرخی والی شفق ڈوب جاتی ہے' تو اس وقت نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور اسی طرح صبح صادق دوطرح کی ہوتی ہے' ایک لمبائی والی اور ایک چوڑائی والی' جب چوڑائی والی ختم ہو جاتی ہے' تو اس وقت نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن حمزۃ بن واقد حضرمی، ابوعبدالرحمٰن دمشقی قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''183ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۴۶) (۴۹)۔

1041 - حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مَوْلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِى لَبِيْبَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفق' سرخی کو کہتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یعقوب بن محمد بن عیسیٰ بن عبدالملک بن حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف، ابویوسف زہری مدینی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''213'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/۲۶۹) (۷۵۶۳)۔

○ محمد بن ابراہیم بن دینار مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''182ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۴۰) (۵)

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبۃ- (اور ایک قول کے مطابق:) ابن ابولبیبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب''

۱۰۴۰ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/۳۷۳) كتاب الصلوة' باب دخول وقت العشاء بغيبوبة الشفق' من طريق الدارقطني به- قلت: وهذا اسناد منقطع؛ مكحول الشامي لم يدرك عبادة بن الصامت ولا شداد بن اوس- ينظر (جامع التحصيل) (ص۲۸۵)-

از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۰)(۶۱۲۰)۔

1042 - قَرَأْتُ فِیْ اَصْلِ كِتَابِ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرِ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلشَّفَقُ الْحُمْرَةُ فَاِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَجَبَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شفق سے مراد سرخی ہے' جب شفق غروب ہو جائے تو نماز فرض ہو جاتی ہے (یعنی اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ الامام حافظ الناقد ابوبکر احمد بن عمرو بن جابر الطحان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''333ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۱۵/۳۶۱)(۲۶۰)۔

○ علی بن عبدالصمد، ابوحسن طیالسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''288ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۲۸)(۶۳۹۳)۔

○ ہارون بن احمد، ابوالقاسم وردانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/۲۵)(۷۳۵۸)۔

○ عتیق بن یعقوب مدنی زبیری ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۷/۴۶)(۲۶۱)۔

شفق کے مفہوم میں اہلِ علم کا اختلاف

شفق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مِنْهُ اِلَى غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ وَهُوَ الْحُمْرَةُ عِنْدَهُمَا وَبِهِ يُفْتَى.

هٰكَذَا فِی شَرْحِ الْوِقَايَةِ وَعِنْدَ اَبِی حَنِيفَةَ الشَّفَقُ هُوَ الْبَيَاضُ الَّذِی يَلِی الْحُمْرَةَ.

هٰكَذَا فِی الْقُدُوْرِیِّ وَقَوْلُهُمَا اَوْسَعُ لِلنَّاسِ وَقَوْلُ اَبِی حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَحْوَطُ ؛ لِاَنَّ الْاَصْلَ فِی بَابِ الصَّلَاةِ اَنْ لَا يَثْبُتَ فِيهَا رُكْنٌ وَلَا شَرْطٌ اِلَّا بِمَا فِيهِ يَقِينٌ.

كَذَا فِی النِّهَايَةِ نَاقِلًا عَنِ الْاَسْرَارِ وَمَبْسُوطِ شَيْخِ الْاِسْلَامِ [1]

[1] الفتاوى الهندية كِتَابُ الصَّلَاةِ اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْمَوَاقِيتِ

مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق کے غائب ہونے تک رہتا ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے یہ بات شرح نقایہ میں تحریر ہے۔

قدوری میں یہ بات تحریر ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ صاحبین کا قول لوگوں کے لیے زیادہ گنجائش رکھتا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول زیادہ احتیاط پر مبنی ہے کیونکہ نماز کے باب میں اصل حکم یہ ہے اس حوالے سے کوئی رکن اور کوئی بھی شرط اس وقت ثابت ہوتے ہیں جب یقینی علم ہو یہ بات ''النہایہ'' نامی کتاب میں ''الاصرار'' اور شیخ الاسلام کی ''مبسوط'' کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

1043 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: شفق سے مراد سرخی ہے۔

15- باب فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

باب: عشاء کی نماز کا تذکرہ

1044 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس وقت ادا کرتے تھے جب تیسری رات کا چاند ڈوب جاتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد الاعلی بن حماد بن نصر باہلی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۰۴۲ - قال البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/ ۳۷۳): ورُوي عن عتيق بن يعقوب عن مالك عن نافع مرفوعاً والصحيح موقوفاً - ثم اخرجه من طريق علي بن عبد الصمد بهذا الاسناد-

۱۰۴۳ اخرجه عبد الرزاق (۱/ ۵۵۹) رقم (۲۱۲۲) عن عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر ومن طريق عبد الرزاق اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۳۷۳) كتاب الصلوٰة باب دخول وقت العشاء بغيبوبة الشفق - واخرجه (۱/ ۳۷۳) من طريق عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر-

۱۰۴۴ اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۱۴) كتاب الصلوٰة باب في وقت العشاء الآخرة حديث (۴۱۹) والترمذي (۱/ ۲۰۶) كتاب الصلوٰة باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الآخرة حديث (۱۶۵، ۱۶۶) والنسائي (۱/ ۲۶۴) كتاب المواقيت باب الشفق واحمد (۴/ ۲۷۴) والدارمي (۱/ ۲۷۵) والحاكم (۱/ ۱۹۴) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱/ ۴۴۸) كلهم من طريق ابي عوانة بهذا الاسناد - قال الترمذي: روى هذا الحديث هشيم عن ابي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير ولم يذكر فيه: (هشيم عن بشير بن ثابت) - وحديث ابي عوانة اصح عندنا: لان يزيد بن هارون روى عن شعبة عن ابي بشر نحو رواية ابي عوانة - اه - وصححه ايضا الحاكم وابن حبان-

"صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "237ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۶۴)(۷۸۰)۔

○ بشیر بن ثابت انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: خلاصۃ الخزرجی ت (۷۹۶)۔

1045- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةَ ثَالِثَةٍ أَوْ رَابِعَةٍ شَكَّ شُعْبَةُ .وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ وَّرَقَبَةُ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ وَقَالُوْا لَيْلَةَ ثَالِثَةٍ وَّلَمْ يَذْكُرُوْا بَشِيْرًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (راوی کو شک ہے) تیسری رات کا چاند یا چوتھی رات کا چاند (ڈوب جاتا تھا)۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اسے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں "تیسری رات کا چاند" کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

16- باب الْإِجْتِهَادِ فِي الْقِبْلَةِ وَجَوَازِ التَّحَرِّي فِي ذٰلِكَ.

باب: قبلہ (کی سمت معلوم کرنے کے لیے) اجتہاد کرنا اور اس بارے میں اندازہ لگانے کا جائز ہونا

1046- حَدَّثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ الْخَلَّالُ يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ- يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔

۱۰۴۵-اخرجه احمد (۴/۲۷۲) والحاكم (۱/۱۹۴) من طريق يزيد بن هارون بهذا الاسناد- واخرجه احمد (۴/۲۷۰) وابن ابي شيبة (۱/۳۳۰) والطيالسي (۷۹۷) والحاكم (۱/۱۹۴) من طريق هشيم عن ابي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان وصححه الحاكم ووافقه الذهبي- واخرجه النسائي (۱/۲۶۴) كتاب المواقيت باب الشفق من طريق رقبة بن مصقلة عن ابي بشر عن حبيب بن سالم عن النعمان به-

۱۰۴۶-اخرجه الحاكم (۱/۲۰۵) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۹) كتاب الصلوة باب من طلب با جتهاده جهة الكعبة من طريق ابي يوسف الخلال يعقوب بن يوسف بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين: فان شعيب بن ايوب ثقة وقد اسنده- ورواه محمد بن عبد الرحمن بن مجبر وهو ثقة عن نافع عن ابن عمر مسندا- وقال البيهقي: تفرد به يعقوب بن يوسف الخلال-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حبیب بن سالم انصاری، مولی نعمان بن بشیر وکاتبہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۴۹) (۱۱۵)۔

1047 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق اور مغرب کی درمیانی جگہ قبلہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جابر بن کردی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''255ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۲۳) (۱۳)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن مجبر۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۷/۳۲۰) (۱۷۳۰)۔

1048 - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ اَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا فَاَصَابَتْنَا ظُلْمَةٌ فَلَمْ نَعْرِفِ الْقِبْلَةَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا قَدْ عَرَفْنَا الْقِبْلَةَ هِيَ هَا هُنَا قِبَلَ الشَّمَالِ فَصَلَّوْا وَخَطُّوا خَطًّا وَقَالَ بَعْضُنَا الْقِبْلَةُ هَا هُنَا

۱۰۴۷- اخرجه الحاكم (۱/۲۰٦) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۹) من طريق يزيد بن هارون بهذا الاسناد' وصححه الحاكم- وقال البيهقي: تفرد به ابن المجبر-

۱۰۴۸- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۱۱-۱۲) كتاب الصلوٰة' باب استبيان الخطا بعد الاجتهاد' من طريق محمد بن الحارث العسكري حدثني احمد بن عبيد الله بن الحسن العنبري' بهذا الاسناد- وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن علي بن شبيب المعمري' ومحمد بن محمد بن سليمان الباغندي عن احمد بن عبيد الله - ولم نعلم لهذا الحديث اسنادا قويا صحيحا' والطريق الى عبد الملك العرزمي غير واضح: لما فيه من الوجادة وغيرها- اه- وزاد ابن القطان اعلال الحديث بجهل حال احمد بن عبيد الله' وما مس به والده من المذاهب' وقد رد عليه الحافظ ابن حجر في (اللسان) (۱/۲۱۸-۲۱۹) ونفى اعلال الحديث بتلك العلل التي ادعاها ابن القطان- وللمحدث احمد بن الصديق الغماري كلام حسن في تصحيحه لهذا الاسناد' والكلام على الوجادة التي اعل بها البيهقي الاسناد- وينظر كتابه القيم: (الهداية في تخريج احاديث البداية) (۲/۲۸۷-۲۸۸)-

لَ الْجَنُوبِ وَخَطُّوا خَطًّا فَلَمَّا اَصْبَحُوا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ اَصْبَحَتْ تِلْكَ الْخُطُوطُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلَمَّا قَفَلْنَا مِنْ سَفَرِنَا سَاَلْنَا النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ ذٰلِكَ فَسَكَتَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) اَیْ حَيْثُ كُنْتُمْ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِیُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِی التَّطَوُّعِ خَاصَّةً حَيْثُ وَجَّهَ بِكَ بَعِيرُكَ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' میں بھی اس میں موجود تھا' ایک مرتبہ انتہائی تاریکی کے اندر ہمیں قبلہ کی سمت کا اندازہ نہیں ہو سکا' تو ہم میں سے کئی لوگوں نے یہ کہا کہ ہمیں قبلہ کا اندازہ ہو گیا ہے' وہ اُس طرف ہے' انہوں نے شمال کی طرف اشارہ کیا' انہوں نے اس طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور یادداشت کے طور پر ادھر ایک لکیر لگا دی' بعض لوگوں نے کہا کہ قبلہ اس سمت ہے انہوں نے جنوب والی سمت کی طرف اشارہ کیا تھا' انہوں نے اس طرف ایک لکیر لگا دی' جب صبح ہوئی اور سورج نکلا تو وہ دونوں لکیریں قبلہ کی سمت میں نہیں تھیں' جب ہم اپنے سفر سے واپس آئے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں' تم جس طرف بھی رخ کرو گے تو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہوگی''۔

(اس سے مراد یہ ہے:) یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت بطور خاص نفل نماز کے بارے میں نازل ہوئی تھی' یعنی تمہاری سواری کا رخ جس طرف بھی ہو گا تم اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

- احمد بن عبیداللہ عنبری۔ ابن حبان نے ان کا تذکرہ کتاب الثقات میں کیا ہے۔ (۸/۳۱)۔
- عبیداللہ بن حسین بن حصین بن ابوالحر' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۱) (۱۴۳۴)۔

سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے لئے تحری کا حکم

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے تحری کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

يجب التحری والاجتهاد فی القبلة ای بذل المجهود لنيل المقصود بالدلائل علی من كان عاجزًا عن معرفة القبلة، واشتبهت عليه جهتها، ولم يجد احدًا ثقة يخبره بها عن علم ای

یقین ومشاهدة لعينها، فمن وجده اتبعه؛ لان خبره اقوی من الاجتهاد.

والدليل علی وجوب التحری :ما روی عامر بن ربيعة انه قال :كنا مع رسول الله صلی الله عليه وسلم فی ليلة مظلمة، فلم ندر اين القبلة، فصلی كل رجل منا علی حياله، فلما اصبحنا ذكرنا ذلك لرسول الله صلی الله عليه وسلم، فنزلت (فاينما تولوا فثمّ وجه الله) (البقرة:115/2).

ومن لم يجد ثقة يقلده اعتمد علی الدلائل كالفجر والشفق والشمس والقطب وغيره من الكواكب، والريح الشرقي او الغربي او الجنوبي، وغيرها كثير، واضعفها الرياح واقواها نجم القطب في الليل [1]

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے اندازہ لگانا اور تحری کرنا واجب ہے یعنی کہ جس شخص کو اس بات کا علم نہ ہو کہ قبلہ کی سمت کون سی ہے اور اسے قبلہ کی جہت کے بارے میں شبہ ہو اور وہاں کوئی ایسا قابل اعتماد شخص بھی موجود نہ ہو جو اُسے قبلہ کی سمت کے بارے میں صحیح طور پر بتا سکے جو اپنے یقینی علم یا مشاہدہ کی بنیاد پر قبلہ کی سمت کے بارے میں آگاہ کر سکے تو ایسے شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ دلائل کے ذریعے قبلہ کی جہت معلوم کرنے پر قادر ہو جائے' اگر کوئی قابل اعتماد آدمی اُسے بتا دیتا ہے تو وہ شخص اُس شخص کے بتائے پر عمل کرلے گا' اپنے غور وفکر کے مقابلے میں کسی شخص کی دی ہوئی اطلاع پر عمل کرنا زیادہ قوی ہے۔

قبلہ کی سمت معلوم کرنے کے لیے غور وفکر کے لازم ہونے کی دلیل عامر بن ربیعہ کی نقل کردہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ انتہائی سخت رات میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا: قبلہ کس سمت میں ہے' ہم میں سے ہر شخص نے اپنی تحقیق کے مطابق ایک طرف رُخ کر کے نماز ادا کرلی' صبح جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس بارے میں قرآن کا یہ حکم نازل ہوا:

''تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو گے' اللہ تعالیٰ کی ذات اُسی طرف ہوگی''۔

اگر کسی کو کوئی ایسا شخص نہ مل سکے جس کے بیان پر وہ قبلہ کی سمت کے بارے میں اعتماد کر سکے تو وہ اپنے دلائل پر اعتماد کرے گا' جیسے صبح صادق' شفق' سورج' قطبی ستارے وغیرہ کو دیکھ کر یا مشرق' مغرب اور جنوب کی جانب سے آنے والی ہواؤں سے اندازہ لگا کے (وہ نماز ادا کرے گا) البتہ ہوا کے ذریعے اندازہ لگانا خاصا کمزور ہے اور اس کے مقابلے میں رات کے وقت قطبی ستارے کے ذریعے اندازہ لگانا زیادہ قوی ہے۔

1049 - قُرِءَ عَلٰی اَبِی الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ

[1] الفقهُ الاسلاميُ وادلّتهُ البابُ الثّاني :الصّلاة شروط صحة الصلاة :الشرط الخامس۔ استقبال القبلة:

١٠٤٩ اخرجه الحاكم (٢٠٦/١) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (١٠/٢) كتاب الصلوٰة' باب الاختلاف في القبلة عند التحري' من طريق داؤد بن عمرو بهذا الاسناد' واخرجه البيهقي (١٠/٢) من طريق الدارقطني به- وقال الحاكم: رواته محتج بهم كلهم غير محمد بن سالم' فاني لا اعرفه بعدالة ولا جرح-

لَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ مَسِيْرٍ اَوْ سَفَرٍ فَاَصَابَنَا غَيْمٌ فَتَحَيَّرْنَا فَاخْتَلَفْنَا فِي الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِدَةٍ وَّجَعَلَ حَدُنَا يَخُطُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِنَعْلَمَ اَمْكِنَتَنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَاْمُرْنَا بِالْاِعَادَةِ وَقَالَ قَدْ جَزَاَتْ صَلَاتُكُمْ . كَذَا قَالَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ . وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَّهُمَا ضَعِيْفَانِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' اسی دوران بادل آ گیا' ہم بہت پریشان ہوئے' قبلہ کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا' ہم میں سے ہر شخص نے اپنی پسندیدہ سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی اور کچھ لوگوں نے اپنے سامنے نشان بھی لگا لیا' تا کہ ہمیں اپنی جگہ کے بارے میں یاد رہے بعد میں ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس نماز کو دہرانے کا حکم نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تمہاری نماز درست ہوئی ہے۔

محمد بن سالم نامی راوی کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے' جبکہ بعض دیگر راویوں نے اسے دوسری سند سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عمرو بن زہیر بن عمرو بن جمیل ضبی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''228ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۳۳/۱)(۳۰)۔

○ محمد بن سالم ہمدانی۔ بالسکون۔ ابوسہل کوفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۹۳۵)۔

1050- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ . وَحَدَّثَنَا اَشْعَثُ السَّمَّانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّفَرِ فِيْ لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ كَيْفَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهِ قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ

۱۰۵۰- اخرجه الترمذي (۱۷۶/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في الرجل يصلي لغير القبلة: حديث (۳۴۵)' وابن ماجه (۳۲۶/۱) كتاب الصلوة باب من يصلي لغير القبلة وهو لا يعلم: حديث (۱۰۲۰)' وعبد بن حميد في (المنتخب من المسند) ص (۱۳۰) رقم (۳۱۶)' والطبري في (تفسيره) (۵۳۱/۲)' والعقيلي في (الضعفاء) (۳۱/۱)' كلهم من طريق اشعث السمان بهذا الاسناد- وقال الترمذي: ليس اسناده بذاك' لا نعرفه الا من حديث اشعث السمان- واشعث بن سعيد ابو الربيع السمان يضعف في الحديث- وقال العقيلي: ليس يروى من وجه يثبت متنه- وقال الشيخ احمد شاكر في (التعليقه على الطبري) (۵۳۱/۲): حديث ضعيف-

لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنَزَلَتْ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ)

☆☆ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم نے ا[illegible] سفر کے دوران ایک انتہائی تاریک رات میں نماز ادا کی' ہمیں یہ پتہ نہیں چل سکا کہ قبلہ کس سمت میں ہے' ہم میں سے ہر شخص نے جدھر اس کا رخ تھا' اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لی' اگلے دن ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''تو تم جہاں بھی ہو وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسماعیل بن سمرۃ احمسی - ابوجعفر السراج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ا[illegible] کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵/۲) (۴۸)۔

○ اشعث بن سعید بصری، ابو ربیع، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھ[illegible] طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن [illegible] عسقلانی' (۷۹/۱) (۵۹۸)۔

○ عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن خطاب عدوی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے[illegible] یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''132ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ [illegible] ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۴/۱) (۱۵)۔

○ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ عنزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''80[illegible] میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلا[illegible] (۳۸۷/۱) (۴۱)۔

○ عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک عنزی - یہ صحابی رسول ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۷/۱) (۴۱)۔

1051 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَعَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِ[illegible] حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُو الرَّبِيْعِ السَّمَّانُ بِهٰذَا وَقَ[illegible] فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا بَيْنَ يَدَيْهِ اَحْجَارًا يُصَلِّيْ اِلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا نَحْنُ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّ[illegible] (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے ہر شخص نے اپنے سامنے کی سمت موجود پتھروں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی' جب صبح ہوئی تو ہمارا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا' ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا (اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے)۔

1052 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا مِثْلَ قَوْلِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

17 - باب فِيْ ذِكْرِ الْاَمْرِ بِالْاَذَانِ وَالْاِمَامَةِ وَاَحَقِّهِمَا.

باب: اذان اور امامت کا حکم دینا' ان دونوں کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟

1053 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا وَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِىْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَبِرُّوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم جوان لوگ تھے' ہماری عمریں ایک دوسرے کے قریب قریب تھیں' ہم آپ ﷺ کی خدمت میں بیس دن ٹھہرے رہے' نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم طبیعت کے مالک تھے' آپ ﷺ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اب ہمارے لیے اپنے گھر سے دور رہنا مشکل ہو رہا ہے' آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں دریافت کیا: ہم اپنے گھر میں کیا چھوڑ کر آئے ہیں' ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اب اپنے گھر واپس چلے جاؤ اور وہیں قیام کرو' ان لوگوں کو تعلیم دو' ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو' جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اسی طرح نماز ادا کرتے رہنا' جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

۱۰۵۲- اخرجه ابو داؤد الطيالسي (۱۱۴۵): ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۱/۲) كتاب الصلوة: باب استبان الخطا بعد الاجتهاد عن اشعث بن سعيد وعمر بن قيس عن عاصم بن عبيد الله به-

۱۰۵۳- اخرج البخاري (۵۰/۱۲) كتاب الادب: باب رحمة الناس والبهائم حديث (۶۰۰۸) وفي (الادب المفرد) رقم (۲۱۳) ومسلم (۱۸۷/۳- نووي) كتاب المساجد: باب من احق بالامامة: حديث (۲۹۲/ ۶۷۴) وابو داؤد (۱۶۱/۱) كتاب الصلوة: باب من احق بالامامة: حديث (۵۸۹) والنسائي (۹/۲) كتاب الاذان: باب اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر واحمد (۴۳۶/۳) وابن خزيمة (۳۹۸) وابن حبان (۱۶۵۸) والطبراني في (الكبير) (۱۹/رقم ۶۴۰، ۶۴۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷/۲) و(۵۴/۳، ۱۲۰) كلهم من طريق اسماعيل بن ابراهيم بهذا الاسناد-

امامت کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' جس کی وضاحت کرتے ہوئے مصر کے مشہور محقق شیخ عبدالرحمٰن یزیدی تحریر کرتے ہیں:

(الحنفية قالوا :الاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة صحة وفسادا بشرط ان يجتنب الفواحش الظاهرة ثم الاحسن تلاوة وتجويدا للقراء ة ثم الاورع ثم الاقدم اسلاما ثم الاكبر سنا ان كانا مسلمين اصليين ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجها ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا فان استووا في ذلك كله اقرع بينهم ان تزاحموا على الامامة والا قدموا من شاؤوا فان اختلفوا ولم يرضوا بالقرعة قدم من اختاره اكثرهم فان اختار اكثرهم غير الاحق بها اساؤوا بدون اثم وهذا كله اذا لم يكن بين القوم سلطان او صاحب منزل اجتمعوا فيه او صاحب وظيفة والا قدم السلطان ثم صاحب البيت مطلقا ومثله الامام الراتب في المسجد واذا وجد في البيت مالكه ومستاجره فالاحق بها المستاجر

الشافعية قالوا :يقدم ندبا في الامامة الوالي بمحل ولايته ثم الامام الراتب ثم الساكن بحق ان كان اهلا لها فان لم يكن فيهم من ذكر قدم الافقه فالاقرا :فالازهد فالاورع فالاقدم هجرة .فالاسن في الاسلام فالافضل نسبا فالاحسن سيرة فالانظف ثوبا وبدنا وصنعة فالاحسن صوتا فالاحسن صورة فالمتزوج فان تساووا في كل ما ذكر اقرع بينهم ويجوز للاحق بالامامة ان يقدم غيره لها ما لم يكن تقدمه بالصفة كالافقه فليس له ذلك

المالكية قالوا :اذا اجتمع جماعة كل واحد منهم صالح للامامة يندب تقديم السلطان او نائبه ولو كان غيرهما افقه وافضل ثم الامام الراتب في المسجد ورب المنزل ويقدم المستاجر له على المالك .فان كان رب المنزل امراة كانت هي صاحبة الحق ويجب عليها ان تنيب عنها لان امامتها لا تصح ثم الاعلم باحكام الصلاة ثم الاعلم بفن الحديث رواية وحفظا ثم العدل على مجهول الحال ثم الاعلم بالقراء ة ثم الزائد في العبادة ثم الاقدم اسلاما ثم الارقى نسبا ثم الاحسن في الخلق ثم الاحسن لباسا وهو لابس الجديد المباح فان يتساوى اهل رتبة قدم اورعهم وحرم على عبدهم فان استووا في كل شيء اقرع بينهم الا اذا رضوا بتقديم احدهم فاذا كان تزاحمهم بقصد العلو والكبر سقط حقهم جميعا

الحنابلة قالوا :الاحق بالامامة الافقه الاجود قراء ة ثم الفقيه الاجود قراء ة ثم الاجود قراء ة فقط وان لم يكن فقيها اذا كان يعلم احكام الصلاة ثم الحافظ لما يجب للصلاة الافقه ثم الحافظ لما يجب لها الفقيه ثم الحافظ لما يجب العالم فقه صلاته ثم قارء لا يعلم فقه صلاته فان استووا في عدم القراء ة قدم الاعلم باحكام الصلاة فان استووا في القراء ة والفقه قدم

اکبرهم سنا ثم الاشرف نسبا فالاقدم هجرة بنفسه والسابق بالاسلام کالسابق بالهجرة ثم الاتقی ثم الاورع فان استووا فيما تقدم اقرع بينهم واحق الناس بالامامة فی البيت صاحبه ان کان صالحا للامامة وفی المسجد الامام الراتب ولو عبدا فيهما وهذا اذا لم يحضر البيت او المسجد ذو سلطان والا فهو الاحق)

تکره امامة الفاسق الا اذا کان اماما لمثله باتفاق الحنفية والشافعية اما الحنابلة والمالکية فانظر مذهبيهما تحت الخط (الحنابلة قالوا :امامة الفاسق ولو لمثله غير صحيحة الا فی صلاة الجمعة والعيد اذا تعذرت صلاتهما خلف غيره فتجوز امامته للضرورة

المالکية قالوا :امامة الفاسق مکروهة ولو لمثله[1]

احناف اس بات کے قائل ہیں: امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو نماز کے درست ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں مسائل سے زیادہ آگاہ ہو اور جو شخص گناہوں کے کھلے عام ارتکاب سے بچتا ہو۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق دار وہ ہوگا جو قرآن مجید کی تلاوت تجوید کے قواعد وضوابط کے مطابق کر سکتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو پہلے اسلام لایا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی عمر زیادہ ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کی جسمانی ساخت بہتر ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جو ولی مرشدی ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا خاندان دوسروں سے ممتاز ہو۔

اس کے بعد وہ شخص زیادہ حق دار ہوگا جس کا لباس دوسروں سے زیادہ صاف ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام اُمور کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں اور امامت کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس حوالے سے قرعہ اندازی کی جائے گی' ورنہ وہ لوگ اپنے میں سے جس شخص کو ابیں امامت کے لیے آگے کر دیں گے۔

اگر لوگ قرعہ اندازی کے لیے تیار نہیں ہوتے ہیں تو جس شخص کے حق میں زیادہ لوگ راضی ہوں' اسے امام مقرر کر دیا جائے گا۔

بعض اوقات اگر اکثریت کسی ایسے شخص کو امام منتخب کر لے جو مستحق نہ ہو تو انہوں نے غلط کام کا ارتکاب کیا لیکن اسے گناہ قرار نہیں دیا جائے گا۔ لیکن یہ تمام احکام اس صورت میں ہیں جب کسی علاقہ کا بادشاہ' یا اس جگہ کا مالک' یا باقاعدہ طور پر وظیفہ لینے والا امام موجود نہ ہو' ورنہ امامت کا سب سے زیادہ حق دار حاکم وقت ہوتا ہے۔

گھر میں امامت کا زیادہ حق دار گھر کا مالک ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی مسجد میں وظیفہ کے ساتھ مقرر شدہ امام موجود ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہوتا ہے۔

---

[1] الفقه علی المذاهب الاربعة کتاب الصلاة من له التقدم فی الامامة

اگر کسی گھر کے اندر گھر کا اصل مالک اور وہاں کرایہ دار کے طور پر رہنے والا شخص موجود ہوں تو جو شخص کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہے وہ شخص امامت کا زیادہ حق دار ہوگا (چونکہ گھر میں مقیم وہی شخص ہے)۔

فقہاء شوافع یہ کہتے ہیں: جو شخص اپنے علاقہ کا حکمران ہو زیادہ مستحب یہ ہے اسے ہی امامت کے لیے مقرر کیا جائے اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے کسی مسجد میں امامت کے لیے مقرر کیا گیا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جسے وہاں رہنے کا جائز حق حاصل ہو لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ شخص امامت کا اہل بھی ہو اگر ان تینوں اقسام کے افراد میں سے کوئی بھی فرد موجود نہ ہو تو علم دین میں زیادہ مہارت رکھنے والے شخص کو مقدم قرار دیا جائے گا اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہو گا جو شخص قرآن کی بہتر تلاوت کر سکتا ہو اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نفلی طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے ہجرت پہلے کی ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو پہلے مسلمان ہوا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو دین داری کے اعتبار سے فضیلت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق بہتر ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا لباس جسم اور پیشہ زیادہ صاف ستھرا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی آواز زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کی شکل وصورت زیادہ خوبصورت ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو شادی شدہ ہو۔

اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے یکساں حیثیت کے مالک ہوں تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کر کے کسی ایک کو امام مقرر کر دیا جائے گا۔ جس شخص کو امامت کا زیادہ حقدار سمجھا گیا ہو اور وہ امامت کے لیے کسی اور شخص کو آگے کر دیتا ہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہوگا لیکن یہ اس وقت ہوگا جب اسے کسی خاص صفت یعنی علم دین میں مہارت وغیرہ کی وجہ سے مقدم نہ سمجھا گیا ہو اگر ایسی صورت ہوگی تو ایسا کرنا درست نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: اگر کسی جگہ پر کچھ ایسے افراد اکٹھے ہو جائیں جن میں ہر ایک امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو حاکم وقت یا اس کے نائب کو مقدم کرنا مستحب ہوگا اگرچہ علم وفضل کے اعتبار سے ان سے برتر حیثیت کا مالک کوئی شخص بھی وہاں موجود ہو۔

اس کے بعد مرتبہ اس شخص کا ہوگا جسے باقاعدہ طور پر اس مسجد کے لیے امام مقرر کیا گیا ہو۔ اسی طرح اگر گھر میں نماز ادا کی جا رہی ہو تو گھر کا مالک امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا البتہ اگر کوئی شخص کسی گھر میں کرایہ دار کے طور پر رہ رہا ہو تو مالک مکان کے مقابلے میں وہ زیادہ حقدار ہوگا البتہ اگر گھر میں باجماعت نماز ادا کرنے کی صورت میں وہ گھر کسی عورت کی

ت ہو تو امامت کا حق اس عورت کے لیے مخصوص ہوگا' لیکن چونکہ عورت امامت نہیں کر کتی' اس لیے وہ جسے امام مقرر کرے وہی امامت کا زیادہ حق دار ہوگا۔

اس کے بعد امامت کا زیادہ حق اس شخص کو حاصل ہوگا' جو نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ جانتا ہو۔ پھر اس کے اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو علم حدیث میں روایت اور حفظ کے حوالے سے زیادہ مہارت رکھتا ہو' پھر اس کے بعد زیادہ نیک اور ہیزگار شخص کا مرتبہ ہوگا۔

پھر اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کو علم قرأت سے زیادہ اچھی طرح سے واقفیت حاصل ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو (نفلی طور پر) زیادہ عبادت گزار ہو' پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے پہلے اسلام ل کیا ہو' پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو نسب کے لحاظ سے فضیلت رکھتا ہو۔

پھر اس شخص کا مرتبہ ہوگا جس کا اخلاق دوسروں سے زیادہ اچھا ہو۔ پھر وہ شخص ہوگا جس کا لباس دوسروں سے بہتر ہوگا' وہ شخص جس نے نیا اور مبہم لباس پہنا ہوا ہو۔

اگر ان تمام حوالوں سے سب لوگ برابر ہوں تو جو شخص زیادہ پرہیزگار ہوگا' اسے مقدم کیا جائے گا' اسی طرح آزاد کو غلام ترجیح دی جائے گی' لیکن اگر سب لوگوں اس حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی ئے گی۔

البتہ اگر سب لوگ ایک شخص کی امامت پر راضی ہو جاتے ہیں تو اسی کو امام مقرر کیا جائے گا۔

لیکن اگر لوگوں کے درمیان یہ اختلاف تکبر اور باہمی چپقلش کی وجہ سے ہوتا ہے تو ان سب لوگوں کا امامت کا حق ختم ہو ئے گا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں' امامت کرنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہوگا جو علم فقیہہ کا (یعنی علم دین کا) زیادہ رہو' قرآن کی قرأت زیادہ اچھے طریقے سے کر سکتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کو حق حاصل ہوگا جو علم دین اور علم قرأت کے حوالے سے بہتر واقفیت رکھتا ہو۔

اس کے بعد اس شخص کا مرتبہ ہوگا جو زیادہ اچھے طریقے سے قرأت کر سکتا ہو' اگرچہ وہ فقیہہ نہ ہو۔ لیکن اُسے نماز کے مسائل سے واقف ہونا چاہیے۔ اُس کے بعد اُس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جسے قرآن کی اتنی آیات یاد ہوں جتنی آیات کا علم کسی فقہی کے لیے ضروری ہوتا ہے' اُس کے بعد حافظ شخص کا مرتبہ ہوگا جو نماز کے بنیادی مسائل سے آگاہ ہو' اُس کے بعد قاری کا مرتبہ ہوگا جو مسائل فقہ سے واقف نہ ہو' اگر کچھ لوگ علم قرأت سے ناواقف ہونے کے حوالے سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو اُس شخص کو فوقیت حاصل ہوگی' جسے نماز کے مسائل کے بارے میں زیادہ علم ہو' اگر قرأت اور علم فقہ کے حوالے سے لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو اُس شخص کو مقدم رکھا جائے گا جس کی عمر زیادہ ہو۔ اُس کے بعد اُس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوگا جو نسب کے اعتبار سے بہتر سمجھا جاتا ہو' اُس کے بعد اُس شخص کا مرتبہ ہوگا جس نے خود پہلے ہجرت کی ہو' اسی طرح جو شخص پہلے

مسلمان ہوا' اُس کی حیثیت پہلے ہجرت کرنے والے کی مانند ہوگی۔ اُس کے بعد زیادہ پرہیزگار شخص کا مرتبہ ہوگا' اُس کے
زیادہ عبادت گزار شخص کا مرتبہ ہوگا اگر کچھ لوگ ان تمام حوالوں سے برابر ہوتے ہیں' اُن کے درمیان قرعہ اندازی کی جا
گی۔

اگر کسی گھر میں باجماعت نماز ادا کی جانے لگے تو گھر کا مالک امامت کا زیادہ حقدار ہوگا' لیکن اس کے لیے یہ بات
ہے' اُس میں امامت کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

اگر مسجد میں نماز ادا کی جارہی ہے تو مسجد کا مقرر شدہ امام امامت کرنے کا زیادہ حق دار ہوگا' اگرچہ امام یا مہتمم میں
کوئی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

یہ تمام مسائل اُس صورت میں ہیں جب گھر یا مسجد میں اختیار رکھنے والا شخص موجود نہ ہو' اگر وہ موجود ہوگا تو اُسی اخ
رکھنے والے شخص کو زیادہ حق حاصل ہوگا۔

فقہاء اس بات کے قائل ہیں: فاسق کی امامت درست نہیں ہے' خواہ وہ اپنے ہی جیسے دیگر فاسق لوگوں کو نماز پڑھا
البتہ جمعہ اور عید کی نماز میں ایسا کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی صرف اُس وقت جب اُس فاسق امام کے علاوہ اور کوئی ایسا شخص مو
نہ ہو جو ان لوگوں کی امامت کرسکتا ہو' یعنی مجبوری کے عالم میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔

فقہاء مالکیہ نے یہ بات بیان کی ہے: فاسق شخص کا امام بننا مکروہ ہے' خواہ وہ اپنے ہی جیسے فاسق افراد کی امامت کر
ہو۔

1054- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَ
قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ اَيْضًا صَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُو
اُصَلِّي.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول
تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

1055- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ اَبُو سَعِيدٍ الْاَحْ
الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ ثَلَا

۱۰۵۴- اخرجه البخاري (۲/۲۲۱) كتاب الاذان: باب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة، حديث (٦٣١) وفي (۱۵/۱۵۱) كتاب اخبار الآح
باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق، حديث (٧٢٤٦) ومسلم (۲/۱۸۸-نووي) كتاب المساجد: باب من احق بالامامة؛ حد
(۲۹۲/ ٦٧٤)، والطحاوي في (مشكل الآثار)(۲/۲۹٦- ۲۹۷) وابن خزيمة (۳۹۷)، والطبراني في (الكبير)(۱۹/رقم ٦٣٧) والبيهقي
(السنن الكبرى)(۲/ ۱۲۰) كلهم من طريق عبد الوهاب الثقفي بهذا الاسناد- وللحديث طريق آخر من جهة خالد الحذاء عن
قلابة- وسياتي تخريجها في باب ذكر الركوع والسجود، ومايجزئ فيهما-

اَمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تین آدمی اکٹھے ہوں تو ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کرائے (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے) اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ ہوگا جو قرأت اچھے طریقے سے کرسکتا ہو (یا زیادہ آیات کا حافظ ہو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سالم بن نوح بن ابوعطاء بصری، ابوسعید عطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''200ھ'' کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۸۱)(۲۲۱)۔

○ منذر بن مالک بن قطعۃ' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۷۵)(۱۳۷۲)۔

18-باب التَّحْوِيْلِ اِلَى الْكَعْبَةِ وَجَوَازِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِىْ بَعْضِ الصَّلَاةِ.

باب: خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لینا اور نماز کے درمیان قبلہ کی طرف رخ کرنے کا جائز ہونا

1056- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فِىْ قُبَاءَ اِذْ جَاءَ هُمْ

۱۰۵۵-اخرجه مسلم (۲/۱۸٦-نووي) كتاب المساجد' باب من احق بالامامة' حديث (۲۸۹/٦۷۲)' والنسائي (۲/۷۷) كتاب الامامة' باب اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء' والدارمي (۱/۲۸٦) كتاب الصلوة' باب من احق بالامامة' واحمد (۳/۲٤' ۳٤' ۳٦)' وابن ابي شيبة (۱/۳٤۳)' والطيالسي (۲۱۵۲)' وابو يعلى (۱۲۹۱)' وابن خزيمة (۱۵۰۸)' وابن حبان (۲۱۳۲)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۱۱۹)' كلهم من طريق ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري مرفوعاً۔

۱۰۵٦-اخرجه مالك في (الموطا) (۱/۱۹۵) كتاب القبلة' باب ما جاء في القبلة' حديث (٦) عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر- ومن طريق مالك اخرجه البخاري (۲/٦۵) كتاب الصلوة' باب ما جاء في القبلة' حديث (۴۰۳)' وفي (۹/۲۷) كتاب التفسير' باب (الذين اتيناهم الكتب يعرفونه كما يعرفون ابناء هم) حديث (٤٤۹۱)' وباب (و من حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام)' حديث (٤٤۹٤)' وفي (۱۵/۱۵۲) كتاب اخبار الآحاد' باب ما جاء في اجازة خبر الواحد الصدوق' حديث (۷۲۵۱)' ومسلم (۳/۱۲-نووي) كتاب المساجد' باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (۱۳/۵۲٦)' والنسائي (۲/٦۱) كتاب القبلة' باب استبانة الخطا بعد الاجتهاد' حديث (۷٤۵)' والشافعي في (المسند) (۱/٦٤)' وفي (الام) (۲/۱۱۳)' وابو عوانة ۱/۳۹٤' وابن حبان (۱۷۱۵)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۱۲)۔ وقد توبع مالك عليه' تابعه سفيان' اخرجه البخاري (۹/۲٦) كتاب التفسير' باب وما جعلنا القبلة التي كنت عليها' حديث (٤٤۸۸)' والترمذي (۲/۱۷۰) كتاب الصلوة' باب ما جاء في ابتداء القبلة' حديث (۳٤۱)' واحمد (۲/۱۳' ۱۰۵)' وابن ابي شيبة (۱/۳۳۵)' كلهم من طريق سفيان عن عبد الله بن دينار به- وتابعه سليمان بن بلال' اخرجه البخاري (۹/۲۷)' حديث (٤٤۹۰)' والدارمي (۱/۲۸۱) من طريق سليمان بن بلال عن عبد الله بن دينار' به- وتابعه ايضا عبد العزيز بن مسلم' اخرجه البخاري (۹/۲۸) حديث (٤٤۹۳)' ومسلم (۳/۱۲-نووي) حديث (۱۳/۵۲٦) من طريق عبد العزيز بن مسلم عن عبد الله بن دينار به- وتابعه موسى بن عقبة' اخرجه مسلم (۳/۱۲-نووي)' حديث (۱٤/۵۲٦) من طريق موسى بن عقبة عن عبد الله بن دينار' به-

رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اُنْزِلَ عَلَیْہِ اللَّیْلَةَ قُرْآنٌ وَّاَمَرَہٗ اَنْ یَّسْتَقْبِلَ الْکَعْبَةَ اَلَا فَاسْتَقْبِلُوْھَا وَکَانَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ اِلَی الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا مُوَجِّھِیْنَ اِلَی الْکَعْبَةِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ کچھ لوگ قباء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے بتایا: گزشتہ رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کا حکم نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے آپ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں تو اے لوگو! تم بھی اس کی طرف رخ کر لو۔ (راوی کہتے ہیں:) اس وقت ان لوگوں کا رخ شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھا تو وہ اسی وقت گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف منہ (کر کے نماز ادا) کرنے لگے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن قدامۃ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۲/۱) (۴۶)۔

نماز کے دوران قبلہ کی طرف رُخ کرنا

نماز کے دوران قبلہ کی طرف رُخ کرنے کے جواز کے بارے میں اہل علم کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

ان تیقن الخطا فی اجتهاده، فقال الحنفیة :ان کان فی الصلاة استدار وبنی علیها ای اکمل صلاته، فلو صلی کل رکعة لجهة، جاز .وان کان بعد الصلاة صلی الصلاة القادمة، ولا اعادة علیه لما مضی، لاتیانه بما فی وسعه، قال علی :قبلة المتحری جهة قصده ومن صلی بلا تحرٍ واصاب، لم تصح صلاته، لترکه فرض التحری، الا اذا علم اصابته بعد فراغه، فلا یعید بالاتفاق عندهم.

ومن امَّ قومًا فی لیلة مظلمة، فتحری القبلة وصلی الی جهة اخری، وتحری من خلفه، وصلی کل واحد منهم الی جهة، وکلهم خلف الامام، فمن علم منهم بحال امامه تفسد صلاته، ومن لم یعلم ما صنع الامام، صحت صلاته واجزاه، لوجود التوجه الی جهة التحری، ومخالفة المامومین لامامهم لا تمنع صحة الصلاة، کالصلاة فی جوف الکعبة.

وقال المالکیة :ان تبین المجتهد فی القبلة خطا :یقینًا او ظنًا، فی اثناء الصلاة، قطعها ان کان

بصيرًا منحرفًا كثيرًا، بان استدبر او شرّق او غرب، وابتداها باقامة، ولا يكفى تحوله لجهة القبلة.

وان كان اعمى، او كان منحرفًا انحرافًا يسيرًا، فلا اعادة عليه .وان كان بصيرًا منحرفًا كثيرًا او ناسيًا للجهة التى اداه اجتهاده اليها، او التى دله عليها العارف، اعاد فى الوقت على المشهور.

وقال الشافعية :ان تيقن الخطا فى الصلاة اوبعدها، استانفها اى اعادها من جديد؛ لانه تعين له يقين الخطا فيما يامن مثله فى القضاء ، فلم يعتد بما مضى، كالحاكم اذا حكم ثم وجد النص بخلافه .وان تغير اجتهاده للصلاة الثانية، فاداه اجتهاده الى جهة اخرى، صلى الصلاة الثانية الى الجهة الثانية، ولا يلزمه اعادة ما صلاه الى الجهة الاولى، كالحاكم اذا حكم باجتهاده، ثم تغير اجتهاده، لم ينقض ما حكم فيه بالاجتهاد الاول.

ويجتهد لكل فرض، فان تحير، صلى كيف شاء ، ويقضى وجوبًا لان ذلك امر نادر.

وقال الحنابلة :ان بان له يقين الخطا وهو فى الصلاة، استدار الى جهة الكعبة، وبنى على ما مضى من الصلاة، كما قرر الحنفية؛ لان ما مضى منها كان صحيحًا، فجاز البناء عليه، كما لو لم يبن له الخطا .وكذلك تستدير الجماعة مع الامام ان بان لهم الخطا فى حال واحدة.

وان تبين خطا اجتهاده بعد الصلاة، بان صلى الى غير جهة الكعبة يقينًا لم يلزمه الاعادة، ومثل المجتهد فى هذا :المقلد الذى صلى بتقليده، وهذا موافق لمذهب الحنفية.

اما من صلى فى الحضر الى غير الكعبة سواء اكان بصيرًا ام اعمى، ثم بان له الخطا، فعليه الاعادة؛ لان الحضر ليس بمحل الاجتهاد؛ لان من فيه يقدر على معرفة القبلة بالمحاريب، ويجد من يخبره عن يقين غالبًا، فلا يكون له الاجتهاد، كالقادر على النص فى سائر الاحكام.

والخلاصة :ان الحنفية والحنابلة يقررون البناء على الصلاة فى اثنائها، ولا يوجبون الاعادة فى حال الاجتهاد .وتبين الخطا بعد الفراغ من الصلاة الا المقيم فى الحضر عند الحنابلة.

والمالكية والشافعية يقررون قطع الصلاة اذا عرف الخطا فيها، واعادة الصلاة اذا عرف الخطا بعدها، لكن المالكية يوجبون الاعادة فى الوقت الضرورى فقط .والشافعية يوجبون الاعادة مطلقًا فى الوقت وبعده، لتبين فساد الاولى[1].

اگر نماز پڑھنے والے شخص کو اپنے اجتہاد میں غلطی کا یقین ہو تو احناف اس بات کے قائل ہیں: اگر وہ شخص ابھی نماز ادا کر رہا تھا تو نماز کے دوران ہی وہ اسی طرف گھوم کے رُخ کر لے گا' جس طرف قبلہ ہے اور اپنی نماز جاری رکھے گا اور مکمل کر لے گا' ایسی صورتِ حال میں اگر اس نے ہر رکعت مختلف سمت میں ادا کی تو بھی اُس کی نماز جائز ہو گی۔

---

[1] الفقهُ الاسلاميُّ وادلّتُهُ 'البابُ الثّاني :الصّلاة شروط صحة الصلاة :الشرط الخامس۔ استقبال القبلة :الخطا فى الاجتهاد

اگر اسے نماز پڑھنے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے تو اب وہ اگلی نماز قبلہ کی طرف رُخ کر کے ادا کرے گا' سابقہ نماز کو دوبارہ نہیں پڑھے گا' کیونکہ اُس نے اپنی طاقت کے مطابق نماز ادا کر لی تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص غور وفکر کر لینے کے بعد کسی ایک سمت کو قبلہ سمجھ لیتا ہے تو وہی اُس کا قبلہ شمار ہوگا''۔

اگر کوئی شخص غور وفکر کے بغیر کسی ایک جانب رُخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے تو اگرچہ وہ رُخ درست سمت ہی کیوں نہ ہو' اُس کی نماز نہیں ہوگی' کیونکہ اُس نے غور وفکر کرنے کا فرض ادا نہیں کیا' اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا پتہ چلتا ہے' اُس کی جہت درست تھی تو اس پر اتفاق ہے' وہ دوبارہ اُس نماز کو ادا نہیں کرے گا۔

اگر کوئی شخص تاریک رات میں کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے' امام غور وفکر کرنے کے بعد کسی ایک جہت کو قبلہ قرار دیتا ہے' جبکہ مقتدی بھی غور وفکر کرتے ہیں اور وہ الگ الگ جہت کو قبلہ قرار دے دیتے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک اپنی متعین کردہ جہت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے' لیکن وہ سب لوگ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں تو جس شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ امام کا رُخ تو دوسری جہت میں ہے تو اُس شخص کی نماز ادا نہیں ہوگی اور جس شخص کو اس بات کا پتہ نہ چل سکے' اُس کی نماز ادا ہو جائے گی اور اس کے لیے نماز کو دُہرانا ضروری نہیں ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے' ہر شخص نے اپنے اندازے کے مطابق صحیح سمت میں رُخ کیا ہے' اگر مقتدیوں کا رُخ امام کے رُخ کے مطابق نہیں ہوتا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا' یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں اگر مقتدیوں کا رخ امام کے رخ کے مطابق نہیں ہوتا تو بھی نماز درست شمار ہوگی۔

فقہاء مالکیہ اس بات کے قائل ہیں' اگر کسی شخص کو نماز کے دوران اس بات کا غالب گمان ہو جائے یا یقین ہو جائے کہ اُس نے اجتہاد کے ذریعے قبلہ کے جس رُخ کا تعین کیا تھا وہ غلط تھا' اگر وہ شخص دیکھنے پر قادر ہے اور وہ قبلہ کی سمت سے ہٹا ہوا ہے' یعنی قبلہ کی طرف اس کی پیٹھ ہے یا اُس نے مشرق یا مغرب کی طرف منہ کیا ہوا ہے' تو ایسا شخص نماز توڑ دے گا اور نئے سرے سے نماز ادا کرے گا' اُس کے لیے یہی کافی نہیں ہوگا کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے۔

اگر وہ شخص نابینا ہے یا قبلہ کی سمت سے تھوڑا سا ہٹا ہوا ہے تو اُس کے لیے نماز کو دُہرانا ضروری نہیں ہوگا۔

اگر وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور قبلہ کی سمت سے زیادہ ہٹا ہوا ہے یا وہ بھول گیا تھا کہ اُس نے غور وفکر کے ساتھ کون سی سمت متعین کی تھی یا بتانے والے شخص نے اُسے کون سی سمت کے بارے میں بتایا تھا تو اگر نماز کا وقت باقی ہو تو وہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

فقہاء شوافع اس بات کے قائل ہیں' اگر نماز ادا کر لینے کے دوران یا نماز ادا کر لینے کے بعد غلطی کا یقین ہو جائے تو ایسا شخص نئے سرے سے نماز پڑھے گا' کیونکہ اُس شخص کو ایسے کام میں غلطی کا یقین ہو گیا ہے' جس نوعیت کے کام میں فیصلہ کرتے ہوئے غلطی سے بچنا ممکن تھا' اُس نے جو کام کیا تھا' اُس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا' یہ بالکل اُسی طرح ہو جائے گا جیسے قاضی فیصلہ دے دیتا ہے اور بعد میں پتہ چلتا ہے' اس کا یہ فیصلہ نص کے خلاف تھا۔

اگر دوسری نماز ادا کرنے کے وقت اُس شخص کا اجتہاد تبدیل ہو جاتا ہے تو اب وہ نئے اجتہاد کے مطابق سمت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے گا' اب پہلی جہت کی طرف منہ کر کے ادا کی جانے والی نماز کو دوبارہ دُہرانا اُس پر لازم نہیں ہوگا۔
یہ بالکل اُسی طرح ہوگا' جیسے قاضی اجتہاد کے مطابق کوئی فیصلہ دیتا ہے اور پھر اُس کے بعد اُس کا فیصلہ تبدیل ہو جاتا ہے تو دوسرا اجتہاد پہلے پر اثر انداز نہیں ہوگا۔
ہر فرض نماز کے لیے ہر آدمی کو نئے سرے سے غور وفکر کرنا ہوگا' اگر اسے کچھ پتہ نہیں چلتا اور جس طرف اُسکا جی چاہا اُس نے اس طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی تو بعد میں اس نماز کی قضاء ادا کرے گا کیونکہ اس طرح کے واقعات بڑے نادر ہوتے ہیں۔
حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر نماز کے دوران میں انسان کو غلطی کا علم ہو جاتا ہے تو وہ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرے گا اور نماز جاری رکھے گا' وہی جہاں سے وہ پڑھ رہا تھا' یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے احناف اس بات کے قائل ہیں' اس کی وجہ یہ ہے: اُس نے پہلے' جو نماز ادا کر لی ہے وہ درست ہے تو اسے جاری رکھنا اس طرح جائز ہوگا' جس طرح اُس وقت جائز ہوتا کہ جب اُسے اپنی غلطی کا علم نہ ہوتا تو اس صورت میں بھی وہ نماز کو جاری رکھتا۔
اگر نماز باجماعت کے دوران نمازیوں کو پتہ چل جائے کہ وہ غلطی پر ہیں تو امام کے ساتھ اقتداء کرنے والے سب لوگ قبلہ کی طرف منہ کر لیں گے۔
اگر نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلتا ہے: اُس نے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہیں کی تھی' تو اُس وقت اس نماز کو دُہرانا لازم نہیں ہوگا اور اس بارے میں اپنے ذاتی اجتہاد کے ذریعے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا اور دوسرے کے بیان پر اعتماد کر کے قبلہ کی سمت کا فیصلہ کرنے والا دونوں برابر ہوں گے۔ حنابلہ کی یہ رائے احناف کے مؤقف کے مطابق ہے۔
اگر کوئی شخص شہر میں رہتے ہوئے خانہ کعبہ کی سمت سے ہٹ کر نماز ادا کرتا ہے تو خواہ وہ شخص دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو یا نابینا ہو' بعد میں اُسے پتہ چلتا ہے' وہ غلط سمت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتا رہا ہے تو اب اُس پر نماز کو دُہرانا لازم ہوگا۔
اس کی وجہ یہ ہے' شہر میں اس نوعیت کے اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی ہے' وہاں موجود مساجد کی محراب کے ذریعے قبلہ کی سمت کے بارے میں پتہ کیا جا سکتا ہے اور بالعموم ایسے افراد بھی موجود ہوتے ہیں جو قبلہ کی سمت کے بارے میں بتا سکتے ہیں' اس لیے شہر میں اجتہاد کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی ہے' یہ اس طرح ہو جائے گا کہ جب کسی چیز کا حکم نص سے معلوم ہو سکتا ہے اور انسان اُس کے بارے میں اجتہاد کرنا شروع کر دے۔
اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے: اجتہاد کی صورت میں احناف اور حنابلہ کے نزدیک نماز کو جاری رکھا جائے' اسی مقام سے جہاں سے آدمی کو قبلہ کی سمت کے بارے میں اپنی غلطی کا پتہ چلا تھا اور اگر انسان کو نماز ادا کر لینے کے بعد اس چیز کا پتہ چلا تھا' اب اُس پر اس نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوگا۔
مالکیہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں' نماز کے دوران اس غلطی کا علم ہوتا ہے' تو وہ نماز کو وہیں سے توڑ دے گا اور اگر اُسے نماز پڑھ لینے کے بعد اس بات کا علم ہوتا ہے تو اب وہ نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

البتہ مالکیوں نے ایسی صورت میں دوبارہ نماز پڑھنے کو اُس وقت لازم قرار دیا ہے' جب نماز کا وقت ابھی باقی ہو' جبکہ شوافع نے مطلق طور پر اس نماز کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے' خواہ اس نماز کا وقت ابھی باقی ہو یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو' اس کی وجہ یہ ہے: انسان کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے' اُس کی پہلی نماز درست نہیں تھی۔

1057 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ عَلِمَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ هَوَى نَبِيِّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَنَزَلَتْ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَأَمَرَهُ أَنْ يُوَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَمَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ إِنَّ نَبِيَّكُمْ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ .فَتَوَجَّهْنَا إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد تقریباً سولہ ماہ تک ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے' اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش سے واقف تھا' اس نے یہ آیت نازل کی:

''ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں' ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے' جس سے تم راضی ہو گے تو تم اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرلو''۔

تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا: آپ اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیں۔ (راوی کہتے ہیں:) ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا' ہم لوگ اس وقت بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ اس شخص نے بتایا: تمہارے نبی نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیا ہے (یعنی وہ اس طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے ہیں) تو ہم نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلیا حالانکہ ہم اس وقت دو رکعت نماز ادا کر چکے تھے۔

1058 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا

۱۰۵۷- اخرجه البخاري (۱/ ۵۹۸) كتاب الصلوٰة' باب التوجه نحو القبلة حيث كان' حديث (۳۹۹) (۴۴۸) كتاب التفسير' باب (ولكل وجهة هو موليها)' حديث (۴۴۹۲)' (۱۳/ ۲۴۵) كتاب اخبار الآحاد' باب ما جاء في اجازة خبر الواحد' حديث (۷۲۵۲)' ومسلم (۱/ ۳۷۴) كتاب المساجد' باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (۱۲/ ۵۲۵)' والترمذي (۵/ ۱۹۱) كتاب التفسير' باب سورة البقرة' حديث (۲۹۶۲)' والنسائي (۱/ ۲۴۲-۲۴۳) كتاب الصلوٰة' باب فرض القبلة' حديث (۴۸۸)' وابن ماجه (۱/ ۳۲۲-۳۲۳) كتاب الصلوٰة' باب القبلة' حديث (۱۰۱۰)' وابو عوانة (۲/ ۸۱-۸۲)' واحمد (۴/ ۲۸۳' ۲۸۸- ۲۸۹' ۳۰۴)' وابو داؤد الطيالسي (۷۱۹)' وابن الجارود في (المنتقى)(۱۶۵)' وابن خزيمة (۱/ ۲۲۲' ۲۲۶)' وابن حبان (۱۷۱۶)' وابن ابي شيبة (۱/ ۳۲۴)' وابن سعد (۱/ ۲۴۲- ۲۴۳)' والبيهقي (۲/ ۲- ۳) كتاب الصلوٰة' والبغوي في (شرح السنة)(۲/ ۹۵) بتحقيقنا انظره كثيرة عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب به' وفيه: (فخرج رجل ممن صلى معه' فمر على اهل مسجد وهم راكعون' فقال: اشهد بالله: لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مكة' فداروا كما هم قبل البيت)- وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح-

۱۰۵۸ اخرجه مسلم (۲/ ۱۲ نووي) كتاب المساجد باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' حديث (۱۵/ ۵۲۷)' واحمد (۳/ ۲۸۴)' وابن خزيمة (۴۳۰' ۴۳۱) من طريق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس-

جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ اَبُو النَّضْرِ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ اِلَى الْكَعْبَةِ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الْمُنَادِيْ قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَصَلَّوُا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ اِلَى الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس وقت امام صاحب نماز پڑھا رہے تھے اور وہ دو رکعت ادا کر چکے تھے' اس اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا' اب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے' تو سب لوگوں نے بقیہ دو رکعت خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدۃ بن عبد اللہ صفار، خزاعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''258ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۳۰) (۱۴۲۰)۔

○ جمیل بن عبید طائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۲/۵۱۹) (۲۱۵۱)۔

1059 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ اِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّ رَجُلٌ بِاَهْلِ قُبَاءَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقَالَ لَهُمْ قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاسْتَدَارُوْا وَاِمَامُهُمْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا' تو ایک شخص قباء کے رہنے والے لوگوں کے پاس سے گزرا' وہ لوگ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' اس شخص نے ان سے کہا' خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے' تو ان لوگوں نے اور ان کے امام نے خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد السلام بن حفص، ابو مصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۰۶) (۱۱۸۷)۔

۱۰۵۹- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۶۲/۶) رقم (۵۸٦۰) من طريق عبيد الله بن موسى: ثنا عبد السلام بن مصعب عن ابي حازم عن سهل بن سعد به- وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۱۷/۲) وقال: ورجاله موثقون-

19- باب ذِكْرِ صَلَاةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ .

باب: نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرنا

1060 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ هِيَ لَهٗ تَطَوُّعٌ وَّلَهُمْ فَرِيْضَةٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں واپس چلے جاتے تھے اور اُن لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے‘ وہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور ان لوگوں کے لیے فرض ہوتی تھی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن دینار مکی، ابومحمد الاثرم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''126ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی‘ (۲/۶۹)(۵۷۵)۔

امام قدوری کی تحقیق

نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز کرنے والے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری اپنی مشہور تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے‘ فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے‘ وہ نفل ادا کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرلے‘ اسی طرح ایک فرض نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں ہے‘ وہ دوسرا فرض پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کرے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے‘ ہماری دلیل یہ ہے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے اور تم اس کے خلاف نہ کرو''۔

(امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) جب امام اور مقتدی میں ایک مختلف فرض پڑھ رہا ہوگا تو ان کے درمیان مخالفت آجائے گی اور یہ چیز منع ہے۔ یہ درست نہیں ہوگا‘ آپ روایت کے الفاظ کو افعال میں مخالفت پر محمول کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے‘ الفاظ کو اپنے عمومی مفہوم پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہوگا‘ پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے‘ افعال میں مخالفت کا حکم تو روایت کے آخری الفاظ سے ہی ثابت ہو جاتا ہے‘ جس میں آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

۱۰۶۰- اخرجه الشافعي (۱/۱۴۲) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۰۹) من طريق ابن جريج بهذا الاسناد- قال الحافظ في (الفتح) (۲/۴۲۸): وهو حديث صحيح' رجاله رجال الصحيح' وقد صرح ابن جريج في رواية عبد الرزاق بسماعه فيه فانتفت تهمة تدليسه؛ فقول ابن الجوزي: (انه لا يصح مردود)-

''جب وہ رکوع میں جائے تم بھی رکوع میں جاؤ' جب وہ سجدہ کرے' تم بھی سجدہ کرو''۔
تو لفظ کو تکرار پر محمول کرنا درست نہیں ہوگا۔
اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے' امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے شخص کا امام کی نیت کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں ہے بلکہ اسے امام کی مقتدی کی نیت کرنی پڑے گی' لہٰذا وہ اس حوالے سے امام کی اقتداء بھی نہیں کر سکے گا' اس کی مثال یہ ہے' فجر کی نماز ادا کرنے والا شخص کسی ایسے شخص کی اقتداء کرتا ہے جو نمازِ کسوف ادا کر رہا ہے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی اقتداء کر رہا ہے جو جمعہ کی نماز ادا کر رہا ہے۔
اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' مقتدی کے حق میں جائز نہیں ہے' وہ کسی ایک نماز کی بنیاد پر دوسری نماز کو جاری رکھے تو اسی طرح اس کے لیے اپنے اور امام کے حق میں بھی ایسا کرنا جائز نہیں ہونا چاہیے۔ اس کی اصل وہ ہے جسے ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں [1]

1061- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ وَّاَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّىْ لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِىَ لَهٗ نَافِلَةٌ وَّلَهُمْ فَرِيْضَةٌ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے محلے میں چلے جاتے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے نفل ہوتی تھی اور اُن لوگوں کے لیے فرض۔

امام اور مقتدی کی نیت میں فرق کا حکم

نماز کے دوران آدمی کی نیت اُس کے امام سے مختلف ہونے کے بارے میں علماء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے موطأ کے شارح حافظ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں:
علماء نے ایسی نماز کے بارے میں اختلاف کیا ہے جس میں نماز پڑھنے والے کی نیت اُس کے امام کی نیت سے مختلف ہو۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: ایسے کسی بھی شخص کی نماز جائز نہیں ہوگی جو نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرے یا جو شخص عصر کی نماز ایسے شخص کے پیچھے ادا کر رہا ہو جو ظہر کی نماز ادا کر رہا ہو' جب امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف آ جائے' فرضیت کے بارے میں مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی' البتہ امام کی نہیں ہوگی' اسی طرح جو شخص فرض نماز نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں پڑھ رہا ہو (اُس کا بھی وہی حکم ہوگا)۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' ان کے اصحاب' سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے رہنے والے اکثر تابعین کا یہی فتویٰ ہے۔
ان حضرات کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

[1] التجرید مسئلہ 200' صفحہ 281/2

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اُس کی پیروی کی جائے''۔

تو جس شخص کی نیت امام کی نیت کے برخلاف ہو تو وہ اُس کی پیروی کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اُس (امام) سے اختلاف نہ کرو''۔

اور نیت کے اختلاف سے زیادہ شدید اختلاف اور کیا ہوگا' کیونکہ نیت پر ہی اعمال کا دار و مدار ہوتا ہے۔

ان حضرات نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی یہ علت بیان کی ہے: جو عمرو بن یحییٰ نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے: ایک صاحب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو طویل نماز پڑھاتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا نہ کرو یا تو میرے ساتھ نماز ادا کر لیا کرو یا اپنی قوم کو مختصر نماز پڑھایا کرو۔

یہ حضرات یہ کہتے ہیں: یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کو جو نماز پڑھایا کرتے تھے وہ فرض نماز ہوتی تھی اور وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نفل نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ حضرات فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنے والا شخص ایسے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جو فرض نماز ادا کر رہا ہو۔ علماء کا اجماع ہے' ایسا کرنا جائز ہے۔

امام شافعی' امام رازی' امام داؤد ظاہری' طبری رحمہم اللہ علیہم اور مشہور قول کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے' فرض نماز ادا کرنے والا شخص نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء کرے یا ظہر کی نماز ادا کرنے والا عصر کی نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر لے' اس کی وجہ یہ ہے: ہر نمازی اپنے لیے نماز پڑھ رہا ہے' اُسے اُس کے مطابق اجر ملے گا جس نماز کی اُس نے نیت کی ہے کیونکہ اعمال کے اجر کا دار و مدار نیت پر ہے۔

ان حضرات نے یہ دلیل پیش کی ہے: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے' ہم امام کے اُن اعمال کی پیروی کریں جو افعال ہمارے سامنے ظاہر ہوتے ہیں' جہاں تک نیت کا تعلق ہے تو وہ ایک پوشیدہ چیز ہے اور یہ بات ناممکن ہے: ہمیں نیت کی پیروی کرنے کا حکم دیا جائے یا ایسی چیز کی پیروی کا حکم دیا جائے جو ہم سے پوشیدہ ہوتی ہے۔

یہ حضرات فرماتے ہیں: اس حدیث میں بھی اس بات پر دلالت موجود ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ رکوع میں جائے تو تم رکوع میں جاؤ' جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی اُٹھ جاؤ۔

بیمار شخص کے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانے کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ شیخ ابن عبدالبر اندلسی بیان کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' فرض نماز میں قیام کرنا فرض ہے' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''اور اس کی بارگاہ میں احترام کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو کسی بھی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے: وہ بیٹھ کر فرض نماز ادا کرے جبکہ وہ کھڑے ہونے پر قادر ہو۔

جب کوئی تندرست شخص جو کسی کا مقتدی ہو وہ کسی ایسے امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرے جو امام بیمار ہو کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے بارے میں فقہاء نے اختلاف کیا ہے۔

اہل علم کے گروہ نے اسے درست قرار دیا ہے انہوں نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کا فتویٰ دیا ہے اور اسی طرح ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اس سے مراد یہی ہے: جب وہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

یہ روایت کئی حوالوں سے حضرت ابوہریرہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن عمر حضرت انس حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن حضرات نے یہ فتویٰ دیا ہے: جب امام کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کریں گے خواہ وہ تندرست ہوں اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتے ہوں یہ فتویٰ دینے والوں میں حماد بن زید امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں انہوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اسی کی مانند بعض دیگر حضرات جنہوں نے ان کی پیروی کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا ہے بعض اہل ظاہر نے بھی اس کے مطابق رائے اختیار کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے بعد چار صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا ہے جن میں حضرت اسید بن حضیر حضرت قیس بن فہد حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

علامہ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے ان روایات کی اسناد کتاب ''التمہید'' میں نقل کر دی ہیں۔

جمہور علماء یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کوئی بھی نماز بیٹھ کر ادا کرے جب کہ وہ تندرست ہو اور کھڑے ہونے کی قدرت رکھتا ہو نہ امام کے لیے ایسا کرنا جائز ہے نہ تنہا نماز ادا کرنے والے کے لیے یہ جائز ہے اور نہ ہی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

پھر ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے بعض حضرات نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز کو درست قرار دیا ہے جبکہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو کیونکہ امام پر تو قیام فرض نہیں ہے (کیونکہ وہ بیمار ہے)۔

ان حضرات کی دلیل وہ حدیث جس میں یہ بات مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے جو بیٹھے ہوئے تھے یہ اس بیماری کے دوران کی بات ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

یہ روایت اس کے بعد والے باب میں آئے گی۔

اس حدیث کے مطابق جن حضرات نے فتویٰ دیا ہے ان میں امام شافعی امام ابوثور امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ شامل ہیں۔

ولید بن مسلم نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے بیمار امام کے لیے اس بات کو جائز قرار دیا' وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائے جبکہ لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے' امام کے پہلو میں ایسا شخص کھڑا ہو جائے جو امام کی نماز کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرتا رہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کے نزدیک اُن کے حوالے سے منقول یہ روایت غریب ہے۔

امام ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کی پیروی میں فرض نماز یا نفل نماز ادا نہیں کر سکتا' البتہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ بیٹھ کر فرض یا نفل نماز میں کسی کی امامت کرے' اگر کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے (یعنی کوئی دوسرا شخص نماز پڑھا دے)۔

شیخ ابن قاسم نے دلیل کے طور پر یہ بات پیش کی ہے: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ اس وقت بیمار تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: کسی بھی نبی کا اُس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اُس کی امت کے کسی فرد نے اُسکی امامت نہیں کی۔

شیخ ابن قاسم کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے نزدیک ربیعہ کے حوالے سے منقول اس حدیث پر عمل کیا جائے گا اور یہ روایت میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

شیخ سحنون مالکی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ ابن قاسم نے اس روایت کو نقل کیا ہے' یہ روایت ''موطأ'' میں نہیں ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کے طور پر نماز ادا کی تھی' جبکہ ''موطأ'' میں اس کے برخلاف روایت منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی کھڑے ہوئے تھے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔

شیخ ابومصعب نے اپنی مختصر میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا شخص لوگوں کی امامت نہیں کرے گا' اگر وہ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے تو امام کی اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ایسا اس وقت ہو گا جب امام کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھاتا ہے)۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اگر امام بیمار ہو تو امام کی نماز مکمل ہو جائے گی اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز فاسد ہو

جائے گی۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی علت کے بغیر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنی نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول شیخ ابومصعب کی اس روایت کے مطابق جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے بیمار امام کی اقتداء میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اُس پر یہ لازم ہے' اُس نماز کے وقت کے دوران ہی اُس نماز کو دوبارہ ادا کر لے (یا اس نماز کا وقت گزر چکا ہو تو بھی دوبارہ ادا کر لے)۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات بھی روایت کی گئی ہے: ان کے نزدیک مقتدی لوگ صرف نماز کے وقت کے دوران ہی اس کا اعادہ کریں گے' اگر (اس کا وقت گزر جاتا ہے تو اُن پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا)

ویسے تو اللہ بہتر جانتا ہے' لیکن شاید اس کی دلیل وہ روایت ہے' جسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہوئے تھے اور لوگ بھی قیام کی حالت میں نماز ادا کر رہے تھے اور وہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔

اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو موطأ میں منقول نہیں ہے' لیکن جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ربیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے کھڑے ہوئے تھے اور نبی اکرمؐ نے اُن کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

تو جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں اختلاف کو دیکھا تو انہوں نے احتیاط کے پیش نظر نماز کے وقت کے دوران دوبارہ نماز ادا کرنے کی رائے کو اختیار کیا تاکہ امام اور مقتدی میں سے ہر ایک اپنے فرض کو اپنی حالت کے مطابق ادا کر لے۔

امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنی موطأ) میں اپنے مؤقف کی تائید میں اس باب میں وہ حدیث ذکر کی ہے' جسے شیخ ابومصعب نے نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہیں کر سکتا۔

اہل علم کے نزدیک یہ روایت مستند طور پر ثابت نہیں ہے کیونکہ اس روایت کو جابر جعفی نامی راوی نے شعبی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور جابر جعفی نامی راوی مستند نہیں ہے' اُن روایات میں بھی جن کو اُس نے ''مسند'' کے طور پر نقل کیا ہو تو جو روایت اس نے مرسل کے طور پر نقل کی ہو اُس میں کیسے مستند ہو سکتا ہے۔

جہاں تک امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا اس بارے میں قول ہے تو یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اور وہ رکوع کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور وہ صرف اسی کی طاقت رکھتا ہے اور وہ ایسے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے جو کھڑے بھی ہو سکتے ہیں' رکوع بھی کر سکتے ہیں' سجدہ بھی کر سکتے ہیں تو ایسی صورت میں امام کی نماز جائز ہوگی اور مقتدیوں کی نماز باطل ہوگی لیکن اگر اُس کی اقتداء میں ایسا شخص موجود ہو جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو وہ کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اُسکا حکم بھی امام کے حکم کی طرح ہوگا' یعنی اُس کی نماز بھی جائز ہوگی لیکن جو شخص ایسے امام کی اقتداء میں خواہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو اور وہ قیام کی طاقت بھی رکھتا ہو' ان سب کی نماز باطل ہوگی اور اُن پر یہ لازم ہوگا' وہ یہ نماز دوبارہ ادا کریں۔

امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہ فرماتے ہیں: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے لوگوں کی نماز ایسے امام کے پیچھے جائز ہو گی۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کے قائل ہیں۔

اس بارے میں امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ علیہم کی رائے متفق ہے: اگر امام کی ایسی حالت ہو کہ وہ صرف اشارہ کرنے کی قدرت رکھتا ہے' بیٹھنے' رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور اس اشارہ کر کے نماز ادا کرنے والے امام کی اقتداء میں کچھ ایسے لوگ نماز ادا کریں جو کھڑے بھی ہو سکتے ہوں' رکوع بھی کر سکتے ہوں' سجدہ بھی کر سکتے ہوں تو ان لوگوں کی نماز جائز نہیں ہوگی' البتہ امام کی نماز جائز ہو جائے گی۔

امام زفر رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اُن لوگوں کی بھی نماز جائز ہو جائے گی کیونکہ ان لوگوں نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے اور امام نے اپنے فرض کے مطابق نماز ادا کی ہے۔

20- باب ذِكْرِ الصَّلاةِ فِي اَعْطَانِ الْإِبِلِ وَمَرَاحِ الْغَنَمِ.

باب: اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا

1062 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُصَلَّى فِي اَعْطَانِ الْإِبِلِ وَرَخَّصَ اَنْ يُصَلَّى فِي مَرَاحِ الْغَنَمِ .وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نُصَلِّيَ فِي مَرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَنَهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِي اَعْطَانِ الْإِبِلِ .

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے' البتہ آپ نے اس بات کی اجازت دی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

ابن صاعد نامی راوی نے یہ الفاظ ادا کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے: ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کریں اور آپ نے ہمیں اس بارے میں منع کیا ہے' ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کریں۔

کن جگہوں پر نماز ادا کرنا منع ہے؟

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے حافظ ابن رشد تحریر کرتے ہیں:

۱۰۶۲- اخرجه احمد (۳/۴۰۴-۴۰۵) و(۵/۱۰۲) والطبراني في (الكبير) (۷/۱۲۴) رقم (۶۵۴۴) كلاهما من طريق يعقوب بهذا الاسناد- وينظر الحديث الآتي-

واما المواضع التي يصلى فيها فان من الناس من اجاز الصلاة في كل موضع لا تكون فيه نجاسة ومنهم من استثنى من ذلك سبعة مواضع :المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق والحمام ومعاطن الابل وفوق ظهر بيت الله ومنهم من استثنى من ذلك المقبرة فقط ومنهم من استثنى المقبرة والحمام ومنهم من كره الصلاة في هذه المواضع المنهى عنها ولم يبطلها وهو احد ما روى عن مالك وقد روى عنه الجواز وهذه رواية ابن القاسم .وسبب اختلافهم تعارض ظواهر الآثار في هذا الباب وذلك ان ههنا حديثين متفق على صحتهما وحديثين مختلف فيهما .فاما المتفق عليهما فقوله عليه الصلاة والسلام "اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي وذكر فيها :وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا فاينما ادركتني الصلاة صليت "وقوله عليه الصلاة والسلام "اجعلوا من صلاتكم في بيوتكم ولا تتخذوها قبورا "واما الغير المتفق عليهما فاحدهما ما روى "انه عليه الصلاة والسلام نهى ان يصلى في سبعة مواطن :في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق وفي الحمام وفي معاطن الابل وفوق ظهر بيت الله " خرجه الترمذي .والثاني ما روى انه قال عليه الصلاة والسلام "صلوا في مرابض الغنم ولا تصلوا في اعطان الابل "فذهب الناس في هذه الاحاديث ثلاثة مذاهب :احدها مذهب الترجيح والنسخ والثاني مذهب البناء :اعني بناء الخاص على العام والثالث مذهب الجمع . فاما من ذهب مذهب الترجيح والنسخ فاخذ بالحديث المشهور وهو قوله عليه الصلاة والسلام "جعلت لي الارض مسجدا وطهورا "وقال هذا ناسخ لغيره لان هذه هي فضائل له عليه الصلاة والسلام وذلك مما لا يجوز نسخه .واما من ذهب مذهب بناء الخاص على العام فقال : حديث الاباحة عام وحديث النهي خاص فيجب ان يبنى الخاص على العام .فمن هؤلاء من استثنى السبعة مواضع ومنهم من استثنى الحمام والمقبرة وقال :هذا هو الثابت عنه عليه الصلاة والسلام لانه قد روى ايضا النهي عنهما مفردين .ومنهم من استثنى المقبرة فقط للحديث المتقدم .واما من ذهب مذهب الجمع ولم يستثن خاصا من عام فقال احاديث النهي محمولة على الكراهة والاول على الجواز

جہاں تک ان جگہوں کے احکام کا تعلق ہے جہاں نماز ادا کی جاسکتی ہے تو اس بارے میں بعض حضرات نے ہر جگہ پر نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے یعنی وہ جگہ جہاں پر نجاست موجود نہ ہو جبکہ ان میں سے بعض نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ یہ ہیں: کوڑا پھینکنے کی جگہ بوچڑ خانہ قبرستان راستے کا بلند حصہ حمام اونٹوں کا باڑ اور خانہ کعبہ کی چھت۔

ان میں سے بعض حضرات نے صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

---

1. بداية المجتهد كتاب الصلاة الباب السادس

ان میں سے بعض حضرات نے ان مقامات پر نماز کی ادائیگی کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اُن کے نزدیک نماز ہو جاتی ہے' ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں جبکہ اُن سے دوسری روایت اس کے جواز سے نقل کی گئی ہے' یہ روایت ابن قاسم نے نقل کی ہے۔

اس اختلاف کا بنیادی سبب یہ ہے' اس بارے میں منقول روایات کے درمیان تردد پایا جاتا ہے' دو احادیث ایسی ہیں جن کی صحت پر اتفاق پایا جاتا ہے اور دو احادیث ایسی ہیں جن کے مستند ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جن روایات کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے' وہ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں''۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اس بات کا تذکرہ کیا:

''میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے تو جہاں کہیں نماز کا وقت ہو جائے گا' میں نماز ادا کرلوں گا''۔

جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اپنے گھروں میں بھی نماز ادا کیا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

جن روایات پر اتفاق نہیں پایا جاتا' اُن میں سے ایک وہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے:

''کوڑا پھینکنے کی جگہ' بوچڑ خانہ' قبرستان' راستے کا بلند حصہ' حمام' اونٹوں کا باڑا' خانہ کعبہ کی چھت''۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرو' البتہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کیا کرو''۔

تو فقہاء نے ان روایات کے بارے میں تین طرح کے مسلک اختیار کیے ہیں۔

بعض فقہاء نے ترجیح اور نسخ کا طریقہ اختیار کیا ہے' بعض نے خاص کو عام پر استوار کیا ہے اور بعض نے جمع اور تطبیق کے مسلک کو اختیار کیا ہے' جن حضرات نے نسخ اور ترجیح کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے مشہور حدیث کو ترجیح دی ہے' جو یہ ہے:

''میرے لیے تمام روئے زمین نماز کے ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دی گئی ہے''۔

انہوں نے اس روایت کو باقی تمام روایات کے لیے ناسخ قرار دیا ہے' کیونکہ یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے تعلق رکھتی ہے اور اس روایت کو منسوخ تصور نہیں کیا جا سکتا۔

جن فقہاء نے خاص کو عام پر استوار کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' حلت کے حکم سے متعلق روایت عام ہے' جبکہ ممانعت کے حکم سے متعلق حدیث مخصوص ہے اور خاص کو عام پر استوار کرنا لازم ہے تو ان میں سے

ایک گروہ نے سات مقامات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جبکہ دوسرے گروہ نے صرف حمام' قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ سے صرف یہی ثابت ہے' کیونکہ ان دونوں کی ممانعت الگ' الگ طور پر منقول ہے' جبکہ ان میں بعض حضرات نے پہلے بیان کردہ روایت کی روشنی میں صرف قبرستان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جن حضرات نے جمع اور تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے خاص کو عام سے مستثنیٰ تسلیم نہیں کیا' انہوں نے ممانعت کے حکم سے متعلق روایت کو کراہیت پر محمول کیا ہے اور پہلی قسم کی روایات کو جواز پر محمول کیا ہے۔

1063 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلُّوا فِي مَرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي مَرَاحَاتِ الْإِبِلِ.

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو' اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار عطار بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''248ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۶۶)(۷۹۴)۔

○ محمد بن عبداللہ بن حکم بن اعین مصری فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''268ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۱۷۸)(۳۹۰)۔

○ حرملۃ بن عبدالعزیز بن سبرۃ، جہنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۸)(۲۰۱)۔

1064 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَهَى اَنْ يُصَلَّى فِي اَعْطَانِ الْإِبِلِ وَكَانَ

۱۰۶۳- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۴۹) كتاب الصلوة: باب كراهية الصلوة في اعطان الابل دون مراح الغنم' من طريق محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بهذا الاسناد- واخرجه الطبراني في (الكبير) (۷/ ۱۳۴) رقم (۶۵۴۳) من طريق الحميدي عن حرملة بهذا الاسناد- وينظر الحديث الآتي-

۱۰۶۴- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۳۸۵) وابن ماجه (۱/ ۲۵۳) كتاب المساجد والجماعات: باب الصلوة في اعطان الابل ومراح الغنم' حديث (۷۷۰) والطبراني في (الكبير) (۷/ ۱۳۵) رقم (۶۵۴۵) من طريق زيد بن الحباب' بهذا الاسناد-

رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي مَرَاحَاتِ الشَّاءِ.

☆☆ عبدالملک بن ربیع اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے. اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے' نبی اکرم ﷺ خود بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

21-باب اِعَادَةِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ.

باب: پہلے پڑھی ہوئی نماز' جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنا

1065- حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جِئْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ يُصَلُّوْنَ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُوْنُ لَكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهِ مَكْتُوْبَةٌ.

☆☆ حضرت یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لیے (مسجد میں آؤ)اور لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے پاؤ تو ان کے ساتھ نماز ادا کرو' اگر تم پہلے ہی وہ نماز ادا کر چکے ہو تو وہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور یہ فرض شمار ہوگی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یزید بن حریب ابن قطان ابی احمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''60ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۱/۵۵۹)(۱۳۹۲)۔

○ سعید بن سائب بن یسار ثقفی طائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''171ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۹۶)(۱۷۳)۔

○ نوح بن صعصعہ مکی، مستور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰۸)(۱۶۷)۔

۱۰۶۵-اخرجه ابو داؤد (۱/۱۵۷-۱۵۸) كتاب الصلوة' باب في الجمع في المسجد مرتين' حديث (۵۷۷): حدثنا قتيبة' ثنا معن' بهذا الاسناد- ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۰۲) كتاب الصلوة' باب من قال: (الثانية فريضة)- وقال النووي في (الخلاصة): اسناده ضعيف- وينظر: (نصب الراية) (۲/۱۵۰)-

پہلے ادا کی ہوئی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھنے کا حکم

اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور بعد میں اُسے باجماعت نماز مل جائے تو اس کا حکم کیا ہوگا۔

تو اس بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

فقہاء کا اس بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے' جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو' اب اس کو جماعت مل جائے اب وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے گا' اس کی دوسری نماز نفل شمار ہوگی۔ اس کی دلیل یزید بن اسود کی نقل کردہ مذکورہ بالا حدیث ہے۔ جس سے یہ حکم ثابت ہے۔ ایک دوسری حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص مسجد میں آیا' نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر چکے تھے' آپ نے فرمایا: کون شخص ہے جو نیکی کرے اور اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لے تو ایک آدمی اُٹھا اور جا کر اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

احناف کے نزدیک جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو' اس کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا جائز ہے' دوسری نماز اُس کے لیے نفل ہو جائے گی' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یزید بن اسود کی نقل کردہ روایت پیش کی ہے۔ جو فرض کی ادائیگی کی صورت میں گزر چکی ہے۔ یہ بات مذکور ہے' دو آدمیوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا نہیں کی تھی' وہ صف کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم اقامت گاہ میں یہ نماز ادا کر چکے ہو' پھر تم مسجد میں آؤ اور اس وقت جماعت کا وقت ہو چکا ہو تو نماز ادا کر لو' یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی' تو جب دوسری نماز نفل قرار دی جائے گی تو اس سے نفل کے احکام دیئے جائیں گے' اس لیے اس اعتبار سے نماز کو دوبارہ پڑھنا مکروہ ہوگا کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے۔

اگر امام جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو اور جماعت میں تین سے زائد لوگ ہوں تو اس کے پیچھے نفل کی نیت سے کھڑے ہونا مکروہ ہوگا' اگر تین سے زائد لوگ نہیں ہیں اور اذان کے بغیر نوافل ادا کیے جا رہے ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا' لیکن اگر اذان دے کر نوافل کا ارادہ کیا جا رہا ہے تو یہ مطلق طور پر مکروہ ہوگا' اگر امام فرض پڑھ رہا ہو تو اس کی ابتداء میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک نماز ادا کر لے' وہ اسے دوبارہ ادا نہیں کرے گا البتہ تین مساجد کا حکم مختلف ہے (مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد اقصیٰ) اگر وہ ان میں سے کسی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو اس کے لیے نماز دوبارہ پڑھنا مستحب ہوگا' لیکن جو شخص پہلے تنہا نماز ادا کرتا ہے' اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: اس جماعت میں دو یا دو سے زیادہ افراد موجود ہوں' اگر جماعت میں صرف ایک شخص ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' البتہ اگر ایک شخص مستقل امام ہو تو اس کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے' مستقل امام کی حیثیت جماعت کی طرح ہوتی ہے۔

مغرب کی نماز کے علاوہ ہر ایک نماز کو اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے۔

وتر ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز کو دوبارہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔

جماعت کا ثواب لینے کے لیے ایسی صورت میں جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرنا حرام ہوگا۔

اسی طرح مغرب کی نماز کو بھی ادا نہیں کرے گا' کیونکہ مغرب کی نماز میں تین رکعت ہوتی ہیں' تو پہلی تین رکعت کے ساتھ مل کر جفت ہو جائیں گی' کیونکہ دہرائی جانے والی نماز نوافل کے حکم میں ہے اور عشاء کی نماز وتر سے پہلے دہرائی جا سکتی ہے' وتر کے بعد دہرائی نہیں جا سکتی کیونکہ اگر وہ وتر کو بھی دہرا لیتا ہے تو اس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہو جائے گی' ایک ہی رات میں دو مرتبہ وتر ادا نہیں کیے جا سکتے اور اگر وہ شخص وتر کو دہراتا نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ کے دوسرے فرمان کی خلاف ورزی ہو جائے گی' آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: رات کی نماز میں سب سے آخر میں وتر ادا کرو۔

ہر وہ شخص جو اکیلے نماز ادا کر چکا ہو' اس کے لیے اس طرح سے دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے' البتہ اگر کوئی شخص مذکورہ بالا تین مساجد میں کسی ایک مسجد میں تنہا نماز ادا کر چکا ہو تو ان مساجد سے باہر جا کر کسی اور جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا' البتہ ان مساجد کے اندر جماعت کے ساتھ وہ دوبارہ ان نمازوں کو ادا کر سکتا ہے۔

اگر وہ مقتدی ہو گا تو دوبارہ ادا کرے گا لیکن اگر وہ امام ہو گا تو دوبارہ ادا کرنا درست نہیں ہو گا جیسا کہ احناف اسی بات کے قائل ہیں۔

فرض نماز کو ادا کرنے والا اس بات کی نیت کرے گا کہ یہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے' وہ ان میں سے جسے چاہے فرض کے طور پر قبول کرلے' شوافع اس بات کے قائل ہیں' کوئی شخص جو تنہا نماز ادا کر چکا ہو اور جو صحیح قول کے مطابق جماعت کے ساتھ نماز ادا کر چکا ہو' اُن کے لیے بھی اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا مسنون ہو گا' فرض کو دوبارہ فرض کی نیت سے ادا کرے گا۔

خواہ وہ دوسری جماعت اکیلے نمازی کے ساتھ ہو یا جماعت کے ساتھ ہو' جو اُس وقت کے اندر ادا کی جا رہی ہو۔

1066 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَامَ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ يَّتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَلْيُصَلِّيْ مَعَهُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر چکے تھے' وہ شخص اُٹھ کر تنہا نماز ادا کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون شخص اس کے ساتھ تعاون کرے گا؟ وہ اس کے ساتھ (دوبارہ) یہ نماز ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن محمد بن حسن بن زبیر اسدی- کوفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۰۶۶- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۸/ ۱۴۰-۱۴۱) رقم (۷۲۸۲): حدثنا محمد بن العباس الاخرم' قال: حدثنا عمر بن محمد بن الحسن' بهذا الاسناد- وقال الطبراني: لم يروه عن حماد الا محمد بن الحسن الاسدي- وذكره الهيثمي في (المجمع) (۲/ ۴۹) وقال: رواه الطبراني في الاوسط' وفيه محمد بن الحسن' فان كان ابن زبالة فهو ضعيف- قلت: هو محمد بن الحسن ابن الزبير الاسدي' وهو صدوق' فيه لين- ينظر: التقريب (۲/ ۱۵۵)- والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/ ۵۷-۵۸) من طريق الدارقطني' وقال: (و سنده جيد)-

التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۲/۲)(۵۰۴)۔

○ محمد بن حسن بن زبیر اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''200ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۴/۲)(۱۳۹)۔

1067- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدْ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلَا رَجُلٌ يَقُوْمُ فَيَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ .

☆☆ حضرت عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک شخص اندر آیا اور نماز ادا کرنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اُٹھ کر اس کے ساتھ بھلائی کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے؟

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن داؤد بن عیسیٰ، ابویعقوب شعرانی مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۷۴/۶)(۳۴۰۳)۔

22-باب فِيْ ذِكْرِ الْجَمَاعَةِ وَاَهْلِهَا وَصِفَةِ الْاِمَامِ.

باب: جماعت' اس کے اہل کا تذکرہ اور امام کی صفت

1068- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ نَدَبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ الْمَكِّيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كَانَ اثْنَانِ صَلَّيَا مَعًا فَاِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً تَقَدَّمَ اَحَدُهُمْ .

۱۰۶۷- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۸۱/۱۷) رقم (٤۷۹) من طريق خالد بن عبد السلام الصدفي بهذا الاسناد' وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۴۹/۲) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) ' اسناده ضعيف' ولا يصح عن عصمة حديث- اه- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۵۸/۲) من طريق الدارقطني ايضا' وقال: وهو ضعيف بالفضل بن المختار- قال ابن عدي: الفضل بن المختار احاديثه منكرة- وقال ابو حاتم الرازي: مجهول' واحاديثه منكرة' يحدث بالاباطيل-

۱۰۶۸- اخرجه الترمذي (٤۵۲/۱-٤۵۴) كتاب الصلوة' باب ما جاء في الرجل يصلي مع الرجلين' حديث (۲۳۳) من طريق اسماعيل بن مسلم المكي بهذا الاسناد- وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب- قلت: وفيه نظر: اسماعيل بن مسلم المكي ضعفه غير واحد- وقال الحافظ في (التقريب) (۷٤/۱): ضعيف' والحسن البصري مدلس' وقد عنعنه- وفي سماعه من سمرة فيه خلاف كبير' فقد اثبته بعضهم' ونفاه آخرون-

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جب دو آدمی ہوں تو وہ ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیں اور اگر تین ہوں تو پھر اُن میں سے ایک آگے ہو جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن عبد السلام بن خالد بن یزید صدفی، ابو یحییٰ مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳/۳۴۲) (۱۵۴۵)۔

دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا

دو آدمیوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کا طریقہ کیا ہو گا' اس کے بارے میں فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اقل الجماعة اثنان :امام ومأموم ولو مع صبي عند الشافعية والحنفية (1) ، ولا تنعقد الجماعة مع صبي مميز عند المالكية والحنابلة (2) ؛ لكن عند الحنابلة في فرض لانفل فتصح به؛ لان الصبي لا يصلح امامًا في الفرض، ويصح ان يؤم صغيرًا في نفل؛ لان النبي صلّى الله عليه وسلم امَّ ابن عباس، وهو صبي في التهجد.

ودليلهم على اقل الجماعة :قوله صلّى الله عليه وسلم :الاثنان فما فوقها جماعة (3).

"کم از کم دو افراد باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں جن میں سے ایک امام ہو گا اور دوسرا مقتدی ہو گا' احناف اور شوافع کے نزدیک وہ مقتدی بچہ بھی ہو تو بھی نماز درست ہو گی' جبکہ فقہاء مالکیہ وحنابلہ کے نزدیک' بچے کو امام مقرر نہیں کیا جا سکتا' تاہم حنابلہ سے یہ بات منقول ہے: اُن کے نزدیک بچے کے اقتداء میں فرض نماز ادا نہیں کی جا سکتی' نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں' اسی طرح نفل نماز میں بچے کو مقتدی بنانا جائز ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت کی تھی۔

کم از کم دو افراد کی نماز باجماعت درست ہونے کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

"دو اور اُس سے زیادہ افراد جماعت ہوتے ہیں"۔

اس مسئلے کے فروعی احکام

اس بارے میں فروعی احکام کی وضاحت کرتے ہوئے فتاویٰ عالمگیری کے مرتب تحریر کرتے ہیں:

(1) الدر المختار 517/1 :،المجموع 93/4 :ومابعدها،مغني المحتاج 229/1 :،233،البدائع 156/1 :

(2) كشاف القناع 532/1 :،المغني 178/1 :،الشرح الكبير 321/1 :،الشرح الصغير 427/1 .ومابعدها.

(3) رواه ابن ماجه والحاكم والبيهقي والعقيلي عن ابي موسى الاشعري .واخرجه البيهقي عن انس، واخرجه الدارقطني عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، ورواه ابن عدي من حديث الحكم بن عميرة، وكلها ضعيفة (نصب الراية 198/2 :).

لے الفقه الاسلامي وادلته' الفَصْلُ العَاشِر :أنواعُ الصَّلاة

اِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَاحِدٌ اَوْ صَبِيٌّ يَعْقِلُ الصَّلَاةَ قَامَ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ وَلَا يَتَاَخَّرُ عَنِ الْإِمَامِ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ .

هٰكَذَا فِي الْمُحِيطِ وَلَوْ وَقَفَ عَلٰى يَسَارِهِ جَازَ وَقَدْ اَسَاءَ .

كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ وَلَوْ وَقَفَ خَلْفَهُ جَازَ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ الْكَرَاهِيَةَ نَصًّا وَاخْتَلَفَ الْمَشَايِخُ فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ :يُكْرَهُ هُوَ الصَّحِيحُ .

هٰكَذَا فِي الْبَدَائِعِ وَإِذَا كَانَ مَعَهُ اثْنَانِ قَامَا خَلْفَهُ وَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ اَحَدُهُمَا صَبِيًّا وَإِنْ كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ اَقَامَ الرَّجُلَ عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُ وَإِنْ كَانَ رَجُلَانِ وَامْرَاَةٌ اَقَامَ الرَّجُلَيْنِ خَلْفَهُ وَالْمَرْاَةُ وَرَاءَهُمَا وَإِنْ كَانَ مَعَهُ رَجُلَانِ وَقَامَ الْإِمَامُ وَسَطَهُمَا فَصَلَاتُهُمْ جَائِزَةٌ .

اگر امام کے ساتھ ایک شخص موجود ہو یا ایک (نابالغ) لڑکا موجود ہو جو نماز کو سمجھتا ہو تو وہ مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہو یہی مختار ہوگا' ظاہر الروایت کے مطابق وہ شخص امام کے پیچھے کھڑا نہیں ہوگا۔

المحیط نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

اگر وہ شخص امام کے بائیں طرف کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے لیکن یہ غلط ہے۔''محیط سرخسی'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

اگر وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے تو یہ بھی جائز ہے' کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے لفظی طور پر اس کے کمزور ہونے کی صراحت نہیں کی ہے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہی درست ہے' جیسا کہ ''البدائع'' میں تحریر ہے۔

اگر امام کے علاوہ دو افراد ہوں' تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے' اگر اُن میں سے ایک بچہ ہو تو بھی وہ اسی طرح کھڑے ہوں گے۔

اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک عورت ہوں تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون امام کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کی اقتداء میں دو مرد اور ایک خاتون ہوں تو امام دونوں مردوں کو اپنے پیچھے کھڑا کرے گا اور خاتون ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہوں اور امام اُن دونوں کے درمیان میں کھڑا ہو جائے تو بھی ان لوگوں کی نماز جائز ہوگی۔

صاحبِ ہدایہ کا بیان

ومن صلی مع واحد اقامه عن يمينه لحديث ابن عباس رضي الله عنهما فانه عليه الصلاة

¹ الفتاوی الهندیه' كِتَابُ الصَّلَاةِ الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي بَيَانِ مَقَامِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

والسلام به واقامه عن يمينه ولاى يتاخر عن الامام وعن محمد رحمه الله انه يضع اصابعه عند عقب الامام والاول هو الظاهر فان صلى خلفه او في يساره جاز وهو مسيء لانه خالف السنة وان ام اثنين تقدم عليهما وعن ابي يوسف رحمه الله يتوسطهما ونقل ذلك عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه

ولنا انه عليه الصلاة والسلام تقدم على انس واليتيم حين صلى بهما فهذا للافضلية والاثر دليل الاباحة

صاحبِ ہدایہ تحریر کرتے ہیں: جو شخص ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرے گا' وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا' اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ وہ روایت ہے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ انہوں نے نماز ادا کی تھی تو وہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہوئے تھے۔

ایسا شخص امام سے کچھ پیچھے ہوئے کھڑا ہوگا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنی انگلیاں امام کی ایڑی کے قریب رکھے گا' تاہم پہلا قول ظاہر ہے' اگر وہ شخص امام پیچھے کھڑا ہو کر یا امام کے یا اس کے بائیں طرف کھڑا ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے تو وہ بھی جائز ہو گا' تاہم ایسا کرنا غلط ہوگا کیونکہ اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے'

اگر امام دو آدمیوں کو نماز پڑھاتا ہے تو وہ اُن دونوں سے آگے ہو کر کھڑا ہوگا' امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ ان دونوں آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات روایت ہے' وہ ان دونوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت ہے' وہ ان دونوں کے درمیان کھڑا ہوگا۔

اگرچہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے' تاہم ہماری دلیل یہ روایت ہے: نبی اکرم ﷺ' حضرت انس رضی اللہ عنہ یتیم لڑکے کے آگے کھڑے ہوتے تھے' جب آپ ﷺ نے ان دونوں کو نماز پڑھائی تھی' اور یہ بات زیادہ فضیلت ظاہر کرتی ہے۔

1069- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَذِنَ لَهَا اَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمَّ نِسَاءَ هَا .

☆☆ سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ اجازت دی تھی' اُن کے لیے اذان دی جائے اور اُن کے لیے اقامت کہی جائے اور وہ خواتین کی امامت کریں (یعنی انہیں باجماعت نماز پڑھائیں)۔

ل الهدايه شرح بداية المبتدى' كتاب الصلاة باب الامامة

١٠٦٩ اخرجه ابو داؤد (١/١٦١) كتاب الصلوة' باب امامة النساء' حديث (٥٩١) من طريق الوليد بن جميع قال: حدثتني جدتي' وعبد الرحمن بن خلاد الانصاري عن ام ورقة بنت نوفل' به- واخرجه الحاكم (١/٢٠٣) من طريق الوليد عن ليلى بنت مالك' وعبد الرحمن بن خلاد عن ام ورقة' ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى ٣/١٣١) كتاب الصلوة' باب اثبات امامة المراة- وقال الحاكم: قد احتج

مسلم بالوليد بن جميع وهذه سنة غريبة لا اعرف في الباب حديثا غير هذا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن مختار ابوسہل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: اللسان (۵۳۱/۴)(۲۶۳۴)۔

○ عبید اللہ بن عبد اللہ بن موہب، ابویحییٰ تیمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''106ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۳۵/۱)(۱۴۷۲)۔

خواتین کی باجماعت نماز کا حکم

خواتین کے باجماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ اس صورت میں ان سے کوئی بھی حرمت والا کام سرزد ہو سکتا ہے' یعنی امام کو صف کے درمیان میں کھڑا کرنا تو یہ مکروہ ہوگا جس طرح برہنہ لوگوں کے لیے ہے لیکن اگر وہ خواتین ایسا کر لیتی ہیں (یعنی صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں) تو ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی' اس کی دلیل یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تھا' اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے باجماعت نماز ادا کرنے کو ابتدائے اسلام کے دور پر محمول کیا جائے گا' اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' خاتون امام کو آگے کرنے سے بے پردگی کا زیادہ امکان ہے۔

شارح ہدایہ امام کمال الدین ابن ہمام کی وضاحت

صاحب ہدایہ کی اس عبارت پر بحث کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

(متن کے یہ الفاظ) ان کے فعل کو ابتدائے اسلام پر محمول کیا جائے گا۔ (ابن ہمام کہتے ہیں:) ''المبسوط'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔ شیخ سروج نے اس کے بعد یہ تحریر کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا' جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل کیا ہے' پھر اس کے بعد آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی اور ان کی رخصتی مدینہ منورہ میں ہوئی' اس وقت ان کی عمر نو برس تھی۔ وہ نو برس نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خواتین کی امامت اسی وقت کریں گی جب وہ بالغ ہو چکی ہوں' تو پھر یہ ابتدائے اسلام پر کیسے محمول ہو سکتا ہے' البتہ یہ کہا جا سکتا ہے: یہ حکم منسوخ ہو چکا ہو اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کام اس وقت کیا ہو جب خواتین باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے وہاں آ گئی ہوں۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی شادی کرنے کے حوالے سے جو بات انہوں نے نقل کی ہے' اس میں کچھ خلل پایا جاتا ہے۔ یعنی کلام کو اس صورتِ حال پر محمول کرنا کہ یہ ابتدائے اسلام کے بارے میں تھا' اس بنیاد پر کہ اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے' خلل یہ ہے: ''المستدرک'' نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: سیدہ عائشہ اذان بھی دلوایا کرتی تھیں' اقامت بھی کہلوایا کرتی تھیں اور خواتین کی امامت بھی کرتی تھیں اور

ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الآثار میں یہ بات منقول ہے: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان کے مہینے میں خواتین کی امامت کیا کرتی تھیں اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

یہ بات تو طے ہے' تراویح کی نماز کو باجماعت ادا کرنے کا رواج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد شروع ہوا تھا' اسی طرح امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں تشریف لے جانے لگے تو اس خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی' یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی جنگ میں اپنے ساتھ شریک ہونے کی اجازت دیں' میں آپ کے زخمیوں کی تیمارداری کروں گی' ہوسکتا ہے' اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو' اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت نصیب کر دے گا' تو اس خاتون کو ''شہیدہ'' کہا جاتا تھا۔ وہ خاتون قرآن پڑھا کرتی تھیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت لی کہ وہ اپنے گھر میں ایک مؤذن مقرر کریں جو ان کے لیے اذان دے دیا کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس خاتون نے اپنے ایک غلام اور ایک کنیز کو مدبر کر دیا تو ان دونوں نے مل کر رات کے وقت چادر کے ذریعے اس خاتون کا گلہ گھونٹ کر اسے قتل کر دیا' اس عورت کا انتقال ہو گیا اور وہ دونوں مجرم فرار ہو گئے (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی بات ہے)' اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس ان دونوں کے بارے میں علم ہو' یا جس کسی نے انہیں دیکھا ہو وہ ان دونوں کو پکڑ کر لے آئے (انہیں پکڑ کے لایا گیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ان دونوں کو مصلوب کیا گیا' مدینہ منورہ میں مصلوب کیے جانے والے یہ دونوں پہلے افراد تھے۔

اسی طرح انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کے ہاں جایا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو ہدایت کی تھی' وہ اہلِ محلہ کی (خواتین کی) امامت کیا کرے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس خاتون کے مؤذن کو دیکھا تھا جو بوڑھا ہو چکا تھا۔

تو یہ تمام روایات اس بات کی نفی کرتی ہیں' خواتین کی باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

دوسری روایت میں ولید بن جمیع اور عبدالرحمٰن بن خالد انصاری نامی راوی ہیں' جن کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان نے یہ کہا ہے: اُن کے بارے میں کوئی پتہ نہیں ہے' تاہم امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اس کا یہ جواب دیا جا سکتا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس خاتون کے ہاں تشریف لے جانا (یعنی اس خاتون کا یہ طرزِ عمل) نسخ کے حکم سے پہلے کا ہو۔

روایت کے یہ الفاظ: وہ خاتون رمضان کے مہینے میں امامت کیا کرتی تھیں' اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ تراویح کی نماز پڑھایا کرتی تھیں۔

روایت کے یہ الفاظ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور اسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ امامت کیا کرے'' اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خاتون نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری تک لوگوں کی امامت کرتی رہی۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے جسے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عورت دیگر خواتین کی امامت کر سکتی ہے وہ ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔

تو یہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا علم تھا کہ اس حکم کا مشروع ہونا بھی باقی ہے کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے ان کی مراد یہ ہو: وہ اس بات کو واضح کریں کہ ایسی صورت میں عورت کو کھڑے کہاں ہونا ہے یا یہ ہو سکتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کے نسخ کا علم نہ ہو سکا ہو۔

لیکن اب یہاں یہ بحث باقی رہ جاتی ہے اس کا ناسخ کون سی چیز ہوگی کیونکہ اس کے لیے کوئی ناسخ دلیل موجود ہونی چاہیے تو اس کے نسخ کے حوالے سے صرف وہی روایت نقل کی جاتی ہے جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا اس کے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور عورت کا اپنے گھر کی اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا گھر کے اندر نماز ادا کرنے سے بہتر ہے"۔

اس سے مراد وہ خزانہ ہے جو گھر میں موجود ہوتا ہے (یعنی وہ کال کوٹھڑی جس میں چیزیں سنبھال کے رکھی جاتی ہیں)۔

اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کی جائے"۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:)

"عورت اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے انتہائی اندرونی حصے میں ہو"۔

اور یہ بات طے شدہ ہے گھر کا ایسا اندرونی حصہ وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی جا سکتی اسی طرح گھر کی کال کوٹھڑی جو انتہائی تاریک ہوتی ہے (وہاں بھی نماز باجماعت ادا نہیں کی جا سکتی) اب ان دلائل میں جو چیز پائی جاتی ہے وہ مخفی نہیں ہے اگر ان کو تسلیم کر لیا جائے تو یہ اس بات کا فائدہ دیتے ہیں اس حکم کا سنت ہونا منسوخ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا اس کے ذریعے کراہت تحریمی ثابت ہو جاتی ہے بلکہ آپ اسے مکروہ قرار دے سکتے ہیں اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ اسے خلاف اولیٰ کہا جائے۔ اس لیے ہم پر یہ لازم نہیں ہے ہم اس بات کو درست تسلیم کریں اصل مقصد حق کی پیروی کرنا ہوتا ہے خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ خواتین کے تنہا باجماعت نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں۔

شوافع کے نزدیک خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔ اس بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے دو طرح کی روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ مستحب نہیں ہے۔

فقہائے مالکیہ کے نزدیک کسی عورت کا (دیگر خواتین کی) امامت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مالکیوں کے نزدیک امام

کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔
احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے' خواہ وہ تراویح کی نماز ہو' البتہ اگر صرف خواتین باجماعت نمازِ جنازہ ادا کر لیتی ہیں تو یہ مکروہ نہیں ہوگا' کیونکہ یہ ایک ایسا فرض ہے جس میں تکرار نہیں پائی جاتی جو بار بار نہیں آتا۔
(احناف اس بات کے قائل ہیں:) اگر صرف خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو برہنہ افراد کی طرح ان خواتین کی امام بھی ان کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔
احناف نے اس کے مکروہ ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے' (نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)
''خاتون کے لیے گھر کی بہ نسبت اپنے کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور کمرے کی بہ نسبت کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے''۔
اس کی وجہ احناف نے یہی بیان کی ہے: خواتین کی جماعت میں کوئی نہ کوئی قباحت ضرور پیدا ہو جاتی ہے' ایک تو قباحت یہ ہوتی ہے' ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہوئی ہے اور ایسا کرنا مکروہ ہے' اگر وہ آگے کھڑی ہو جاتی ہے' تو خواتین کے لیے یہ بھی مکروہ ہے' تو اس صورت میں خواتین کی مثال ایسے افراد کی طرح ہوگی جن کے لیے یہ شرعی حکم نہیں ہے' وہ الگ باجماعت نماز ادا کریں۔ یہی وجہ ہے: اذان بنیادی طور پر باجماعت نماز بلانے کے لیے اعلان ہے' اگر خواتین کی جماعت مکروہ نہ ہوتی تو ان کے لیے باجماعت نماز کے لیے اذان دینا درست ہوتا۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی کا بیان

خواتین کی نمازِ جمعہ باجماعت ادا کرنے کے بارے میں ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:
اگر مقتدی صرف خواتین ہوں تو شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ان کی امامت کے لیے مرد کا ہونا ضروری نہیں ہے' بلکہ عورت دیگر عورتوں کی امامت کر سکتی ہے۔
اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت سیدہ عائشہ اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہما' عطاء سے منقول ہے: ایک خاتون دیگر خواتین کی امامت کر سکتی ہے۔
اسی طرح امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدہ اُم ورقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں خواتین کی امامت کر لیا کریں۔
شوافع کے نزدیک عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ نہیں ہے' بلکہ مستحب ہے اور ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔
اس بارے میں امام احمد سے دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ ایک روایت کے مطابق عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے' اور دوسری روایت کے مطابق ان کے نزدیک ایسا کرنا مستحب نہیں ہے۔
فقہاء مالکیہ کے نزدیک عورت کا امام بننا درست نہیں ہے' امام ہونے کے لیے مرد ہونا شرط ہے۔
احناف کے نزدیک صرف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ تراویح کی نماز ہی کیوں نہ ہو۔

البتہ نمازِ جنازہ کے بارے میں ایسا نہیں ہے یعنی اس کو مکروہ قرار نہیں دیا گیا' کیونکہ یہ فرض ہے ایسا فرض ہے جسے بار بار ادا نہیں کیا جاتا۔

اگر خواتین باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو ان کی امام ان کے درمیان کھڑی ہوگی۔

فقہاء احناف نے عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کو جو مکروہ قرار دیا ہے۔ اس کی دلیل انہوں نے یہ روایت پیش کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: خاتون کا اپنے گھر کی بہ نسبت اپنے مخصوص کمرے میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے اور عام کمرے کی بہ نسبت اندر کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہے''۔

اس کی وجہ یہ ہے' عورتوں کے باجماعت نماز ادا کرنے کے نتیجے میں کوئی نہ کوئی قباحت پیدا ہو جاتی ہے۔

23-باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ.

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟

1070- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَفْقَهُهُمْ فِى الدِّيْنِ فَاِنْ كَانُوْا فِى الدِّيْنِ سَوَاءً فَاَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُقْعَدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ . وَكَانَ يُسَوِّىْ مَنَاكِبَنَا فِى الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِىْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

☆☆ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ کرے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ سب ہجرت میں برابر ہوں تو وہ امامت کرے' جسے دین کی زیادہ سمجھ حاصل ہو اگر وہ دین کی معلومات کے لحاظ سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو قرآن کو زیادہ اچھی طرح سے پڑھ سکتا ہو (یا جسے قرآن کی زیادہ آیات یاد ہوں) کوئی شخص کسی دوسرے کی بادشاہی میں' یعنی اس کے گھر میں جہاں وہ بڑا ہو' اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔

۱۰۷۰- اخرجه مسلم (۱/۴۶۵) كتاب المساجد' باب من احق بالامامة؛ (۲۹۰/۶۷۳) واحمد (۱۱۸/۴) وابو داؤد (۱/۳۹۰) كتاب الصلوة' باب من احق بالامامة' الحديث (۵۸۲) والترمذي (۱/۱۴۹) كتاب الصلاة' باب من احق بالامامة' الحديث (۲۳۵) والنسائي (۲/۷۶) كتاب الامامة' باب من احق بالامامة؛ وابن ماجه (۱/۳۱۳) كتاب اقامة الصلوة باب من احق بالامامة؛ الحديث (۹۸۰) وابو عوانة (۳۵/۲/۳۶) وابن الجارود (۳۰۸) والدارقطني (۱/۲۰۸) والطيالسي (۶۱۸) والبيهقي (۳/۱۱۹' ۱۲۵) وابن خزيمة (۳/۴) رقم (۱۵۰۷) والحميدي رقم (۴۵۷) وعبد الرزاق (۳۸۰۸' ۳۸۰۹) وابن حبان (۲۱۲۷) والطيالسي (۶۱۸) وابو نعيم في (الحلية) (۷/۱۱۳' ۱۱۴) والحاكم (۱/۲۴۳) والبغوي في (شرح السنة) (۲/۳۹۷-بتحقيقنا) كلهم من طريق اسماعيل بن رجاء الزبيدي قال: سمعت اوس بن ضمعج يحدث عن ابي مسعود . فذكره' وقال الترمذي: حديث حسن صحيح - واخرجه الحاكم بزيادة' فقال: قد اخرج مسلم حديث اسماعيل بن رجاء هذا' ولم يذكر فيه: (افقههم فقها) وهذه لفظة غريبة عزيزة بهذا الاسناد الصحيح -

(راوی بیان کرتے ہیں:) نماز کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ ہمارے کندھے سیدھے کروایا کرتے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم آپس میں اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے میرے نزدیک' زیادہ سمجھ دار اور تجربہ کار لوگ کھڑے ہوں' پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ (سمجھدار اور تجربہ کار) لوگ کھڑے ہوں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عصمة بن مالک، یہ صحابی رسول ہیں، ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۱)(۱۸۶)۔

○ محمد بن صالح بن مہران بصری، ابوجعفر ابن نطاح، ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''252ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۵)(۶۰۰۱)۔

○ حسن بن حبیب بن ندبہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں'' تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''197ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۴)(۲۵۹)۔

○ ولید بن عبداللہ بن جمیع زہری، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۴۸۲)۔

○ اسماعیل بن رجاء بن ربیعہ زبیدی- ابو اسحاق کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۴۷)۔

○ اوس بن ضمعج -کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''74ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۸۱)۔

1071- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقُرْآنِ وَاحِدًا فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ وَاحِدًا فَاَفْقَهُهُمْ فِقْهًا فَاِنْ كَانَ الْفِقْهُ وَاحِدًا فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا.

۱۰۷۱- اخرجه الحاكم (۱/۲٤۳) من طريق يحيى بن بكير بهذا الاسناد- وينظر تخريج الحديث السابق-

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو' اگر وہ قرآن کے علم کے حوالے سے برابر ہوں تو وہ شخص کرے' جس نے پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ ہجرت کے حساب سے برابر ہوں تو وہ شخص ان کی امامت کرے جس کو دین کی زیادہ معلومات ہوں' اور اگر وہ دین کے علم کے حساب سے برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے' جس کی عمر زیادہ ہو۔

24-باب الِاثْنَانِ جَمَاعَةٌ

باب: دو آدمی بھی جماعت ہوتے ہیں

1072- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ يَعْنِي الْوَاقِدِيَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الِاثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ .

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو آدمی یا اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن واقد بن مسلم البغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے'' دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''247ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۶۳)۔

1073- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمی اور اس سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں (یعنی انہیں باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے)۔

۱۰۷۲-اخرجه ابن ماجه (۱/۳۱۲) كتاب الصلوة' باب الاثنان جماعة' حديث (۹۷۲)' وابو يعلى (۱۳/۱۸۹-۱۹۰) (۷۲۲۳)' والحاكم (۴/۳۳۴) كتاب الفرائض' باب الاثنان فما فوقهم جماعة' وابن عدي في (الكامل) (۳/۹۸۹)' والبيهقي (۳/۶۹) كتاب الصلوة' باب الاثنين فما فوقهما جماعة' كلهم من طريق الربيع بن بدر عن ابيه عن جده عن ابي موسى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اثنان فما فوقهما جماعة)- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/۳۳۱): (هذا اسناد ضعيف: لضعف الربيع ووالده بدر بن عمرو)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن عمرو السدوسی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''203ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۷۸)۔

25-باب مَنْ يَّصْلُحُ اَنْ يَّقُوْمَ خَلْفَ الْاِمَامِ .

باب: کون سے لوگ امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے؟

1074- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَتَقَدَّمُ الصَّفَّ الْاَوَّلَ اَعْرَابِيٌّ وَّلَا اَعْجَمِيٌّ وَّلَا غُلَامٌ لَّمْ يَحْتَلِمْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پہلی صف میں کوئی دیہاتی کوئی عجمی اور کوئی نابالغ لڑکا کھڑا نہ ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن جعفر بن حمویہ، ابوحسین الجوزی، ویعرف بابن مشکان۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''341ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۴۰۷)(۲۳۰۸)۔

○ العباس بن سلیم۔ قال ابن قطان: مجہول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۲۹۲)(۴۴۷۱)۔

○ عبیداللہ بن سعید بن مسلم الجعفی، ابومسلم کوفی، قائد الاعمش، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۳۲۴)۔

1075- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِىِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ لَّا يَقُوْمَ فِىْ مَوْضِعِهِ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ فَيُصَلِّىَ تَطَوُّعًا حَتّٰى يَنْحَرِفَ اَوْ يَتَحَوَّلَ اَوْ يَفْصِلَ بِكَلَامٍ.

۱۰۷۴ اخرجه ابن الجوزی فی (العلل المتناهية) (۱/۴۲۵) رقم (۷۲۲) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: عبيد الله بن سعيد مجهول- قالت: ليس بمجهول؛ فقد عرفه غيره لكن بالضعف: فقال ابو داؤد: عنده احاديث موضوعة- وقال البخاري: في حديثه نظر- وقال ابن حبان في (الثقات): يخطي- قد ذكر الذهبي هذا الحديث من مناكيره- ينظر: (الميزان) (۵/۱۲)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: سنت کے احکام میں یہ بات شامل ہے: جب امام سلام پھیر دے تو جس جگہ کسی شخص نے فرض نماز ادا کی ہو وہ اسی جگہ کھڑا ہو کر نوافل ادا نہ کرے بلکہ وہاں سے کچھ ہٹ کر ایک طرف ہو کے یا درمیان میں کچھ گفتگو کر کے نوافل ادا کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عبد الغفار الفقیمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴/۴۲۳) (۶۳۴۵)۔

○ منہال بن عمرو اسدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۲۶)۔

○ عباد بن عبد اللہ اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۵۳)۔

26-باب الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.

باب: ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا

1076-قُرِءَ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدٍ يَحْيٰى بْنِ صَاعِدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ-يَعْنِي

١٠٧٥-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٩١/٢) كتاب الصلوٰة: باب الامام يتحول عن مكانه اذا اراد ان يتطوع في المسجد: حدثنا ابو الحسن بن الفضل القطان' انبا ابو عمرو عثمان بن احمد' بهذا الاسناد- وقال البيهقي: ورواه الثوري عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو' الا انه قال: (لا يصلح للامام) وفي رواية: (لا ينبغي للامام)-

١٠٧٦-اخرجه البخاري (٢٥/٢) كتاب الصلوٰة: باب الصلوٰة في القميص والسراويل والتبان والقباء: حديث (٣٦٥)' ومسلم (٣٦٧/١) كتاب الصلوٰة: باب الصلوٰة في الثوب الواحد: حديث (٢٧٦/٥١٥) واحمد (٢٣٠/٢' ٤٩٥)' وابو داؤد الطيالسي (٨٣/١- منحة) رقم (٣٥٥)' ابن حبان (٢٢٩٨) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٣٧٨/١)' وابو نعيم في (حلية الاولياء) (٣٠٧/٦)' والبيهقي (٢٣٦/٢)' كلهم من طريق محمد بن سيرين' به- واخرجه احمد (٢٣٠/٢) والبخاري (٤٧٥/١) كتاب الصلوٰة: باب الصلوٰة في القميص' الحديث (٣٦٥)' ومسلم (٣٦٧/١) كتاب الصلوٰة: باب الصلوٰة في ثوب واحد' الحديث (٥١٥/٢٧٥) وابو داؤد (٤١٤/١) كتاب الصلوٰة: باب جماع اثواب ما يصلى فيه' الحديث (٦٢٥)' والنسائي (٦٩/٢) كتاب القبلة' باب الصلوٰة في الثوب الواحد' وابن ماجه (٣٣٢/١) كتاب اقامة الصلوٰة باب الصلوٰة في الثوب الواحد' الحديث (١٠٤٧) والحميدي (٤١٨/٢) رقم (٩٣٧) وابن خزيمة رقم (٧٥٨) وابو يعلى (٢٨٦/١٠) رقم (٥٨٨٣) وابن حبان (٢٢٨٦-الاحسان) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٣٧٩/١) والبيهقي (٢٣٧/٢) كتاب الصلوٰة: باب الصلوٰة في ثوب واحد' والبغوي في (شرح السنة) (٥١/٢-بتحقيقنا) من طريق الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة ان سائلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوٰة في ثوب واحد؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (اولكلكم ثوبان)؟!- واخرجه مسلم (٣٦٧/١) واحمد (٢٨٥/٢) والبيهقي (٢٩٧/٢) من طرق عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة-

الْعِجْلِيُّ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ . قَالَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ إِذَا أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَوْسِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ فَصَلَّى فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگوں کے پاس دو کپڑے ہیں؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں گنجائش دی ہے' تو تم بھی اپنے آپ کو گنجائش دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد وہ شخص تہبند پہن کر اوپر چادر اوڑھ کر' یا قمیض پہن کر اور تہبند پہن کر' یا شلوار پر قباء پہن کر یا شلوار پہن کر اوراوپر چادر لپیٹ کر' یا شلوار پہن کر اوراوپر قمیض پہن کر' یا قباء پہن کر نماز پڑھا کرتا تھا۔

راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: وہ پائجامہ اور قمیض پہن کر یا پائجامہ پہن کر اوپر چادر لپیٹ کر' یا پائجامہ پہن کر اوپر قباء پہن کر نماز ادا کیا کرتا تھا۔

1077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتَّى يَؤُمَّهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ . ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ .

☆☆ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اس کی قوم کے کسی شخص نے اس کی امامت نہیں کی۔

(امام دارقطنی یہ کہتے ہیں:) اس روایت کا ایک راوی ابن ابواُمیہ مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن عبد اللہ بن محمد بن خرزاد- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''281ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۵)(۴۵۲۲)۔

۱۰۷۷- اخرجه الحاكم (۱/ ۲٤۲- ۲٤٤) من طريق الحارث بن ابي اسامة' ثنا عبد الله بن ابي امية بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين' ولم يخرجاه' ووافقه الذهبي- وله اسناد آخر' ذكره الحافظ في (المطالب العالية) (٤/ ۷۷) رقم (٤۰۱۰) من طريق عاصم بن كليب' حدثنا نفر من بني تميم عن عمر بن الخطاب عن ابي بكر الصديق به' وعزاه للحارث بن ابي اسامة-

○ عبداللہ بن ابوامیۃ، قال الذہبی فی المیزان (۶۲/۴)۔

○ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابووقاص الزہری مدنی، ابومحمد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''184ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۴۸۳)۔

27-باب الْحَثِّ عَلٰى اسْتِوَاءِ الصُّفُوْفِ.

باب: صفیں درست کرنے کی ترغیب دینا

1078- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا-يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ-قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ وَهُوَ الْجَدَلِيُّ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ-ثَلَاثَ مَرَّاتٍ-فَوَاللَّهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَتَخْتَلِفَنَّ قُلُوبُكُمْ . فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يَلْزَقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِهِ.

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی کرو' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' (پھر فرمایا:) اللہ کی قسم! یا تو تم لوگ اپنی صفیں سیدھی رکھو گے' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔

(راوی کہتے ہیں:) تو میں نے دیکھا' ہر شخص اپنے ساتھی کی پنڈلی کے ساتھ پنڈلی' اس کے گھٹنے کے ساتھ گھٹنا' اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا رہا تھا (یعنی صف بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کر رہا تھا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص اموی، ابوعثمان بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''249ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۴۲۸)۔

○ حسین بن حارث جدلی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۱۰۷۸-اخرجه ابو داؤد (۱/۱۷۸) كتاب الصلوٰة: باب تسوية الصفوف: حديث (۶۶۲) وابن خزيمة (۱/۸۲، ۸۳) رقم (۱۶۰)؛ وابن حبان (۲۱۷۶) والدولابي في (الكنى والاسماء) (۲/۸۶) والبيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۳/۱۰۰-۱۰۱) والحافظ ابن حجر في (التغليق) (۲/۳۰۲) كلهم من طريق زكريا بن ابي زائدة بهذا الاسناد- وعلقه البخاري (۲/۴۴۷) كتاب الاذان: باب الزاق المنكب بالمنكب- قال: قال النعمان بن بشير: (رايت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه)- وصححه ابن خزيمة وابن حبان- وقال الحافظ في (التغليق) (۲/۳۰۲-۳۰۳): (رواه ابو داؤد وابن خزيمة واسناده حسن)-

عسقلانی' (۱۳۲۲)۔

28-باب فِیْ اَخْذِ الشِّمَالِ بِالْیَمِیْنِ فِی الصَّلَاۃِ.

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں (بازو کی کلائی) کو پکڑنا

1079- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنِیْ مِنْدَلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) کَانَ یَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فِی الصَّلَاۃِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان الوراق ازدی، ابو اسحاق او ابو ابراہیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''216ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۵)(۴۷۰)۔

1080- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ اَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ ثَلَاثَۃٌ مِنَ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاْخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْیَدِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فِی الصَّلَاۃِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تین چیزیں نبوت (کے معمولات میں) ہیں: افطار جلدی کرنا' سحری تاخیر سے کرنا اور نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا۔

1081- حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ اَنْ نُعَجِّلَ اِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنَضْرِبَ بِاَیْمَانِنَا عَلٰی شَمَائِلِنَا فِی الصَّلَاۃِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمیں (یعنی) انبیاء کو حکم دیا گیا ہے: ہم افطار جلدی کریں' سحری تاخیر سے کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

۱۰۸۰- اخرجه البیهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/۲۹) كتاب الصلوٰة' باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوٰة' من طريق الدارقطني به-

۱۰۸۱ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۸٤) رقم (٤۸۰) من طريق الدارقطني' به- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۱۸) من طريق المصنف' وقال: النضر بن اسماعيل' قال فيه ابن معين: ليس بشيء- وقال النسائي وابو زرعة: ليس بالقوي- وابن ابي ليلى ايضا ضعيف-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نضر، ابن اسماعیل بن حازم بجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''182ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۱/۲)(۸۲)۔

نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنا

نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے پکڑنے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہہ ابن رُشد اندلسی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اختلف العلماء في وضع اليدين احداهما على الاخرى في الصلاة فكره ذلك مالك في الفرض واجازه في النفل .ورای قوم ان هذا الفعل من سنن الصلاة وهم الجمهور .والسبب في اختلافهم انه قد جاء ت آثار ثابتة نقلت فيها صفة صلاته عليه الصلاة والسلام ولم ينقل فيها انه كان يضع يده اليمنى على اليسرى وثبت ايضا ان الناس كانوا يؤمرون بذلك .وورد ذلك ايضا من صفة صلاته عليه الصلاة والسلام في حديث ابي حميد فرای قوم ان الآثار التي اثبتت ذلك اقتضت زيادة على الآثار التي لم تنقل فيها هذه الزيادة وان الزيادة يجب ان يصار اليها . وراى قوم ان الاوجب المصير الى الآثار التي ليس فيها هذه الزيادة لانها اكثر ولكون هذه ليست مناسبة لافعال الصلاة وانما هي من باب الاستعانة ولذلك اجازها مالك في النفل ولم يجزها في الفرض وقد يظهر من امرها انها هيئة تقتضي الخضوع وهو الاولى بها[1]

نماز کے دوران ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھنے کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرض نماز میں ایسا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ نفل نماز میں ایسا کرنا جائز ہے۔
اہل علم کے ایک گروہ نے اسے نماز میں سنت قرار دیا ہے اور جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔
اس اختلاف کی وجہ یہ ہے' مستند طور پر جو روایات منقول ہیں' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کا تذکرہ ہے' اُن میں یہ منقول نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دستِ مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا ہو۔
یہ بات بھی مستند طور پر ثابت ہے' لوگوں کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا۔
حضرت ابوحمید ساعدی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جو طریقہ بیان کیا ہے' اُس میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔
بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: اس بات کو ثابت کرنے والی احادیث اُن روایات پر اضافہ ہیں' جن میں یہ اضافہ نقل نہیں ہوا ہے' اس لیے اس اضافے پر عمل کرنا ضروری ہوگا'

[1] بداية المجتهد' الجملة الثالثة من كتاب الصلاة' الفصل الثاني في الافعال التي هي اركان

جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے یہ مؤقف بیان کیا ہے' اُن روایات پر عمل کرنا زیادہ مناسب ہوگا جن میں یہ اضافہ منقول نہیں ہے' کیونکہ اس طرح کی روایات تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہیں۔

کیونکہ اس فعل کا تعلق براہِ راست نماز کے افعال سے نہیں ہے' بلکہ آپ اسے استعانت کے حصے میں رکھ سکتے ہیں' اس لیے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نفل میں اس کی اجازت دی ہے' لیکن فرض میں اسے جائز قرار نہیں دیا ہے۔

احادیث کے حکم سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' ایک ایسی ہیئت ہے جو خشوع خضوع کے متقاضی ہوتی ہے اور زیادہ مناسب بھی یہی ہے۔

1082- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ السُّحُورَ وَنُعَجِّلَ الْاِفْطَارَ وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہم انبیاء کرام کو یہ حکم دیا گیا ہے: ہم سحری تاخیر سے کریں' افطاری جلدی کریں اور نماز کے دوران اپنے دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ طلحہ بن عمرو بن عثمان، حضرمی مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''152ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۷۹)(۳۷)۔

1083- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي الْجَحِيمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ مِنَ السُّنَّةِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا سنت ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ بن علی بن موسیٰ، ابوبکر الخواص۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال

۱۰۸۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۸٤) رقم (٤۷۹) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابو داؤد الطيالسي (۱/ ۹۱ منحة) رقم (۲۹۳)' ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (٤/ ۲۳۸) عن طلحة بن عمرو بهذا الاسناد- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۳۱۸) من طريق الدارقطني' وقال: وطلحة هذا' قال فيه احمد: متروك الحديث' وقال ابن معين: ليس بشيء- وتكلم فيه البخاري وابو داؤد والنسائي وابو حاتم وابو زرعة وابن حبان وابن عدي والدارقطني-

۱۰۸۳ اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۰۱) كتاب الصلوة' باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة' حديث (۷۵۸) من طريق عبد الواحد بن زياد بهذا الاسناد- وقال ابو داؤد: سمعت احمد ابن حنبل يضعف عبد الرحمن بن اسحاق-

"342" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲۸۱/۴)(۲۰۳۱)۔

○ محمد بن محبوب البنانی۔ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "223ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۰۴/۲)(۶۷۰)۔

○ عبد الرحمٰن بن اسحاق بن حارث واسطی، ابو شیبۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "122ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۷۲/۱)(۸۶۴)۔

○ سیار: ابوالحکم العنزی۔ بنون وزای، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۳/۱)(۶۲۷)۔

1084 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِى الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) "تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا جائے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن زیاد بن ابوالجعد اشجعی، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۶۴/۲)(۲۵۱)۔

○ عاصم جحدری یعد فی بصریین۔ ذکرہ البخاری فی التاریخ (۴۸۶/۶)(۳۰۶۱)، ولم یذکرہ فیہ جرحا ولا تعدیلا۔

○ عقبۃ بن ظبیان، عقبۃ بن ظہیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳۱۳/۶)(۱۷۳۹)۔

1085 - حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ

فِی الصَّلاةِ .لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ قبیصہ بن ہلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

ان دونوں کے الفاظ ایک سے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قبیصہ بن ہلب-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۳/۲)(۷۹)۔

○ ہلب- طائی، صحابی نزل الکوفۃ،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۱/۲)(۱۰۷)۔

1086- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلُ قَالَا حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ علقمہ بن وائل حضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن جعفر بن محمد بن حاتم،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ان کا انتقال "324ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲۹۷/۱۱)(۶۰۸۰)۔

○ موسیٰ بن عمیر تمیمی عنبری کوفی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "ساتویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر

۱۰۸۵ اخرجه احمد (۲۲۶/۵)؛ وابن ابي شيبة (۳۴۲/۱) رقم (۳۹۳۴)؛ والترمذي (۳۲/۲) كتاب الصلوٰة، باب ما جاء في وضع اليمين على الشمال في الصلوٰة، حديث (۲۵۲)؛ وابن ماجه (۲۶۶/۱) كتاب الصلوٰة، باب وضع اليمين على الشمال في الصلوٰة، حديث (۸۰۹)؛ والبيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲۹/۲) كتاب الصلوٰة، باب وضع اليد اليمنى على اليد اليسرى في الصلوٰة، وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۳/۲-۲۸۴) رقم (۴۷۸)، كلهم من طريق سماك به- وقال الترمذي: هذا حديث حسن-

۱۰۸۶ اخرجه مسلم (۳۰۱/۱) كتاب الصلوٰة، باب وضع اليمنى على اليسرى، حديث (۵۴/۴۰۱) من طريق علقمة بن وائل عن ابيه-

عسقلانی' (۲۸۶/۲)(۱۴۹۰)۔

1087- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ زَيْدِ السُّوَائِىُّ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِى الصَّلاَةِ وَضْعَ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کے دوران یہ بات سنت ہے' ایک ہاتھ کو دوسرے پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن زید سوائی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مجہول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۸/۱)(۱۱۰)۔

1088- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ وَضْعَ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نماز کی سنتوں میں یہ بات بھی شامل ہے' دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نعمان بن سعد بن حبتۃ-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۴/۲)(۱۱۴)۔

۱۰۸۷-اخرجه ابن ابي شيبة (۳۴۳/۱) رقم (۳۹۴۵) وعبد الله بن احمد في (زوائد المسند) (۱۱۰/۱) وابو داؤد (۲۰۱/۱) كتاب الصلوة' باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة' حديث (۷۵۶) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۱/۲) كتاب الصلوة' باب وضع اليمين على الصدر في الصلوة من السنة' وابن الجوزي في (التحقيق) (۲۸۵/۱) رقم (۴۸۱)' كلهم من طريق عبد الرحمن بن اسحاق بهذا الاسناد- وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال احمد: عبد الرحمن بن اسحاق ليس بشي' - وقال يحيى: متروك- وقال البيهقي في (المعرفة) (۴۹۹/۱): لم يثبت اسناده: تفرد به عبد الرحمن بن اسحاق الواسطي' وهو متروك-

۱۰۸۸-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۱/۲) كتاب الصلوة' باب وضع اليمين على الصدر في الصلوة من السنة' من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: عبد الرحمن بن اسحاق هذا: هو الواسطي القرشي' جرحه احمد بن حنبل ويحيى بن معين والبخاري وغيرهم- وينظر: الحديث السابق-

1089- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالاَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلاَةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ (کی کلائی) کو پکڑ لیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سوید بن نصر بن سوید مروزی، ابوفضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۴۱/۱)(۶۰۸)۔

○ قیس بن سلیم عنبری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۹/۲)(۱۴۶)۔

1090- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَالْحَسَنُ قَالاَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِي زَيْنَبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلاَةِ فَاَخَذَ يَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا' میں نے نماز کے دوران اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجاج بن ابوزینب سلمی، ابویوسف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے

۱۰۸۹- اخرجه النسائي (۱۲۵/۲-۱۲۶) كتاب الافتتاح' باب وضع اليمين على الشمال في الصلوة' حديث (۸۸۷): حدثنا سويد بن نصر بهذا الاسناد- وينظر: رقم (۱۰۸۹)-

۱۰۹۰- اخرجه ابو داؤد (۲۰۰/۱-۲۰۱) كتاب الصلوة' باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوة' حديث (۷۵۵)' والنسائي (۱۲۷/۲) كتاب الافتتاح' باب في الامام اذا راى الرجل وضع شماله على يمينه' حديث (۸۸۸)' وابن ماجه (۲۶۶/۱) كتاب الصلوة' باب وضع اليمين على الشمال في الصلوة' حديث (۸۱۱) من طريق الحجاج بن ابي زينب السلمي بهذا الاسناد- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳۱۸/۱) وقال: وفي اسناده حجاج بن ابي زينب' فيه لين- قال ابن المديني: ضعيف- وقال النسائي: ليس بالقوي- وقال ابن معين: ليس به باس- وقال ابن عدي: ارجو انه لا باس به- وقال النووي في (الخلاصة): اسناد صحيح على شرط مسلم - قلت لم يخرج مسلم لحجاج بن ابي زينب سوى حديث واحد وهو: (نعم الادام الخل)-

طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۳)(۱۵۲)۔

1091 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَوْزِيُّ حَدَّثَنَا مُضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِىْ زَيْنَبَ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِرَجُلٍ وَّضَعَ شِمَالَهُ عَلٰى يَمِيْنِهٖ مِثْلَهٗ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاحب کے پاس سے گزرے' جنہوں نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مضر بن محمد بن خالد بن ولید بن مضر ابومحمد اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "277" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۱۳/۲۶۸)(۷۲۲۲)۔

○ محمد بن حسن بن عمران المزنی واسطی القاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۳۷)(۵۸۵۵)۔

1092 - وَذَكَرَهُ ابْنُ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِىْ زَيْنَبَ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُصَلِّىْ وَاضِعٌ شِمَالَهُ عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِهٖ فَجَعَلَهَا عَلٰى شِمَالِهٖ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمار بن خالد بن یزید بن دینار واسطی التمار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "260ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۰۸)(۴۸۵۴)۔

1093- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَتَعَادَلُوْا.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دائیں اور بائیں کے بارے میں اس طرح اور اس طرح فرماتے اور پھر ارشاد فرماتے: (صف کو) سیدھا رکھو اور برابر رہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سوار-بتشدید الواو- ابن راشد ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''248ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۲)(۵۹۷۷)۔

○ سلیمان بن حیان ازدی، ابو خالد الاحمر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''190ھ یا اس سے پہلے'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۳/۱)(۴۲۵)۔

29-باب ذِكْرِ التَّكْبِيْرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَقَدْرِ ذٰلِكَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ.

باب: تکبیر تحریمہ' نماز کے آغاز میں' رکوع میں جاتے ہوئے' رکوع سے اٹھتے ہوئے' رفع یدین کرنا' اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

1094- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

۱۰۹۳-اخرجه احمد (۳/۱۲۵، ۲۲۹) حدثنا سلیمان بن حیان ابو خالد الاحمر بهذا الاسناد-

۱۰۹۴- اخرجه احمد (۹۳/۱) وابو داؤد (۱۹۸/۱) کتاب الصلوٰة، باب افتتاح الصلوٰة، حدیث (۷۴٤) وفي (۲۰۲/۱-۲۰۳) کتاب الصلوٰة، باب ما یستفتح به الصلوٰة من الدعاء، حدیث (۷٦۱) والترمذي (٤۸۷/۵-٤۸۸) کتاب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء عند افتتاح الصلوٰة باللیل، حدیث (۳٤۲۳) وابن ماجه (۲۸۰/۱-۲۸۱) کتاب الصلوٰة، باب رفع الیدین اذا رکع، حدیث (۸٦٤) والبخاري في (رفع الیدین) رقم (۹۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱۹۹/۱، ۲۲۹) وفي (مشکل الآثار) (٤۸۸/۱) وابن خزیمة (٥۸٤، ٦٦٤) والبیهقي في (السنن الکبرٰی) (۷٤/۲) کتاب الصلوٰة، باب رفع الیدین عن الرکوع، کلهم من طریق عبد الرحمن بن ابي الزناد بهذا الاسناد- وقال الترمذي: هذا حدیث حسن صحیح-

اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے' جب آپ اپنی قرأت مکمل کر لیتے اور رکوع میں جانے لگتے پھر ایسا ہی کرتے' جب آپ رکوع سے اُٹھتے پھر ایسا ہی کرتے' اس کے بعد آپ نماز کے دوران رفع یدین نہیں کرتے تھے' اس وقت جب آپ بیٹھے ہوئے ہوتے' جب آپ دو رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تو پھر اس وقت اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے۔

1095- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے' یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تو ایسا ہی کرتے' پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ایسا ہی کرتے' البتہ جب آپ سجدے سے سر اُٹھاتے تھے' اس وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔

1096- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَهُمَا كَذٰلِكَ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. ثُمَّ سَجَدَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے

۱۰۹۵- اخرجه عبد الرزاق (۲/ ۶۷) رقم (۲۵۱۸) ومسلم (۱/ ۲۹۲) كتاب الصلوة: باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين' حديث (۳۹۰/۲۲) وابن خزيمة (۱/ ۲۳۲-۲۳۳) رقم (۴۵۶) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۶۶) كلهم من طريق ابن جريج بهذا الاسناد-

۱۰۹۶- اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱۹۲) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين في الصلوة' حديث (۷۲۲) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۸۳) كتاب الصلوة: باب السنة في رفع اليدين كلما كبر للركوع' والبغوي في (شرح السنة) (۲/ ۱۸۷) من طريق محمد بن المصفى الحمصي' ثنا بقية بن الوليد' بهذا الاسناد- وقال البيهقي: الزبيدي هذا اسمه: محمد بن الوليد بن عامر-

کھڑے ہوتے' اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے مقابل آ جاتے' پھر آپ ﷺ ا
کے ساتھ تکبیر کہتے' پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تو ان دونوں کو بلند کرتے' یہاں تک کہ وہ دونوں آپ ک
کندھوں کے مقابل آ جاتے پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے جاتے' پھر جب آپ رکوع سے اُٹھتے تو ان دونوں کو بلند کر
یہاں تک کہ یہ دونوں آپ کے کندھوں کے مقابل آ جاتے' پھر آپ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' پڑھتے' پھر آپ ﷺ
سجدے میں چلے جاتے' البتہ سجدوں کے درمیان آپ ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے' پوری نماز کے دوران جب بھی آ
رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

1097- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ . وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے
ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا' یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے مقابل آ گئے' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہ
ایسا ہی آپ نے اس وقت کیا جب آپ نے رکوع سے سر مبارک کو اُٹھایا پھر آپ نے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' پڑھا لیکن
جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو اس وقت آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن ابراہیم بن عیسیٰ بن مثرود- غافقی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے
''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''261ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب
التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۹۷)(۸۶۸)۔

1098- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ حَدَّثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا يَرْفَعُ ثُمَّ يُكَبِّرُ .

۱۰۹۷- اخرجه البخاري (۲/۱۵۸) كتاب الاذان: باب رفع اليدين اذا كبر' حديث (۷۳۶) ومسلم (۱/۲۹۲) كتاب الصلوة' باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين' حديث (۲۲/۳۹۰) والنسائي (۲/۱۲۱-۱۲۲) كتاب الافتتاح' باب رفع اليدين قبل التكبير' كلهم من طريق يونس بهذا الاسناد-

۱۰۹۸ اخرجه مسلم (۱/۲۹۲) كتاب الصلوة' باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين' حديث (۲۲/۳۹۰) والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۷۸) من طريق عقيل بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ موجود ہے اس میں یہ الفاظ ہیں آپ نے رفع یدین کیا اور پھر تکبیر کہی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عزیز - ابن عبد اللہ بن زیاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "267ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۹۱/۲) (۵۲۸)۔

○ سلامۃ بن روح بن خالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نوویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "138ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۴۳/۱) (۶۲۲)۔

1099- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے برابر آجاتے تھے (اس کے ساتھ آپ) تکبیر کہتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

1100- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر یا اس کے قریب آجاتے تھے (اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی ہے)

1101- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَاَبُو الْيَمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ

۱۰۹۹- اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) (۱۷۸) حدثنا محمد بن يحيى بهذا الاسناد- واخرجه احمد (۱۳۴/۲): ثنا يعقوب بن ابراهيم بهذا الاسناد- وابن اخي الزهري: هو محمد بن عبد الله بن مسلم بن عبيد الله، وقد لينه بعضهم-

۱۱۰۰- اخرجه عبد الرزاق (۶۷/۲) رقم (۲۵۱۷) واحمد (۱۴۷/۲) والنسائي (۲۰۶/۲) كتاب الافتتاح: باب ترك رفع اليدين عن السجود، كلهم من طريق معمر بهذا الاسناد-

۱۱۰۱- اخرجه البخاري (۴۶۰/۲) كتاب الاذان: باب الى اين يرفع يديه؟ حديث (۷۳۸) وفي رفع اليدين رقم (۱۰)، والنسائي (۱۲۱/۲) كتاب الافتتاح: باب العمل في افتتاح الصلوٰة، والبيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۷۰/۲) كتاب الصلوٰة: باب رفع اليدين عند الركوع، وعند رفع الراس منه، كلهم من طريق شعيب بن ابي حمزة بهذا الاسناد-

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا اِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ موجود ہیں جب نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ بلند کرتے اس وقت جب آپ تکبیر کہہ رہے ہوتے یہاں تک کہ وہ دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ جاتے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن عیاش- ابن مسلم الالھانی، ابوحسن حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''219ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۲/۲۵۴) (۵۰۳۰)۔

○ الحاکم بن نافع القضاعی بہرانی، ابوالیمان حمصی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''222ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱/۲۴۷) (۱۵۶۵)۔

1102- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَبَّرَ وَهُمَا كَذٰلِكَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ السُّجُوْدِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَّتَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگتے تو ان دونوں کو کندھوں تک بلند کر کے تکبیر کہتے پھر آپ رکوع میں چلے جاتے جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو ان دونوں کندھوں تک بلند کرتے پھر یہ پڑھتے: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی) پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے جاتے سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے آپ ہر رکعت میں تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے جب آپ رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی (یعنی آپ پوری نماز کے دوران یہ عمل کرتے تھے)۔

1103- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اَبِي عِمْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتّٰى يَرْفَعَ.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے جو نماز ادا کرتے ہوئے

۱۱۰۲- اخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۱۱) والحميدي في (مسنده) رقم (۶۱۵) من طريق الوليد بن مسلم بهذا الاسناد-

ہوئے رفع یدین نہیں کرتا تھا تو وہ اسے کنکریاں مارنے کے لیے اُٹھالیتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص رفع یدین کرنے لگتا تھا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زید بن واقد قرشی، ابوعمرو دمشقی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''138'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۳۵۵)(۲۲۸۱)۔

1104 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ فِيمَا سَأَلْنَاهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ - حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاِذَا سَجَدَ .لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ مَرْفُوْعًا غَيْرُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَالصَّوَابُ مِنْ فِعْلِ اَنَسٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے۔

اس روایت کو حمید کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر صرف عبدالوہاب نے نقل کیا ہے' درست یہ ہے' یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر منقول ہے۔

1105 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا مَنْكِبَيْهِ وَحِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْاَيْمَنِ وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْاَيْسَرِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَّدَعَا هٰكَذَا-وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ-قَالَ وَاَتَيْتُهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَوَجَدْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي بَرَانِسِهِمْ فِي الشِّتَاءِ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا' یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کندھوں کے برابر آ گئے' پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے (اس وقت کیا) پھر جب آپ نے سر اُٹھایا (اس وقت کیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیٹھنے کے دوران) اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا' پھر آپ نے اپنے (دائیں ہاتھ کا) حلقہ بنایا اور اس طرح اشارہ کیا' سفیان نامی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا۔

۱۱۰۴- اخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۸)، وابن ماجه (۲۸۱/۱) كتاب الصلوة: باب رفع اليدين اذا ركع، حديث (۸۶۶)، كلاهما من طريق عبد الوهاب الثقفي بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۳۰۰/۱): هذا اسناد صحيح رجاله رجال الصحيحين الا ان الدارقطني اعله بالوقف، رواه ابو بكر بن ابي شيبة في مسنده، ورواه ابن خزيمة في صحيحه-

۱۱۰۵- اخرجه احمد (۳۱۶/۴، ۳۱۷، ۳۱۸)، والنسائي (۲۳۶/۲) باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول، حديث (۱۱۵۹)، وفي (۳۴/۳-۳۵) كتاب السهو: باب صفة الجلوس في الركعة التي يقضي فيها الصلوة، حديث (۱۲۶۳)، والحميدي (۸۸۵) من طريق سفيان بهذا الاسناد-

راوی بیان کرتے ہیں: میں ان حضرات (یعنی صحابہ کرام) کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان حضرات کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ سردی کے موسم میں اوپر اوڑھی ہوئی چادر میں بھی رفع یدین کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عاصم بن کلیب بن شہاب الجرمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۳۷ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۲۰)(۳۲۴۴)۔

○ کلیب بن شہاب الجرمی۔ بجیم۔ کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۳۶۸)(۵۹۷۵)۔

○ البرانس: جمع برنس، والبرنس: کل ثوب راسہ منہ ملتزق بہ من درعۃ اوجبۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: النہایۃ (۱۲۲۱)۔

1106 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ .وَحَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالاَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِى مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ فَحَدَّثَنِى عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ .فَقَالَ اِبْرَاهِيمُ مَا اُرٰى اَبَاكَ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ وَعَبْدُ اللّٰهِ لَمْ يَحْفَظْ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ اِبْرَاهِيمُ اِنَّمَا رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ . لَفْظُ جَرِيرٍ .

☆☆ حصین بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم ابراہیم (نخعی) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عمرو بن مرہ نے انہیں یہ بات بتائی' انہوں نے بتایا: ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز ادا کی تو علقمہ بن وائل نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بیان کی: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے ہوئے اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

تو ابراہیم نخعی نے یہ فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں' آپ کے والد نے نبی اکرم ﷺ کو صرف اسی ایک دن ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہوگا اور یہ بات یاد رکھی ہوگی تو کیا حضرت عبداللہ (بن مسعود) نے یہ بات یاد نہیں رکھی ہوگی؟

اس کے بعد ابراہیم نخعی نے فرمایا: رفع یدین صرف نماز کے آغاز میں کیا جائے گا۔

روایت کے یہ الفاظ جریر نامی راوی کے ہیں۔

۱۱۰۶- اخرجہ البیہقي في (السنن الکبریٰ) (۲/۸۱) کتاب الصلوۃ' باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح' من طریق الدارقطني بہ- واخرجہ الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۲٤)' والطبراني في (الکبیر) (۲۲/۱۲)' رقم (۹۰۸) من طریق حصین بہذا الاسناد- واخرجہ ایضا البخاري في (رفع الیدین) رقم (۲۲)' من طریق حصین بہ-

1107- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . رَفَعَ يَدَيْهِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے نماز کے آغاز میں' رکوع میں جاتے ہوئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" پڑھا (یعنی رکوع سے اٹھتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کیے (یعنی رفع یدین کیا)۔

1108- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ . وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ . وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ . يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے' رکوع میں جاتے ہوئے کرتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' اس وقت کرتے تھے۔

ابن مبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جانے لگتے تھے' جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے (اس وقت بھی رفع یدین کرتے تھے)۔

ابوعوانہ نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے اس وقت رفع یدین کرتے تھے' جب رکوع میں جاتے تھے' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے اور "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" پڑھتے تھے اس وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کیا کرتے تھے۔

۱۱۰۸- اخرجه البخاري في (رفع اليدين) (۹۸۰۷) وابو داؤد (۱۹۹/۱) كتاب الصلوة' باب افتتاح الصلوة' حديث (۷۴۵) والنسائي (۱۲۲/۲-۱۲۳) كتاب الافتتاح' باب رفع اليدين حيال الاذنين' حديث (۸۸۰)' واحمد (۵۲/۵)' والطيالسي (۱۲۵۳)' والدارمي (۲۸۵/۱)' كتاب الصلوة' باب رفع اليدين في الركوع والسجود' وابن حبان (۱۸۶۳)' والطبراني في (الكبير) (۲۸۴/۱۹) رقم (۶۲۵)' كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد-

و اخرجه مسلم (۲۹۳/۲) كتاب الصلوة' باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين' حديث (۳۹۱/۲۵) من طريق ابي عوانة بهذا الاسناد- واخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۶۵)' ومسلم (۲۹۳/۱) كتاب الصلوة' باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين' حديث (۳۹۱/۳۶) واحمد (۴۳۶/۳' ۴۳۷) و(۵۳/۵)' والنسائي (۱۲۳/۲) كتاب الافتتاح' باب رفع اليدين حيال الاذنين' حديث (۸۸۱)' والطبراني (۲۸۵/۱۹) رقم (۶۳۰)' كلهم من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نصر بن عاصم لیثی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۹) (۷۱۶۳)۔

1109 حدثنا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ هَلْ اُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لِلرُّكُوعِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَاصْنَعُوْا وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق (نماز ادا کر کے) دکھاؤں! پھر انہوں نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر تکبیر کہی اور رکوع میں جانے کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' پڑھا تو دونوں ہاتھ بلند کیے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) انہوں نے فرمایا: اسی طرح تم لوگ کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ امام حافظ فقیہ، ابومحمد عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن شیرویہ بن اسد، وتذکرہ الحفاظ (۲/۷۰۵-۵۰۶)۔

○ ازرق بن قیس حارثی بلحارث بن کعب، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''120'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۶۴) (۳۳۶)۔

○ حطان بن عبداللہ الرقاشی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''70ھ'' کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۳۷) (۱۴۹۸)۔

1110- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الشَّامَاتِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِاِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .رَفَعَهُ هٰذَانِ عَنْ حَمَّادٍ وَّوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا عَنْهُ .سَمِعْتُ الْقَاضِىَ اَبَا جَعْفَرٍ اَحْمَدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ يَقُوْلُ وَاَمْلَاهُ عَلَيْنَا اِمْلَاءً قَالَ كَانَ مَذْهَبِىْ مَذْهَبَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى النَّوْمِ يُصَلِّىْ فَرَاَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ اِذَا رَكَعَ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ .

۱۱۰۹ ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۴۱۵) من جهة المصنف، وقال الزيلعي: واخرجه البيهقي عن محمد بن حميد الرازي عن زيد بن الحباب عن حماد به- قال الشيخ في (الامام): وهاتان الروايتان مرفوعتان- ورواه ابن المبارك عن حماد بن سلمة، فوقفه عن ابي موسى - اه- واشار المصنف الى هذا الطريق في (العلل) (۷/۲۵۴) وقال: والصواب من حديث الازرق بن قيس عن حطان قول من وقفه عن حماد بن سلمة-

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔
دو راویوں نے اسے حماد کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ ان دونوں کے علاوہ بقیہ راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
میں نے قاضی ابوجعفر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: پہلے میرا بھی وہی موقف تھا جو اہلِ عراق کا ہے لیکن پھر میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' آپ ﷺ نے نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رفع یدین کیا' پھر رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن احمد بن ابوعبدالرحمن الشاماتی، الامام المحدث الرحال المصنف، ابومحمد نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''292ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۵/۱۴)(۶)

1111 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَبَّرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرٰى اِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِّنْ اُذُنَيْهِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے تو ہم دیکھتے تھے کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے قریب آ چکے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن رزیق الرسعنی من راس العین، یروی عن ابی نعیم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''259ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۱۲۱/۸)(۳)

○ ابراہیم بن خالد الیمان الکلبی، ابوثور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۴/۱)(۲۰۴)۔

○ الابھام: الاصبع الغلیظ الخامسۃ من اصابع الید والرجل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المعجم الوسیط (بھم)

1112 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُ قَوْمًا مِّنْهُمْ

۱۱۱۱- اخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۷۰/۲) رقم (۲۵۳۰) عن الثوري بهذا الاسناد. وينظر: الاحاديث الآتية في هذا الباب.

۱۱۱۲- اخرجه احمد (۳۰۳/۴): حدثنا محمد بن جعفر، قال: حدثنا شعبة، بهذا الاسناد.

كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے اس محفل میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سناتے ہوئے سنا' جس محفل میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا۔

1113- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدِيْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ .وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدِيْ حَدِيْثُ مَنْ يَّرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ .قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ ذَكَرَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ وَمَالِكٌ وَّمَعْمَرٌ وَّسُفْيَانُ وَيُوْنُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت مستند نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے آغاز میں صرف ایک دفعہ رفع یدین کیا تھا' اس کے بعد رفع یدین نہیں کیا۔

میرے نزدیک وہ حدیث مستند ہے جس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کیا تھا۔

عبداللہ بن مبارک نے یہ بات بیان کی ہے: عبیداللہ عمری' امام مالک' معمر' سفیان' یونس' محمد بن ابوحفصہ نے زہری کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حافظ الیہ ثقہ مامون ہیں۔ محدث مرو، ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن محمود بن عبداللہ السعدی مروزی، ان کا انتقال "311ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۴/۳۹۹)۔ وتذکرہ الحفاظ (۲/۷۱۸)(۷۳۲)۔

○ وہب بن زمعۃ تیمی مروزی، عن ابن مبارک وعبدالعزیز بن ابورزمۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۳۷)(۷۸۶۵)۔

۱۱۱۳- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۵۱) كتاب الصلوة' باب من قال: لا يرفع يديه في الصلوة الا عند الافتتاح' حديث (۷۸۱) من طريق الدارقطني به' واخرجه في (السنن الكبرى) (۲/۷۹) كتاب الصلوة' باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح' من طريق ابي بكر الجراحي' ثنا يحيى بن شاسويه' ثنا عبد الكريم' بهذا الاسناد- وزاد: قال عبد الله- يعني: ابن المبارك-: كاني انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يرفع يديه في الصلوة لكثرة الاحاديث' وجودة الاسناد- اه- قلت: اما حديث ابن مسعود' فياتي' تخريجه برقم (۱۱۴۸)' واما حديث ابن عمر: فتقدم تخريجه برقم (۱۰۹۵) الى رقم (۱۱۰۲)-

○ سفیان بن عبد الملک مروزی۔ عن ابن مبارک فقط۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''200ھ'' سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۳۹۶) (۲۵۸۷)۔

1114- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیے' پھراس کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان بن حبیب اسدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''46ھ یا 45ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۵۰) (۵۹۶۲)۔

1115- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ يَزِيدَ -يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ- عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَ ذٰلِكَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عدی بن ثابت انصاری کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''126ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۷۱) (۴۵۷۱)۔

1116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِينَ قَامَ إِلَى

۱۱۱۴- اخرجه البخاري في (رفع اليدين) رقم (۳۳، ۳۴) وابو داؤد (۱/۲۰۰) كتاب الصلاة: باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، حديث (۷۴۹، ۷۵۰) واحمد (۴/۲۸۲، ۳۰۱، ۳۰۲) والحميدي (۷۲۴) منطرق عن يزيد بن ابي زياد، بهذا الاسناد-

۱۱۱۵- اخرجه البيهقي (۲/۷۶) عن الحميدي، قال: حدثنا سفيان، ثنا يزيد بن ابي زياد بمكة - فذكر هذا الحديث، ليس فيه: (ثم لا يعود) قال سفيان: فلما قدمت الكوفة، سمعته يحدث به، فيقول فيه: (ثم لا يعود) فظننت انهم لقنوه، وقال لي اصحابنا: ان حفظه قد تغير، او قالوا: قد ساء- قال الحميدي: (قلنا للمحتج بهذا: انما رواه يزيد، ويزيد يزيد) وهو عند الحميدي (۷۲۴)-

الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

قَالَ وَحَدَّثَنِي اَيْضًا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِمِثْلِهِ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاِنَّمَا لُقِّنَ يَزِيْدُ فِي اٰخِرِ عُمُرِهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَتَلَقَّنَهُ وَكَانَ قَدِ اخْتَلَطَ.

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور یہی درست ہے۔

یزید نامی راوی کو ان کی آخری عمر میں تلقین کی گئی تھی' وہ یہ الفاظ نقل کریں: ''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا'' تو انہوں نے اس تلقین کو قبول کیا' اس روایت کے الفاظ ان کے لیے خلط ملط ہو گئے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن ہارون، ابوجعفر الاسکافی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۲۶/۳) (۱۵۶۴)۔

1117 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاٰدَمِيُّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى سَاوٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ قَالَ عَلِيٌّ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ قِيْلَ لِي اِنَّ يَزِيْدَ حَيٌّ فَاَتَيْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى سَاوٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ فَقُلْتُ اِنَّهُ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي لَيْلٰى اَنَّكَ قُلْتَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ. قَالَ لَا اَحْفَظُ هٰذَا فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهُ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ (نماز میں رفع یدین نہیں کیا)۔

علی بن عاصم راوی بیان کرتے ہیں: جب میں کوفہ آیا تو مجھے بتایا گیا' یزید نامی راوی حیات ہیں' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی' انہوں نے بتایا: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا۔

میں نے انہیں کہا: مجھے ابن ابی لیلیٰ نے یہ روایت سنائی ہے' آپ نے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر

میں رفع یدین نہیں کیا' تو انہوں نے یہ جواب دیا: مجھے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں' میں نے اپنی بات دوبارہ ان کے سامنے دُہرائی انہوں نے یہی کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں ہے۔

1118 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَنَّاطُ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيْسَى بْنِ اَبِىْ حَيَّةَ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعَ اَبِىْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى فِىْ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ .قَالَ اِسْحَاقُ بِهٖ نَاْخُذُ فِى الصَّلَاةِ كُلِّهَا .تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ-وَكَانَ ضَعِيْفًا-عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ حَمَّادٍ يَرْوِيْهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مُرْسَلاً عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ فِعْلِهٖ غَيْرَ مَرْفُوْعٍ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں' یہ حضرات صرف نماز کے آغاز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے۔

اسحٰق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نماز پڑھنے کے طریقے کے بارے میں اس روایت کو اختیار کریں گے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن جابر نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں' محمد بن جابر نے اسے حماد نامی راوی کے حوالے سے ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے' جبکہ حماد کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے ابراہیم نخعی سے مرسل روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے فعل کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہو اور یہی روایت درست ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن جابر حیمی - الیمامی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۳۷۸) (۶۱۰۴)۔

1119 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِىُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَاَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّىْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى جَعَلَهُمَا بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى جَعَلَهُمَا بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ مِنْ رَاْسِهٖ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ خود اس بات کو

۱۱۱۸ - اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۶/۲۱۶۲) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۹ - ۸۰) كتاب الصلوة: باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح وابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۷۵ - ۲۷۶) رقم (۴۶۷) وفي (الموضوعات) (۲/۹۶) كلهم من طريق محمد بن جابر اليمامي بهذا الاسناد۔

دیکھوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز ادا کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا' پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رفع یدین کیا' یہاں تک کہ انہیں اسی جگہ تک بلند کیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھوں کو اتنا ہی بلند کیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سر کے اسی حصے کے مقابل میں رکھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صالح بن عمر واسطی ثم حلوانی۔عن ابی مالک اشجعی وعاصم بن کلیب۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ان کا انتقال "186ھ یا 187ھ" میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۴۶۳)(۳۰۴۹)۔

1120 - حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السُّجُوْدَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں سجدے کا ذکر نہیں ہے۔

1121 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ اَبُو عُتْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ .

وَعَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو اسی طرح رفع یدین کرتے تھے۔

30-باب دُعَاءِ الْاِسْتِفْتَاحِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ .

باب: تکبیر کے بعد نماز کے آغاز کی دعا

1122 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

۱۱۲۱- اخرجه احمد (۲/ ۱۳۲)، والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۵۶) وابن ماجه (۱/ ۲۷۹) كتاب الصلوة' باب رفع اليدين اذا ركع واذا رفع راسه من الركوع' حديث (۸۶۰)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۲۴)، كلهم من طريق اسماعيل بن عياش' بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۱/ ۲۹۹): هذا اسناد ضعيف؛ فيه رواية اسماعيل بن عياش عن الحجازيين' وهي ضعيفة-

۱۱۲۲- اخرجه مسلم (۲/ ۳۱۰-نووي) كتاب صلاة المسافرين' باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل' حديث (۲۰۲/ ۷۷۱)، وابو داؤد (۱/ ۲۰۱/ ۲۰۲) كتاب الصلوة' باب ما يستفتح به الصلوة من الدعاء' حديث (۷۶۰) والترمذي (۵/ ۴۸۶-۴۸۷) كتاب الدعوات' حديث (۳۴۲۲)، والنسائي (۲/ ۱۲۹، ۱۳۰) كتاب الافتتاح' باب نوع آخر من الدعاء بين التكبيرة والقراء ة' واحمد (۱/ ۹۴، ۱۰۲، ۱۰۳)، والطيالسي (۱۵۲) وابن ابي شيبة (۱/ ۲۳۲)، وابو عوانة (۲/ ۱۰۰)، والدارمي (۱/ ۲۸۲)

عَزِیزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ بْنُ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّهٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ . وَاِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعِظَامِیْ وَعَصَبِیْ . وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرَضِیْنَ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ . فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ . فَاِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ . قَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ بَلَغَنَا عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَیْلٍ - وَکَانَ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللُّغَةِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ - قَالَ مَعْنٰی قَوْلِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ . قَالَ الشَّرُّ لَیْسَ مِمَّا یُتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَیْکَ.

☆☆ حضرت علی ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا جس نے آسمان وزمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں' میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں' اے اللہ! تو بادشاہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے' گناہوں کو تیرے علاوہ اور کوئی بخش نہیں سکتا ہے' میں حاضر ہوں' تیری بارگاہ میں بھلائی اور سعادت سب تیرے دستِ قدرت میں ہے اور برائی تیری طرف نہیں آسکتی ہے' میں تیری مدد سے سب کچھ کرسکتا ہوں' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تیری ذات برکت والی ہے' تو بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں تیرے سامنے جھک گیا' میری سماعت' میری بصارت' میرا مغز' میری ہڈیاں' میرے پٹھے (تیری بارگاہ میں جھک گئے)''۔

نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''جس شخص نے اللہ کی حمد بیان کی' اللہ تعالیٰ نے اس کی حمد کو سن لیا' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو اتنی ہو جو آسمان وزمین کو بھر دے اور ان کے درمیان موجود جگہ کو بھر دے اور اس کے علاوہ جو تو چاہے اس حصے کو بھی بھر دے''۔

نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ میں سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' تیرے لیے اسلام قبول کیا' میرا سر اس ذات کے لیے جھکا ہوا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے' اُسے صورت دی ہے اور اچھی صورت دی ہے' اسے سماعت اور بصارت سے نوازا ہے' اللہ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے''۔

نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! جو میں پہلے کر چکا ہوں' جو بعد میں کروں گا' جو خفیہ طور پر کیا' جو اعلانیہ طور پر کیا' جو اسراف کیا' جس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو ان سب کے بارے میں میری مغفرت کر دے' تو آگے کرنے والا ہے' تو پیچھے کرنے والا ہے' تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں''۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: نضر بن شمیل کے حوالے سے یہ بات پتہ چلی ہے' جو علم لغت کے ماہرین میں سے ہیں' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''بُرائی تیری طرف نہیں جاسکتی'' اس سے مراد یہ ہے بُرائی ایسی چیز نہیں ہے' جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ابوسلمۃ الماجشون تیمی (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''106ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱۲)(۳۳۸۶)۔

نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی دعا کے بارے میں فقہاء کا اختلاف

نماز کے آغاز میں کون سی دعا پڑھی جائے گی' اس موضوع پر اہل علم کے درمیان اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظیم تصنیف ''التجرید'' میں تحریر کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' ہم یہ سمجھتے ہیں' نماز کے آغاز میں سبحانك اللهم پڑھا جائے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازی نماز کے آغاز میں وجهت وجهی پڑھے گا۔

ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اگر تم کھڑے ہو تو اپنے رب کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرو"۔
ضحاک بن مزاحم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ ذکر وہ ہے جو قیام کی حالت سے متعلق ہے اور وہ ذکر تسبیح کرنا ہے۔
یہاں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اس بات کا تقاضا کرے گا کہ انسان تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے اسے پڑھے کیونکہ تکبیر تحریمہ سے پہلے کوئی بھی ذکر کرنا سنت نہیں ہے اور حکم یہ ہے اسے مسنون طریقے پر محمول کیا جائے جب اس کا وجوب ساقط ہو چکا ہو۔
اسی مفہوم پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ ﷺ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے ہوئے تکبیر کہتے تھے پھر یہ کہتے:
سبحانك اللّٰهم............
اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نماز کا آغاز سبحانك اللهم...... پڑھنے سے کرتے تھے۔
شیخ ابواحوص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے
شیخ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیسیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے ان تمام حضرات نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے
اس کے بعد امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں دو روایات نقل کی ہیں جس میں اس بات کا تذکرہ ہے یہ حضرات بھی نماز کے آغاز میں سبحانك اللهم پڑھا کرتے تھے۔
ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے جب کوئی شخص نماز کا آغاز کرے تو وہ تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نماز کے آغاز میں سب سے پہلے سبحانك اللهم پڑھے گا احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں[1]

1123 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا ابْتَدَاَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ

[1] التجرید از امام قدوری

۱۱۲۳- اخرجه ابو عوانة (۱۰۲/۲) وابن حبان (۱۷۷۱) من طریق یوسف بن سعید بهذا الاسناد- واخرجه ابن حبان (۱۷۷۳، ۱۷۷۴) من طریق احمد بن ابراهیم الدورقی ثنا حجاج بهذا الاسناد- واخرجه الشافعی فی (المسند) (۷۲/۱، ۷۳) من طریق ابن جریج به-

الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِی لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِی لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّی سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّی سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ وَاَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَیْكَ ۔ قَالَ وَكَانَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ فِی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِیَ الْحَدِیثِ ۔

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے' میں نے (ہر غلط دین سے روگرداں ہوتے ہوئے) مسلمان کے طور پر (اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کیا ہے) اور میں مشرک نہیں ہوں' میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا اور میں مسلمان ہوں' اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو پاک ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کی بخشش کر دے' تیرے علاوہ کوئی اور گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا' اچھے اخلاق کی طرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے' اور تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے' مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے' میں حاضر ہوں' بھلائی اور سعادت تیرے دست قدرت میں ہے' وہی شخص ہدایت یافتہ ہے جسے تو ہدایت نصیب کرے' میں تیری مدد سے سب کچھ کرتا ہوں' تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تو برکت والا ہے' بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

1124 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّیْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قَادِمٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو حَیْوَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِیمِ بْنُ الْهَیْثَمِ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ یَزِیدَ اَبُو حَیْوَةَ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ اَبِی حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ اِنَّ صَلَاتِی وَنُسُكِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ لَا شَرِیكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِینَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِی لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ وَاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ لَا یَهْدِی لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِی سَیِّءَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ لَا یَقِی سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۔ قَالَ شُعَیْبٌ قَالَ لِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَغَیْرُهُ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِینَةِ اِنْ قُلْتَ اَنْتَ هٰذَا الْقَوْلَ فَقُلْ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْكَرِیمِ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

۱۱۲۴- اخرجه النسائي (۲/۱۲۹) كتاب الافتتاح' باب نوع آخر من الدعاء بين التكبير والقراءة' حديث (۸۹۶): اخبرنا عمرو بن عثمان بن سعيد' قال: حدثنا شريح بن يزيد الحضرمي' بهذا الاسناد-

''بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' جس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں' اے اللہ! اچھے اخلاق کی طرف اور اچھے اعمال کی طرف میری راہنمائی کر' اچھے اخلاق اور اچھے اعمال کی طرف صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے' بُرے اخلاق اور بُرے اعمال سے مجھے بچالے' ان سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے''۔

شعیب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: محمد بن منکدر اور دیگر فقہاء نے مجھے یہ کہا: اگر تم یہ الفاظ بھی پڑھ لو' تو بہتر ہو گا: ''اور میں مسلمان ہوں''۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالکریم نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شریح بن یزید حضرمی، ابوحیوۃ حمصی، المؤذن۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''203ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۰/۱)(۵۷)۔

1125- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِىُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيِّ الرِّفَاعِيُّ قَالَ اِسْحَاقُ وَكَانَ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اسْتَفْتَحَ صَلَاتَهُ فَكَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ -ثَلَاثًا- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ . قَالَ ثُمَّ يَقْرَاُ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو نماز کے آغاز میں تکبیر کہنے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تو بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے تھے:

''میں سماعت اور علم رکھنے والے اللہ کی مردود شیطان' اس کے وسوسوں اور چالوں سے پناہ مانگتا ہوں''۔

۱۱۲۵- اخرجه ابو داؤد (۲۰٦/۱) كتاب الصلوة: باب من راى الاستفتاح ب (سبحانك اللهم وبحمدك) حديث (۷۷۵) والترمذي (۹/۲-۱۰) كتاب الصلوة: باب ما يقول عند افتتاح الصلوة: حديث (۲٤۲) وابن ماجه (۲٦٤/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة: حديث (۸۰٤) والنسائي (۱۳۲/۲) كتاب الافتتاح: باب نوع آخر من الدعاء بين افتتاح الصلوة وبين القراءة: حديث (۸۹۹، ۹۰۰) واحمد (۵۰/۳، ٦۹) والدارمي (۲۸۲/۱) كتاب الصلوة: باب ما يقال بعد افتتاح الصلوة وابو يعلى (۲۵۸/۲) رقم (۱۱۰۹) وابن خزيمة (٤٦۷) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۳۴/۲) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة بعد التكبير وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۰۲/۱) كتاب الصلوة: باب افتتاح الصلوة بعد التكبير: حديث (٦۸٦) كلهم من طريق جعفر بن سليمان الضبعي بهذا الاسناد۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد آپ قرأت کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن یونس بن یاسین، ابواسحاق، المعروف بالشیعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۶/۲۹۹)(۳۳۳۶)۔

○ علی بن داؤد (اور ایک قول کے مطابق:) ابن داؤد- ابومتوکل الناجی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''180ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۵)(۴۷۶۵)۔

1126 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ غَيْرُ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری عزت و بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

اور امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے۔ عبدالسلام نامی راوی کے حوالے سے اس روایت کو صرف طلق بن غنام نے نقل کیا ہے' اور یہ حدیث مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن عیسیٰ بن حمران طائی، ابوعلی البسطامی القومسی ثم نیشاپوری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''247ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۲۳۰)(۱۴۴۴)۔

○ طلق بن غنام- ابن طلق بن معاویۃ النخعی، ابومحمد کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''211ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۴)(۳۲۱۱)۔

۱۱۲۶ اخرجه ابو داؤد (۱/۲۰۶) کتاب الصلوٰۃ: باب من رای الاستفتاح ب (سبحانك اللهم بحمدك) حدیث (۷۷۶): ثنا الحسین بن عیسی' بهذا الاسناد- واخرجه البیهقی فی (السنن الکبرٰی) (۲/۳۳-۳۴) من طریق العباس بن محمد الدوری' ثنا طلق بن غنام' بهذا الاسناد- وهو عند الحاکم (۱/۲۳۵) وقال: صحیح الاسناد' ولم یخرجاه' وتعقبه الذهبی' فقال: علی شرطهما- وقال ابو داؤد: هذا الحدیث لیس بالمشهور عن عبد السلام بن حرب' لم یروه الا طلق بن غنام-

○ بدیل-مصغر-عقیلی- ابن میسرۃ بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''103ھ یا 85ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴)(۶۵۲)۔

○ اوس بن عبداللہ الربعی-ابوالجوزاء-بالجیم والزاری- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''83ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۵)(۵۸۲)۔

1127- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَحْوَلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ . وَاِذَا تَعَوَّذَ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ . رَفَعَهٗ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَالْمَحْفُوْظُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ كَذٰلِكَ رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر بن خطاب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہہ دیتے تھے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

جب آپ تعوذ پڑھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے

''میں شیطان' اس کے وسوسوں اور اس کی چالوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

اس بزرگ نے اپنے والد کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے' اس روایت کو اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

تاہم زیادہ محفوظ روایت یہ ہے' یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی گئی ہے۔ اس کو ابراہیم نے علقمہ اور اسود کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اپنی سند کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کیا ہے' یہی درست ہے۔

۱۱۲۷-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۸۵-۲۸۶)رقم (۴۸۲) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي: عبد الرحمن ثقة' اخرجه عنه البخاري في صحيحه' ومن وقفه على عمر' فقد سمع عمر يقوله' وانما كان قد يقوله: اقتداء برسول الله صلى الله عليه وسلم - اه- قلت: لم اجد في رجال البخاري من اسمه: عبد الرحمن بن عمر' بل لم اجد من ترجمه اصلاً-

1134- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيْلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلاَاِلٰهَ غَيْرُكَ

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

1135- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں:

''آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے تھے اور پھر یہ پڑھتے تھے: تو پاک ہے اے اللہ!''۔

1136- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِى مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا كَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلاَاِلٰهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُ ذٰلِكَ مَنْ يَلِيْهِ.

☆☆ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب تکبیر کہتے تو پھر یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ اتنی آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے) کہ ان کے پاس کھڑا ہوا شخص سن سکتا تھا۔

1137- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ وَاللَّفْظُ لِيُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۱۳۴- اخرجه الترمذي (۲/ ۱۱) كتاب الصلوٰة' باب ما يقول عند افتتاح الصلوٰة' حديث (۲۴۳) وابن ماجه (۱/ ۲۶۵) كتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة' حديث (۸۰۶) والحاكم (۱/ ۲۳۵) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۳۴) كتاب الصلوٰة' باب الاستفتاح ب (سبحانك اللهم وبحمدك) وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۵۰۲) كتاب الصلوٰة' باب افتتاح الصلوٰة بعد التكبير' حديث (۶۸۴) كلهم من طريق ابي معاوية بهذا الاسناد- قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه من حديث عائشة الا من هذا الوجه' وحارثة قد تكلم فيه من قبل حفظه- وابو الرجال اسمه: محمد ابن عبد الرحمن المديني- وقال البيهقي في (السنن): وهذا لم نكتبه الا من حديث حارثة بن ابي الرجال' وهو ضعيف- وقال في (المعرفة): وحارثة بن محمد: هو حارثة بن ابي الرجال' وهو ضعيف' لا يحتج به' ضعفه يحيى بن معين واحمد بن حنبل والبخاري وغيرهم-

۱۱۳۶- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۱۹۸) من طريق سعيد بن ابي عروبة بهذا الاسناد-

بکرٍ النَّیسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ قَالَا حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ اَبُوْ عَامِرٍ الْبَجَلِیُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا عَنِ افْتِتَاحِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَتْ كَانَ اِذَا كَبَّرَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں: میں اور عبید بن عمیر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے آغاز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سہل بن عامر بجلی۔عن مالک بن مغول۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکر الحدیث' ضعیف الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳/۱۳۷) (۴۰۳۶)۔

○ مالک بن مغول۔بکسر اولہ وسکون المعجمۃ وفتح الواد۔کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''159ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷/۹۱) (۶۴۹۲)۔

1138- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَیْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. يُسْمِعُنَا ذٰلِكَ وَيُعَلِّمُنَا .

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کا آغاز کرتے تو یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے' تاکہ آپ ہمیں ان کی تعلیم دیں۔

1139- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

۱۱۳۸-اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۲۱۴) كتاب الصلوات باب في التعوذ كيف هو قبل القراءة او بعدها؟ حديث (۲۴۵۵): حدثنا حفص بهذا الاسناد-

وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ يُسْمِعُنَا ذٰلِكَ.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رٹائٹیؤ نماز کے آغاز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

حضرت عثمان رٹائٹیؤ یہ الفاظ ہمیں سناتے تھے (یعنی بلند آواز میں یہ الفاظ پڑھتے تھے)۔
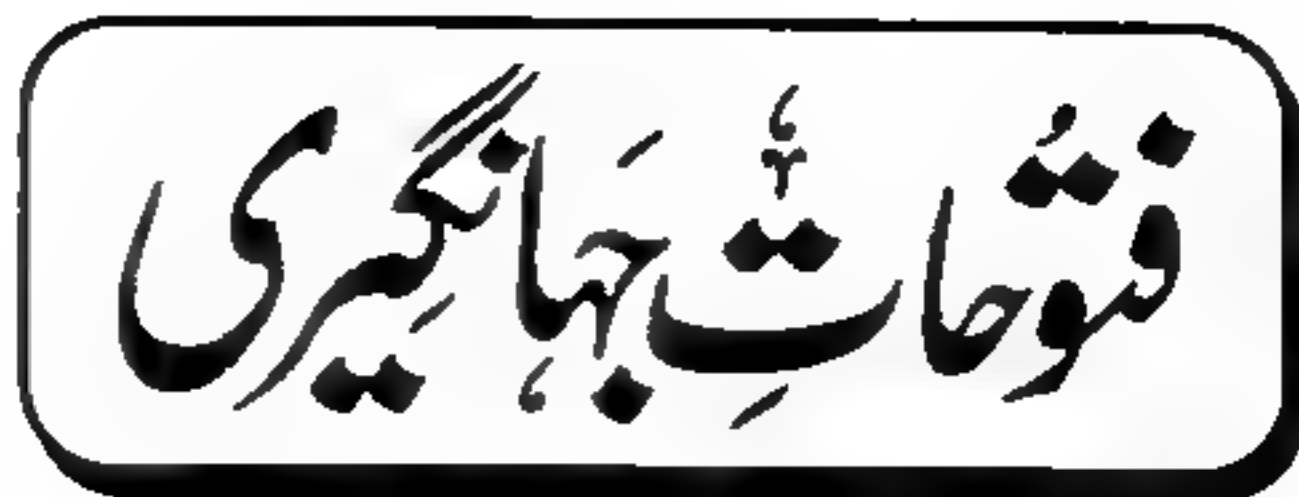
فتوحاتِ جہانگیری

شرح

سُنن دارقطنی

جزو چہارم

3-4

متن

امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

31-باب وُجُوْبِ قِرَاءَةِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذٰلِكَ.

باب: نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا واجب ہے اسے بلند آواز میں پڑھنا اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف

1140- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ اَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقْرَأُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي صَلَاتِهِ.

☆☆ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حماد اسحاق بن اسمٰعیل بن حماد بن زید درھم ازدی القاضی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''276ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲/۲۷۲) (۷۴۳)۔

○ عبداللہ بن موسیٰ ہاشمی روی عن حسن بن طیب بغوی وروی عنہ ابومحمد الخلال التنوخی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''374ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۴/۲۰۶)۔

○ موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ مامون'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۳/۲۵) (۶۹۸۶)۔

○ عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب ہاشمی مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ

۱۱۴۰-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۲۹۲) رقم (۴۹۱) من طريق الدارقطني به- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۲۴-۳۲۵) من جهة الدارقطني- وقال الزيلعي: قال شيخنا ابو الحجاج المزي: هذا اسناد لا يقوم به حجة، وسليمان هذا لا اعرفه-

راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''145ھ کے اوائل میں'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۲۹۲)۔

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کی بحث

نماز میں بلند آواز میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے اور اس بارے میں منقول روایت میں مذکور اختلاف کی توضیح کرتے ہوئے مشہور فقیہہ امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

نعیم بن مجر نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے' راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی' جب انہوں نے ولا الضالین پڑھا تو آمین بھی کہا' انہیں بھی آمین کہا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کی دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا رہوں''۔

اسی طرح ایک اور سند کے ساتھ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں نماز ادا کی۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی' پھر سورۂ فاتحہ پڑھی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں روایات کو نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں۔

بسم اللہ' سورۂ فاتحہ کا حصہ ہے۔اس لیے نمازی کو چاہیے کہ جس طرح وہ سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے اسی طرح اس کے ساتھ بسم اللہ بھی پڑھا کرے۔

ان حضرات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول درج ذیل روایات کو بھی اپنے مؤقف کی تائید کے لیے نقل کیا ہے۔

''اُسید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی''۔

راوی کہتے ہیں: میرے والد بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے تھے۔

اسی طرح سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ پڑھا کرتے ہیں۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ سورت سے پہلے اور سورت کے بعد جب اگلی سورت پڑھتے' تو بسم اللہ پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے' یعنی نماز کے دوران (اسے ترک نہیں کرتے تھے)۔

اسی طرح یزید نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ (بلند آواز میں) قرأت کا آغاز بسم اللہ سے کیا کرتے تھے۔

اسی طرح ازرق بن قیس نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں نے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا' ولا الضالین پڑھنے کے بعد انہوں نے پھر بلند آواز میں بسم اللہ پڑھی۔

ان حضرات نے درج ذیل روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

سعید بن جبیر' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سورۂ فاتحہ ہے' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تلاوت کی بسم اللہ پڑھی اور بولے: یہ ساتویں آیت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسی طرح تلاوت کی' جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے تلاوت کی تھی۔

(امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد مزید تحریر کرتے ہیں:) بعض دیگر حضرات نے اس کے خلاف بیان کیا ہے' وہ کہتے ہمارے خیال میں نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی' ان میں پھر اس بارے میں اختلاف پایا جاتا

بعض نے کہا ہے: پست آواز میں پڑھی جائے گی' جبکہ بعض نے کہا ہے: بسم اللہ سرے سے پڑھی ہی نہیں جائے گی' نہ آواز میں' نہ ہی بلند آواز میں۔

پہلے مؤقف کے قائلین نے اپنی تائید میں یہ دلائل پیش کیے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تھے تو الحمد للہ سے قرأت آغاز کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم (قرأت سے پہلے) خاموش نہیں ہوتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے: بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں ہے' کیونکہ اگر سورۂ فاتحہ کا حصہ ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں بھی اس کی اسی طرح تلاوت کرتے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی تھی۔

جن حضرات نے پہلی رکعت میں اسے بلند آواز میں پڑھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ اس بنیاد پر کہ ان کے نزدیک بسم اللہ' سورۂ فاتحہ کا حصہ ہے' انہوں نے دوسری رکعت میں بھی اس کو پڑھنے کو بھی اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث سے اس بات کی نفی ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں بسم اللہ پڑھی تھی' تو دوسری رکعت کی نفی کے ذریعے (بالواسطہ طور پر) پہلی رکعت کی بھی نفی ہو جائے گی۔ لہٰذا اب یہ روایت اس روایت کے مقابلے میں آ جائے گی' جسے نعیم بن مجمر نے اپنی سند کے حوالے سے نقل کیا تھا' حالانکہ یہ والی روایت اپنی سند اور صحت کے اعتبار سے نعیم کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

اسی طرح ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی گئی ہے اسے نقل کرنے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے بعض راویوں نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے جیسے ہم نقل کر چکے ہیں۔ جبکہ بعض راویوں نے درج ذیل طریقے سے نقل کیا ہے۔

یعلیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ کی قرأت الگ الگ ہوتی تھی جس میں ایک ایک حرف الگ الگ ہوتا تھا۔

اس میں یہ بات ذکر ہے: سیدنا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو بسم اللہ پڑھی تھی وہ اس کے ذریعے اس بات کا تذکرہ کرنا چاہتی تھیں کہ نبی اکرم ﷺ پورا قرآن پاک اس طرح ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں نبی اکرم ﷺ (نماز کے دوران سورت کی تلاوت سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرتے تھے۔

لہٰذا اس روایت کا مفہوم اس روایت کے مفہوم سے مختلف ہوگا' جو ابن جریج نامی راوی کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔

ایسا بھی ہوسکتا ہے: ابن جریج کی روایت میں سورۂ فاتحہ کے الفاظ کو الگ الگ پڑھنے کا جو ذکر ہے' یہ ابن جریج کی طرف سے ہو' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے طریقے کو وضاحت سے بیان کیا ہو' یہ بالکل اُسی طرح ہے جیسے لیث نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' تو اس کے ذریعے اس بات کی بھی نفی ہو جائے گی' اس حوالے سے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت سے کوئی استدلال کیا جا سکتا ہے۔

یہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں: تم نے سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں جو روایت کی ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور ہم نے تمہیں سبع مثانی عطاء کیا''۔

اور تم نے جو اس بات کا تذکرہ کیا ہے' یہ سورۂ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے تو اس بارے میں ہمیں اس آپ کی اطلاعات نہیں ہیں' آپ کا یہ کہنا کہ بسم اللہ بھی اس کا حصہ ہے' تو اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں وہ روایت منقول ہے' جسے آپ نے ذکر کیا ہے' لیکن دیگر حوالوں سے ان کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہیں' جن حضرات نے بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ کی آیت قرار دیا ہے' وہ اسے مستقل آیت شمار کرتے ہیں اور جنہوں نے بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ کا حصہ قرار نہیں دیا' ان کے نزدیک ''انعمت'' ایک الگ آیت ہے' تو جب ان حضرات کے درمیان ان حوالے سے یہ اختلاف ہو گیا' تو یہ ضروری ہوگا: ہم اس بارے میں غور و فکر کریں گے' تو اس بارے میں ہم عنقریب اپنے مقام پر بحث کریں گے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں

نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: سورۃ الانفال جو سات بڑی سورتوں میں شامل ہے' اور سورۂ براۃ جو 100 آیات پر مشتمل سورت ہے' آپ نے ان دونوں کو کیوں ملا دیا ہے' اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ بھی تحریر نہیں کی ہے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت نازل ہوتی تھی تو آپ حکم دیتے تھے کہ اسے فلاں سورت میں شامل کر دو' جس میں فلاں اور فلاں چیزوں کا ذکر ہے۔ ان دونوں کا واقعہ چونکہ ایک جیسا تھا لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی ہو گیا تو میں اس بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر سکا' بعد میں مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ بعد والی سورت پہلی والی سورت کا حصہ نہ ہو' تو میں نے ان دونوں کو ساتھ ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ تحریر نہیں کی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں میں شامل کر دیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس روایت میں اس بات کی یوں وضاحت کر رہے ہیں' بسم اللہ سورت کا حصہ نہیں تھی' بلکہ وہ بسم اللہ کو اس لیے تحریر کرتے تھے' تاکہ دو سورتوں کے درمیان فرق ہو جائے۔ لہٰذا یہ بسم اللہ ان سورتوں کے علاوہ ہو گی تو اس صورت میں یہ روایت اس چیز کے خلاف ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس بارے میں منقول ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے بارے میں' متواتر طور پر یہ بات منقول ہے: یہ حضرات نماز کے دوران بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مغفل نے یہ روایت نقل کی ہے: راوی کہتے ہیں: وہ اسلام میں کسی بھی نئی روایت کے پیدا ہونے کے سب سے سخت مخالف تھے۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے مجھے بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: میرے لیے اسلام میں نئی روایتیں قائم کرنے سے بچو' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' میں نے (ان میں سے) کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا' لہٰذا تم قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کیا کرو۔

اسی طرح حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کیا کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز بسم اللہ سے نہیں کرتے تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما

(یہاں پر راوی کو شک ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے حسب
حدیث ذکر کی ہے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول بعض دیگر روایات کا تذکرہ مختلف
کے ساتھ کیا ہے، جنہیں نقل کرنے کے بعد امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔

یہ متواتر روایات ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے بارے میں
ہیں۔

ان میں سے بعض میں اس بات کا تذکرہ ہے: یہ حضرات الحمد اللہ سے قرأت کا آغاز کیا کرتے تھے' اوران میں اس
کی کوئی دلیل موجودنہیں ہے' یہ حضرات الحمد للہ سے پہلے یا اس کے بعد بسم اللہ پڑھتے تھے' کیونکہ یہاں قرأت سے مراد
کی قرأت ہے۔

اب اس میں اس بات کا احتمال ہوسکتا ہے' یہ حضرات بسم اللہ کو قرآن کا حصہ شمار نہیں کرتے تھے' بلکہ اسے ''سبحا
اللّٰھم '' کی طرح ذکر شمار کرتے تھے' یا وہ کلمات جو نماز کے آغاز میں ادا کیے جاتے ہیں' اور وہ قرآن کی تلاوت اس کے
کرتے تھے' الحمد للہ کے ذریعے تلاوت کا آغاز کرتے تھے۔

جبکہ بعض روایات میں یہ بات منقول ہے: یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے' تو اس میں اس بات کی
دلیل ہوسکتی ہے' یہ حضرات پست آواز میں بسم اللہ پڑھ لیتے ہوں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بلند آواز کے الفاظ کے ذریعے ا
نفی کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوتی۔

تو ان آثار کو صحیح قرار دینے کے لیے یہ بات سامنے آئے گی' بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا اور پست
میں پڑھ لیا جائے گا۔

اسی طرح کی روایت حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے منقول ہے۔

جیسا کہ شیخ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے
باللہ نہیں پڑھتے تھے اور آمین نہیں کہتے تھے۔

عکرمہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' انہوں نے بلند آواز میں بسم
پڑھنے کے بارے میں فرمایا ہے: یہ دیہاتیوں کا طریقہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم اس فصل کے آغاز میں اس
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: شیخ عبدالرحمٰن اعرج بیان کرتے ہیں: میں نے ائمہ (یعنی حضرات خ
راشدین) کو پایا ہے' وہ حضرات قرأت کا آغاز الحمد للہ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے بہت سے علماء کو پایا ہے وہ لوگ اسے (بلند آواز میں) تلاوت نہیں کرتے تھے۔

شیخ عبدالرحمان بن قاسم بیان کرتے ہیں: میں حضرت قاسم کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد کے زمانے کی افراد سے بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھنا ثابت ہوگیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی' یہ قرآن کا حصہ نہیں ہے' کیونکہ اگر یہ قرآن کا حصہ ہوتی تو قرآن کے بقیہ حصوں کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا لازمی ہوتا۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ سورۃ النمل میں مذکور بسم اللہ کو اسی طرح بلند آواز سے تلاوت کی جاتی ہے' اس کی وجہ یہی ہے' وہ قرآن پاک کا حصہ ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی' سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا تو قرآن کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے' بسم اللہ قرآن کا حصہ نہیں ہے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے' بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھا جائے گا جس طرح اعوذ باللہ کو آہستہ آواز میں پڑھا جاتا ہے۔

اسی طرح ہم نے یہ بات بھی دیکھی ہے' بسم اللہ کو سورتوں کے آغاز میں مصحف میں لکھا گیا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے آغاز میں بھی لکھا گیا ہے اور دیگر سورتوں کے آغاز میں بھی لکھا گیا ہے' سورۂ فاتحہ کے علاوہ دیگر سورتوں میں یہ سورت سورتوں کا حصہ شمار نہیں ہوتی' تو پھر اس سے ثابت ہوتا ہے' یہ سورۂ فاتحہ کا بھی حصہ نہیں ہوگی۔

یہ وہ بحث تھی جو بسم اللہ کا سورۂ فاتحہ کا حصہ نہ ہونے اور نماز کے آغاز میں اسے بلند آواز میں قرأت نہ کیے جانے کے بارے میں کی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

1141 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مَحْفُوْظُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي السُّوْرَتَيْنِ جَمِيْعًا.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سورتوں کے ساتھ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

١١٤١-ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (١٣٦-١٣٧) رقم (٢٠٥)' وقال: عيسى بن عبد الله ضعيف الحديث- قلت: عيسى: قال ابن حبان: يروي عن ابيه اشياء موضوعة- وقال الدارقطني: متروك الحديث- وينظر: (ميزان الاعتدال ٥/٢٨٠)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب العلوی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۳۸۰) (۶۵۸۴)۔

○ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب، ابو محمد العلوی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''خلافت منصور'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۵/۳۸۰) (۶۵۸۴)۔

○ محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب، یہ ''صدوق'' ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال ''130ھ کے بعد'' ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۸۱) (۶۲۱۰)۔

○ عمر بن علی بن ابو طالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۲۵) (۴۹۸۵)۔

1142 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ دَلِيلٍ الْاِخْبَارِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِى عَمُّ اَبِى الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى حَدَّثَنِى اَبِى مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ . قُلْتُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَقَالَ قُلْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ).

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے ان کے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بھی پڑھا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حسن بن علی بن حسین، ابو علی مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴/۸۸) (۱۷۲۲)۔

○ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ

"خطیب بغدادی" (۲/۳۷)(۴۲۹)۔

○ موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۶۳/۳)(۷۲۵۷)۔

1143 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ فِی الْمَكْتُوبَاتِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن احمد بن ثابت بن سلام ابو القاسم بزاز۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "329ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۹/۳۸۷)(۴۹۷۵)۔

○ اسید بن زید الجمال علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "متروک" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ترجمۃ فی المیزان (۱/۲۱۹) ت (۹۸۸)۔

1144 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السُّلَمِیُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْدِیُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ وَعَمَّارًا يَقُولَانِ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما دونوں حضرات یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ابوشیبۃ ابوجعفر عبسی کوفی حافظ کان عالما بصیرا بالحدیث والرجال، علم حدیث کے محدثین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵/۲۸۰)۔

○ محمد بن ابراہیم بن عبدالحمید، ابوبکر حلوانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱/۳۹۸)(۳۶۹)۔

1145- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالسلام بن صالح بن سلیمان بن ایوب بن میسرۃ، ابوصلت ہروی، مولیٰ عبدالرحمٰن بن سمرۃ قرشی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''136ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۱/۴۶)(۵۷۲۸)۔

1146- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ وَاَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ الْاَنْطَاكِيُّ وَاَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْاُبُلِّيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْمَهْدِيُّ الْمَغْرِبَ فَجَهَرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا فَقَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَهَرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ قُلْتُ نَاْثِرُهُ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ۔

☆☆ احمد بن محمد اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امیر المؤمنین مہدی نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی' راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: امیر المؤمنین! یہ

۱۱۴۵-ذکرہ الزیلعی فی (نصب الرایة) (۱/۳۴۵) من جهة المصنف- وقال الزیلعی: ابو الصلت متروك- قال ابن ابی حاتم: سالت ابی عنه؟ فقال: لیس عندی بصدوق' ولم یحدثنی عنه- واما ابو زرعة: فانه ضرب علی حدیثه' وقال: لا احدث عنه' ولا ارضاه - وقال الدارقطنی: رافضی خبیث' اتهم بوضع: (الایمان اقرار باللسان وعمل بالارکان)- وانتهی - وکان هذا الحدیث - والله اعلم - مما سرقه ابو الصلت من غیره' والزقه بعباد بن العوام' وزاد فیه: (ان الجهر فی الصلوٰة)؛ فان غیر ابی الصلت رواه عن عباد فارسله' ولم یقل فیه: انه فی الصلوٰة-

۱۱۴۶- اخرجه الطبرانی فی (الاوسط) (۱/۵۲) رقم (۳۵)؛ حدثنا احمد بن محمد بن یحیی بن حمزة الدمشقی بهذا الاسناد- واخرجه بهذا الاسناد ایضا فی (الکبیر) (۱۰/۲۲۷-۲۲۸) رقم (۱۰۶۱)؛ وذکره الحافظ فی (التلخیص) (۱/۴۲۴-۴۲۵) من طریق المصنف والطبرانی' ولم یتکلم علی سنده- قال الذهبی فی (المغنی) (۴۵۲)؛ احمد بن محمد بن یحیی بن حمزة عن ابیه له مناکیر- قال ابو احمد الحاکم: فیه نظر-

کیا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلندآواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔
راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ہم اِسے آپ کے حوالے سے روایت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1147- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ اَبِى سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں بلندآواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

1148- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَنْبَسَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَمْ يَزَلْ يَجْهَرُ فِى السُّوْرَتَيْنِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) حَتّٰى قُبِضَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصالِ ظاہری تک دونوں سورتوں کے ساتھ بلندآواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے رہے۔

1149- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ رُشْدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّى سَعِيْدُ بْنُ

۱۱۴۷- اخرجه الترمذي (۲/ ۱۴) كتاب الصلوٰة، باب الجهر بالبسملة، حديث (۲۴۵)، والعقيلي في (الضعفاء الكبير) (۱/ ۸۰- ۸۱)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۴۷) كتاب الصلوٰة، باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة، كلهم من طريق معتمر بهذا الاسناد- قال الترمذي: هذا حديث ليس اسناده بذاك- وقال العقيلي في ترجمة اسماعيل: حديثه غير محفوظ، ويحكيه عن مجهول- قلت: والمجهول الذي قصده العقيلي هو: ابو خالد الوالبي؛ كما قال الترمذي عقب الحديث- وقد روى له ابو داؤد- وقال الحافظ في (التقريب) (۲/ ۴۱۶) مقبول- اهـ- اي عند المتابعة، والا فهو لين الحديث: كما نص على ذلك الحافظ في مقدمة التقريب- و اخرجه البزار (۱/ ۲۵۵- كشف) رقم (۵۳۶) من طريق المعتمر بن سليمان، ثنا اسماعيل ابن حماد عن ابي خالد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوٰة- قال البزار: تفرد به اسماعيل، وليس بالقوي في الحديث - وابو خالد: احسبه الوالبي- اهـ- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۴۷) من طريق اسحاق بن راهويه عن معتمر بن سليمان، قال: سمعت اسماعيل بن حماد بن ابي سليمان عن ابي خالد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ (بسم الله الرحمن الرحيم) في الصلوٰة- يعني: كان يجهر بها- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۱/ ۳۴۷): هكذا رواه بهذا اللفظ ولفظ التفسير ليس من قول ابن عباس، انما هو قول غيره من الرواة- وكل من روى هذا الحديث بالجهر، فانما رواه بالمعنى، مع انه حديث لا يحتج به على كل حال-

۱۱۴۸- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۰۲) رقم (۵۱۱) من طريق الدارقطني - وقال ابن الجوزي: بروايه عمر بن حفص، وقد اجمعوا على ترك حديثه- قال الذهبي في (المغني) (۲/ ۴۶۴): عمر بن حفص العبدي المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس، قال: (لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات) - لا يعرف، والخبر موضوع وقال الحافظ في (اللسان) (۴/ ۳۰۰): عمر بن حفص القرشي المكي عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: (لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم يجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) حتى مات) لا يعرف من ذا والخبر منكر - اهـ - والحديث ذكره الحافظ الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۳۸) وقال: عمر بن حفص ضعيف الحديث-

خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے اور اس بات کا تذکرہ کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعید بن خثیم - ابن رشد - ہلالی، ابومعمر کوفی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''180ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۳۷۶) (۲۳۰۸)۔

○ حنظلة بن ابوسفیان الاسود بن عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیہ الجمحی، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''151ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲۷۹) (۱۵۹۱)۔

1150- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَتِيْقُ بْنُ يَعْقُوْبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا عَتِيْقُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَمِّهٖ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَبْدَاُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَقَالَ النَّيْسَابُوْرِىُّ يَقْرَاُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے' نیشاپوری نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں قرأت کرتے تھے۔

۱۱۴۹- ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف في سنن الدارقطني) ص (۱۲۸) رقم (۳۰۹) وقال: احمد بن رشد ضعيف- وذكره ايضا الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۴۸) من جهة الدارقطني- وقال الزيلعي: وهذا ايضا لا يصح' وسعيد بن خثيم تكلم فيه ابن عدي وغيره' والحمل فيه على ابن اخيه احمد بن رشد بن خثيم: فانه متهم' وله احاديث اباطيل- والراوي عنه هو ابن عقدة الحافظ وهو كثير الغرائب والمناكير' روى في الجهر احاديث كثيرة عن ضعفاء وكذابين ومجاهيل' والحمل فيها عليهم لا عليه- اه- وذكره ايضا الشوكاني في (نيل الاوطار) (۱/۲۲۵) واعله باحمد بن رشد' وعمه-

۱۱۵۰ اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۱/۴۴۶) رقم (۸۰۶) حدثنا احمد بن يحيى الحلواني بهذا الاسناد- وقال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن عبيد الله الا ابن اخيه' تفرد به عتيق بن ايوب- والحديث ذكره الهيثمي في (المجمع) (۲/۱۱۲) وقال: وفيه عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمري' وهو ضعيف جدًا- اه- وذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۲۸) رقم (۳۱۰) وقال: عبد الرحمن العمري ضعيف- قلت: بل هو متروك- وينظر: (التقريب) (۱/۴۸۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن وہب بن ہیثم بن خداش۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''305ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۶/۴) (۱۶۴۲)۔

1151- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما فَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کی ہیں، وہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن محمد بن مروان القطان کوفی، الذہبی فی المیزان (۱۴۷/۲)۔

○ احمد بن عیسیٰ ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، رقم (۷۶۴)۔

1152- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْقُرَشِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا جَاءَ نِي بِالْوَحْيِ اَوَّلُ مَا يُلْقِي عَلَيَّ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۱۵۱- ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من الدارقطني) ص (۱۲۸) رقم (۲۱۱)- وقال: ابو الطاهر ضعيف الحديث- وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳۴۹/۱) من طريق الدارقطني- وقال الزيلعي: وهذا باطل من هذا الوجه لم يحدث به ابن ابي فديك قط- والمتهم به احمد بن عيسى بن عبد الله بن محمد ابو طاهر الهاشمي- وقد كذبه الدارقطني- وهو كما قال: فان من روى مثل هذا الحديث عن مثل محمد بن اسماعيل بن ابي فديك الثقة المشهور المخرج له في (الصحيحين) عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ذئب- الامام المشهور- عن نافع عن ابن عمر فانه يكون كاذبا في روايته- وعمر بن الحسن الشيباني شيخ الدارقطني: تكلم فيه الدارقطني ايضا وقال: هو ضعيف- وقال الخطيب: سالت الحسن بن محمد الخلال عنه! فقال: ضعيف- فاما جعفر بن محمد بن مروان من اهل الكوفة فليس مشهورا بالعدالة- وقد تكلم الدارقطني ايضا- وقال: لا يحتج به-

۱۱۵۲- ذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۲۶/۱) وعزاه للمصنف- وضعف السيوطي سنده- وقال الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۲۹): ضعفاه داؤد بن عطاء- وليس بالقوي-

''جب جبرائیل میرے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے سب سے پہلے میرے سامنے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ داؤد بن عطاء المزنی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوسلیمان مدنی اور مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۷)(۱۸۱۱)۔ سقط فی (ا)۔

1153 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالاَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلاَلٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ وَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهٰذَا صَحِيْحٌ وَرُوَاتُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ نعیم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' انہوں نے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ پڑھی' پھر سورۂ فاتحہ پڑھی' یہاں تک کہ اس آیت تک پہنچے: ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' پھر انہوں نے آمین کہا' لوگوں نے بھی آمین کہا' وہ جب بھی سجدے میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے جاتے اور جب دو رکعت کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو یہ ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں''۔

(امام دارقطنی فرماتے ہیں:) یہ حدیث مستند ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں

۱۱۵۳ - اخرجه ابن خزيمة ۱/۲۵۱) رقم (۴۹۹) وعنه ابن حبان (۴۵۱ - موارد) عن محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بهذا الاسناد - واخرجه النسائي (۲/ ۱۳۴) كتاب الافتتاح باب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم حديث (۹۰۵): اخبرنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن شعيب بهذا الاسناد واخرجه الحاكم (۱/ ۲۳۲) ومن طريقه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۴۶) كتاب الصلوٰة باب افتتاح القراءة بالبسملة عن ابي العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم بهذا الاسناد - وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين - ولم يخرجاه - ووافقه الذهبي - وصححه ابن خزيمة وابن حبان وينظر الحديث الآتي -

''سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''255ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۰۰)(۳۲۹۸)۔

○ نعیم بن عبداللہ مجمر، مولی آل عمر، ابوعبداللہ مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۹۸/۳)(۷۵۴۴)۔

1154- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَّيَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ اَيْضًا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1155- حَدَّثَنَا بِهٖ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَمِّيْ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ح وَحَدَّثَنَا بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلَى الْاَسْلَمِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یعلی الاسلمی، ابوزکریا کوفی القطوانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصة (۱۶۴/۳)(۸۰۸۰)۔

1156- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِيْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ مِّنْ كِتَابِهٖ ثُمَّ مَحَاهُ بَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ

۱۱۵۴- اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۸٤)، والحاكم (۲۳۲/۱)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (٤٦/۲) كتاب الصلوة، كلهم من طريق سعيد بن ابي مريم بهذا الاسناد- واخرجه ابن حبان (۱۷۹۷) من طريق حرملة بن يحيى، ثنا ابن وهب، اخبرني حيوة بهذا الاسناد- وصحح اسناده البيهقي في (السنن الكبرٰى) (٤٦/۲)-

۱۱۵٦- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/٤٦-٤۷) كتاب الصلوة، باب افتتاح القراءة في الصلوة ب(بسم الله الرحمن الرحيم)، والجهر بها اذا جهر بالفاتحة، من طريق الدارقطني - وذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳٤۱/۱)، وقال: ولو ثبت هذا عن ابي اويس، فهو غير محتج به: لان ابا اويس لا يحتج بما انفرد به، فكيف اذا انفرد بشيء، وخالفه فيه من هو اوثق منه! مع انه متكلم فيه فوثقه جماعة، وضعفه آخرون، وممن ضعفه: احمد بن حنبل، وابن معين، وابو حاتم الرازي- وممن وثقه الدارقطني، وابو زرعة- وقال ابن عدي: يكتب حديثه- وروى له مسلم في صحيحه-

عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا قَرَاَ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ هِىَ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ فَاتِحَةَ الْقُرْآنِ فَاِنَّهَا الْآيَةُ السَّابِعَةُ. وَقَالَ الْفَارِسِىُّ اِنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اَمَّ النَّاسَ قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) .لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جب نماز پڑھاتے ہوئے قرأت کرتے تھے تو قرأت کا آغاز بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اللہ کی کتاب کی ایک آیت ہے اگر تم چاہو تو قرآن کے آغاز میں یہ پڑھ سکتے ہو یہ سورۂ فاتحہ کی ساتویں آیت ہے۔

فارسی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کی امامت کرتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے۔ انہوں نے اس کے علاوہ مزید کوئی الفاظ نقل نہیں کیے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن منصور بن ابو مزاحم، ابو طالب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۹۶/۵)(۲۴۹۴)۔

○ عبداللہ بن عبداللہ بن اولیس بن مالک بن ابو عامر الاصبحی، ابو اولیس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "197ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۷۰/۲)(۳۵۹۲)۔

○ عبدالرحمٰن بن یعقوب جہنی۔ مولی الحرقۃ من جھینۃ، مدنی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۵۸/۲)(۴۲۸۹)۔

○ قال حافظ فی "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ت (۵۷۴۴): محمد بن احمد بن ابو الثلج (کذا ذکرہ صاحب الکمال)۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴۲۶،۴۲۵/۵)(۲۹۳۷)۔

1157 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى الثَّلْجِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَّمَنِىْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ لَنَا ثُمَّ قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِيْمَا يُجْهَرُ بِهِ

۱۱۵۷ ذكره الفسانى فى (الاحاديث الضعاف) ص (۱۳۹) رقم (۲۱۲) وقال: خالد بن الياس ليس بالقوى- وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۳۴۳/۱): وهذا اسناد ساقط : فان خالد بن الياس مجمع على ضعفه قال البخاري عن الامام احمد: انه منكر الحديث' وقال النسائي: متروك الحديث' وقال ابن معين: ليس بشيء' ولا يكتب حديثه' وقال ابن ابي حاتم عن ابيه: منكر الحديث- وقال البخاري: ليس بشيء- وقال ابن حبان يروي الموضوعات عن الثقات- وقال الحاكم: روى عن المقبري' ومحمد بن المنكدر' وهشام بن عروة احاديث موضوعة-

كُلِّ رَكْعَةٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:
''جبرائیل نے مجھے نماز کا طریقہ بتایا' وہ اُٹھے' اُنہوں نے ہمارے سامنے تکبیر کہی' پھر انہوں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی' اس نماز میں جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے اور ایسا ہر رکعت میں نہیں کیا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خالد بن یاس-او ایاس-بن صخر بن ابوالجہم بن حذیفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۸۴)(۱۶۲۷)۔

1158 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَّنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ).

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جبرائیل نے مجھے نماز پڑھائی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔

1159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَعْشَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) الصَّوَابُ أَبُو مَعْشَرٍ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے۔
درست یہ ہے: (روایت کی سند میں منقول معشر) ابومعشر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران بن عبداللہ، ابواسحاق ثقفی السراج نیشاپوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب

۱۱۵۹- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۷/۲) كتاب الصلوة باب افتتاح القراءة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والجهر بها اذا جهر بالفاتحة: من طريق احمد بن عبيد الصفار: ثنا ابراهيم بن اسحاق السراج بهذا الاسناد- قال البيهقي: كذا قاله السراج عن عقبة عن يونس عن معشر عن ابن قيس- ورواه الحسن بن سفيان عن عقبة بن مكرم عن يونس عن ابي معشر عن محمد بن قيس بن مخرمة وهو الصواب- اه- وذكره المصنف في (العلل) (۱۳۹/۸) وذكر الاختلاف في سنده ورجح الموقوف على ابي هريرة- وينظر: (نصب الراية) (۳۴۳/۱)- والحديث عند الحاكم ايضا (۲۳۲/۱) من طريق محمد بن قيس مرفوعاً-

بغدادی" (۲۶/۶)(۳۰۵۸)۔

○ عقبۃ بن مکرم ضبی، ابونعیم کوفی، یہ "صدوق" ہیں۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "دسویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال "234ھ" میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التھذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۸۵)(۴۶۸۷)۔

○ محمد بن قیس بن مخرمۃ مطلبی مکی۔عن ابی ہریرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۵۱/۲)(۶۶۰۵)۔

1160 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقْرَاُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقَطَّعَهَا اٰيَةً اٰيَةً وَّعَدَّهَا عَدَّ الْاَعْرَابِ وَعَدَّ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اٰيَةً وَّلَمْ يَعُدَّ (عَلَيْهِمْ)

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اسی طرح تلاوت کرتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۔آپ ان آیات کو الگ الگ ایک ایک کر کے پڑھتے تھے۔اس کے بعد راوی نے ان آیات کی گنتی کی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو ایک آیت شمار کیا اور انہوں نے "علیہم" کو ایک الگ آیت شمار نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعید بن سلیمان کوفی، ابوجعفر حمدان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ متقن" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "220ھ" میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۴۰۷/۲)(۶۲۵۳)۔

1161 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا الْجَهْمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا قُمْتَ فِي الصَّلَاةِ قُلْتُ اَقْرَاُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) قَالَ قُلْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

---

۱۱۶ اخرجه الحاكم (۱/ ۲۳۲) وابن خزيمة (۱/ ۲۴۸) رقم (۴۹۳) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۴) كتاب الصلوة: باب الدليل على ان بسم الله الرحمن الرحيم آية تامة من الفاتحة، وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/ ۵۱۱) كتاب الصلوة.

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' رم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو کس طرح قرأت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں مدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرو۔

یانِ حدیث کا تعارف:

○ جہم بن عثمان، عن جعفر صادق، اس راوی کو مجہول قرار دیا گیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان دال (۱۵۹/۲)(۱۵۸۷)۔

1162- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا مرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَّجَرِيرٌ -يَعْنِى ابْنَ حَازِمٍ- قَالاَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَيْفَ نَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) يَمُدُّ مِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ الرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ الرَّحِيْمِ.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح قرأت کیا رتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ قرأت کھینچ کر ہوتی تھی' پھر انہوں نے یہ پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' اس ں انہوں نے لفظ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو کھینچ کر پڑھا تو لفظ الرحمٰن کو لمبا کر کے پڑھا اور لفظ الرحیم کو بھی لمبا کر کے ھا۔

ویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن عاصم کلابی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ مشھور، من علماء التابعین۔ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن معین، علم دیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''213ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان (۳۲۵/۵)(۶۳۹۷)۔

1163- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِى زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ ح وَحَدَّثَنِى اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاهِرِ بْنِ يَحْيَى الْحُسَيْنِىُّ الْعَلَوِىُّ الْمَعْرُوفُ بِمُسَلَّمٍ بِمِصْرَ مِنْ كِتَابِ جَدِّهِ حَدَّثَنِى جَدِّى طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِى اَبِى يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِى زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِى عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

1164- قَرَأْتُ فِیْ اَصْلِ كِتَابِ اَبِیْ بَكْرٍ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِیِّ بِخَطِّ يَدِهٖ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ اَبِی السَّرِیِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا لَا اُحْصِيهَا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَكَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا وَسَمِعْتُ الْمُعْتَمِرَ يَقُوْلُ مَا اٰلُو اَنْ اَقْتَدِیَ بِصَلَاةِ اَبِیْ. وَقَالَ اَبِیْ مَا اٰلُو اَنْ اَقْتَدِیَ بِصَلَاةِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. وَقَالَ اَنَسٌ مَا اٰلُو اَنْ اَقْتَدِیَ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ محمد بن متوکل بیان کرتے ہیں: میں نے معتمر بن سلیمان کی اقتداء میں فجر اور مغرب کی نماز اتنی مرتبہ ادا کی ہے: میں اسے شمار نہیں کرسکتا' وہ سورۂ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد (یعنی اگلی سورت پڑھنے سے پہلے) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

میں نے معتمر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں ہمیشہ اپنے والد کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا' میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کی پیروی کرتا رہوں گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن متوکل عسقلانی، ھو محمد بن ابو السری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ' لین الحدیث' کثیر الخلط'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''238ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۱۷) (۸۱۲۰)۔

1165- حَدَّثَنِیْ سَهْلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِی السُّحَيْمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الطَّائِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِی التَّيْمِیُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد تیمی، قدم همذان علی قضائها۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید

۱۱۶۴ اخرجه الحاكم (۱/۲۳۲، ۲۳۴) من طريق عثمان بن خرزاذ بهذا الاسناد- وقال الحاكم: رواة هذا الحديث عن آخرهم ثقات' ووافقه الذهبي- وينظر: (نصب الراية) (۱/۳۵۱)-

۱۱۶۵ اخرجه الطبراني: كما في (نصب الراية) (۱/۳۵۲) وقد اختلف في سنده كما بين ذلك الزيلعي-

حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الانساب (۲۲۹/۳)۔

○ ابراہیم بن محمد، ابواسحاق تیمی، قاضی البصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۵۰/۶)(۳۱۸۷)۔

1166- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّنِىْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَهَرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''حضرت جبرائیل نے خانہ کعبہ کے نزدیک مجھے نماز پڑھائی تو انہوں نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حماد ہمدانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، رقم (۵۲۸)۔

○ مسلم بن صبیح۔ بالضم مصغرا۔ ہمدانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲۵/۳)(۶۹۷۲)۔

1167- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكْتَتَانِ سَكْتَةٌ اِذَا قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَسَكْتَةٌ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوْا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ اَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ .

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (قرأت کے دوران) دومرتبہ سکتہ کرتے تھے، ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا جب آپ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے تھے اور ایک سکتہ اس وقت ہوتا تھا، جب آپ قرأت کر کے فارغ

۱۱۶۶- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۰۲/۱) رقم (۵۰۹) من طريق الدارقطني وقال ابن الجوزي: يرويه فطر بن خليفة: قال السعدي: هو غير ثقة- قلت: وفي هذا الاعلال قصور- كما سياتي - وذكره الفساني ص (۱۳۰) رقم (۲۱۷) وقال: لا يثبت هذا ' احمد بن حماد ضعيف- والحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۳۴۹/۱) وقال: حديث منكر بل موضوع - ويعقوب بن يوسف الضبي ليس بمشهور- وقد فتشت عليه في عدة كتب من الجرح والتعديل فلم ار له ذكرا اصلا' ويحتمل ان يكون هذا الحديث مما عملت يداه- واحمد بن حماد: ضعفه الدارقطني ' وسكوت الدارقطني والخطيب وغيرهما من الحفاظ عن مثل هذا بعد روايتهم له قبيح جدا' ولم يعلله ابن الجوزي في هذا الحديث الا على فطر بن خليفة وهو تقصير منه: اذ لو نسب اليه لكان حديثا حسنا' وكانه اعتمد على قول السعدي فيه: هو زائغ غير ثقة' وليس هذا بطائل: فان فطر بن خليفة روى له البخاري في صحيحه' ووثقه احمد بن حنبل ويحيى القطان وابن معين-

ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا تو لوگوں نے اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ طرف خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا: سمرہ نے صحیح بیان کیا ہے۔

1168- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَا الْاَحْمَرُ عَنْ يَزِيْدَ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِىْ اُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى الـ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ اَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى اُخْبِرَكَ بِاٰيَةٍ اَوْ بِسُوْرَةٍ لَمْ تَنْزِلْ عَلٰى نَبِيٍّ بَعْدَ سُلَيْمَانَ غَيْرِى . قَ فَمَشٰى وَتَبِعْتُهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَاَخْرَجَ رِجْلَهُ مِنْ اُسْكُفَّةِ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَتِ الْاُخْرٰى فِـ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ بَيْنِىْ وَبَيْنَ نَفْسِى اَنَسِىَ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَىَّ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ بِاَىِّ شَىْءٍ تَفْتَحُ الْقُرْاٰنَ اِذَا افْتَتَحْـ الصَّلَاةَ . قَالَ قُلْتُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ هِىَ هِىَ . ثُمَّ خَرَجَ.

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہ ایک آیت (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ) ایک سورۃ کی تعلیم دوں گا' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد آنے والے انب میں سے صرف مجھ پر نازل ہوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر چل پڑے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے تک پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی چوکھٹ سے ایک پاؤں باہر نکال لیا اور دوسرا پاؤں ابھی مسجد کے اندر ہی تھا میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی وعدہ کیا تھا' شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر میری طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: تم نماز کے آغاز میں قرأت کا آغاز کس چیز سے کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہی ہے' یہ وہی ہے' پھر آپ تشریف لے گئے۔

1169- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْـ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰـ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْهَرُ بِـ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز

۱۱۶۸ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۱۹۵) رقم (۵۰۱) من طريق الدارقطني' به- وقال: وفي رواية الخطيب: (انزل علي الليلة لم تنزل على نبي غير سليمان وغيري' وهي (بسم الله الرحمن الرحيم)- وقال ابن الجوزي: يرويه سلمة بن صالح الاحمر عن يزيد ابي خالد عن عبد الكريم ابي امية- فاما سلمة وعبد الكريم: فقال احمد ويحيى: ليسا بشيء- وقال النسائي: يزيد متروك الحديث- وا اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰/۶۲) كتاب الايمان' باب ما يقرب من الحنث لا يكون حنثاً: اخبرنا ابو الفتح هلال بن محمد بن جعفر' ثنا الحسين بن يحيى بن عياش بهذا الاسناد- وقال البيهقي: اسناده ضعيف-

میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہم (بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے)۔

1170- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ الْحَمَّارُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَبِي حَبِيبٍ الطَّائِفِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَجَهَرَ فِي الصَّلَاةِ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ.

☆☆ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ جو بدری (صحابی) ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے' رات (عشاء کی) صبح (فجر کی) اور جمعہ کی نماز میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن موسیٰ بن اسحاق الحمار، من اہل الکوفۃ۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۸/۵۳)۔

○ ابراہیم بن حبیب بن شہید ازدی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بصری۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ان کا انتقال "230ھ" میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱/۴۳)(۱۹۲)۔

○ موسیٰ بن ابوحبیب نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ابو حاتم، وخبرہ ساقط۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۵۳۹)(۸۸۶۳)۔

○ الحکم بن عمیر، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جاء فی احادیث منکرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف الحدیث" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲/۳۴۴)(۲۱۹۶)۔

1171- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ اَبِي حَامِدٍ وَّاِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْاَنْمَاطِيُّ كِيلَجَةُ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۱۷۰- ذکره الزيلعي في (نصب الراية) (۱/۳۴۹-۳۵۰) من جهة الدارقطني - قال الزيلعي: وهذا من الاحاديث الغريبة المنكرة، بل هو حديث باطل: لوجوه احدها: ان الحكم بن عمير ليس بدريا، ولا في البدريين احد اسمه: الحكم بن عمير، بل لا يعرف له صحبة: فان موسى بن حبيب الراوي عنه لم يلق صحابيا، بل هو مجهول، لا يحتج بحديثه-

۱۱۷۱- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/۲۰۳) من طريق محمد بن ابراهيم: ابي امية: ثنا يحيى بن صالح الوحاظي بهذا الاسناد - وقال ابن عدي: وبهذا الاسناد ايضا غير ما ذكرت اكثر من خمسة عشر حديثا كلها مع ما ذكرته موضوعة، وما هو منها معروف المتن فهو باطل بهذا الاسناد، وكل احاديثه مما لا يتابعه الثقات عليه وضعفه بين على حديثه-

عَبْدُوسٍ الْحَرَّانِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاظِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ).

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن محمد بن موسیٰ بن نضر بن حکیم بن علی بن زربی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''321ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۵/۹۱) (۲۴۸۸)۔

○ یحییٰ بن صالح الوحاظی۔ ابوزکریا حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''222ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۵۱) (۷۹۷۰)۔

○ الحکم بن عبد اللہ بن سعد الایلی، ابوعبد اللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۲/۳۳۷) (۲۱۸۳)۔

1172- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ قَالَ صَلَّى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمْ يَقْرَاْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) لِاُمِّ الْقُرْآنِ وَلَمْ يَقْرَاْ بِهَا لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتّٰى قَضٰى تِلْكَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَا مُعَاوِيَةُ اَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ اَمْ نَسِيتَ قَالَ فَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) لِاُمِّ الْقُرْآنِ وَلِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں نماز ادا کی انہوں نے اس میں بلند آواز میں قرأت ادا کی لیکن بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھی نہ انہوں نے سورۂ فاتحہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی نہ بعد والی سورہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی اسی طرح جھکتے ہوئے (یعنی رکوع میں جاتے ہوئے یا سجدے میں جاتے ہوئے) انہوں نے تکبیر بھی نہیں کہی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی اور سلام پھیر

۱۱۷۲- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/۴۹) كتاب الصلوة باب افتتاح القراءة في الصلوة ب (بسم الله الرحمن الرحيم) والجهر بها ومن طريق الدارقطني بهذا الاسناد- وقال البيهقي: كذلك رواه عبد الرزاق عن ابن جريج- واخرجه الشافعي في (الام) (۱/۱۰۸) انا عبد المجيد بن عبد العزيز بهذا الاسناد- ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/۴۹) وفي (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۱۸) رقم (۷۱۴)- واخرجه عبد الرزاق (۲/۹۲) رقم (۲۶۱۸) عن ابن جريج بهذا الاسناد-

دیا تو جن مہاجرین اور انصار تک ان کی آواز پہنچی تھی انہوں نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا اے حضرت معاویہ! کیا آپ نے نماز میں کمی کی ہے یا آپ بھول گئے تھے؟ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے جو بھی نماز ادا کی اس میں بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی سورۂ فاتحہ سے پہلے بھی اور سورۂ فاتحہ کے بعد والی سورت سے پہلے بھی (بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی) اور سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر بھی کہی۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عثمان بن خثیم مکی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۴۴/۴) (۴۴۴۷)۔

1173- حَدَّثَنَا الْقَاضِى اَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ السِّنْدِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمْ يَقْرَاْ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) حِيْنَ افْتَتَحَ الْقُرْاٰنَ وَقَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَتَرَكْتَ صَلَاتَكَ يَا مُعَاوِيَةُ اَنَسِيْتَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمُ الْاُخْرٰى قَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) .قَالَ الشَّيْخُ وَقَدْ رَوَى الْجَهْرَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَمِنْ اَزْوَاجِهٖ غَيْرُ مَنْ سَمَّيْنَا كَتَبْنَا اَحَادِيْثَهُمْ بِذٰلِكَ فِىْ بَابِ الْجَهْرِ بِهَا مُفْرَدًا وَّاقْتَصَرْنَا هَا هُنَا عَلٰى مَنْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ وَالتَّخْفِيْفِ وَكَذٰلِكَ ذَكَرْنَا فِىْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ اَحَادِيْثَ مَنْ جَهَرَ بِهَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ وَالْخَالِفِيْنَ بَعْدَهُمْ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

☆☆ اسماعیل بن عبید اپنے والد کے حوالے سے اپنا دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے مدینہ منورہ تشریف لائے انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے قرأت کے آغاز میں (بلند آواز میں) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھی اور سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کر دی جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو مہاجرین اور انصار مسجد کے مختلف گوشوں سے اُٹھ کر ان کے پاس آئے اور بولے: اے معاویہ! آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جان بوجھ کر ترک کی ہے یا اسے پڑھنا بھول گئے تھے؟

۱۱۷۳- اخرجه الشافعي في (الام) (۱۰۸/۱): اخبرنا ابراهيم بن محمد' حدثني عبد الله ابن عثمان بن خثيم عن اسماعيل بن عبيد عن ابيه به- ولم يذكر جده- ومن طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۴۹/۲ ۵۰) وفي (معرفة السنن والآثار) (۵۱۸/۱ ۵۱۹) وقال البيهقي: فرواه اسماعيل بن عياش عن ابن خثيم عن اسماعيل بن عبيد بن رفاعة عن ابيه عن جده' ويحتمل ان يكون ابن خثيم سمعه منهما- اهـ-

(راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو اگلی نماز پڑھائی تو اس میں بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی۔)

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے بارے میں جو روایات ہم نے نقل کی ہیں' ان کے علاوہ بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ازواج مطہرات نے بھی یہ بات نقل کی ہے۔ ہم نے بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کے مسئلے میں ان روایات کو الگ طور پر اکٹھا کیا ہے' یہاں ہم نے اختصار کے ساتھ وہ روایات نقل کی ہیں جو پہلے گزر گئی ہیں تا کہ اختصار اور تلخیص موجود رہے۔ اسی طرح ہم نے اس مقام پر وہ روایات بھی نقل کی ہیں جو یہ واضح کرتی ہیں' نبی اکرم کے اصحاب' تابعین اور ان کے بعد آنے والے اہلِ علم میں سے کون سے حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سندی بن حسن بن بحر' ابوبکر الحداد۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''359ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۷/۱۸۷) (۱۸۷۴)۔

○ سلیمان بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ تمیمی دمشقی ابن بنت شرجیل ابوایوب۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۰۳)۔

○ اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعۃ بن رافع عجلانی ابن عبید بلا اضافۃ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی'، (۴۷۱)۔

○ عبدی اللہ بن رفاعۃ بن رافع بن مالک، انصاری الزرقی یقال فیہ عبید اللہ (۴۴۰۳) ولد فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ عجلی۔

○ رفاعۃ بن رافع بن مالک بن عجلان، ابومعاذ انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: فی ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' ت (۱۹۵۷)۔

1174- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ الْاَزْرَقُ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ حَدَّثَنَا اَبِیْ

۱۱۷۴ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/ ۴۰) كتاب الصلوة' باب تعين القراءة بفاتحة الكتاب في طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/ ۳۹ ۴۰) وفي (القراءة خلف الامام) رقم (۷۵) من طريق آدم بن ابي اياس العسقلاني' انا عبد الله بن زياد ابن سمعان بهذا الاسناد- وقال البيهقي: وهذه الزيادة مما تفرد به ابن سمعان' وليس بالقوي- وهذا الحديث دون زيادة ابن سمعان صحيح - وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۲۹۶): تفرد به عبد الله بن زياد بن سمعان عن العلاء' وقد اجمعوا على ترك حديثه' وقال مالك: كان كذابا- وينظر (نصب الراية) (۱/ ۳۳۹- ۳۴۰)-

حَدَّثَنَا ابْنُ سَمْعَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلاَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِىَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ ـ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّى رُبَّمَا كُنْتُ مَعَ الْاِمَامِ ـ قَالَ فَغَمَزَ ذِرَاعِى ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِى نَفْسِكَ فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّى قَسَمْتُ الصَّلاَةَ بَيْنِى وَبَيْنَ عَبْدِى نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لَهُ يَقُوْلُ عَبْدِى اِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَيَذْكُرُنِى عَبْدِى ثُمَّ يَقُوْلُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) فَاَقُوْلُ حَمِدَنِى عَبْدِى ثُمَّ يَقُوْلُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فَاَقُوْلُ اَثْنٰى عَلَىَّ عَبْدِى ثُمَّ يَقُوْلُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) فَاَقُوْلُ مَجَّدَنِى عَبْدِى ثُمَّ يَقُوْلُ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِى وَبَيْنَ عَبْدِى نِصْفَيْنِ وَآخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِى وَلِعَبْدِى مَا سَاَلَ ـ ابْنُ سَمْعَانَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ وَهُوَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ ـ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّابْنُ جُرَيْجٍ وَّرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ عَجْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ وَاَبُوْ اُوَيْسٍ وَّغَيْرُهُمْ عَلٰى اخْتِلَافٍ مِّنْهُمْ فِى الْاِسْنَادِ وَاتِّفَاقٍ مِّنْهُمْ عَلَى الْمَتْنِ فَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِى حَدِيْثِهِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَاتِّفَاقُهُمْ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ ابْنُ سَمْعَانَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے' پوری نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں' انہوں نے میری پنڈلی پر (کوئی چیز) چبھوتے ہوئے فرمایا: پھر تم دل میں اسے پڑھ لو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (میں قرأت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے' اس کا نصف حصہ اس کے لیے ہے' میرا بندہ نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتا ہے' تو میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے' پھر وہ کہتا ہے: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ' تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری حمد بیان کی' پھر وہ کہتا ہے: الرحمٰن' تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری تعریف کی' پھر وہ کہتا ہے: مالک' تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی' پھر وہ کہتا ہے: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ' تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہو گی' سورۃ کا آخری حصہ میرے بندہ کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا''۔

ابن سمعان نامی راوی' عبداللہ بن سمعان ہے اور یہ شخص متروک الحدیث ہے۔

ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ان راویوں میں امام مالک بن انس' شیخ ابن جریج' شیخ روح بن قاسم' شیخ ابن عیینہ' ابن عجلان' حسن بن حُر' ابواویس اور

دیگر حضرات شامل ہیں۔ ان حضرات نے اس روایت کی سند میں اختلاف نقل کیا ہے' تاہم متن پر ان کا اتفاق ہے' ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی روایت میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

تو ان تمام حضرات کا متفقہ طور پر ابن سمعان کی نقل کردہ روایت کے خلاف نقل کرنا درست سمجھا جائے گا' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن زیاد بن سمعان مدنی فقیہ ترکوہ یکسنی ابا عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۰۰/۴) (۴۳۲۹)۔

1175- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِىْ نُوحُ بْنُ اَبِىْ بِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَرَاْتُمْ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) فَاقْرَءُ وْا (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اِنَّهَا اُمُّ الْقُرْآنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اِحْدَاهَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی پڑھو کیونکہ یہ اُم القرآن' اُم الکتاب اور سبع مثانی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس کی ایک (آیت) ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ بن حکم انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۴۷/۴) (۴۷۷۲)۔

○ نوح بن ابو بلال مدنی۔ عن علی بن حسین۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۰۱/۳) (۷۵۶۴)۔

۱۱۷۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى ۴۵/۲) كتاب الصلوٰة' باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة من طريق الدارقطني' به- قال الزيلعي في (نصب الراية) (۳۴۳/۱)-:قال عبد الحق في (احكامه الكبرٰى): رفع هذا الحديث عبد الحميد بن جعفر' وهو ثقة؛ وثقه احمد وابن معين' وكان سفيان الثوري يضعفه' ويحمل عليه- ونوح ثقة مشهور- اه- وتعقبه الزيلعي' فقال: وهذا ليس فيه دلالة على الجهر' ولئن سلم' فالصواب فيه الوقف؛ كما هو في متن الحديث- اه- وقد ذكر الدارقطني هذا الحديث في (علله) (۱۴۸/۸-۱۴۹)' وقال: يرويه نوح ابن ابي بلال' واختلف عنه فرواه عبد الحميد بن جعفر عنه' واختلف عنه: فرواه المعافي بن عمران عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم' وخالفه علي بن ثابت وابو بكر الحنفي رواياه عن عبد الحميد عن نوح بن ابي بلال عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة مرفوعًا ايضا- ورواه اسامة بن زيد وابو بكر الحنفي عن نوح بن ابي بلال عن سعيد بن ابي سعيد عن ابي هريرة موقوفًا' وهو اشبهها بالصواب- اه-

1176-قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ثُمَّ لَقِيتُ نُوحًا فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن قحطبہ، ابو القاسم الصیقل۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''323ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۸۲/۱۱)(۶۲۴۹)۔

1177-قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُوْ خَيْثَمَةَ وَقُرِءَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ مَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ وَقُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيِّ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَرَاَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ اٰيَةً اٰيَةً (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَّكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .قَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَزَادَ فِيْهِ كَلَامًا .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت کرتے تھے تو ایک' ایک آیت کو الگ' الگ کر کے پڑھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ عبداللہ بن محمد نامی راوی کے ہیں' اس کی سند مستند ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

عبداللہ بن محمد نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی ہے: عمر بن ہارون نے اسے ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں کچھ اضافی الفاظ نقل کیے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارۃ انصاری، وابوہ ھو ابن عبداللہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا

۱۱۷۶-اخرجه احمد (۳۰۲/۶)' وابو داؤد (۲۴۹/۴) كتاب الحروف والقراءات' باب (۱)' حديث (۴۰۰۱)' والبيهقي في (السنن الكبرى (۴۴/۲) كتاب الصلوة' باب الدليل على ان (بسم الله الرحمن الرحيم) آية تامة من الفاتحة' كلهم من طريق سعيد بن يحيى الاموي بهذا الاسناد- وينظر: الحديث (۱۱۶۰)-

ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''124ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۸۳/۲)(۴۵۱)۔

1178 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً .لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ اَبِىْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ مِنْ فِعْلِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھتے تھے' پھر اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرتے تھے۔

اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر شعبہ کے حوالے سے صرف ابوداؤد نامی راوی نے نقل کیا ہے' جبکہ دیگر راویوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن نبہان العبری۔ عن حسن۔ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابوحاتم وغیرہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۷۴/۵)(۶۲۳۶)۔

1179 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّىْ فِىْ نَعْلَيْهِ وَفِىْ خُفَّيْهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر اور موزے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ اسدی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''218ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۶۵/۱)(۷۸۹)۔

۱۱۷۸ اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳۲/۵) من طريق ابي قتيبة بهذا الاسناد- والاحاديث التي ذكرها ابن عدي لعمر بن نبهان من اسكر الروايات التي رواها- وذكره ابن طاهر في (الذخيرة) (۱۳۸٤/۲) وقال: رواه عمر بن نبهان البصري عن قتادة عن انس' وهذا لا يتابع عليه' وقد انكر عليه البخاري-

۱۱۷۹ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٤٥/۲) كتاب الصلوة' باب الدليل على ان بسم الله الرحمن الرحيم آية تامة من الفاتحة من طريق الدارقطني به-

○ خلاد بن خالد شیبانی، ابوعیسیٰ مقری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۳/۳۶۸) (۱۶۷۶)۔

○ اسباط بن نصر ہمدانی، ابن معین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۱۷۵) (۷۱۱)۔ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

1180- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمُقْرِى حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ السَّبْعِ الْمَثَانِىْ فَقَالَ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) فَقِيْلَ لَهُ اِنَّمَا هِىَ سِتُّ اٰيَاتٍ فَقَالَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اٰيَةٌ.

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: حضرت علی سے ''سبع مثانی'' کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ 'ان سے کہا گیا: یہ تو چھ آیات ہیں' تو انہوں نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی ایک آیت ہے۔

32-باب مَا يُجْزِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

باب: جو شخص (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو اس کے لیے کون سی دعا کو پڑھ لینا کافی ہوگا؟

1181- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِىُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ- وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ- قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ وَاَبُوْ شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ اَنَّهُ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا- وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا يُجْزِئُنِىْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاِنِّىْ لَا اَقْرَاُ .قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ .قَالَ فَضَمَّ عَلَيْهَا

۱۱۸۱- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۸۰) كتاب الصلوٰة: باب ما يجزئ الامي والاعجمي من القراءة: حديث (۸۳۲) والنسائي (۲/۱۴۳) كتاب الافتتاح: باب ما يجزئ من القراءة لمن لا يحسن القرآن واحمد (۴/۳۵۳، ۳۸۲) والحميدي (۲/۳۱۳) رقم (۷۱۷) وعبد بن حميد في المنتخب من المسند) رقم (۵۲۴) وعبد الرزاق (۲۷۴۷) وابن خزيمة (۱/۲۷۳) رقم (۵۴۴) وابن حبان (۴۷۳- موارد) والحاكم (۱/۲۴۱) والطيالسي (۸۱۳) والبيهقي (۲/۳۸۱) كتاب الصلوٰة: باب الذكر الذي يقوم مقام القراءة وابو نعيم في الحلية (۷/۲۲۱) والبغوي في (شرح السنة) (۲/۲۲۴- بتحقيقنا) كلهم من طريق ابراهيم السكسكي عن ابي اوفى به- وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري ووافقه الذهبي- وصححه ابن خزيمة وابن حبان وصححه ايضا ابن السكن كما في (خلاصة البدر المنير) (۱/۱۲۳) وصحح ابن الملقن صحته- وقال الحافظ في (التلخيص) (۱/۲۳۶): (وفيه ابراهيم السكسكي وهو من رجال البخاري لكن عيب عليه اخراج حديثه وضعفه النسائي- وقال ابن القطان: ضعفه قوم فلم ياتوا بحجة وذكره النووي في الخلاصة في فصل الضعيف- وقال في شرح المهذب رواه ابو داؤد والنسائي باسناد ضعيف وكان سببه كلامهم في ابراهيم- وقال ابن عدي: لم اجد له حديثا منكر المتن- انتهى- ولم ينفرد به بل رواه الطبراني وابن حبان في صحيحه ايضا من طريق طلحة بن مصرف عن ابن ابي اوفى ولكن في اسناده الفضل بن موفق ضعفه ابو حاتم)-

بِيَدِهِ وَقَالَ هٰذَا لِرَبِّى فَمَا لِى قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِى وَارْحَمْنِى وَاهْدِنِى وَارْزُقْنِى وَعَافِنِى ۔ فَضَمَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ وہ قرآن مجید کو یاد نہیں کرسکتا۔

ابن عیینہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میرے لیے قرآن کی جگہ ہو کیونکہ میں قرأت نہیں کرسکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھو:

''اللہ تعالیٰ پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور پھر بولا: یہ تو میرے پروردگار کی تعریف کے لیے ہیں' میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا مانگو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے! تو مجھ پر رحم کر! مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے رزق عطاء کر اور تو مجھے عافیت نصیب کر!''۔

(راوی کہتے ہیں:) تو اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور اُٹھ کر (چل دیا)۔

1182 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ - وَلَيْسَ بِالنَّخَعِىِّ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَمَا يُجْزِئُنِىْ فِىْ صَلَاتِىْ قَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ قَالَ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِىْ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَارْزُقْنِىْ وَاهْدِنِىْ وَعَافِنِىْ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَا يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ ۔ وَقَبَضَ كَفَّيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قرآن نہیں سیکھ سکتا تو نماز میں میرے لیے کیا پڑھنا کافی ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے' تمام تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے''۔

اس شخص نے عرض کی: یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' میرے لیے (دعا کے طور پر) کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے! تو مجھ پر رحم کر! تو مجھے رزق عطاء کر! تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ! تو مجھے

عافیت نصیب کر!''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) اس شخص نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر لی تھیں (یعنی انگلیوں پر ان کلمات کو گن کر ہاتھ بند کیا تھا)۔

1183- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ خَالِدِ الدَّالَانِىِّ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِىِّ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا عَلِّمْنِىْ مَا يُجْزِئُنِىْ مِنْهُ قَالَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِىْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں قرآن نہیں سیکھ سکتا' آپ مجھے ایسی دعا کی تعلیم دیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے (برکت حاصل کرتے ہوئے میں اپنے کام کا آغاز کرتا ہوں) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے''۔

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' میرے لیے کیا ہوگا (اس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالجبار بن ورد مخزومی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوہشام مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۲/۱۱۷) (۳۹۶۲)۔

1184- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى الْخَصِيْبِ الْاَنْطَاكِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ عَنْ اٰيَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَتْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (الٓمٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ) اِلٰى

۱۱۸۳-عبد الجبار بن الورد بن ابي الورد: قال احمد: ثقة لا باس به- وقال ابو حاتم وابو داؤد وابن معين: ثقة- وقال ابن المديني: لم يكن به باس- وذكره ابن حبان في الثقات وقال: يخطئ ويهم- وقال البخاري: يخالف في بعض حديثه- وقال ابن حجر: صدوق يخطئ- ينظر (تهذيب الكمال) (۱۶/۳۹۶-۳۹۷) وتهذيب التهذيب (۶/۱۰۵-۱۰۶) والتقريب (۱/۴۶۶)-

۱۱۸۴-اخرجه ابو القاسم البغوي في (الجعديات) (۱/۲۸۲) رقم (۹۲۶) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۰۲) وابن حبان (۱۷۹۹) والذهبي في (سير اعلام النبلاء) (۷/۲۱۸) كلهم من طريقعلي بن الجعد بهذا الاسناد- وصححه ابن حبان- وقال الذهبي: هذا حديث ثابت ما عليه غبار' وقتادة حافظ يودي الحديث بحروفه-

قَوْلِهِ (يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهِ) فَاِذَا رَاَيْتُمْ اُولٰئِكَ فَهُمُ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

☆☆ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا' ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آغاز کرتی ہوں' جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے' الم' اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ حي اور قیوم ہے' اس نے تم پر کتاب نازل کی ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

''وہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں جو اس میں سے متشابہ ہیں' تاکہ وہ فتنہ تلاش کریں اور اس کی تاویل تلاش کریں' حالانکہ اس کی تاویل کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جن لوگوں کو علم میں رسوخ حاصل ہوتا ہے' وہ یہ کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو تو یہ وہی لوگ ہوں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے' تو تم ان سے بچو!

33- باب ذِكْرِ اخْتِلَافِ الرِّوَايَةِ فِي الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

باب: نماز کے دوران (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں روایات کا اختلاف

ا- 1184- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَشَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

1185- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَاُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَّحَجَّاجُ بْنُ

۱۱۸۵ اخرجه مسلم (۱/۲۹۹) كتاب الصلوٰة: باب حجة من قال: لا يجهر بالبسملة' حديث (۵۰/۳۹۹)' واحمد (۳/۱۷۶، ۲۷۳)' وابن خزيمة (۴۹۴)' وابو يعلى (۵/۳۶۰) رقم (۳۰۰۵)' كلهم من طريق محمد بن جعفر بهذا الاسناد۔

الصَّمَدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَقُرَادُ اَبُوْ نُوحٍ وَآدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى وَ النَّضْرِ وَخَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْمَزْرَفِيُّ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ قَوْلِ غُنْدَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْجَعْدِ عَنْ شُعْبَةَ سَوَاءً وَرَوَاهُ وَكِيْعُ الْجَرَّاحِ وَاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اقتداء میں نماز ادا کی ہے' میں نے ان میں سے کسی کو بھی بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے' تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1186- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوْا بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1187- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِ قَوْلِ وَكِيْعٍ سَوَاءً. وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَجْهَرُوْنَ. وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ شُعْبَةَ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔ اس روایت کی متابعت بھی کی گئی ہے۔

1188- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَجْهَرُوْنَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

1189- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى

۱۱۸۶- اخرجه احمد (۳/ ۱۷۹، ۲۷۵) وابن خزيمة (٤٩٥) كلاهما من طريق وكيع بهذا الاسناد-

۱۱۸۷- رواية اسود بن عامر: اشار اليها البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/ ۵۱) كتاب الصلوٰة: باب من قال: لا يجهر بها-

۱۱۸۸- قال البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/ ۵۱) كتاب الصلوٰة: باب من قال: لا يجهر بها: ورواه زيد بن الحباب عن شعبة فلم يكونوا يجهرون-

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَيَحْ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ وَيَحْيَى بْنُ السَّكَنِ وَأَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُ وَغَيْرُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ فَقَالُوا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَكَذٰلِكَ رَوَى عَ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ عَنْ قَتَادَةَ مِنْهُمْ هِشَ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَهَمَّامٌ وَاخْتُلِفَ عَنْهُمَا فِي لَفْظِهِ وَهُوَ الْمَحْفُو عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَنَسٍ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بلند آواز بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بلند آواز میں قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

1190 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْ زَنْجَوَيْهِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم (نما کے دوران بلند آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

1191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَ وَشُعْبَةُ وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَأَبِي بَكْ

۱۱۸۹- اخرجه ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۸۲) من طريق عبد الله بن موسى قال: حدثنا شعبة عن قتادة عن انس به- واخرجه احم (۲۸۹/۳) والبخاري في (جزء القراءة) (۱۲۲) من طريق هشام عن قتادة عن انس به-

۱۱۹۰- اشار الى رواية يزيد بن هارون البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۵۲۴/۱)-

مَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَ ةَ بِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز میں قرأت کا آغاز سے کرتے تھے۔

یانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن محمد بن سکن قرشی ابوعبید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید ت کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۳/۱۵۹)(۸۰۳۹)۔

1192- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا ـامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي فَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُونَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِيمَا يُجْهَرُ

★★ حضرت انس بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات بلند آواز سے قرأت والی نماز میں' قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے۔

ویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عثمان بن ثابت بن اسماعیل بن ابان، ابوبکر الصید لانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''344ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف ''خطیب بغدادی'' (۳/۴۸)(۹۸۳)۔

1193- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنَا وْ مَسْلَمَةَ - هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْاَزْدِيُّ - قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْتَفْتِحُ بِ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) اَوْ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فَقَالَ اِنَّكَ لَتَسْاَلُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا اَحْفَظُهُ وَمَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ . قُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ الَ نَعَمْ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

★★ سعید بن یزید ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بلند

۱۱۹- اخرجه البخاري في (جزء القراءة) رقم (۱۳۰) ومسلم (۱/۲۹۹) كتاب الصلوٰة: باب حجة من قال: لا يجهر بالبسملة' حديث

۱۱۹- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۱/۵۲٤) كتاب الصلوٰة: باب الابتداء بقراءة ام القرآن قبل ما يقرأ بعدها' من طريق دارقطني' به.

آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے کرتے تھے یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' جو مجھے اچھی طرح یاد ہے اور تم سے پہلے اس کے بارے میں کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔
اس کی سند صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ غسان بن مضر۔ وثقوہ۔ قال عبد الصمد بن عبد الوارث: کان قدریا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۰۵/۵) (۶۶۷۰)۔

○ سعید بن یزید بن سلمۃ ازدی ثم الطاحی، ابو سلمۃ بصری القصیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۰۸/۱) (۲۸۳)۔

34- باب وُجُوبِ قِرَاءَةِ أُمِّ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ وَخَلْفَ الْإِمَامِ.

باب: نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور امام کی اقتداء میں (سورۂ فاتحہ پڑھنا)

1194- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي مُوسَى النَّهْرُتِيرِيَّ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا فَيْضُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي سَكَتَاتِهِ وَمَنِ انْتَهَى إِلَى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ أَجْزَأَهُ .

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرے' اسے امام کے سکتہ کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھ لینی چاہیے اور جو شخص سورۂ فاتحہ مکمل پڑھ لے تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا۔

محمد بن عبداللہ بن عبید نامی راوی ضعیف ہے۔

۱۱۹۴ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۸۰) رقم (۱۷۲) من طريق الدارقطني' به- واخرجه الحاكم (۲۳۸/۱): حدثنا علي بن حمشاذ العدل' ثنا محمد بن موسى النهرتيري' بهذا الاسناد- ومن طريقه اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۸۰) رقم (۱۷۱)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن ابوموسیٰ، ابوعبداللہ، المعروف بالنہر تیری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۴۱/۳) (۱۳۲۵)۔

○ ایوب بن محمد بن زیاد الوزان، ابومحمد الرقی، مولیٰ ابن عباس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''49ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۰) (۶۲۷)۔

○ فیض بن اسحاق، ابویزید الرقی، خادم الفضیل بن عیاض۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۸۸/۷) (۴۹۹)۔

1195- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَّابٍ التَّيْمِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ اَنَّهُ سَاَلَ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ اقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .قُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ قَالَ وَاِنْ كُنْتُ اَنَا .قُلْتُ وَاِنْ جَهَرْتَ قَالَ وَاِنْ جَهَرْتُ . رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگرچہ (امام) آپ ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ (امام) میں ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اگرچہ آپ بلند آواز میں قرأت کر رہے ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگرچہ میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں (پھر بھی تم سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو)۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابواسحاق شیبانی: سلیمان بن ابوسلیمان فروز، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''پانچویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''140ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۸) (۲۵۸۳)۔

○ جواب بن عبداللہ تیمی۔ ۔ نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ابن معین، و نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ابن نمیر، علم

۱۱۹۵- اخرجه الحاكم (۲۳۹/۱) من طريق حفص بن غياث بهذا الاسناد' وصححه الحاكم' ووافقه الذهبي - واخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص(۹۱) رقم (۱۸۸' ۱۸۹) عن الحاكم' واخرجه البخاري في (جزء القراءة) (۵۱) من طريق الشيباني به-

حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۵۹/۲) (۱۵۹۱)۔

○ ابراہیم بن محمد بن منتشر بن اجدع ہمدانی کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۵۴/۱) (۲۷۳)۔

○ حارث بن سوید تیمی، ابو عائشۃ کوفی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۸۳/۱) (۱۱۳۷)۔

○ یزید بن شریک تیمی کوفی مخضرم۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الخلاصۃ (۱۷۱/۳) (۸۱۳۹)۔

امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا شرعی حکم

امام کی اقتداء میں نماز میں قرأت کرنے کے مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی تو اس دوران آپ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوئی' جب آپ نے سلام پھیر لیا تو ارشاد فرمایا:

کیا تم لوگ میرے پیچھے قرأت کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرو' کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو وہ نامکمل ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا تو اس کی وہ نماز ناقص ہوتی ہے' مکمل نہیں ہوتی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو کیا (اس وقت بھی مجھے سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے) تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی! (اس وقت) تم دل میں پڑھ لو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: بعض حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا ہے۔انہوں نے تمام نمازوں میں امام کی اقتداء میں بھی سورۂ فاتحہ پڑھنے کو واجب قرار دیا ہے۔

جبکہ بعض حضرات نے اس کے بارے میں ان کے برخلاف رائے پیش کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں۔

امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ یا دوسری کوئی بھی سورت تلاوت نہیں کی جائے گی۔

ان حضرات نے پہلے مؤقف کی قائلین کے مقابلے میں یہ دلائل پیش کیے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو روایات نقل کی گئی ہیں' ان میں اس بات کا تذکرہ ہے' جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے' وہ نامکمل ہوتی ہے' ان روایات میں اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے' یہاں امام کی اقتداء میں ادا کی جانے والی نماز بھی شامل ہوگی۔

کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے: یہاں وہ نماز مراد ہو جو انسان امام کی اقتداء کے علاوہ (یعنی اکیلے میں) ادا کرتا ہے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: جو انسان امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس انسان کا قرأت کرنا شمار ہوگا' تو اس حکم کی بنیاد پر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص مذکورہ بالا روایت کے حکم سے خارج ہو جائے گا۔

اس لیے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص امام کی قرأت کے تابع شمار ہوگا اور وہ اس شخص کے حکم سے خارج ہو جائے گا' جو نماز کے دوران سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا' جس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے' ان کے نزدیک یہ حکم امام کی اقتداء کرنے والے شخص کے لیے نہیں ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ایک انصاری نے عرض کی: یہ کام لازم ہوگیا' راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو وہ لوگوں کی طرف سے (قرأت کرنے کے حوالے سے) کافی ہوتا ہے۔

یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی' ہر نماز میں قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے' تو جب ایک انصاری نے یہ عرض کی: یہ پڑھنا لازم ہوگیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس انصاری کی اس بات کا انکار نہیں کیا' لیکن اس کے بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: یہ حکم حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس شخص کے بارے میں ہے' جو تنہا نماز ادا کرتا ہے' جو شخص امامت کر رہا ہو' یہ حکم مقتدیوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

ان کی یہ رائے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے' جن کے نزدیک امام اور مقتدیوں پر سورۂ فاتحہ پڑھنا لازمی ہوتا ہے' لہٰذا ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کے پاس بھی اپنے مخالف فریق کے مقابلے میں کوئی مستند دلیل نہیں ہے۔

حضرت عبدہ کے حوالے سے منقول روایت کا تعلق ہے' تو ان کے معاملے کو واضح کر دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کر دی ہے' کہ آپ ﷺ نے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بات کا جائزہ لیں گے: یہ دوسری روایت کے متضاد ہے' نہیں ہے۔

تو اس بارے میں ایک روایت یہ منقول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایسی نماز ختم کی جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی شخص نے ابھی میرے ساتھ تلاوت کی تھی' ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا

کہ کیا وجہ ہے؟ قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو اس کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں قرأت کرنے سے باز آ گئے یعنی اُن نمازوں میں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے' ایسا انہوں نے اُس وقت کیا جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی۔

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تو لوگوں نے اس سے نصیحت حاصل کی اور اس کے بعد وہ لوگ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں) تلاوت نہیں کرتے تھے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پہلے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے میرے لیے قرأت کرنا مختلط کر دیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہو گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص ایک رکعت ادا کرے جس میں وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے' تو گویا اُس نے وہ نماز ادا نہیں کی' البتہ اگر وہ امام کی اقتداء میں ہو (تو حکم مختلف ہو گا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' راوی نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: میں اسے مرفوع حدیث کے طور پر روایت کروں تو اُنہوں نے فرمایا: اسے اُسی طرح روایت کرو جیسے وہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم اُس وقت بھی تلاوت کرتے ہو' جب امام تلاوت کر رہا ہوتا ہے تو وہ خاموش رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ

اُن سے یہ سوال کیا تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسا کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب ایسا نہ کرنا۔

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جو آیات یہاں نقل کی ہیں' یہ اُس روایت کے خلاف ہیں' جو حضرت عبیدہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) تو اس بارے میں منقول روایات میں جب تضاد اور اختلاف سامنے آ گیا تو اب ہم غور و فکر اور قیاس کے حوالے سے اس کا حکم تلاش کریں گے۔

ہم نے اس بات کا جائزہ لیا: تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے: اگر کوئی شخص ایسے وقت میں آئے کہ جب امام رکوع کی حالت میں ہو اور پھر وہ شخص تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو اُس شخص کی وہ رکعت شمار ہو گی اگرچہ اُس نے قیام کی حالت میں کوئی تلاوت نہیں کی' اب رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے۔

تو یہاں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے' اسے ضرورت کے پیشِ نظر جائز قرار دیا گیا ہو اور یہاں اس بات کا بھی احتمال ہو سکتا ہے' اسے اس بنیاد پر جائز قرار دیا گیا ہو کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا فرض نہیں ہوتا۔

تو جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو اس بات کا جائزہ لیا: وہ تمام حضرات ایسے شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے ہیں' جو اس وقت آتا ہے جب امام رکوع کی حالت میں تھا اور اُس نے نماز کے آغاز میں تکبیر نہیں کہی اور سیدھا رکوع میں چلا گیا تو ایسا کرنا اس شخص کے لیے جائز نہیں ہو گا۔

تو اگر اُس شخص کا قرأت کو ترک کرنا ضرورت کی وجہ سے رکعت فوت ہو جانے کے خوف کی وجہ سے معاف ہوتا تو ضرورت کے پیشِ نظر اس کا قیام کو ترک کرنا بھی معاف ہونا چاہیے تھا تو جو چیز نماز میں فرض ہوتی ہے' اُس کی یہ صورت ہے اُسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اُسے ادا کیے بغیر نماز درست نہیں ہوتی' تو جب قرأت کا حکم اس کے برخلاف ہو گا' اور ضرورت کے پیشِ نظر اسے ساقط کیا جا سکتا ہو تو یہ اُس جنس (یعنی فرض کی جنس) سے تعلق نہیں رکھے گی۔

تو اس قیاس سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے: ضرورت کے علاوہ بھی یہ ساقط ہو گی' غور و فکر کے اعتبار سے یہی حکم تھا' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' وہ حضرات امام کی اقتداء میں خود بھی قرأت کر لیتے تھے اور لوگوں کو بھی قرأت کرنے کا حکم دیتے تھے۔

جیسا کہ ابوابراہیم تیمی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم قرأت کر لیا کرو' میں نے دریافت کیا: اگرچہ میں آپ کی اقتداء میں ہوں' تو انہوں نے فرمایا: اگرچہ تم میری اقتداء میں ہوں' میں نے کہا: اگرچہ آپ بھی قرأت کر رہے ہوں' تو انہوں نے فرمایا اگرچہ میں بھی قرأت کر رہا ہوں۔

مجاہد بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کی اقتداء میں سورۂ مریم کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی تو انہوں نے امام کی اقتداء میں قرأت بھی کی۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو اس شخص کو یہ جواب دیا جائے گا جن حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہے انہی حضرات کے بارے میں اس کے برعکس بھی روایات منقول ہیں۔

جیسا کہ ایک سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: قرأت کے وقت تم خاموش رہو کیونکہ نماز مشغولیت ہے اور تمہارے لیے (امام کا قرأت کر لینا کافی ہوگا)۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے کاش اُس کے منہ میں خاک بھر جائے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبیداللہ مقسم فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں دریافت کیا: تو اُن حضرات نے یہی جواب دیا: ہم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہیں کرتے ہیں۔

عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، اُس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم امام کی اقتداء میں کسی بھی نماز میں قرأت نہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: جب امام میرے آگے موجود ہو تو کیا میں اُس کی اقتداء میں قرأت ادا کرلوں، تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نہیں۔

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کوئی شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرسکتا ہے، تو انہوں نے جواب دیا: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں ہو تو امام کا قرأت کرنا اُس شخص کے لیے کافی ہوگا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں، تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں:) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی یہ جماعت اس بات پر متفق ہے، امام کی اقتداء میں قرأت

نہیں کی جائے گی۔

اور اس کی تائید اُن روایات سے بھی ہوتی ہے جو اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں، جنہیں ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

پھر قیاس کے ذریعے بھی اسی مؤقف کی تائید ہوتی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے لہٰذا یہ اس کے برخلاف مؤقف کے مقابلے میں زیادہ بہتر شمار ہوگا۔

1196 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَّابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَقْرَاَ . قَالَ قُلْتُ وَاِنْ كُنْتَ اَنْتَ قَالَ وَاِنْ كُنْتُ اَنَا . قُلْتُ وَاِنْ جَهَرْتَ قَالَ وَاِنْ جَهَرْتُ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ہدایت کی: میں قرأت کر لیا کروں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: خواہ آپ امام ہوں (تو بھی قرأت کر لیا کروں)؟ انہوں نے جواب دیا: خواہ میں امام ہوں (تو بھی تم قرأت کر لیا کرو)۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اگرچہ آپ بلند آواز میں قرأت کر رہے ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: اگرچہ میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں۔

اس کی سند مستند ہے۔

1197 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الرَّازِيُّ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ قَالَ سَاَلْتُ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ اَقْرَاُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ عبداللہ بن ہذیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کر لیا کروں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن سلیمان، ابو یحییٰ عبدی کوفی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "199ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۶/۳۲۴)(۳۳۶۸)۔

۱۱۹۶- اخرجه الحاكم (۱/۲۳۹)؛ وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۱) رقم (۱۸۹) من طريق ابي كريب بهذا الاسناد، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي-

۱۱۹۷- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۳-۹۴) رقم (۱۹۹) من طريق الدارقطني به- واخرجه البخاري في (جزء القراءة) رقم (۵۲) من طريق ابي سنان به-

○ عبداللہ بن ابو ہذیل کوفی، ابو مغیرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''خالد القسری کی خلافت میں عراق'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۵۸)(۷۰۹)۔

1198- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ - وَكَانَ يَسْكُنُ اِيْلِيَاءَ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ مِنْ وَرَاءِ اِمَامِكُمْ . قَالَ قُلْنَا اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذًّا . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ جو ایلیاء میں قیام پذیر تھے' وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت کرنے میں کچھ دشواری محسوس ہوئی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے' تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو! چونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز (کامل) نہیں ہوتی۔

یہ سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مؤمل بن ہشام یشکری - ابو ہشام بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''253ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۹۰)(۱۵۳۶)۔

○ محمود بن ربیع بن سراقۃ بن عمرو الخزرجی، ابو نعیم او ابو محمد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۳۳) (۹۵۶)۔

۱۱۹۸- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۱۷) كتاب الصلوة: باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب: حديث (۸۲۳)، والترمذي (۲/۱۱۶-۱۱۷) كتاب الصلوة: باب ما جاء في القراءة خلف الامام: حديث (۳۱۱) واحمد (۵/۳۱۶) والبخاري في (جزء القراءة خلف الامام) رقم (۶۴، ۲۵۷، ۲۵۸)، وابن خزيمة (۱۵۸۱)، وابن حبان (۴۶۰ موارد) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۱۵) والحاكم (۱/۲۳۸) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۴) كتاب الصلوة: باب لا يقرأ خلف الامام على الاطلاق، وفي (جزء القراءة) ص (۵۶-۵۷) رقم (۱۰۸ الى رقم ۱۱۲)، وابن حزم في (المحلى) (۳/۲۳۶)، كلهم من طريق محمد بن اسحاق بهذا الاسناد، وقال الترمذي: حديث حسن، وصححه ابن خزيمة وابن حبان-

1199- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ كَأَنَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفِي . قُلْنَا أَجَلْ هَذًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ .قَالَ فَلاَ تَفْعَلُوا إِلاَّ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِهَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ اسی طرح منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''(یوں لگتا ہے) گویا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو! ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! تیزی کے ساتھ (ہم قرأت کرتے ہیں)' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن محمد، ابوعبداللہ العمی بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۰۲/۴) (۲۰۸۲)۔

○ عمر بن حبیب بن محمد بن محمد العدوی القاضی، بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''60ھ یا 207ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۱۵) (۴۹۰۸)۔

1200- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزَجَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِهَذَا.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق الجوزجانی۔ نزیل دمشق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''259ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التھذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۸) (۲۷۵)۔

1201- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي

۱۲۰۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) ۲/ ۱٦٤) كتاب الصلوة' باب من قال: لا يقرأ خلف الامام على الاطلاق' وفي (جزء القراءة) ص (٥٨) رقم (۱۱٤) من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: وهذا اسناد صحيح ذكر فيه سماع محمد بن اسحاق من مكحول واخرجه محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله- هذا الحديث في كتاب وجوب القراءة خلف الامام' عن احمد ابن خالد الوهبي عن محمد بن اسحاق' واحتج به' وقال: رأيت علي بن المديني يحتج بحديث ابن اسحق- قال: وقال علي عن ابن عيينة: ما رأيت احدا يتهم ابن اسحاق-اه-

مَكْحُولٌ بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ اِنِّي لَارَاكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ اِذَا جَهَرَ . قُلْنَا اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذًّا .قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو جب وہ بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوتا ہے! ہم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم تیزی سے پڑھ لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

1202 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَافِعٌ اَبْطَاَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَاَقَامَ اَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ - وَكَانَ اَبُو نُعَيْمٍ اَوَّلَ مَنْ اَذَّنَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ - فَصَلَّى بِالنَّاسِ اَبُو نُعَيْمٍ وَاَقْبَلَ عُبَادَةُ وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى صَفَفْنَا خَلْفَ اَبِي نُعَيْمٍ وَاَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ قَدْ صَنَعْتَ شَيْئًا فَلَا اَدْرِي اَسُنَّةٌ هِيَ اَمْ سَهْوٌ كَانَ مِنْكَ .قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَاَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ قَالَ اَجَلْ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ تَقْرَءُونَ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ . فَقَالَ بَعْضُنَا اِنَّا لَنَصْنَعُ ذٰلِكَ .قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَاَنَا اَقُولُ مَا لِي اُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

☆☆ حضرت نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں تاخیر سے پہنچے ابونعیم نامی مؤذن نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی ابونعیم وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے بیت المقدس میں اذان دی تھی ابونعیم لوگوں کو نماز پڑھانے لگے اسی دوران حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آ گئے میں ان کے ساتھ تھا ہم نے ابونعیم کی اقتداء میں صف قائم کر لی ابونعیم نے بلند آواز میں قرأت کرنا شروع کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بھی سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے۔

(راوی کہتے ہیں:) جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ایک ایسا عمل کیا ہے جس کے بارے میں مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ کیا یہ سنت ہے؟ یا آپ نے غلطی سے ایسا کر لیا ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے جبکہ ابونعیم بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے تو اس دوران آپ ﷺ کو قرأت کرنے میں دشواری محسوس ہوئی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم بھی قرأت کر رہے تھے؟ تو ہم میں سے بعض حضرات نے کہا: ہم نے ایسا کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن کے حوالے سے میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم قرآن کی قرأت

کیا کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہیثم بن حمید الغسانی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو احمد او ابو حارث، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں 'صدوق' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو 'تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۰)(۷۳۱۲)۔

○ نافع بن محمود بن ربیع، اسم جدہ ربیعہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مستور'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے 'تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۶)(۷۱۳۲)۔

1203- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو بِدِمَشْقَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ مَّكْحُوْلٍ عَنْ مَّحْمُوْدٍ عَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ هَلْ تَقْرَءُوْنَ فِي الصَّلَاةِ مَعِيَ . قُلْنَا نَعَمْ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ قَوْلُهٗ عَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ اِنَّمَا كَانَ اَبُوْ نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا قَالَ الْوَلِيْدُ عَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ عَنْ عُبَادَةَ.

☆☆ ابونعیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: کیا تم لوگ میرے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو' ہاں! البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ولید بن عتبہ اشجعی، ابوالعباس دمشقی، مقری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے

۱۲۰۲- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (٦٥) رقم (١٣٣) من طريق الدارقطني به- واخرجه ... (٢١٧، ٢١٨) كتاب الصلوٰة باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب حديث (٨٢٤) من طريق الربيع بن ... ومن طريق ابي داؤد اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦٤/٢) كتاب الصلوٰة باب من قال لا يقرا خلف الامام ... ويظر: (القراءة خلف الامام) للبيهقي رقم (١٢٠، ١٢١)-

۱۲۰۳- اخرجه الحاكم (٢٣٨/١) وعنه البيهقي في (السنن الكبرى) (١٦٥/٢) كتاب الصلوٰة ... من قال لا يقرا خلف الامام على الاطلاق وفي (جزء القراءة) ص (٦٦) رقم (١٣٥) من طريق ابي زرعة: عبد الرحمن ... بهذا الاسناد-

''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''240ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۳۹)(۴۸۹ھ)۔

○ سعید بن عبدالعزیز التنوخی، دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''167ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۳)(۲۳۷۱)۔

1204 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ مَكْحُولٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَلْ تَقْرَءُ وْنَ مَعِي وَاَنَا اُصَلِّي . قُلْنَا اِنَّا نَقْرَاُ نَهُذُّهُ هَذًّا وَّنَدْرُسُهُ دَرْسًا . قَالَ فَلَا تَقْرَءُ وْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ سِرًّا فِي اَنْفُسِكُمْ . هٰذَا مُرْسَلٌ .

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت کیا: کیا تم لوگ میرے ساتھ قرأت کرتے ہو جب میں نماز پڑھا رہا ہوتا ہوں؟ ہم نے عرض کی: ہم قرأت کرتے ہیں لیکن ہم تیزی سے پڑھ لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرأت نہ کیا کرو' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو اور وہ بھی دل میں پڑھا کرو۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

1205 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ وَاَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ وَّمَكْحُوْلٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ - كَذَا قَالَ - اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَ ةِ فَقُلْتُ رَاَيْتُكَ صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَ ةِ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَقْرَاُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَ ةِ . قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَنَا اَقُوْلُ مَا لِي اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَ ةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ وَّرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ .وَرَوَاهُ يَحْيَى الْبَابْلُتِّيُّ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سَوْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدٍ.

☆☆ نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو (باجماعت نماز میں) سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا' ابونعیم (امام صاحب) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے حضرت

۱۲۰۴ اخرجه البیهقي في (جزء القراءة) ص (٦٧) رقم (١٢٨) من طریق كثیر بن عبید' نا بقیة بن الولید' بهذا الاسناد- قال البیهقي: وروي في ذلك عن رجاء بن حیوة مرسلا وموقوفا- اه- ومكحول الدمشقي لم یدرك عبادة بن الصامت- وينظر: (جامع التحصیل) ص (٢٨٥)-

۱۲۰۵ اخرجه البیهقي في (السنن الكبرٰی) (٢/ ١٦٥- ١٦٦) كتاب الصلوٰة' باب من قال: لا يقرا خلف الامام علی الاطلاق' وفي (جزء القراءة) ص (٦١) رقم (١٢٠) من طریق هشام بن عمار' نا صدقة بن خالد بهذا الاسناد- وقال البیهقي: والحدیث صحیح عن عبادة بن الصامت عن النبي صلی الله علیه وسلم' وله شواهد-

عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا:) میں نے آپ کو نماز کے دوران ایک ایسا عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے (جس پر مجھے حیرانگی ہوئی ہے)' حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ نافع نے کہا: میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا ہے حالانکہ تیم (امام) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے' تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں قرأت کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں بلند آواز میں قرأت کر رہا تھا تو کیا تم میں سے کوئی شخص قرآن کی تلاوت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے' تم میں سے کوئی بھی شخص قرآن کا کوئی بھی حصہ نہ پڑھے' اس وقت جب میں بلند آواز سے قرأت کر رہا ہوتا ہوں' البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صدقہ بن خالد اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابو العباس دمشقی یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''171ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۵۱) (۲۹۲۷)۔

○ حرام- ابن حکیم بن خالد بن سعد انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۲۷) (۱۱۷۲)۔

1206 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ أَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا.

☆☆ نافع بن محمود بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''تم میں سے کوئی بھی شخص ہرگز قرأت نہ کرے البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن سیف بن یحییٰ بن درھم طائی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوداؤد حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''272ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۰۸)(۲۵۸۶)۔

○ عثمان بن ابوسودۃ المقدسی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۳)(۴۵۰۹)۔

1207 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْعَتِيقُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَامَ اِلٰى جَنْبِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَرَاَ مَعَ الْاِمَامِ وَهُوَ يَقْرَاُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لَهُ اَبَا الْوَلِيدِ تَقْرَاُ وَتَسْمَعُ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ نَعَمْ اِنَّا قَرَاْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَغَلِطَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ سَبَّحَ فَقَالَ لَنَا حِينَ انْصَرَفَ هَلْ قَرَاَ مَعِي اَحَدٌ . قُلْنَا نَعَمْ . قَالَ قَدْ عَجِبْتُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا الَّذِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ فَلَا تَقْرَءُوا مَعَهُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا . مُعَاوِيَةُ وَاِسْحَاقُ بْنُ اَبِي فَرْوَةَ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ میرے ساتھ آ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے امام کی اقتداء میں قرأت شروع کر دی حالانکہ امام بھی اس وقت قرأت کر رہا تھا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے ان سے کہا: ابوولید! آپ بھی قرأت کرنے لگ پڑے تھے حالانکہ آپ سن رہے تھے کہ امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہے' تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اسی طرح قرأت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت میں دشواری پیش آئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: کیا کوئی شخص میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی حیران ہو رہا تھا' میں یہ سوچ رہا تھا کہ کون شخص میرے ساتھ قرآن میں مقابلہ کر رہا ہے' جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم اس کے ساتھ قرأت نہ یا سوائے سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو کیونکہ جو شخص اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

معاویہ اور اسحاق بن ابوفروہ نامی راوی ضعیف ہیں۔

۱۲۰۷- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۶۳) رقم (۱۱۸) من طريق اسحاق بن سليمان الرازي بهذا الاسناد- وقال البيهقي: فيه ... ربما لهذا انما روي والاعتماد على ما مضى من رواية ابن اسحاق ومن تابعه' وقد روي عن زيد بن واقد عن حرام بن حكيم' ومكحول عن نافع ابن محمود-

(را)ویانِ حدیث کا تعارف:

○ معاویۃ بن یحییٰ، ابوروح، صدفی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: البخاری الکبیر (۳۳۶/۷)۔

○ عبد اللہ بن عمرو بن حارث بن ابوضرار بن مصطلق خزاعی، تہذیب الکمال (۷۱۵/۲) تہذیب التہذیب (۳۳۵/۵) الخلاصۃ (۸۲/۲)۔

1208 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاهِبِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰی صَلَاةً مَكْتُوبَةً اَوْ تَطَوُّعًا فَلْیَقْرَاْ فِیهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فَاِنِ انْتَهٰی اِلٰی اُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ اَجْزَاَ وَمَنْ صَلّٰی صَلَاةً مَعَ اِمَامٍ یَجْهَرُ فَلْیَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِی بَعْضِ سَكَتَاتِهٖ فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَصَلَاتُهٗ خِدَاجٌ غَیْرُ تَمَامٍ . مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ضَعِیفٌ .

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص فرض یا نفل نماز ادا کر رہا ہو وہ اس میں سورۂ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ ایک سورۃ کی تلاوت کرے اگر وہ صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو یہ بھی اس کے کافی ہوگا اور جو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو جس میں امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو اسے چاہیے کہ امام کے سکوت کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھ لے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اس کی نماز نامکمل ہو گی پوری نہیں ہوگی۔

محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر نامی راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدالوہاب، ابویحییٰ القناد، سکری کوفی، تہذیب الکمال (۱۲۳۶/۳)، تہذیب التہذیب (۳۲۰/۹)، الثقات (۴۴۳/۷)۔

1209 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّیْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ

۱۲۰۸- اخرجه البیهقی فی (جزء القراءة) (ص ۸۰-۸۱) رقم (۱۷۲) من طریق الدارقطنی به- وقال البیهقی: ومحمد بن عبد الله بن عبید بن عمیر وان کان غیر محتج به- وکذلك بعض من تقدم ممن رواه عن عمرو بن شعیب- فللقراءة المأموم فاتحة الکتاب فی سکتة الامام شواهد صحیحة عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده: خبرا عن فعلهم: وعن ابی هریرة وغیره من قوله هم-

۱۲۰۹- اخرجه احمد (۴۲۸/۲)، وابو داؤد (۲۱۶/۱) کتاب الصلوة: باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الکتاب- حدیث (۸۲۰)، والحاکم (۲۳۹/۱) والبیهقی فی (جزء القراءة) ص (۲۷) رقم (۴۱) کلهم من طریق یحیی بن سعید القطان بهذا الاسناد- وقال الحاکم: هذا حدیث صحیح- لا غبار علیه: فان جعفر بن میمون العبدی من ثقات البصریین ویحیی بن سعید لا یحدث الا عن الثقات ووافقه الذهبی- واخرجه ابو داؤد (۲۱۶/۱) کتاب الصلوة: باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الکتاب- حدیث (۸۱۹)، وابن حبان (۴۵۲- موارد)، والبیهقی فی (جزء القراءة) ص (۲۷) رقم (۴۲)، کلهم من طریق عیسی بن یونس: نا جعفر بن میمون: بهذا الاسناد-

الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ اَنْ يَخْرُجَ يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنْ لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ جا کر لوگوں میں یہ اعلان کریں' نماز اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک سورۂ فاتحہ نہ پڑھ لی جائے۔ اور مزید تلاوت نہ کی جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن میمون، ابوعلی، ابوالعوام، بصری تمیمی الانماطی، تہذیب التہذیب (۲/۲۰۸)، والخلاصۃ (۱/۱۷۰)، الثقات (۶/۱۳۵)۔

1210- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ - وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ - قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. وَقَالَ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَاُ الرَّجُلُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

☆☆ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

زیاد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو شخص اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سوار بن عبداللہ بن سوار بن عبداللہ بن قدامۃ بن عنزۃ، قاضی الرصافۃ، ابوعبداللہ، تہذیب التہذیب (۴/۲۶۸)

۱۲۱۰- اخرجہ البخاری (۲/۲۸۰) کتاب الاذان: باب وجوب القراءۃ للامام والماموم: حدیث (۷۵۶) ومسلم (۲/۳۶۰-الابی) کتاب الصلوٰۃ: باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ: حدیث (۳۴/۲۹۴) وابو داؤد (۱/۲۱۷) کتاب الصلوٰۃ: باب من ترک القراءۃ فی صلاتہ بفاتحۃ الکتاب: حدیث (۸۲۲) والنسائی (۲/۱۳۷) کتاب الافتتاح: باب ایجاب قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوٰۃ: والترمذی (۲/۲۵) کتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء انہ لا صلاۃ الا بفاتحۃ الکتاب: حدیث (۲۴۷) وابن ماجہ (۱/۲۷۳) کتاب الصلوٰۃ: باب القراءۃ خلف الامام: حدیث (۸۳۷) واحمد (۵/۳۱۴) وابو عوانۃ (۲/۱۲۴) والحمیدی (۳۸۶) والشافعی فی (المسند) (۱/۷۵) وابن ابی شیبۃ (۱/۳۶۰) وابن خزیمۃ (۴۸۸) وابن حبان (۱۷۸۲) وابن الجارود فی (المنتقی) رقم (۱۸۵) والبیہقی فی (السنن الکبرٰی) (۲/۳۸، ۱۶۴) وفی (جزء القراءۃ) ص (۳۰، ۳۱) رقم (۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱) والبغوی فی (شرح السنۃ) (۲/۴۰۰) کلہم من طریق سفیان بن عیینۃ بہذا الاسناد۔ وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔

و"تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۳۹/۱)، والخلاصۃ (۴۳۰/۱)۔

1211- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ ۔ وَهٰذَا صَحِيْحٌ اَيْضًا ۔ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَمَعْمَرٌ وَّالْاَوْزَاعِیُّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ۔

☆☆ حضرت محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

(یہ روایت بھی مستند ہے) یہی روایت بعض دیگر راویوں نے بھی نقل کی ہے۔

1212- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْاِمَامُ ضَامِنٌ فَمَا صَنَعَ فَاصْنَعُوْا ۔ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ هٰذَا تَصْحِيْحٌ لِّمَنْ قَالَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے' جو وہ کرے تم بھی وہ کرو۔

شیخ ابوحاتم نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت سے ان لوگوں کے مؤقف کی تصحیح ہو جاتی ہے' جو اس بات کے قائل ہیں: امام کی اقتداء میں قرأت کی جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن شیبۃ اوابن ابوشیبۃ۔مجہول، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مجہول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے

۱۲۱۱- اخرجه مسلم (۲/ ۳۶۰- الابي) كتاب الصلوة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، حديث (۳۵/ ۳۹۴)، والدارمي (۱/ ۲۲۸)، وابو عوانة (۲/ ۱۲۵)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۶۴) وفي (جزء القراءة) ص (۲۱- ۲۲) رقم (۴۲)، كلهم من طريق يونس بن يزيد بهذا الاسناد- واخرجه مسلم (۲/ ۳۶۲- الابي) كتاب الصلوة: باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، حديث (۳۶/ ۳۹۴)، واحمد (۵/ ۳۲۱)، وابو عوانة (۲/ ۱۲۴)، والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۷۴، ۳۷۵)، كلهم من طريق صالح بن كيسان عن الزهري به- واخرجه مسلم (۲/ ۳۶۲- الابي)، حديث (۳۷/ ۳۹۴)، واحمد (۵/ ۳۲۲)، وابو عوانة (۲/ ۱۲۴)، وابن حبان (۱۷۸۶)، والبيهقي في (السنن الكبرى، (۲/ ۳۷۴) كلهم من طريق عبد الرزاق، وهو في (مصنفه) (۲۶۲۳) عن معمر عن الزهري به- و اخرجه النسائي (۲/ ۱۳۸) كتاب الافتتاح: باب ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلوة، من طريق ابن المبارك عن معمر عن الزهري به- وينظر: نخبة الطرق في (جزء القراءة) ص (۲۴- ۲۵)-

۱۲۱۲- اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۴/ ۳۲۱) رقم (۳۵۶۹)، والخطيب في (تاريخ بغداد) (۸/ ۳۳۲) كلاهما من طريق الحميدي بهذا الاسناد- وقال الطبراني: لا يروى هذا الحديث عن جابر بن عبد الله الا بهذا الاسناد تفرد به الحميدي، والحديث ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲/ ۶۹) وقال: وفيه موسى بن شيبة من ولد كعب بن مالك، ضعفه احمد، ووثقه ابو حاتم، وذكره ابن حبان في الثقات۔

طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۲۸۴)(۱۴۶۹)۔

1213- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اُمُّ الْقُرْآنِ عِوَضٌ مِنْ غَيْرِهَا وَلَيْسَ غَيْرُهَا مِنْهَا عِوَضٌ . تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ عَنْ اَشْهَبَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ .وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ محمود بن ربیع' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سورۂ فاتحہ دیگر تمام سورتوں کا عوض ہے' لیکن کوئی دوسری سورت اس کا عوض نہیں ہوسکتی۔

اس روایت کو نقل کرنے میں محمد بن خلاد نامی راوی منفرد ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سیار بن ایوب، ابوحسن مروزی فقیہ، امام نسائی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔تہذیب التہذیب (۱/۳۵)، والخلاصۃ (۱/۱۶)، "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴/۱۸۷)۔

○ محمد بن خلاد بن ہلال الاسکندرانی، ان کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا یہ کون ہیں؟ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۱۳۵)(۷۴۹۴)۔

○ اشہب بن عبدالعزیز بن داؤد بن ابراہیم، ابوعمرو فقیہ مصری، تہذیب التہذیب (۱/۳۵۹)، الثقات (۸/۱۳۶)، الجرح التعدیل (۲/۳۴۲)۔

1214- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يَقُولُ اقْرَاْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَّفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۲۱۳- اخرجه الحاكم (۱/۲۳۸) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۲۱) رقم (۲۱) من طريق احمد بن سيار المروزي بهذا الاسناد- وقال الحاكم: قد اتفق الشيخان على اخراج هذا الحديث من اوجه مختلفة بغير هذا اللفظ- ورواة هذا الحديث اكثرهم ائمة وكلهم ثقات على شرطهما' ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن خلاد الاسكندراني لا يدرى من هو- وقال ابن يونس: يروي مناكير- ينظر: (الميزان) (۶/۱۳۵)-

۱۲۱۴- اخرجه الحاكم (۱/۲۳۹) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹۵) من طريق عن الصمد بن النعمان بهذا الاسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي - قلت: سفيان بن حسين ثقة لكنه ضعيف في الزهري خاصة؛ قاله احمد وابن معين وابو داؤد والنسائي وابن حبان وابن عدي وغيرهم- وينظر: (تهذيب التهذيب) (۴/۱۰۷) والميزان (۲/۲۴۰) و(التقريب) (۱/۳۱۰)-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ہدایت کرتے تھے: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ فرمایا کرتے تھے: امام کی اقتداء میں پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرو اور آخری دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالصمد بن نعمان بصری، ابومحمد بزاز نسائی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''216ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹/۱۱)(۵۷۱۴)۔

○ سفیان بن حسین بن حسن، ابومحمد، اوابوحسن واسطی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۰/۱)(۳۰۳)۔

1215 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ .هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کا حکم دیتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ اس بات کو پسند کرتے تھے' ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی ایک سورت پڑھی جائے اور آخری دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے' اس وقت جب انسان امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

1216 - حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .هٰذَا صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن حجاج بن صلت، ابوالعباس اسدی، ابن اخی بن صلت۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''262ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف

۱۲۱۵ اخرجه الحاكم (۱/ ۳۳۹) وعنه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹٤) من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن اسحاق الصغاني بهذا الاسناد- وصححه الحاكم ووافقه الذهبي- وفيه نظر يعرف من الحديث السابق-

یہ "خطیب بغدادی" (۱۱۷/۴)(۱۷۸۳)۔

1217- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ . وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعت میں امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھا کرو۔

اس کی سند مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن اسلم جہنی وھو ابن سلمان، ابو معاذ قرشی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۱۱۴/۳)(۵۲۸)۔

35- باب ذِكْرِ قَوْلِهٖ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ . وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ.

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جس کا کوئی امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا (اس بارے میں روایات کا اختلاف)

1218- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ غَيْرُ اَبِيْ حَنِيفَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُمَا ضَعِيْفَانِ .

۱۲۱۷ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۹۲) رقم (۱۹۶) من طريق معمر بهذا الاسناد-

۱۲۱۸ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۲۰/۱) رقم (۵۲۹) من طريق الدارقطني به- واخرجه محمد بن الحسن الشيباني في (الآثار) (۱۶۸/۱) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۷/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۹/۲) كتاب الصلوة باب من قال: لا يقرأ خلف الامام على الاطلاق وفي (جزء القراءة) ص (۱۴۷) رقم (۳۲۴، ۳۲۵) وفي (معرفة السنن والآثار) (۴۹/۲) كتاب الصلوة باب القراءة خلف الامام حديث (۹۱۵) كلهم من طريق ابي حنيفة النعمان بهذا الاسناد- وقد روي هذا الحديث مرسلا ورجحه المصنف كما سياتي- ورجحه ايضا جماعة منهم البيهقي فقال في (جزء القراءة): هذا حديث رواه جماعة من اصحاب ابي حنيفة موصولا- وخالفهم عبد الله بن المبارك الامام فرواه عنه مرسلا- ثم اخرجه برقم (۳۳۶، ۳۳۷) من طريق ابن المبارك انا سفيان وشعبة وابو حنيفة عن موسى بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد مرسلا- وقد رجح هذا الامام ابو حاتم الرازي فقال ابنه في (العلل) (۱۰۴/۱، ۱۰۵) رقم (۲۸۲)

☆☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت اس شخص کی قرأت شمار ہوگی۔

اس روایت کو موسیٰ نامی راوی سے صرف امام ابوحنیفہ اور حسن نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن ابو عائشہ ہمدانی۔ (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، ابوحسن کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۲/۲۸۵)(۱۲۷۴)۔

○ عبداللہ بن شداد بن ہاد لیثی، ابوالولید مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "کبار تابعین کے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "81ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۵۱۴)(۳۴۰۳)۔

امام کی اقتداء میں قرأت

یہاں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایات نقل کی ہیں، ان سے یہ ثابت ہوتا ہے، اگر کوئی شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اُس شخص کی قرأت شمار ہوگی، یعنی اُس شخص کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

ولا يقرا المؤتم خلف الامام خلافا للشافعي رحمه الله في الفاتحة له ان القراء ة ركن من الاركان فيشتركان فيه

ولنا قوله عليه الصلاة والسلام (من كان له امام فقراء ة الامام له قراء ة) وعليه اجماع الصحابة رضي الله عنهم وهو ركن مشترك بينهما لكن حظ المقتدى الانصات والاستماع قلا عليه الصلاة والسلام (واذا قرا الامام فانصتوا) ويستحسن على سبيل الاحتياط فيما يروى عن محمد رحمه الله ويكره عندهما لما فيه من الوعيد

الهدايه كتاب الصلاة :فصل في القراء ة

"مقتدی شخص امام کی اقتداء میں قراءت نہیں کرے گا، ہماری دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا"۔

اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق بھی ہے، یہ رکن، امام اور مقتدی دونوں کے درمیان مشترک ہے، البتہ مقتدی کا یہ کام ہے، وہ اس دوران خاموش رہے گا اور قرأت سنے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام قرأت کر رہا ہو تو تم خاموش رہو۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور ایک بات یہ بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں: استحسان کے طور پر احتیاط کے پیش نظر مقتدی بھی قرأت کرے گا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں امام کی اقتداء میں قرأت کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس پر وعید موجود ہے۔

شیخ ابن ہمام کی وضاحت

اسی عبارت کی تشریح کرتے ہوئے ہدایہ کے عظیم شارح شیخ کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں:

وَاَمَّا الثَّانِيَةُ فَلِقَوْلِهِ تَعَالٰى (فَاقْرَءُ وا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) وَهُوَ عَامٌّ فِي الْمُصَلِّينَ ، وَكَذَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةٍ) (قَوْلُهُ وَلَنَا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)) فَاِذَا صَحَّ وَجَبَ اَنْ يُخَصَّ عُمُومُ الْاٰيَةِ وَالْحَدِيثِ عَلٰى طَرِيقَةِ الْخَصْمِ مُطْلَقًا فَيَخْرُجُ الْمُقْتَدِي ، وَعَلٰى طَرِيقَتِنَا يُخَصُّ اَيْضًا لِاَنَّهُمَا عَامٌّ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ ، وَهُوَ الْمُدْرِكُ فِي الرُّكُوعِ اِجْمَاعًا فَجَازَ تَخْصِيصُهُمَا بَعْدَهُ بِالْمُقْتَدِي بِالْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ .

وَكَذَا يُحْمَلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ) عَلٰى غَيْرِ حَالَةِ الْاِقْتِدَاءِ جَمْعًا بَيْنَ الْاَدِلَّةِ ، بَلْ يُقَالُ الْقِرَاءَةُ ثَابِتَةٌ مِنَ الْمُقْتَدِي شَرْعًا فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ ، فَلَوْ قَرَاَ لَكَانَ لَهُ قِرَاءَتَانِ فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ غَيْرُ مَشْرُوعٍ ، بَقِيَ الشَّاْنُ فِي تَصْحِيحِهِ.

وَقَدْ رُوِيَ مِنْ طُرُقٍ عَدِيدَةٍ مَرْفُوعًا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ضُعِّفَ ، وَاعْتَرَفَ الْمُضَعِّفُونَ لِرَفْعِهِ مِثْلُ الدَّارَقُطْنِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَابْنِ عَدِيٍّ بِاَنَّ الصَّحِيحَ اَنَّهُ مُرْسَلٌ لِاَنَّ الْحُفَّاظَ كَالسُّفْيَانَيْنِ وَاَبِي الْاَحْوَصِ وَشُعْبَةَ وَاِسْرَائِيلَ وَشَرِيكٍ وَاَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ وَجَرِيرٍ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ وَزَائِدَةَ وَزُهَيْرٍ رَوَوْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوهُ .

وَقَدْ اَرْسَلَهُ مَرَّةً اَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَذٰلِكَ ، فَنَقُولُ :الْمُرْسَلُ حُجَّةٌ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ فَيَكْفِينَا فِيمَا يَرْجِعُ اِلَى الْعَمَلِ عَلٰى رَاْيِنَا ، وَعَلٰى طَرِيقِ الْاِلْزَامِ

اَيْضًا بِاِقَامَةِ الدَّلِيلِ عَلٰى حُجِّيَّةِ الْمُرْسَلِ ، وَعَلٰى تَقْدِيرِ التَّنَزُّلِ عَنْ حُجِّيَّتِهِ فَقَدْ رَفَعَهُ اَبُو حَنِيفَةَ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ .

رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي مُوَطَّئِهِ :اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ).

وَقَوْلُهُمْ اِنَّ الْحُفَّاظَ الَّذِيْنَ عَدُّوْهُمْ لَمْ يَرْفَعُوْهُ غَيْرُ صَحِيْحٍ.

قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ فِي مُسْنَدِهِ :اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشَرِيْكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) قَالَ :وَحَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ جَابِرٍ ، وَرَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ :حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزُّهَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ ، وَاِسْنَادُ حَدِيْثِ جَابِرٍ الْاَوَّلِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَهٰؤُلَاءِ سُفْيَانُ وَشَرِيْكٌ وَجَرِيْرٌ وَاَبُو الزُّهَيْرِ رَفَعُوْهُ بِالطُّرُقِ الصَّحِيْحَةِ فَبَطَلَ عَدُّهُمْ فِيْمَنْ لَمْ يَرْفَعْهُ ، وَلَوْ تَفَرَّدَ الثِّقَةُ وَجَبَ قَبُوْلُهُ لِاَنَّ الرَّفْعَ زِيَادَةٌ وَزِيَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ فَكَيْفَ وَلَمْ يَنْفَرِدْ ، وَالثِّقَةُ قَدْ يُسْنِدُ الْحَدِيْثَ تَارَةً وَيُرْسِلُهُ اُخْرٰى.

وَاَخْرَجَهُ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ تَرْجَمَتِهِ ، وَذَكَرَ فِيْهِ قِصَّةً وَبِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ قَالَ :حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَقْرَاُ ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَقَالَ :اَتَنْهَانِيْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَتَنَازَعَا حَتّٰى ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ هٰكَذَا (اِنَّ رَجُلًا قَرَاَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ :اَتَنْهَانِيْ) الْحَدِيْثَ.

وَهٰذَا يُفِيْدُ اَنَّ اَصْلَ الْحَدِيْثِ هٰذَا ، غَيْرَ اَنَّ جَابِرًا رُوِيَ عَنْهُ مَحَلَّ الْحُكْمِ فَقَطْ تَارَةً وَالْمَجْمُوْعَ تَارَةً[1]

قرآن مجید میں نمازی کو قرأت کرنے کا حکم دیا گیا ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] فتح القدير كتاب الصلاة فصل في القراءة

''اس میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو اُس کی تلاوت کرلو''۔

نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ حکم دیا ہے: کوئی بھی نماز قرآن کی تلاوت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

بلکہ مستند روایت میں یہ منقول ہے: ''جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کی قرأت کرنا شمار ہوگا''۔

تو اس صورت میں مذکورہ بالا آیت اور حدیث کے حکم کی تخصیص کرنا ضروری ہوگا' جیسا کہ تینوں ائمہ کے نزدیک بنیادی اصول ہے' اس اعتبار سے امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والا شخص اس حکم کے عموم سے خارج ہوگا۔

پھر یہ پہلو بھی ہے' جو شخص رکوع میں نماز کو پالیتا ہے' وہ نماز کی رکعت کو پالیتا ہے حالانکہ اُس رکعت کے دوران اُس نے قرأت نہیں کی ہوتی۔

اس حکم سے یہ پتہ چل جاتا ہے' رکوع کو پانے والا شخص قرأت کے عمومی حکم سے خارج شمار ہوگا۔

اسی طرح ایک روایت میں یہ بات بھی منقول ہے:

''تم اللہ اکبر کہو' پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں یاد ہو' اُس کی تلاوت کرلو''۔

اس حکم کو بھی اُس صورتِ حال پر محمول کیا جائے گا جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں نہ ہو' تاکہ دلائل کے درمیان باہمی طور پر مطابقت پیدا کی جاسکے۔

بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے: مقتدی کے لیے بھی شرعی طور پر قرأت ثابت ہے' کیونکہ امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا اور اگر اب مقتدی بھی قرأت کرلیتا ہے تو ایک نماز میں دو قرأتیں ہوجائیں گی۔

مذکورہ بالا حدیث متعدد سندوں کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے: جسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ' امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے' اس روایت کا مرفوع ہونا ضعیف ہے' درست یہ ہے: یہ روایت ''مرسل'' حدیث کے طور پر منقول ہے' کیونکہ کئی صحابہ نے اسے ''ارسال'' کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک سند کے ساتھ اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

(ابن ہمام کہتے ہیں:) ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے: اکثر اہل علم کے نزدیک ''مرسل'' حدیث بھی حجت شمار ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے صحیح سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

جیسا کہ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''موطأ'' میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' شیخ ابوالحسن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کررہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اُس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا''۔

اس روایت کو شیخ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ' شریک رحمۃ اللہ علیہ' جریج رحمۃ اللہ علیہ' شیخ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی اسانید کے ساتھ اپنی اپنی ''مسانید'' میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سفیان کی نقل کردہ سند امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ''صحیح'' ہے۔

اس لیے مخالف حضرات کا اس روایت کو ''مرسل'' قرار دینے پر اصرار کرنا غلط ہوگا۔

(اصول یہ ہے:) اگر کوئی ثقہ راوی کسی حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو ایسی روایت کو قبول کرنا لازم ہوتا ہے اور کسی ''مرسل'' روایت کو مرفوع روایت کے طور پر نقل کرنا اس پر زیادتی شمار ہوتا ہے تو اگر کوئی ثقہ راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہو تو بھی اُس کی نقل کردہ زیادتی مقبول شمار ہوتی ہے تو یہاں تو چار سے زیادہ راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

ایسا بھی ہوتا ہے: کوئی ثقہ راوی کسی روایت کو ایک سند کے ساتھ ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کرتا ہے اور کسی دوسری سند کے ساتھ ''متصل'' روایت کے طور پر بھی نقل کر دیتا ہے۔

امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی' ایک شخص نے آپ کی اقتداء میں قرأت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اُسے قرأت کرنے سے روکا' جب نماز ختم ہوگئی تو اُس شخص نے اُس صحابی سے یہ کہا: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے' اس بارے میں دونوں کے درمیان تکرار ہوگئی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کا قرأت کرنا ہی اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے قرأت کرنا شروع کر دی تو ایک صحابی نے اُسے روکا۔

اس سے یہ بات پتہ چل جاتی ہے: حدیث کی اصل یہ واقعہ ہے تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کبھی پورا واقعہ ذکر کیا اور کبھی صرف اس کا حکم ذکر کر دیا اور کبھی صرف امام کی اقتداء میں قرأت کی ممانعت کا ذکر کر دیا۔

1219- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِىُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَقْرَاُ فَنَهَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا فَقَالَ اَتَنْهَانِىْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَنَازَعَا حَتّٰى بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِىْ حَنِيفَةَ .

☆☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک صاحب نے قرأت کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک نے اسے روکا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان دونوں نے بحث شروع کر دی پہلے والے صاحب بولے: کیا آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے ہیں' ان دونوں کے ...

بحث چھڑ گئی' اس بات کا پتہ نبی اکرم ﷺ کو چلا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت شمار ہوتی ہے۔

اس روایت کو امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسید بن عمرو بن عامر بن عبداللہ بن عمرو بن عامر بن اسلم، ابومنذر بجلی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''188ھ'' میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۶/۷)(۳۴۸۴)۔

1220 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً قَرَاَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) . قَالَ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَسَاَلَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَسْكُتُوْنَ ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ اَنَا . قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا .

☆☆ لیث بن سعد' امام ابویوسف اور امام ابوحنیفہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت شروع کی' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو دریافت کیا: تم میں سے کس نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ سب لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ان سے یہ سوال کیا' ہر مرتبہ وہ خاموش رہے' پھر اس شخص نے عرض کی: میں نے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک میرے لیے دشواری پیدا کر رہا ہے۔

1221 - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً قَرَاَ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِيْ اَنْ اَقْرَاَ خَلْفَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَذَاكَرَا ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . اَبُو الْوَلِيْدِ هٰذَا مَجْهُوْلٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

۱۲۲۰ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۰) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- وينظر حديث (۱۱۱۸)-

۱۲۲۱ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۴۹ - ۱۵۰) رقم (۳۴۱) من طريق الليث ابن سعد عن يعقوب بن ابي يوسف عن ابي حنيفة عن موسى بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد ابن الهاد عن ابي الوليد عن جابر به- وقد رجح هذه الرواية البيهقي فقال: هذا هو الصحيح عن الليث بن سعد عن يعقوب- وكذلك رواه خلف بن ايوب عن ابي يوسف عن ابي حنيفة والحكم بن ايوب عن زفر عن ابي حنيفة عن موسى بن ابي عائشة عن عبد الله بن شداد عن ابي الوليد عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم مختصرا في قراءة الامام في القراءة-

...رًا غَيْرُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

وَرَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کی' ایک دوسرے شخص نے اس کو اشارے سے روکا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو پہلا شخص بولا' کیا تم مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنے سے روک رہے تھے' ان دونوں کے درمیان بحث چھڑ گئی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بات کو سن لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت اس شخص کی قرأت شمار ہوتی ہے۔

ابوالولید نامی یہ راوی مجہول ہے' اس کی سند میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا ذکر صرف امام ابوحنیفہ نے کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابو ولید مکی، عن جابر، ھو سعید بن مینا، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چوتھے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۲۲۱) (۸۵۰۵)۔

1222 - حَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِي الْاَزْهَرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ بِهٰذَا .اَلْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ .وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَاِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ وَشَرِيْكٌ وَّاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَاَبُو الْاَحْوَصِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ وَغَيْرُهُمْ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ الصَّوَابُ .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' بعض اسناد میں یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے اور یہی درست ہے۔

۱۲۲۲- اخرجه البيهقي في (المعرفة) (۴۹/۲) كتاب الصلوة: باب القراءة خلف الامام حديث (۹۱۴) وفي (جزء القراءة) ص (۱۴۸، ۱۴۹) رقم (۳۲۸) من طريق يونس بن بكير بهذا الاسناد- قال البيهقي: هكذا رواه يونس بن بكير عنهما- والحسن بن عمارة متروك الحديث جرحه شعبة بن الحجاج وسفيان بن عيينة فمن بعدهما من ائمة اهل الحديث- اه- قلت: اما روايته مرسلا' فقد تقدم- وينظر حديث (۱۱۱۸)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن یعیش محاملی، ابو محمد کوفی العطار، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں صفار طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''228ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۵۳)(۴۴۳۵)۔

1223 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَتْرُوكٌ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

اس روایت کا راوی محمد بن فضل متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ہشام بن بختری، ابو جعفر مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''289ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳/۳۶۱)(۱۴۷۲)۔

○ سلیمان بن فضل۔ قال ابن عدی: رایت لہ غیر حدیث منکر۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۳۰۹/۳)(۳۵۰۱)۔

○ فضل بن عطیہ بن عمرو بن خالد مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۱۱/۲)(۴۴)۔

1224 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ وَاَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

۱۲۲۳ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۵) رقم (۴۰۳) وابن الجوزي في (التحقيق) (۳۲۱/۱) رقم (۵۳۴) من طريق الدارقطني به - وقال ابن الجوزي: محمد بن الفضل قال احمد: ليس بشيء، حديثه حديث اهل الكذب وكذا قال يحيى: ليس بشيء لا يكتب حديثه ليس بشيء - وقال الفلاس والنسائي: متروك الحديث - اه - وقد توبع محمد بن الفضل تابعه ابو عصمة: نوح بن ابي مريم وهو اسوء حالا منه - اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (۴۰۲) ونقل عن ابي علي الحافظ قوله: (هذا كذب باطل وابو عصمة: نوح بن ابي مريم كذاب)- وقال البيهقي: (حال ابي عصمة في خروجه عن حد الاحتجاج برواياته لكثرة ما وجد من المناكير في احاديثه - اشهر من ان يحتاج ههنا الى نقل اقوال اهل العلم بالحديث فيه)-

عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ) قَالَ نَزَلَتْ فِيْ رَفْعِ الْاَصْوَاتِ وَهُمْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ ۔لَفْظُ ابْنِ اَبِيْ دَاوُدَ ۔عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو تم خاموش رہو اور غور سے سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ایک آواز بلند کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی' لوگ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوداؤد نامی راوی کے ہیں' اس روایت کا راوی عبداللہ بن عامر ضعیف ہے۔

1225- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُخَالِجُنِيْ سُوْرَتِيْ . فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔لَمْ يَقُلْ هٰكَذَا غَيْرُ حَجَّاجٍ وَّخَالَفَهٗ اَصْحَابُ قَتَادَةَ مِنْهُمْ شُعْبَةُ وَسَعِيْدٌ وَّغَيْرُهُمَا فَلَمْ يَذْكُرُوْا اَنَّهٗ نَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ ۔وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کرنا شروع کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص میری سورت (تلاوت) کے بارے میں رکاوٹ ڈال رہا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

روایت کے یہ الفاظ صرف حجاج نامی راوی نے نقل کیے ہیں' قتادہ کے دیگر شاگردوں یعنی شعبہ' سعید اور دیگر حضرات نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرأت کرنے سے منع کر دیا''۔

حجاج نامی راوی مستند نہیں ہے۔

۱۲۲۴-اخرجه الطبراني في (تفسيره) (۱۶۲/۶) رقم (۱۵۵۹۷): حدثني العباس بن الوليد بهذا الاسناد' وذكره السيوطي في (الدر المنثور) (۲۸۵/۳) وزاد نسبته الى ابن ابي حاتم وابي الشيخ وابن مردويه وابن عساكر-

۱۲۲۵-اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱٦٤) رقم (۳٦۳) وابن الجوزي في (التحقيق) (۳۲۲/۱) رقم (۵۳۵) كلاهما من طريق الدارقطني' به- واخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۲۸/۲): حدثنا عبد الله بن الحسين الصفار وابن صاعد' قالا: حدثنا يوسف بن موسى' بهذا الاسناد- ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرٰى) (۱٦۲/۲) كتاب الصلوٰة' باب من قال: لا يقرا خلف الامام على الاطلاق' وفي (جزء القراءة) ص (۱٦٤) رقم (۳٦۰) قال ابن صاعد: قوله: (فنهى عن القراءة خلف الامام) تفرد بروايته حجاج- وقد رواه عن قتادة شعبة وابن ابي عروبة ومعمر واسماعيل بن مسلم وحجاج بن حجاج وايوب بن مسكين وهمام وابان وابوب وسعيد بن بشير' فلم يقل احد منهم ما تفرد به حجاج- اه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن نصر بن سندویہ بن یعقوب بن حسان، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''321ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۸۲/۵) (۲۶۲۸)۔

○ سلمۃ بن فضل الابرش - بالمعجمۃ - مولی الانصار، قاضی الری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق کثیر الخطاء'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''190ھ کے بعد'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۱۸/۱) (۳۷۷)۔

1226- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كُلُّ صَلَاةٍ لَا يَقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَهِىَ خِدَاجٌ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَاءَ اِمَامٍ. يَحْيٰى بْنُ سَلَّامٍ ضَعِيْفٌ وَّالصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ ہو تو وہ ناقص ہوتی ہے ماسوائے اس نماز کے جو امام کی اقتداء میں ہو۔

یحییٰ بن سلام نامی راوی ضعیف ہے' درست یہ ہے: یہ روایت موقوف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن سلام بصری۔ نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ الدارقطنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: میزان الاعتدال (۱۸۳/۷) (۹۵۳۴)۔

1227- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ مَوْقُوْفًا.

۱۲۲۶-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۲۱/۱) رقم (۵۳۱) من طريق الدارقطني' به- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۸/۱): حدثنا بحر بن نصر' بهذا الاسناد- و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲۵۲/۷) ومن طريقه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۹ - ۱۶۰) رقم (۳۴۹) من طريق جعفر بن الحجاج وجماعة' قالوا: حدثنا بحر بن نصر بهذا الاسناد- قال ابن عدي: وهذا الحديث عن مالك بهذا الاسناد لم يرفعه عن مالك يحيى بن سلام- وهذا الحديث في (الموطا) من قول جابر موقوف- اه- وقال البيهقي: قال لنا ابو عبد الله الحافظ فيما قرئ عليه : وهم يحيى بن سلام على مالك بن انس في رفع هذا الخبر' ويحيى بن سلام كثير الوهم- وقد روى مالك بن انس هذا الخبر في (الموطا) عن وهب بن كيسان عن جابر منقولة' قال: وقد روي من وجه آخر مرفوعاً' ووهم الراوي في رفعه- ثم اخرجه البيهقي برقم (۳۵۰) من طريق عبد الله بن محمود السعدي' نا اسماعيل بن موسى السدي عن مالك به مرفوعاً- قال البيهقي: قال ابو عبد الله: ووهم الراوي عن اسماعيل السدي في رفعه بلاشك- اه- وله طريق آخر مرفوع- اخرجه الدارقطني في (غرائب مالك)' كما في (نصب الراية) (۱۰/۲) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۶۱) رقم (۳۵۲) من طريق عاصم بن عصام عن يحيى بن نصر ابن حاجب عن مالك عن وهب عن جابر مرفوعاً-

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَاَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَارِءُ . فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا . فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَكَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهٰى عَنْهُ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ موقوف روایت کے طور پر منقول ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کی' آپ نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں کون شخص قرأت کر رہا تھا' ایک شخص نے عرض کی: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا؟ اُنہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا ہوتا تو اس سے منع فرمادیتے

1228- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا .

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

1229- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَشْهَلِيُّ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا .

۱۲۲۸- اخرجه احمد (۲/ ۴۲۰)، ومسلم (۱/ ۳۰۴) كتاب الصلوٰة، باب التشهد في الصلوٰة، حديث (۶۳/ ۴۰۴)، وابو داؤد (۱/ ۱۶۵) كتاب الصلوٰة، باب الامام يصلي من قعود، حديث (۶۰۴)، والنسائي (۲/ ۱۴۱) كتاب الافتتاح، باب (واذا قرى القران فاستمعوا ترحمون)، وابن ماجه (۱/ ۲۷۶) كتاب الصلوٰة، باب اذا قرا الامام فانصتوا، حديث (۸۴۶)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۱۷)، والبيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/ ۱۵۶) كتاب الصلوٰة، باب من قال: يترك الماموم القراء ة فيما جهر فيه الامام، وفي (جزء القراء ة) ص (۱۳۱) رقم (۳۱۱)، كلهم من طريق ابي خالد الاحمر بهذا الاسناد- قال ابو داؤد: هذه الزيادة: (واذا قرا فانصتوا) ليست بمحفوظة، والوهم عندنا من ابي خالد- وتعقبه العلامة الغملزي، فقال في (الهداية) (۲/ ۲۴۳): كذا قال، وقد وهم في ذلك: لان ابا خالد ثقة، ومع ذلك فلم ينفرد به حتى يحكم عليه بالوهم، فقد تابعه ثلاثة كلهم زادوا تلك الزيادة عن محمد بن عجلان- اه- وقد ضعف هذا الحديث جماعة، منهم: البخاري، وابن معين، وغيرهما- ومنهم منالحقه بمحمد بن عجلان، وجعله متخاليطه: كابي حاتم الرازي، والبيهقي- ومنهم من صححه: كاحمد، والمنذري، وغيرهما- وينظر: (نصب الراية (۲/ ۱۵- ۱۶)-

۱۲۲۹- اخرجه النسائي (۲/ ۱۴۲) كتاب الافتتاح، باب (واذا قرى القرء ان فاستمعوا له) ثنا محمد بن عبد الله المخرمي، بهذا الاسناد-

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

امام ابوعبدالرحمٰن نے یہ بات بیان کی ہے: مخرمی کہتے ہیں: یہ شخص ثقہ ہے' یعنی محمد بن سعد نامی راوی (ثقہ ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سعد انصاری اشہلی، ابوسعد مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "200ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۶۴/۲)(۲۴۷)۔

○ الامام حافظ الیہ "صدوق" ہیں۔ احمد بن حازم بن محمد بن یونس بن قیس بن ابوغرزۃ، ابوعمرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "276ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: سیر اعلام النبلاء (۲۳۹/۱۳)(۱۲۰)۔

1230- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَمُصْعَبِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ . اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانَ ضَعِيفٌ .

۱۲۳۰- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵٦/۲) كتاب الصلوة' باب من قال: يترك المأموم القراءة فيما جهر فيه الامام' من طريق ابي الازهر' ثنا اسماعيل بن ابان بهذا الاسناد- واسند البيهقي عن يحيى بن معين انه قال في حديث ابن عجلان (اذا قرا فانصتوا): ليس بشيء- واسند عن ابي حاتم انه قال: (ليست هذه الكلمة محفوظة هي من تخاليط ابن عجلان)- اه- قال الغماري في (الهداية) (۲٤٥/۳)- اخرجه الدارقطني' والبيهقي من روايته عن محمد بن عجلان ايضاً' ثم قال الدارقطني: اسماعيل بن ابان ضعيف- امام البيهقي' فحمل الوهم في الحديث من ابن عجلان' وسبقه الى ذلك ابو حاتم في (العلل)' فاسند البيهقي عن عباس الدوري قال: سمعت يحيى بن معين يقول في حديث ابن عجلان: (اذا قرا فانصتوا) قال: ليس بشيء' ثم اسند عن ابن ابي حاتم' قال في (العلل): سمعت ابي وذكر هذا الحديث' فقال: ليست هذه الكلمة محفوظة هي من تخاليط ابن عجلان- قال: وقد رواه خارجة بن مصعب ايضاً' يعني: عن زيد بن اسلم- وخارجة ايضاً ليس بالقوي- قال البيهقي: (وقد رواه يحيى بن العلاء الرازي كما رويناه- ويحيى بن العلاء متروك)- وهذا تعسف ظاهر يحمل على عدم فهم الجمع بين الاخبار المتعارضة ظاهراً مع انه لا تعارض اصلاً' اذ معنى قوله صلى الله عليه وسلم: (و اذا قرا فانصتوا) في غير الفاتحة: لحديث عبادة وغيره: (اذا كنتم خلفي فلا تقرءوا الا بفاتحة الكتاب' فانه لا صلاة لمن لم يقرا بها): وهذا ظاهر في رفع التعارض فلا يحتاج معه الى تعسف وتوهين للاحاديث الصحيحة بدون حجة' وقد صححه مسلم في صحيحه) لما ساله عنه ابو بكر ابن اخت النضر' فقال له: فحديث ابي هريرة: (واذا قرا فانصتوا)؟ فقال: هو عندي صحيح' فقال له: فلم لم تضعه ههنا؟ فقال: ليس كل شيء عندي صحيح وضعته ههنا' انما وضعت ههنا ما اجمعوا عليه- اه-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، تم اس سے اختلاف نہ کرو جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو جب "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" کہے، تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔
جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے، تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، جب وہ سجدے میں جائے تو تم سجدے میں جاؤ، جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم سب لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔
اس روایت کا راوی اسماعیل بن ابان ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسماعیل بن ابان، ابواسحاق غنوی کوفی۔ کان سیء الحال فی الروایۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف الحدیث" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۲۴۰/۶)(۳۲۷۸)۔

1231- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا .اَبُوْ سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ ضَعِيْفٌ.

☆☆ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔
اس روایت کا راوی ابوسعد الصاغانی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالملک بن احمد بن نصر بن سعید بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "138ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴۲۷/۱۰)(۵۵۸۵)۔

○ محمد بن میسر۔ جعفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "نویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی،

۱۲۳۱- اخرجہ احمد (۳۷۶/۲) من طریق ابی سعد الصاغانی بہذا الاسناد- واخرجہ البیہقی فی (جزء القراءۃ) (۳۱۲) من طریق ابن منیع: نا ابی سعد: بہ-

(۹۰۱)(۲۳۸۴)۔

1232 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ قِرَاءَةَ خَلْفَ الإِمَامِ . هٰذَا مُرْسَلٌ.

☆☆ امام شعبی روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کی اقتداء میں قرأت نہیں کی جائے گی۔

یہ روایت مرسل ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سالم ہمدانی - بالسکون - ابوسہل کوفی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۴۶)(۵۹۳۵)۔

○ احمد بن یوسف، ابوعبداللہ تغلبی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''273ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۲۱۸/۵)(۲۶۹۳)۔

○ غسان بن ربیع بن منصور، ابومحمد الغسانی ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''226ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۲۹/۱۲)(۶۷۷۰)۔

1233 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا غَسَّانُ ح وَقُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ أَوْ أُنْصِتُ قَالَ بَلْ أَنْصِتْ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ . تَفَرَّدَ بِهِ غَسَّانُ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَيْسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفَانِ وَالْمُرْسَلُ الَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ مِنْهُ وَاللهُ أَعْلَمُ.

۱۲۳۲ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۸) رقم (۴۱۳) من طريق الدارقطني به-

۱۲۳۳ اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۱۵۵/٦) ومن طريقه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۸۷) رقم (۴۱۲) من طريق علي بن حرب بهذا الاسناد' واخرجه البيهقي في (جزء القراءة) (ص ۱۸۷) رقم (۴۱۱) من طريق احمد بن يوسف التغلبي بهذا الاسناد- وقال ابن عدي وهذا لا يرويه غير محمد بن سالم عن الشعبي' وليس بالمحفوظ وقيس بن الربيع يرويه عنه- وقال: والضعف على روايات محمد بن سالم بين-

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: کیا میں امام کی اقتداء میں قرأت کرلیا کروں یا میں خاموش رہا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خاموش رہا کرو یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں غسان نامی راوی منفرد ہیں اور یہ صاحب ضعیف ہیں جبکہ اس روایت کے دوسرے دو راوی قیس اور محمد بن سالم ضعیف ہیں۔

اس سے پہلے نقل کی جانے والی "مرسل" روایت اس سے زیادہ مستند ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1234 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ وَّسَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُعَلِّمُنَا اِذَا صَلّٰى بِنَا قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا . هٰكَذَا اَمْلَاهُ عَلَيْنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُخْتَصَرًا .سَالِمُ بْنُ نُوحٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، حضرت ابوموسیٰ نے ہمیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو۔

شیخ ابوحامد نے اس روایت کو اسی طرح مختصر طور پر ہمیں املاء کروایا ہے۔

اس روایت کا راوی سالم بن نوح مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن عامر سلمی بصری، یہ وہاں کے قاضی تھے۔ یہ "صدوق" ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "135ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۲۲)(۴۹۵۹)۔

○ یونس بن جبیر باہلی، ابو غلاب بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "60ھ کے بعد 100ھ سے پہلے" ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱۰۹۸)(۷۹۵۸)۔

1235 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ

۱۲۳۴ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۵۶) كتاب الصلوة: باب من قال: يترك الماموم فيما يجهر فيه الامام من طريق الدارقطني به- واخرجه في (جزء القراءة) ص (۱۳۰) رقم (۳۱۰) من طريق ابراهيم بن ابي طالب نا محمد بن يحيى القطعي بهذا الاسناد- وينظر الحديث الآتي-

سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ .فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ فِيْهِ فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَيُبَيِّنُ لَنَا سُنَّتَنَا قَالَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا . قَدْ رُوِیَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الصَّيَّادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَشُعْبَةُ وَهَمَّامٌ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَاَبَانُ وَعَدِیُّ بْنُ اَبِیْ عُمَارَةَ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ فَلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِنْهُمْ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا . وَهُمْ اَصْحَابُ قَتَادَةَ الْحُفَّاظُ عَنْهُ.

☆☆ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ہم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا اور ہمارے سامنے اپنی سنت کو بیان کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ صفوں کو قائم رکھو (یعنی سیدھا رکھو) پھر تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش ہو جاؤ''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے تاہم بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور جب وہ قرأت کرے تو تم لوگ خاموش رہو''۔

1236 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ وَاَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَاَنْصِتُوْا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۳۵- اخرجہ مسلم (۱/ ۳۰۳) کتاب الصلوٰۃ، باب التشہد في الصلوٰۃ، حدیث (۶۲/ ۴۰۴)، وابو داؤد (۱/ ۲۵۶) کتاب الصلوٰۃ، باب التشہد، حدیث (۹۷۳)، والبیہقی في (السنن الکبرٰی) (۲/ ۱۵۵، ۱۵۶)، وفي (جزء القراءۃ) ص (۱۲۸) رقم (۳۰۵)، کلہم من طریق سلیمان التیمي بہذا الاسناد- قال ابو داؤد: لیس بمحفوظ لم یجیء بہ الا سلیمان التیمي في ہذا الحدیث- وقال البیہقي: اخبرنا الحاکم قال: سمعت ابا علي الحافظ یقول: خالف جریر عن التیمي اصحاب قتادۃ کلہم في ہذا الحدیث والمحفوظ عن قتادۃ روایۃ ہشام الدستوائي وہمام وسعید بن ابي عروبۃ ومعمر بن راشد وابي عوانۃ والحجاج بن الحجاج ومن تابعہم علی روایتہم یعني: دون ہذہ اللفظۃ- اہـ- وقد صحح الامام مسلم ہذا الحدیث: فاودعہ صحیحہ کما تقدم- وقد تعقبہ النووي في (شرح مسلم) (۴/ ۱۲۲): فانظرہ-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یونس بن موسیٰ قرشی السامی کدیمی بصری حافظ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''286ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۷۸) (۸۳۵۹)۔

1237 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ سُهَيْلٍ عَنْ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ اَوْ جَهَرَ . عَاصِمٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَرَفْعُهُ وَهَمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: امام کا قرأت کرنا تمہارے لیے کافی ہوگا خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں قرأت کرے۔

اس روایت کا راوی عاصم مستند نہیں ہے، اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرنا وہم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید خطمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''244ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۶۱) (۴۳۸)۔

○ عاصم بن عبدالعزیز بن عاصم اشجعی مدنی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۳۸۴) (۱۴)۔

○ عون بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہذلی، ابوعبداللہ کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چوتھے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''120ھ سے پہلے'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۵۸) (۵۲۵۸)۔

1238 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَيَحْيَى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۲۳۷- اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۶) رقم (۴۳۳) من طريق الدارقطني به- واخرجه ايضا برقم (۴۳۴) من طريقين عن ابي موسى الانصاري بهذا الاسناد- قال ابو موسى: قلت لاحمد بن حنبل في حديث ابن عباس هذا في القراءة؟ فقال: هذا منكر-

۱۲۳۸- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۲۰) رقم (۵۲۸) من طريق الدارقطني به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۶۰) وفي (جزء القراءة) ص (۱۵۷) رقم (۳۴۵) وابن عدي في (الكامل) (۶/۸۹-۹۰) من طريق العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۱۷) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۵۵) رقم (۳۴۳)

قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ - جَابِرٌ وَلَيْثٌ ضَعِيفَانِ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کا قرأت کرنا اس شخص کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

اس روایت کے دو راوی جابر اور لیث دونوں ضعیف ہیں۔

1239 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَشَاذَانُ وَأَبُو غَسَّانَ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ ح.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1240 - حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرے' اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن سلیمان اصبہانی، روی عن عکرمۃ ونحوہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۸۸/۴)(۴۸۸۹)۔

○ مختار بن عبداللہ بن ابولیلیٰ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "منکر الحدیث" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۸۵/۶)(۸۳۸۳)۔

○ عبداللہ بن ابولیلیٰ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ

۱۲۳۹- اخرجه ابن ماجه (۲۷۷/۱) كتاب الصلوة' باب اذا قرا الامام فانصتوا' الحديث (۸۵۰) والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۱۷/۱) كتاب الصلوة' باب القراءة خلف الامام' والبيهقي في (جزء القراءة خلف الامام) ص (۱۵۵) رقم (۳٤٤) وعبد بن حميد في (المنتخب من المسند) ص (۳۲۰) رقم (۱۰۵۰) وابو نعيم في (الحلية) (۳۳٤/۸) من طرق عن الحسن ابن صالح' عن جابر الجعفي' عن ابي الزبير عنه' به- قال ابو نعيم: مشهور من حديث الحسن- اه- وجابر الجعفي مجروح' وقد تقدمت ترجمته' فروى عن ابي حنيفة انه قال: ما رايت اكذب من جابر- والحديث من هذا الوجه ذكره الحافظ البوصيري في (الزوائد) (۱۹۵/۱) وقال: هذا اسناد ضعيف' جابر هو ابن يزيد الجعفي متهم- اه- وينظر الحديث السابق-

۱۲٤۰ اخرجه البيهقي في (القراءة خلف الامام) ص (۱۹۰) رقم (٤۱۷) من طريق الدارقطني به- قال ابن حبان في (المجروحين) (٥/۲): عبد الله بن ابي ليلى يروي عن علي: (من قرا خلف الامام فقد اخطا الفطرة) روى عنه ابنه المختار بن عبد الله' وهذا شيء لا اصل له عن علي: لان المشهور عن علي ما روى عنه عبيد الله بن ابي رافع: انه كان يرى القراءة خلف الامام- وابن ابي ليلى هذا رجل مجهول' ما اعلم له شيئا يرويه عن علي غير هذا الحرف المنكر' الذي يشهد اجماع المسلمين قاطبة ببطلانه-

ہو: المیزان (۳۸۵/۶)(۸۳۸۳)۔

○ عبداللہ بن ابولیلیٰ، عن علی، لایعرف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱۷۴/۴)(۴۵۳۶)، والمغنی (۳۵۲/۱)۔

1241- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ مِثْلَهُ .خَالَفَهُ قَيْسٌ وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ وَلَايَصِحُّ اِسْنَادُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس کی سند مستند نہیں ہے۔

1242- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے' اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

1243- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ الْمُنْذِرِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَاَ الْفِطْرَةَ .

خَالَفَهُ ابْنُ اَبِي لَيْلٰى فَقَالَ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَايَصِحُّ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں قرأت کرتا ہے' اس نے سنت کی خلاف ورزی کی۔

یہی روایت ایک اور حوالے سے منقول ہے' تاہم یہ مستند نہیں ہے۔

۱۲۴۲-اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۱) رقم (۴۱۸) من طريق الدارقطني به- وقال البيهقي: وكذلك رواه الحسن بن عمارة عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن عبد الله بن ابي ليلى قال: سمعت عليا رضي الله عنه- يقول: (من قرا خلف الامام فقد اخطا الفطرة)-

۱۲۴۳-اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۱) رقم (۴۲۰) من طريق الدارقطني به- واسند عن ابن عدي قول البخاري: عبد الله بن بشار: هو ابن ابي ليلى ولا يصح عن علي- قال البيهقي: فرواه سويد بن مصعب- وهو ضعيف- عن عبد الرحمن بن الاصبهاني عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن علي قال: (من قرا خلف الامام فقد اخطا الفطرة- او ترك الفطرة)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحیی بن منذر مدینی، ابوعبداللہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۱/۳۱۰) (۶۵۳)۔

○ یحیی بن منذر کندی، عن اسرائیل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۲۲۲) (۹۶۴۶)۔

○ عمار بن معاویۃ الدھنی- ابومعاویۃ بجلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "پانچویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "133ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۷۱۰) (۴۸۶۷)۔

1244- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ وَاَبُوْ شِهَابٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِىِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّمَا يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ مَنْ لَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: امام کی اقتداء میں وہ شخص قرأت کرے گا جو سنت پر عمل پیرا نہ ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن فضل بن سلمۃ ابوعمر الوصیفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "291ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۳/۱۵۴،۱۵۳) (۱۱۸۵)۔

1245- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الصَّاغَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى اَخْبَرَنِىْ رَجُلٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ہاشم بن قاسم بن مسلم، لیثی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، بغدادی، ابونضر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

۱۲۴۴ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۰) رقم (۴۱۵) من طريق احمد بن يونس' ثنا الحسن بن صالح بهذا الاسناد- واخرجه برقم (۴۱۶) من طريق محمد بن منصور عن ابي شهاب بهذا الاسناد-

۱۲۴۵ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۲ ۱۹۳) رقم (۴۲۴) من طريق الدارقطني به- ونقل عن ابي علي الحافظ قال: هذا حديث مضطرب الاسناد فاسد' ولا يجوز الاحتجاج مثل هذا الاسناد' ولا يوقف على سماع عبد الرحمن بن الاصبهاني عن المختار بن ابي ليلى' ولا سماع المختار بن ابي ليلى منعلي-

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''207ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۴/۲) (۳۹)۔

1246- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1247- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ وَغَيْرُهُ قَالُوا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِي وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ إِلَيْهِ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . كَذَا قَالَ .وَهُوَ وَهَمٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ .

وَالصَّوَابُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: تو یہ واجب ہوگئی۔ (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں کیونکہ حاضرین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا' (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

راوی نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے تاہم زید نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔

(سابقہ روایت کی درست شکل یہ ہے:) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کرلینا ان سب لوگوں کے لیے کافی ہوگا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حدیر۔ حضرمی، ابوالزاہریہ حمصی، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''100ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۵۶/۱) (۱۸۰)۔

۱۲۴۷- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۳۲۲- ۳۲۳) رقم (۵۳۶) من طريق الدارقطني' به- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۲/۲-۱۶۳) كتاب الصلوة' باب من قال: لا يقرا خلف الامام على الاطلاق' من طريق ابي صالح عن معاوية بن صالح' بهذا الاسناد وقال البيهقي: كذا رواه ابو صالح كاتب الليث' وغلط فيه- وكذلك رواه زيد بن الحباب في احدي الروايات عنه' واخطا فيه- والصواب: ان ابا الدرداء قال ذلك لكثير بن مرة- اه- والحديث اخرجه النسائي (۱۴۲/۲) كتاب الافتتاح' باب اكتفاء الماموم بقراء ة الامام حديث (۹۲۳) من طريق زيد بن الحباب بهذا الاسناد-

1248- حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِى مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا وَقَالَ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيْرُ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان سب کے لیے کافی ہوگا۔

1249- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِىُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاءَ تُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ . اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِىُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ضَعِيْفَانِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کا امام ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابویحییٰ تیمی اور محمد بن عباد یہ دونوں ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضل بن عباس، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''270ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۲/۳۶۷) (۶۸۰۳)۔

○ محمد بن عباد بن ابویحییٰ تیمی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المغنی (۲/۵۹۵) (۵۶۵۸)۔

1250- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَقَّارُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَلَمَّا قَضَاهَا قَالَ هَلْ قَرَاَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِى بِشَىْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّى اَقُوْلُ مَا لِى اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ اِذَا اَسْرَرْتُ بِقِرَاءَ تِى فَاقْرَءُ وْا مَعِى وَاِذَا جَهَرْتُ بِقِرَاءَ تِى فَلَا يَقْرَاَنَّ مَعِى اَحَدٌ . تَفَرَّدَ بِهِ زَكَرِيَّا الْوَقَّارُ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جب آپ نے اسے مکمل کر لیا تو

۱۲۴۸ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۶۲) وفي (جزء القراءة ص (۱۷۲) رقم (۳۸۱) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد-

۱۲۴۹ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۲۲) رقم (۵۲۷) من طريق الدارقطني به- واخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۹۴) رقم (۴۲۶) من طريق محمد بن اسماعيل السلمي' ثنا محمد بن عباد الرازي' بهذا الاسناد-

۱۲۵۰ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۱۴۲) رقم (۳۲۴) من طريق زكريا بن ابي يحيى بهذا الاسناد-

دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی شخص نے میرے ساتھ قرآن کی قرأت کی ہے؟ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ قرأت میں کون میرے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے جب میں پست آواز میں قرأت کر رہا ہوں تو تم بھی میرے ساتھ قرأت کر لیا کرو اور جب میں بلند آواز میں قرأت کروں تو کوئی شخص میرے ساتھ قرأت نہ کرے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں زکریا نامی راوی منفرد ہے اور یہ شخص منکر الحدیث ہے اور متروک ہے۔

1251 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ الْوَزَّانُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي سُهَيْلٍ عَنْ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ خَافَتَ اَوْ قَرَاَ . قَالَ اَبُو مُوسَى قُلْتُ لِاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ هٰذَا مُنْكَرٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کر لینا کافی ہے خواہ وہ پست آواز میں قرأت کرے یا بلند آواز میں کرے۔

ابوموسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول قرأت کے بارے میں اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن اسحاق بن صالح بن عطاء، ابوبکر الوزان۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴/۲۸، ۲۹) (۱۶۳۰)۔

36- باب التَّامِينِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْجَهْرِ بِهَا.

باب: نماز کے دوران سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہنا' اسے بلند آواز میں کہنا

1252 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْمُحَارِبِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ وَهُوَ ابْنُ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ اٰمِينَ . يَمُدُّ بِهَا

١٢٥٢-اخرجه احمد (٣١٦/٤، ٣١٧) وابو داؤد (٢٤٦/١) كتاب الصلوة باب التامين وراء الامام حديث (٩٣٢) والترمذي (٢ / ٢٧) كتاب الصلوة باب ما جاء في التامين حديث (٢٤٨) وابن ابي شيبة (٤٢٥/٢) والدارمي (١ / ٢٨٤) والطبراني في (الكبير) (٢٢ / ٤٤) رقم (١١١) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٥٧/٢) كتاب الصلوة باب جهر الامام بالتامين وفي (السنن الصغرى) (١ / ١٢٨) كتاب الصلوة باب الامام يجهر بالتامين حديث (٣٨٢/١٩١) وفي (معرفة السنن والآثار) (١ / ٥٢٠) كتاب الصلوة باب التامين حديث (٧٢٨) كلهم من طريق سفيان بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث حسن- قال الحافظ في (التلخيص) (١ / ٤٢٧ - ٤٢٨): وسنده صحيح - واعله ابن القطان بحجر بن عنبس وانه لا يعرف- واخطا في ذلك بل هو ثقة معروف قيل: له صحبة ووثقه يحيى بن معين وغيره اه-

صَوْتَهُ .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهٖ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ الْكُوفَةِ .هٰذَا صَحِيْحٌ وَّالَّذِیْ بَعْدَهُ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب امام ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' پڑھے تو وہ آمین کہے اور اس میں آواز کو کھینچے۔

ابوبکر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایسا کرنا سنت ہے' اس روایت کو نقل کرنے میں اہل کوفہ منفرد ہیں۔

یہ روایت مستند ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حجر بن عنبس - حضرمی کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۵۵)(۱۷۱)۔

نماز کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کا حکم

نماز کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آمین کہنے کے حکم کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

هو ان يقول المصلي امامًا او مامومًا او منفردًا :(آمين) اى استجب، بعد الانتهاء من الفاتحة، وذلك عند الحنفية والمالكية سرًّا، وعند الشافعية والحنابلة :سرًّا في الصلاة السرية، وجهرًا فيما يجهر فيه بالقراء ة .ويؤمن الماموم مع تامين امامه.

ودليلهم حديث ابي هريرة :ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :اذا امّن الامام فامنوا، فانه من وافق تامينه تامين الملائكة، غفر له ماتقدم من ذنبه وقال ابن شهاب الزهري :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :آمين (1).

واضاف الحنابلة (2) : فان نسي الامام التامين امن الماموم، ورفع صوته، ليذكر الامام، فياتي به؛ لانه سنة قولية اذا تركها الامام اتى بها الماموم كالاستعاذة، وان اخفاها الامام جهر بها الماموم .وان ترك المصلي التامين نسيانًا او عمدًا حتى شرع في قراء ة السورة لم يات به؛ لانه سنة فات محلها.

(1) رواہ الجماعۃ الا ان الترمذی لم یذکر قول ابن شہاب (نیل الاوطار 222/2:).

(2) المغنی 490/1.:

والدليل على كون التامين سرًّا عند المالكية والحنفية قول ابن مسعود :اربع يخفيهن الامام: التعوذ والتسمية والتامين والتحميد(1) اى قول :ربنا لك الحمد.

ودليل الجهر به عند الشافعية والحنابلة :حديث ابى هريرة :كان رسول الله صلّى الله عليه وسلم اذا تلا :غير المغضوب عليهم ولا الضالين، قال :آمين، حتى يسمع من يليه من الصف الاول (2) وحديث وائل بن حُجْر :سمعت النبى صلّى الله عليه وسلم قرا :غير المغضوب عليهم ولا الضالين، فقال :آمين، يُمدُّ بها صوته(3).

نماز پڑھنے والا شخص خواہ امام ہو یا مقتدی ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو' جب وہ سورۂ فاتحہ پڑھ لے گا تو آمین کہے گا۔ احناف اور مالکیوں کے نزدیک پست آواز میں آمین کہے گا' جبکہ شوافع' حنابلہ کے نزدیک سرّی نمازوں میں پست آواز میں جبکہ جہری نمازوں میں بلند آواز میں مقتدی شخص امام کی آمین کے ساتھ آمین کہے گا۔

اس کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' جس شخص کا آمین کہنا ملائکہ کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا' اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا''۔

شیخ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے۔

حنابلہ نے یہ بات اضافی طور پر نقل کی ہے: اگر امام آمین کہنا بھول جاتا ہے تو مقتدی خود آمین کہے گا اور بلند آواز میں کہے گا تاکہ امام کو آمین کہنا یاد آ جائے اور وہ بھی آمین کہہ دے کیونکہ یہ قولی سنت ہے۔

اگر امام اُسے ترک کر دیتا ہے تو بھی مقتدی آمین کہے گا جیسا کہ تعوذ کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

اگر کوئی نمازی' نماز کے دوران آمین کہنا بھول جاتا ہے یا جان بوجھ کر آمین نہیں کہتا اور اگلی سورت پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو اب وہ بعد میں آمین نہیں کہے گا کیونکہ اب اس کا موقع نہیں رہا ہے۔

آمین آہستہ آواز میں کہنے کے بارے میں مالکیوں اور احناف کی دلیل وہ روایت ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''امام چار چیزیں آہستہ آواز میں پڑھے گا: تعوذ' تسمیہ' آمین' و ربنا لک الحمد۔

شوافع اور حنابلہ نے اپنے مؤقف کی تائید میں یعنی بلند آواز میں آمین کہنے کی تائید میں' حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''غیر المغضوب علیهم ولاالضالین'' پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی بلند آواز میں آمین کہتے تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہلی صف میں کھڑے ہوئے لوگ اُسے سن لیتے تھے۔

(1) فتح القدیر 204/1، والقول رواہ ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی۔

(2) رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وقال : حتی یسمعہا اہل الصف الاول، فیرتج بہا المسجد (نیل الاوطار 224/2:)۔

(3) رواہ احمد وابوداؤد والترمذی (المصدر السابق)۔

اسی طرح حضرت وائل بن حجر نے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' جب نبی اکرم ﷺ نے ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا اور اس لفظ کو کھینچ کر ادا کیا۔

1253 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِآمِينَ إِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بلند آواز میں آمین کہتے ہوئے سنا' جب آپ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' پڑھا تھا۔

1254 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ آمِينَ. وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَشَدُّ شَيْءٍ فِيهِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسْأَلُ سُفْيَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَأَظُنُّ سُفْيَانَ تَكَلَّمَ بِبَعْضِهِ وَالرَّجُلَ بِبَعْضِهِ. خَالَفَهُ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' پڑھا تو پھر آپ ﷺ نے آمین کہا' آپ نے اس میں آواز کو کھینچا (یعنی بلند کیا)۔

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس بارے میں زیادہ شدید یہ ہے' ایک شخص نے (اس روایت کے دوسرے راوی) سفیان سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو میرا یہ خیال ہے' سفیان نے اس کے بعض حصے کے بارے میں کلام کیا اور اس شخص نے دوسرے حصے کے بارے میں کلام کیا۔

شعبہ نامی راوی نے اس کی سند اور متن میں اختلاف نقل کیا ہے۔

1255 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۲۵۴- تقدم تخريجه - وينظر حديث (۱۲۵۲) وقد توبع سفيان الثوري على هذا الحديث تابعه العلاء بن صالح ومحمد بن سلمة: فأخرجه ابو داؤد (۲٤٦/۱) كتاب الصلوة: باب التأمين وراء الامام: حديث (۹۳۳) والترمذي (۲۹/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء في التأمين حديث (۲٤۹) وابن ابي شيبة (۲۹۹/۱) والطبراني في (الكبير) (۲۲/ ٤٥) رقم (۱۱٤) من طريق العلاء بن صالح عن سلمة بن كهيل عن حجر ابي العنبس عن وائل به - واخرجه الطبراني (۲۲/ ٤٥) رقم (۱۱۲) من طريق محمد بن سلمة بن كهيل عن ابيه به-

۱۲۵۵ اخرجه احمد (٤/ ٣١٦) والطيالسي (۹۲/۱ منحة) رقم (۴۰۱) والحاكم (۲/ ۲۳۲) وابن حبان (۴٤۷ موارد) والطبراني في الكبير (۲۲/ ٤۳، ٤٥) رقم (۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۳) والبيهقي في السنن الكبرى (۵۷/۲) كتاب الصلوة: باب جهر الامام بالتامين كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد - قال الترمذي عقب حديث (۲٤۸): سمعت محمدا يقول: حديث سفيان اصح من حديث شعبة في هذا واخطأ شعبة في مواضع في هذا الحديث فقال: (عن حجر ابي العنبس، وانما هو (حجر بن عنبس) ويكنى: ابا السكن وليس فيه: (عن علقمة) وانما هو (عن حجر بن عنبس عن وائل بن حجر) - وقال: (وخفض بها صوته) وانما هو: (ومد بها صوته) - اه - قلت: وقد رجح سفيان على رواية شعبة جماعة: منهم: البخاري والترمذي وابو زرعة وابن الجوزي والبيهقي وغيرهم - وينظر: (التلخيص) (۱/ ...) و(معرفة السنن والآثار) (۵۳۱/۱ - ۵۳۲)-

سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَبِى الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَائِلٌ اَوْ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ . وَاَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ـ كَذَا قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ وَيُقَالُ اِنَّهُ وَهِمَ فِيْهِ لِاَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِىَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّغَيْرَهُمَا رَوَوْهُ عَنْ سَلَمَةَ فَقَالُوْا رَفَعَ صَوْتَهُ بِاٰمِيْنَ ـ وَهُوَ الصَّوَابُ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' جب آپ نے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ" پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا' آپ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں آمین کہی تھی۔

ایک قول کے مطابق اس روایت میں انہیں وہم ہوا ہے' کیونکہ دیگر راویوں نے اسے سلمہ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہی بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں آمین کہی تھی اور یہی روایت درست ہے۔

1256 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ شُعَيْبٍ يَعْنِى الْحَرَّانِىَّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فَلَمَّا قَالَ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ . مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "وَلَا الضَّالِّيْنَ" پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں آواز کو بلند کیا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن احمد بن ابوشعیب، ابومسلم حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "گیارہویں طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "250ھ یا اس کے بعد" ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۳)(۲۴۳)۔

۱۲۵۶- اخرجه احمد (۴/۳۱۸) والنسائي (۲/۱۴۵) كتاب الافتتاح' باب قول المأموم اذا عطس خلف الامام' وابن ماجه (۱/ ۲۷۸) كتاب الصلوٰة' باب الجهر ب (آمين) حديث (۸۵۵) والطبراني في (الكبير) (۲۲/ ۳۰ ۴۴) من رقم (۳۰) الى رقم (۴۰) والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۵۸) كتاب الصلوٰة' باب جهر الامام بالتامين' كلهم من طريق ابي اسحاق بهذا الاسناد-

○ خالد بن ابو یزید سماک بن رستم اموی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''41ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۲۲۱)(۱۰۱)۔

○ عبدالجبار بن وائل بن حجر - یہ ثقہ ہیں۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''112ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۶۶)(۷۹۵)۔

1257- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الدَّقَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ اَبُوْ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا بَحْرٌ السَّقَّاءُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا قَالَ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) قَالَ اٰمِيْنَ . يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ.

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ . بَحْرٌ السَّقَّاءُ ضَعِيْفٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ''وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے اور بلند آواز میں کہتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

سابقہ روایت کا راوی بحر ثقہ ضعیف ہے۔

1258- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ اٰمِيْنَ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن ابراہیم بن علاء حمصی ابن زبریق، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''238ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۲۵۸ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۱۵-۳۱۶) رقم (۵۱۹) من طريق الدارقطني به۔

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۴)(۳۷۱)۔

○ عمرو بن حارث بن ضحاک زبیدی-حمصی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۶۷)(۵۵۲)۔

○ عبداللہ بن سالم اشعری، ابو یوسف حمصی، یہ ثقہ ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''79ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۴۱۷)(۳۲۲)۔

37- باب مَوْضِعِ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ لِقِرَاءَةِ الْمَأْمُومِ.

باب: امام کا (قرأت کے دوران) سکوت کرنا تا کہ مقتدی بھی قرأت کرے

1259- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ وَعَلِيُّ بْنُ اِشْكَابَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْبُسْتَنْبَانِ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى الصَّلَاةِ . وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمُرَةُ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَكْتَتَيْنِ فِى الصَّلَاةِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَصَدَّقَ سَمُرَةَ . اَلْحَسَنُ مُخْتَلَفٌ فِىْ سَمَاعِهٖ مِنْ سَمُرَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيْثًا وَّاحِدًا وَّهُوَ حَدِيْثُ الْعَقِيْقَةِ فِيْمَا زَعَمَ قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ.

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' آپ نماز کے دوران دو مرتبہ سکوت کرتے تھے' ایک اس وقت جب امام نے تکبیر کہہ دی ہو اور قرأت شروع کرنی ہو اور دوسرا سکوت اس وقت ہوتا تھا جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تھے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' تو ان لوگوں نے مدینہ منورہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا تو انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کی تصدیق کی۔

۱۲۵۹- اخرجه ابو داؤد (۱/۲۰۶) كتاب الصلوة، باب السكتة عند الافتتاح، حديث (۷۷۷) وابن ماجه (۱/۶۷۵-۲۷۶) كتاب الصلوة، باب في سكتتي الامام، حديث (۸۴۵) واحمد (۵/۲۱) كلهم من طريق اسماعيل بن علية بهذا الاسناد- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۹۶) كتاب الصلوة، باب في سكتتي الامام- من طريق ابي داؤد- وللحديث طريق آخر اخرجه عبد الرزاق (۲/۱۳۴) كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الامام، الحديث (۲۷۹۲) واحمد (۵/۷) وابو داؤد (۲/۴۹۲، ۴۹۳) كتاب الصلوة، باب السكتة عند الافتتاح، الحديث (۷۷۹، ۷۸۰) والترمذي (۲/۳۰، ۳۱) كتاب الصلوة، باب ما جاء في السكتتين في الصلوة، الحديث (۲۵۱) وابن ماجه (۱/۲۷۵) كتاب اقامة الصلوة، باب في سكتتي الامام، الحديث (۸۴۴) والبيهقي (۲/۱۹۵-۱۹۶) كتاب الصلوة، باب سكتتي الامام، والبخاري في (جزء القراءة) ص (۲۳)

حسن بصری کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' حسن بصری نے ان سے ایک حدیث سنی ہے اور یہ وہ حدیث ہے' جو عقیقہ کے بارے میں ہے' جسے قریش بن انس نے حبیب نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابومحمد سعدان بن یزید بغدادی بزاز۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۳۵۸/۱۲)(۱۵۱)۔

○ حسین بن سعید بن عبداللہ الخرمی،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تاریخ بغداد" از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ "خطیب بغدادی" (۴۶/۸)(۴۱۰۴)۔

1260 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً وَّاِذَا قَرَاَ (وَلَا الضَّالِّينَ) سَكَتَ سَكْتَةً فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَكُتِبَ فِي ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ اَنَّ الْاَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةُ.

☆☆ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نماز کا جب آغاز کرتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے' پھر جب وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ لیتے تھے' تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے' اس بارے میں ان پر اعتراض کیا گیا' اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا تو انہوں نے فرمایا: حکم اسی طرح ہے جیسے سمرہ نے کیا ہے۔

1261 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ يَا

۱۲۶۰-اخرجه احمد (۵/ ۲۲) قال: حدثنا هشيم' قال: اخبرنا منصور ويونس عن الحسن عن سمرة' به- وينظر: الحديث السابق-

۱۲۶۱-اخرجه البخاري (۲/ ۲۲۷) كتاب الاذان' باب ما يقول بعد التكبير' الحديث (۷۴۴) ومسلم (۱/ ۴۱۹) كتاب المساجد' باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة' الحديث (۵۹۸/۱۴۷) واحمد (۲/ ۲۳۱) والدارمي (۱/ ۲۸۳-۲۸۴) كتاب الصلوة' باب في السكتتين' وابو داؤد (۱/ ۴۹۳)' كتاب الصلوة' باب السكتة عن الافتتاح' الحديث (۷۸۱) والنسائي (۲/ ۱۲۸-۱۲۹) كتاب الافتتاح' باب الدعاء بين التكبيرة والقراءة' وابن ماجه (۱/ ۲۶۴-۲۶۵) كتاب اقامة الصلوة' باب افتتاح الصلوة' الحديث (۸۰۵) وابو عوانة (۲/ ۹۸) والدارمي (۱/ ۲۸۳-۲۸۴) كتاب الصلوة' باب في السكتتين' وابن ابي شيبة (۱۰/ ۲۱۳-۲۱۴) وابن خزيمة (۱/ ۲۳۷) رقم (۴۶۵) وابن حبان (۱۷۷۵' ۱۷۷۶' ۱۷۷۸) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۳۲۰) وابو يعلى (۱۰/ ۴۶۶) رقم (۶۰۸۱) والبيهقي (۲/ ۱۹۵) وابن حزم في (المحلى) (۴/ ۹۶) والبغوي في (شرح السنة) (۲/ ۱۹۸-بتحقيقنا) من طريق عن عمارة بن القعقاع عن ابي زرعة عن ابي هريرة' به- وللحديث شاهد من حديث عائشة-اخرجه البخاري (۱۱/ ۱۸۰) كتاب الدعوات' باب التعوذ من المأثم والمغرم' حديث (۶۳۶۸) ومسلم كتاب الذكر والدعاء' باب التعوذ من شر الفتن وغيرها' حديث (۵۸۹) وابو داؤد (۱/ ۴۸۲) كتاب الصلوة' باب في الاستعاذة' حديث (۱۵۴۳) والترمذي (۵/ ۴۹۱) كتاب الدعوات' باب الاستعاذة من عذاب القبر والدجال (۳۴۸۹) والنسائي (۱/ ۵۱) كتاب الطهارة' باب الوضوء بماء الثلج رقم (۶۱) وابن ماجه (۲/ ۱۲۶۲) كتاب الدعاء' باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (۳۸۳۸) واحمد (۶/ ۵۷' ۲۰۷) وابن ابي شيبة (۱۰/ ۱۸۹) وابو يعلى (۷/ ۴۴۷-۴۴۸) رقم (۴۴۷۴) والبيهقي (۲/ ۱۵۴) من طريق عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة' قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: (اللهم اغسل خطاياي بماء الثلج والبرد' ونق قلبي من الخطايا' كما ينقى الثوب الابيض من الدنس)- وهذا لفظ النسائي' ورواه بعضهم مطولاً- وقال الترمذي: حديث حسن صحيح-

سُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا تَقُوْلُ فِیْ صَلَاتِكَ بَیْنَ التَّكْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تھے تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں! آپ تکبیر کہنے اور قرأت کرنے کے درمیان میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

''اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے' اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے' اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمارۃ بن قعقاع بن شبرمۃ-ضبی-کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۵۱/۲)(۳۸۱)۔

38- باب قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالصُّبْحِ.

باب: ظہر' عصر' فجر میں قرأت کی مقدار

1262- حَدَّثَنَا الْقَاضِی الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الصِّدِّیْقِ النَّاجِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِیَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِیَامَهُ فِی الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِیْنَ اٰیَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِیَامَهُ فِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ فِی الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِیَامَهُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَی النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ .هٰذَا ثَابِتٌ صَحِیْحٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر اور عصر کی نماز میں قیام کا اندازہ لگایا

۱۲۶۲- اخرجه مسلم (۱/ ۳۳٤) كتاب الصلوة' باب القراءة في الظهر والعصر' حديث (٤٥٢)' وابو داؤد (۱/ ۲۱۳) كتاب الصلوة' باب تخفيف الاخريين' حديث (۸۰٤)' والنسائي (۱/ ۲۳۷) كتاب الصلوة' باب عدد صلاة العصر في الحضر' واحمد (۳/ ۲)' وابو عوانة (۲/ ۱۵۲)' والدارمي (۱/ ۲۹۵)' وابن ابي شيبة (۱/ ۳۵۵' ۳۵٦)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۰۷)' وابو يعلى (۱۱۳٦' ۱۲۹۳)' وابن خزيمة رقم (۵۰۹)' وابن حبان (۱۸۲۸' ۱۸۵۸)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ٦٦) كتاب الصلوة' باب من قال: يسوي بين الركعتين الاوليين' وفي (۲/ ۳۹۰-۳۹۱) باب قدر القراءة في الظهر والعصر' كلهم من طريق هشيم بهذا الاسناد۔

تو ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ ظہر کی نماز میں آپ ﷺ کا قیام اتنا طویل ہوتا ہے جتنی دیر میں تیس آیات تلاوت کی جاسکیں یعنی جتنی سورۂ سجدہ بڑی ہے یہ اندازہ پہلی دو رکعت کے بارے میں تھا۔

جبکہ آخری دو رکعت میں اس سے نصف ہوتا تھا۔

اسی طرح ہم نے عصر کی پہلی رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعت جتنا ہوتا تھا اور ہم نے عصر کی آخری دو رکعت میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اس سے نصف ہوتا تھا۔

یہ روایت ثابت اور صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بکر بن عمرو- وقیل ابن قیس- ابو الصدیق الناجی- بالنون والجیم- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "تیسرے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال "108ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۱۰۶) (۱۲۲)۔

1263 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَأَوَّلِ آيَةٍ مِنَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ بِالْحَمْدِ وَالْآيَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) .هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَفِيهِ حُجَّةٌ لِمَنْ يَقُولُ إِنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ) إِنَّمَا هُوَ بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

☆☆ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں بصرہ میں نماز ادا کی' انہوں نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور سورۂ بقرہ کی پہلی آیت پڑھی' پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور سورۂ بقرہ کی دوسری آیت پڑھی' پھر وہ رکوع میں چلے گئے' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھ سکو اس کی تلاوت کرلو"۔

اس روایت کی سند "حسن" ہے۔

اس میں ان لوگوں کے لیے دلیل موجود ہے' جو اس بات کے قائل ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "تم اس میں سے جو آسانی سے پڑھا جاسکتا ہو پڑھ لو" سے مراد وہ تلاوت ہے' جو سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کی جاتی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۶۳ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۲/ ۴۰) كتاب الصلوٰة: باب تعيين القراءة بفاتحة الكتاب' من طريق الدارقطني' به-

1264- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَّعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ قَالاَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قُرْآنٌ قَالَ نَعَمْ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَ هٰذَا .فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَا كَثِيْرُ - وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ - لاَ اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ .رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا اَرَى الْاِمَامَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ . وَوَهِمَ فِيْ ذٰلِكَ وَالصَّوَابُ اَنَّهٗ مِنْ قَوْلِ اَبِي الدَّرْدَاءِ كَمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہر رکعت میں تلاوت کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یہ لازم ہوگئی ہے۔

(اس روایت کے راوی) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد سے) فرمایا: اے کثیر! (کثیر کہتے ہیں: میں اس وقت ان کے پہلو میں موجود تھا) میں یہ سمجھتا ہوں' امام جب لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ہی ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم ان میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ امام کا قرأت کر لینا ان لوگوں کے لیے کافی ہوگا۔

راوی کو اس روایت میں وہم ہوا ہے۔ درست یہ ہے: یہ الفاظ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ہیں' جیسا کہ ابن وہب نامی راوی نے نقل کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

39- باب ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيْقِ وَالْاَمْرِ بِالْاَخْذِ بِالرُّكَبِ.

باب: تطبیق اور گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم منسوخ ہے

1265- حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا .وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ يَعْنِيْ فِي الرُّكُوْعِ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا اور پھر آپ رکوع میں چلے گئے اور دونوں ہاتھوں کو ملا لیا اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

(راوی کہتے ہیں:) اس روایت کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی (حضرت عبداللہ بن

۱۲۶۵- اخرجه احمد (۱/۴۱۸)' والبخاري في (رفع اليدين) رقم (۳۲)' وابو داؤد (۱/۱۹۹) كتاب الصلوة' باب افتتاح الصلوة' حديث (۷۴۷)' والنسائي (۲/۱۸۴) كتاب التطبيق' حديث (۱۰۳۱)' وابن خزيمة (۵۹۵)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۷۸-۷۹) كتاب الصلوة' باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح' كلهم من طريق عبد الله بن ادريس' بهذا الاسناد-

مسعود رضی اللہ عنہ) نے ٹھیک کہا ہے ہم پہلے ایسا ہی کیا کرتے تھے لیکن پھر ہمیں اس طرح کرنے کا حکم دیا گیا' پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھے (اس سے مراد یہ ہے: رکوع میں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن ادریس بن یزید بن عبدالرحمٰن الازودی: ابومحمد کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''آٹھویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''92ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۱/۴۰۱)۔

تطبیق کا حکم منسوخ ہے

تطبیق کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے وہ روایت نقل کی ہے جس میں اس بات کا تذکرہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے اور پھر اس کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے:

والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم لا اختلاف بینهم فی ذلك الا ما روی عن ابن مسعود وبعض اصحابه انهم کانوا یطبقون والتطبیق منسوخ عند اهل العلم

اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے' وہ اہل علم جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب' تابعین اور ان کے بعد کے زمانوں سے ہے' اس بارے میں ان حضرات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں' البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض شاگردوں کے حوالوں سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ تطبیق کیا کرتے تھے' تاہم اہل علم کے نزدیک تطبیق کا حکم منسوخ ہے۔

تطبیق کے حکم پر گفتگو کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی تحریر کرتے ہیں:

وقد ورد ذلك عن بن مسعود متصلا فی صحیح مسلم وغیره من طریق ابراهیم عن علقمة والاسود انهما دخلا علی عبد الله فذکر الحدیث قال فوضعنا ایدینا علی رکبنا فضرب ایدینا ثم طبق بین یدیه ثم جعلهما بین فخذیه فلما صلی قال هکذا فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم وحمل هذا علی ان بن مسعود لم یبلغه النسخ وقد روی بن المنذر عن بن عمر باسناد قوی قال انما فعله النبی صلی الله علیه وسلم مرة یعنی التطبیق وروی بن خزیمة من وجه آخر عن علقمة عن عبد الله قال علمنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما اراد ان یرکع طبق یدیه بین رکبتیه فرکع فبلغ ذلك سعدا فقال صدق اخی کنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا یعنی الامساك بالرکب فهذا شاهد قوی لطریق مصعب بن سعد وروی عبد الرزاق عن عمر ما یوافق قول سعد اخرجه من وجه آخر عن علقمة والاسود قال صلینا مع عبد الله فطبق ثم لقینا عمر

فصلينا معه فطبقنا فلما انصرف قال ذلك شيء كنا نفعله ثم ترك [1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت صحیح سند کے ساتھ صحیح مسلم اور دیگر کتابوں میں منقول ہے علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی ہے' (جس میں یہ مذکور ہے) ہم نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے ہاتھوں پر مارا اور پھر انہوں نے ہمارے ہاتھوں کو ملایا اور دونوں ہاتھوں کو ہمارے زانوں کے درمیان رکھوایا' پھر جب انہوں نے نماز ادا کر لی تو ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

اس روایت کو اس بات پر محمول کیا گیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع نہیں مل سکی کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مستند سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا کیا تھا' یعنی ایک مرتبہ تطبیق کی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی تعلیم دی' پھر جب انہوں نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھوں کو ملا لیا اور رکوع کیا' جب اس بات کی اطلاع حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ملی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے' ہم اس طرح کیا کرتے تھے' لیکن پھر ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا' یعنی گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

تو یہ ایک مستند ثبوت ہے جو مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے قول کی تائید کرتی ہے' انہوں نے ایک اور سند کے ساتھ علقمہ اور اسود کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو ہم نے تطبیق کی تو پھر ہماری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' ہم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' ہم نے تطبیق کی تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: پہلے ہم اس طرح کیا کرتے' لیکن پھر اس طریقے کو ترک کر دیا۔

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے صحیح مسلم کے حاشیہ نگار امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

ونسخ التطبيق مذهبنا ومذهب العلماء كافة ان السنة وضع اليدين على الركبتين وكراهة التطبيق الا بن مسعود وصاحبيه علقمة والاسود فانهم يقولون ان السنة التطبيق لانه لم يبلغهم الناسخ وهو حديث سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه والصواب ما عليه الجمهور لثبوت الناسخ الصريح [2]

---

[1] فتح الباری ' قولہ باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع

[2] حاشية النووي على الصحيح لمسلم كتاب المساجد ومواضع الصلاة (باب الندب الى وضع الايدي على الركب في الركوع)

تطبیق کے حکم کا منسوخ ہونا ہمارا اور تمام علماء کا مذہب ہے' سنت یہ ہے: رکوع کے دوران گھٹنوں پر ہاتھ رکھا جائے اور تطبیق مکروہ ہے' البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور اُن کے دو ساتھی علقمہ اور اسود ان کی رائے مختلف ہے' یہ حضرات فرماتے ہیں: رکوع کے دوران تطبیق کے طور پر ہاتھ رکھنا سنت ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ان حضرات تک اس روایت کی ناسخ دلیل نہیں پہنچ سکی اور وہ ناسخ دلیل حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے' درست مؤقف وہی ہے جس پر جمہور عامل ہیں اور اس کی دلیل اس کے صریح ناسخ کا ثابت ہونا ہے۔

1266- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ بِهٰذَا وَقَالَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ . هٰذَا اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

انہوں نے تکبیر کہی' دونوں ہاتھ بلند کیے' پھر جب وہ رکوع میں گئے تو دونوں ہاتھ جوڑ کر دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے ٹھیک کہا ہے' ہم پہلے اسی طرح کیا کرتے تھے' لیکن پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیا کریں۔

یہ سند ثابت ہے اور صحیح ہے۔

1267- حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمَدَانِيُّ بِهَمَذَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَكَعَ فَرَّجَ اَصَابِعَهُ وَاِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ الْخَمْسَ .

قَالَ دَعْلَجٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ ثُمَّ لَقِيتُ مُوسَى فَحَدَّثَنِي بِهِ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے اور جب سجدے میں جاتے تھے تو پانچوں انگلیاں ملا لیتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

40- باب مَا يُقَالُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: رکوع سے سر اُٹھاتے وقت کیا پڑھا جائے گا؟

1268- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

١٢٦٧ اخرجه ابن خزيمة (١/ ٣٠١) رقم (٥٩٤) وابن حبان (١٩٢٠) والحاكم (١/ ٢٢٧) والطبراني في (الكبير) (٢٢/ ١٩) رقم (٢٦) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢/ ١١٢) كتاب الصلوة: باب يضم اصابع يديه في السجود كلهم من طريق الحارث بن عبد الله بهذا الاسناد - وصححه ابن خزيمة وابن حبان - وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي - قلت: وقد وهما في ذلك فمسلم لم يرو للحارث - والحديث ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (٢/ ١٢٨) وقال: رواه الطبراني في (الكبير) واسناده حسن-

عُثْمَانَ الْخَرَّازُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَرَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بُرَيْدَةُ اِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقُلْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے بریدہ! جب تم رکوع سے سر اُٹھاؤ تو یہ پڑھو:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جواتنی ہو جو آسمان کو بھر دے اور زمین کو بھر دے اور ان کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن جریر نسائی ،نزیل نیشاپور، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۶۹۶)(۴۷۷۱)۔

○ علی بن حسین بن عبید بن بسطام بن کعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''لسان المیزان'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲۶۴/۴)(۵۸۴۸)۔

1369 - حَدَّثَنَا اَبُوْ طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ الدِّمَشْقِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رَاشِدٍ اَبُو الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .قَالَ مَنْ وَرَاءَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جب نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو آپ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' پڑھتے تھے آپ ﷺ کے پیچھے موجود شخص بھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھتا تھا۔

۱۳۶۸- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق)(۳۴۲/۱) رقم (۵۶۷) من طريق الدارقطني' به- وذكره الهندي في (كنز العمال)(۱۹۷۴۳) وعزاه للدارقطني' وضعفه- والاسناد ضعيف جدا' ففيه عمرو بن شمر' وجابر الجعفي' وهما متروكان-

۱۳۶۹- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق)(۳۴۳/۱) رقم (۵۷۲) من طريق الدارقطني' به-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن عمرو بن عمارۃ لیثی دمشقی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الجرح والتعدیل (۹/۱۷۷) (۷۳۴)،علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: الثقات (۹/۲۶۵)۔

1270 - حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ اَيْضًا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو پیچھے والا شخص اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھے۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے محفوظ ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1271 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ زَغَاثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَنْزَةَ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَتَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ الْاِمَامِ . فَقُلْنَا اِنَّ فِينَا مَنْ يَقْرَأُ . قَالَ فَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ضَعِيفٌ . كَذَا رَوَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَخَالَفَهُ سَلَّامٌ اَبُو الْمُنْذِرِ فَرَوَاهُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يَثْبُتُ . وَخَالَفَهُمَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَرَوَاهُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَغَيْرُهُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا . وَرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی' پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ امام کی اقتداء میں قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہمارے درمیان ایک صاحب ہیں جنہوں نے یہ تلاوت کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

۱۲۷۰ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۴۴۲) رقم (۵۷۱) من طريق الدارقطني به-

۱۲۷۱ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/۴۲۶) رقم (۵۱۰) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابن عدي (۳/۱۲۸) من طريق دالعرجا موج: نا علملة الربيع بن بدر بهذا الاسناد- ومن طريق ابن عدي اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص(۷۵) رقم (۱۵۲)- وقال ابن عدي: وهذا اخطا فيه علملة على ايوب: فقال: عن الاعرج عن ابي هريرة- ورواه عبيد الله بن عمرو بن ايوب عن ابي قلابة عن انس وهذا ايضا خطا عن ايوب: اخطا عليه عبيد الله بن عمرو- والصواب ما رواه جماعة عن ايوب عن ابي قلابة عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم .

اس روایت کا راوی ربیع بن بدر ضعیف ہے' بعض دیگر راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اسے نقل کرنے میں کچھ اختلاف بھی کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شیخ حافظ: ابوموسیٰ عیسیٰ بن عبداللہ بن سنان بن دلویہ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''277ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: السیر (۱۲/ ۶۱۸) (۲۴۱)۔

○ یزید بن عمر بن جنزۃ مدائنی۔ قال الخطیب: ماعلمت من حالہ الاخیرا۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۱۴/ ۳۴۷) (۷۶۶۳)۔

1272 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَتَقْرَءُونَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ . فَسَكَتُوا فَقَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ إِنَّا لَنَفْعَلُ . قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ . لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ان کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ نماز کے دوران قرأت کر رہے تھے جب کہ امام بھی قرأت کر رہا تھا؟ لوگ خاموش رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تو ایک صاحب بولے یا چند حضرات نے یہ بات بیان کی: ہم نے ایسا کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو' تم لوگ دل میں سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرو۔

یہ الفاظ فارسی نامی راوی کے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن یوسف الزمی- خراسانی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں کبار طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''20ھ یا کچھ زیادہ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/ ۳۶۱) (۲۱۱)۔

۱۲۷۲- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳۳٦) رقم (٥٤١) من طريق الدارقطني به- واخرجه ابو يعلى (٥/ ۱۸۷- ۱۸۸) رقم (۲۸۰٥) وابن حبان (٤٥۸- ٤٥۹- موارد) والبيهقي في (جزء القراءة) ص (۷۲- ۷۳) رقم (۱٤۱- ۱٤۲- ۱٤۳- ۱٤٤- ۱٤٥) والخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۳/ ۱۷٥- ۱۷٦) من طرق عن عبيد الله بن عمرو الرقي بهذا الاسناد- وصححه ابن حبان- وذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲/ ۱۱۳) وقال: رواه ابو يعلى والطبراني في (الاوسط) ورجاله ثقات-

1273 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُوهِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ ـ لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ابراہیم بن مالک، ابوعلی القوہستانی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کا انتقال ''67ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۹/۴)(۱۵۹۱)۔

○ یوسف بن عدی بن زریق تیمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''32ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۸۱/۲)(۴۴۲)۔

1274 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ جَهْوَرٍ حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا ـ

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سلمان بن حسن بن اسرائیل بن یونس، ابوبکر النجاد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۲۳۸/۱)(۳۹۵)۔

1275 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِقَوْمٍ كَانُوا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهٖ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ـ وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا اِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا' جو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء

۱۲۷۴ اخرجه البيهقي في (جزء القراءة) ص (۷۲) رقم (۱۴۶) من طريق يوسف بن عدي بهذا الاسناد - وينظر: الحديث السابق -

۱۲۷۵ اخرجه البزار (۲۳۹/۱ كشف) رقم (۴۸۸) وابو يعلى (۲۷۵/۹) رقم (۵۲۹۷) من طريق النضر بن شميل بهذا الاسناد - واخرجه احمد (۴۵۱/۱) والبزار (۲۳۹/۱) رقم (۴۸۸) وابو يعلى (۴۲۲/۸) رقم (۵۰۰۶) من طريق ابي احمد الزبيري عن يونس بن ابي اسحاق بهذا الاسناد - قال البزار: لا نعلم رواه هكذا الا يونس - وذكره الهيثمي في (المجمع) (۱۱۲/۲) وقال: رواه احمد وابو يعلى والبزار ' ورجال احمد رجال الصحيح -

میں) بلند آواز میں قرأت کر رہے تھے (اُن سے یہ فرمایا:) تم نے میرے لیے تلاوت کرنا مشکل کر دیا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پہلے ہم نماز میں سلام کا جواب (دے دیا کرتے تھے) پھر ہمیں یہ بتایا گیا: نماز ایک مشغولیت ہے (اس لیے نماز کے درمیان کوئی بات چیت یا کلام نہ کیا جائے)۔

1276 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِذَا اَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا فَكَبِّرْ وَارْكَعْ فَاِنَّهَا تُجْزِئُكَ وَاحِدَةٌ لِلتَّكْبِيْرِ وَالرُّكُوعِ .وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْمَنْ نَسِىَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُهُ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تم کچھ لوگوں کو رکوع کی حالت میں پاؤ تو تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ' تو وہ ایک تکبیر ہی تمہارے لیے تکبیر تحریمہ اور رکوع میں جانے والی تکبیر کے طور پر کافی ہوگی۔

سعید بن مسیب سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنا بھول جائے' پھر وہ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے' تو ایسا کرنا اس کے لیے کافی ہوگا۔

41-باب صِفَةُ مَا يَقُوْلُ الْمُصَلِّىْ عِنْدَ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ

باب: نمازی رکوع اور سجدے میں کیا پڑھے؟

1277 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ . ثَلَاثًا وَّفِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ . ثَلَاثًا .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن عمر بن ابان قرشی کوفی مشکدانہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال "239ھ" میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۴/۱۵۳) (۴۴۷۸)۔

1278 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَمُرَةَ الْاَحْمَسِىُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِىُّ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا السَّرِىُّ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ

۱۲۷۷- اخرجه ابن خزيمة (۶۰۴، ۶۶۸) وابن ابي شيبة (۱/۲۲۲) كتاب الصلوات' باب ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده' حديث (۲۵۵۷) كلاهما من طريق حفص بن غياث بهذا الاسناد- واخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۳۵) من طريق مجالد بن سعيد عن الشعبي بهذا الاسناد- وقد روي هذا عن حذيفة بسند آخر دون ذكر زيادة: ثلاثاً- اخرجه مسلم وغيره' وسياتي-

اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَفِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ بات سنت ہے: آدمی رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ' اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ پڑھے۔

1279- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِیُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ فِی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ . وَكَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فِی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے' میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سربسجود ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے' اسے شکل وصورت عطاء کی ہے' اسے سماعت اور بصارت نصیب کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' سب سے عظیم خالق ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا مغز' میری ہڈیاں' میرا پورا وجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تمام حمد تیرے لیے مخصوص ہے' جو اتنی ہو جو آسمانوں کو بھرے اور زمین کو بھر دے اور اس کے علاوہ جس چیز کو تو چاہے اسے بھی بھر دے''۔

اس روایت کی سند صحیح حسن ہے۔

۱۲۷۸ ذکرہ الحافظ فی (التلخیص) (۱/ ۲۲۸ ۲۲۹) من طریق المصنف عن ابن مسعود - وقال الحافظ: وفیہ السری بن اسماعیل عن الشعبی عن مسروق عنہ - والسری ضعیف' وقد اختلف فیہ علی الشعبی -

1280- حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ حَجَّاجٍ فِى الرُّكُوعِ خَاصَّةً دُوْنَ غَيْرِهِ وَزَادَ رَوْحٌ وَعَظْمِىْ وَعَصَبِىْ.

☆☆ ایک اور سند کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے۔ اس میں بطور خاص رکوع کا ذکر ہے' دوسری چیزوں کا ذکر نہیں ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری ہڈیاں اور میرے پٹھے''۔

1281- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تو سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ پڑھتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالعزیز بن عبیداللہ بن حمزۃ بن صہیب بن سنان حمصی، ضعیف، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۵۱۱)(۱۲۳۹)۔

1282- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ فِىْ رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ . ثَلَاثًا.

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ پڑھتے تھے۔

۱۲۸۱- اخرجه البزار (۱/۲۶۱ كشف) رقم (۵۳۷) والطبراني في (الكبير) (۲/۱۲۵) رقم (۱۵۷۲) كلاهما من طريق سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي' ثنا اسماعيل بن عياش' بهذا الاسناد- قال البزار: لا نعلمه عن جبير الا من هذا الوجه وعبد العزيز صالح وليس بالقوي' روى عنه اهل العلم- وذكره الهيثمي في (المجمع) (۲/۱۳۱) وقال: رواه البزار والطبراني في (الكبير) وعبد العزيز بن عبيد الله صالح الحديث-

۱۲۸۲- ذكره الفساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۵۶) رقم (۲۸۳) وقال: ابراهيم بن سليمان ليس بمشهور-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن سلمان مدنی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "لسان المیزان" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱/۱۶۲)(۱۶۳)۔

1283 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ يُسَبِّحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مِنْ جَسَدِهِ ثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عَظْمٍ وَّثَلَاثَةٌ وَّثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عِرْقٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص رکوع کرے تو تین مرتبہ تسبیح پڑھے کیونکہ وہ اپنے جسم کے ساتھ تین تسبیح پڑھ رہا ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو تینتیس ہڈیاں اور تین سو تینتیس رگیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوں گی۔

1284 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى ذِئْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ فِى رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيمِ پڑھ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا' یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو ہر عیب سے پاک ہے' جو فرشتوں کا اور جبرائیل امین کا پروردگار ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ اسحاق بن یزید ہذلی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "اسحاق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے "چھٹے طبقے" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: "تقریب التہذیب" از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۳۳)(۳۹۷)۔

1285 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِىُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُولُ فِى رُكُوعِهِ سُبُّوحٌ

۱۲۸۳ ذكره النسائي في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۵۶) رقم (۲۸٤) وقال: ابراهيم بن الفضل ضعيف۔

۱۲۸٤ اخرجه ابو داؤد (۱/ ۲۳٤) كتاب الصلوة: باب مقدار الركوع والسجود: حديث (۸۸٦) والترمذي (۲/ ٤٦ ٤۷) كتاب الصلوة: باب ما جاء في التسبيح في الركوع والسجود: حديث (۲٦۱) وابن ماجه (۱/ ۲۸۷ ۲۸۸) كتاب الصلوة: باب التسبيح في الركوع والسجود: حديث (۸۹۰): كلهم من طريق ابن ابي ذئب بهذا الاسناد - واخرجه ايضا الشافعي في (الام) (۱/ ۱۱۱) وفي (المسند) (۱/ ۸۹) رقم (۲٤۹) من طريق ابن ابي ذئب به - قال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۲۳۸): وفيه انقطاع ولاجله قال الشافعي بعد ان اخرجه: ان كان ثابتاً۔

قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ .

قَالَ وَحَدَّثَنِى هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يَقُولُ فِى رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ . قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ شُعْبَةُ يَقُولُ حَدَّثَنِى هِشَامٌ . قَالَ كَذَا قَالَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سلیمان بن حرب سے دریافت کیا: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: ہشام نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے انہوں نے فرمایا: انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

42-باب ذِكْرِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا يُجْزِى فِيهِمَا.

باب: رکوع اور سجدے کا تذکرہ ان میں کیا جائز ہے؟

1286- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَجَدَ اسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا تھا۔

1287- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا أَبِى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِىُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

۱۲۸۵-اخرجه مسلم (۴۴۱/۲-نووي) كتاب الصلوة: باب ما يقال في الركوع والسجود، حديث (۲۲۴/ ۴۸۷)، والنسائي (۲/ ۱۹۰-۱۹۱) كتاب التطبيق، واحمد (۶/ ۹۴، ۱۷۶، ۱۹۳، ۲۰۰، ۲۴۴) وابن خزيمة (۶۰۶)، كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد، واخرجه مسلم (۲/ ۴۴۰-نووي) كتاب الصلوة: باب ما يقال في الركوع والسجود، حديث (۲۲۳/ ۴۸۷)، والنسائي (۲/ ۲۲۴) كتاب التطبيق، واحمد (۶/ ۹۴، ۲۶۶) وابو عوانة (۲/ ۱۶۷) وابن ابي شيبة (۱/ ۲۵۰) وابن حبان (۱۸۹۹)، والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۳۴)، والبيهقي في (السنن الكبرٰى) (۲/ ۸۷، ۱۰۹)، كلهم من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة بهذا الاسناد-

۱۲۸۶-هذا اسناد ضعيف: حارثة بن ابي الرجال: قال البخاري: منكر الحديث- وقال النسائي: متروك الحديث- وقال ابو زرعة الرازي: واه- وقال البزار: لين الحديث- ينظر: الضعفاء الصغير (۹۵) للبخاري، الضعفاء والمتروكين (۱۱۳) للنسائي، اسامي الضعفاء (۲/ ۴۲۲) لابي زرعة، كشف الاستار (۲۶۱)- وقال النووي: في (المجموع) (۲/ ۴۰۶): حديث عائشة غريب- وقال الحافظ في (التلخيص) (۱/ ۲۵۶): هذا الحديث بيض له المنذري، ولم يعرفه النووي، بل قال: يغني عنه حديث ابي حميد، وقد رواه الدارقطني بلفظ: (كان اذا سجد يستقبل باصابعه القبلة) وفيه حارثة بن ابي الرجال، وهو ضعيف- لكن رواه ابن حبان عن عائشة في حديث اوله: (فقدت رسول الله، وكان معي على فراشي، فوجدته ساجدا راصا عقبيه، مستقبلا باطراف اصابعه القبلة)-

۱۲۸۷-اخرجه ابن خزيمة (۱/ ۳۱۸- ۳۱۹) رقم (۶۲۷) من طريق محمد بن عمرو بن تمام المصري: حدثنا اصبغ بن الفرج بهذا الاسناد- واخرجه الحاكم (۱/ ۲۲۶) من طريق محرز ابن سلمة: ثنا الدراوردي بهذا الاسناد- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي-

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن حسین بن عبد الرحمٰن، ابوعبداللہ انطاکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''319ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۳۹/۸)(۴۰۹۴)۔

1288 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رِجْلَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْبَعِيْرِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں سے پہلے رکھے اور وہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن خالد سلمی، ابوعلی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''247ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۲۴)(۶۵۵۳)۔

○ محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی ہاشمی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''نوویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''145ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب

۱۲۸۸- اخرجه احمد (۲/۳۸۱)' والدارمي (۱/۳۰۳): كتاب الصلوٰة' باب اول ما يقع من الانسان على الارض للسجود' وابو داؤد (۱/۵۲۵) كتاب الصلوٰة' باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه' الحديث (۸۴۰)' والنسائي (۲/۲۰۷) كتاب الافتتاح' باب ما يصل الى الارض من الانسان في السجود' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۵۴) كتاب الصلوٰة' باب ما يبدا بوضعه في السجود' والبيهقي (۲/۱۰۰) كتاب الصلوٰة' باب يضع يديه قبل ركبتيه- والحازمي في (الاعتبار) ص (۱۵۸' ۱۵۹)' والبغوي في (شرح السنة) (۲/۲۴۹- بتحقيقنا) كلهم من طريق من رواية عبد العزيز بن محمد الدراوردي' عن محمد بن عبد الله بن الحسن' عن ابي الزناد' عن الاعرج عن ابي هريرة' به- وقال الترمذي (۱/۱۶۸) كتاب الصلوٰة' باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركبتين في السجود' الحديث (۲۶۸): (غريب لا نعرفه من حديث ابي الزناد الا من هذا الوجه)- وقد روي من غير رواية الدراوردي' عن محمد بن عبد الله' فاخرجه ابو داؤد (۱/۵۲۵) كتاب الصلوٰة' باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه' الحديث (۸۴۱)' والترمذي (۱/۱۶۸) كتاب الصلوٰة' باب وضع اليدين قبل الركبتين' الحديث (۲۶۸)' والنسائي (۲/۲۰۷) كتاب الافتتاح' باب ما يصل الى الارض من الانسان في السجود' والبيهقي (۲/۱۰۰) كتاب الصلوٰة' باب يضع يديه قبل ركبتيه' من رواية عبد الله بن نافع' عن محمد بن عبد الله بن الحسن' به: ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (يعمد احدكم فيبرك في صلاته كما يبرك الجمل)-

التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۶۰)(۶۰۴۸)۔

1289- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهٖ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْجَمَلِ.

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص سجدے میں جائے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبید اللہ بن محمد بن زید مدنی، ابوثابت، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷۴)(۶۱۵۰)۔

1290- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ مَنْ خَلْفَهٗ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

☆☆ ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے:

جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے' تو پیچھے والا شخص یہ پڑھے:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی حمد کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی' اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے''۔

1291- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

۱۲۹۰- اخرجه ابن ابي شيبة (۱/۲۲۷) كتاب الصلوات' باب في الامام اذا رفع راسه من الركوع ماذا يقول من خلفه' حدثنا ابن علية بهذا الاسناد-

۱۲۹۱- اخرجه الدارمي (۱/۳۰۳) كتاب الصلوة' باب اول ما يقع الانسان على الارض للسجود' وابو داؤد (۱/ ۵۲٤) كتاب الصلوة' باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه' الحديث (۸۳۸)' والترمذي (۲/۵٦) كتاب الصلوة' باب ما جاء في وضع اليدين قبل الركبتين' الحديث (۲٦۸)' والنسائي (۲/ ۲۳٤) كتاب التطبيق' باب رفع اليدين قبل الركبتين' وابن ماجه (۱/۲۸٦) كتاب اقامة الصلوة: باب السجود الحديث (۸۸۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۵۵) كتاب الصلوة' باب السجود' الحديث (۸۸۲)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۵۵) كتاب الصلوة' باب ما يبدا بوضعه في السجود' والبيهقي (۲/۹۸) كتاب الصلوة باب وضع الركبتين قبل اليدين والحاكم (۱/۲۲٦)' وابن خزيمة (۱/۳۱۸) رقم (٦۲٦)' وابن حبان (٤۸۷- موارد)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۲۵۵)' من حديث يزيد بن هارون' عن شريك' عن عاصم بن كليب' عن ابيه' عن وائل به- وقال الترمذي: (حسن غريب لا نعرف احدا رواه غير شريك وصححه ابن خزيمة' وابن حبان' والحاكم' ووافقه الذهبي)-

اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَجَدَ تَقَعُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .وَقَالَ ابْنُ اَبِى دَاوُدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ .تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ غَيْرُ شَرِيكٍ .وَشَرِيكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِيمَا يَتَفَرَّدُ بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اُٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے تھے۔

ایک اور راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

آپ اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں راوی یزید منفرد ہیں۔ انہوں نے شریک سے روایت کیا ہے اور یہ راوی مستند نہیں ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم بن نافع، ابوعبداللہ ازدی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال ''252ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تاریخ بغداد'' از شیخ ابوبکر احمد بن علی المعروف بہ ''خطیب بغدادی'' (۴۱۴/۳) (۱۵۴۷)۔

1292- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَبَّرَ حَتّٰى حَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِّنْهُ فِى مَوْضِعِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مِفْصَلٍ مِّنْهُ فِى مَوْضِعِهِ ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ .تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ حَفْصٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ ﷺ نے تکبیر کہی یہاں تک کہ آپ نے اپنے دونوں انگوٹھے کانوں تک اُٹھالیے' پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا یہاں تک کہ آپ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا' پھر آپ ﷺ

۱۲۹۲ اخرجه الحاكم (۲۲٦/۱)؛ وعنه البيهقي في (السنن الكبرىٰ) (۹۹/۲) كتاب الصلوة، باب وضع الركبتين قبل اليدين، من طريق ابي العباس محمد بن يعقوب: ثنا العباس بن محمد البغدادي بهذا الاسناد- قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ولا اعرف له علة ووافقه الذهبي- وقال البيهقي: تفرد به العلاء بن العطار، والعلاء مجهول وذكر ابن ابي حاتم في (علل الحديث) (۱۸۸/۱) رقم (۵۲۹)؛ ونقل عن ابيه قوله: هذا حديث منكر- اه- والعلاء اخرجه له الحاكم، وسكت عنه الذهبي، ولم يورده في كتابه (المغني)- قال الحافظ ابن حجر في (ترجمته من اللسان) (۱۸۳/٤)؛ وخالفه عمر بن حفص بن غياث، وهو من اثبت الناس في ابيه، فرواه عن ابيه، عن الاعمش، عن ابراهيم، عن علقمة وغيره، عن عمر موقوفًا عليه، وهذا هو المحفوظ والله اعلم- اه- ومن هذا الطريق اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵٦/۱)؛ فهد بن سليمان، عن عمر بن حفص به-

تکبیر کہتے ہوئے جھکے تو آپ نے اپنے دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں بھی العلاء بن اسماعیل منفرد ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1293- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا اَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَسْجِدَنَا فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّى لَاُصَلِّى وَمَا اُرِيدُ الصَّلَاةَ وَلٰكِنِّى اُرِيدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى .قَالَ فَقَعَدَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُولٰى حِينَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ .هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ وَّكَذٰلِكَ مَا بَعْدَهُ .

☆☆ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں تشریف لائے' انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں' میرا اس وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے' لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ میں تمہیں یہ کر کے دکھاؤں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اُٹھے تو پہلے بیٹھ گئے (اس کے بعد کھڑے ہوئے)۔

اس کی سند صحیح ہے اور ثابت ہے۔

اسی طرح بعد والی روایت کا بھی یہی حکم ہے۔

1294- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَهُوَ يُصَلِّى فَكَانَ اِذَا كَانَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُولٰى اَوِ الثَّالِثَةِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَاعِدًا .هٰذَا صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ پہلی اور تیسری رکعت میں تھے تو آپ اس وقت تک نہیں اُٹھے جب تک پہلے سیدھے بیٹھ نہیں گئے۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

1295- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

١٢٩٣- اخرجه احمد (٣/٤٣٦) و(٥/٥٣، ٥٤)، والبخاري (٢/٥٦٤) كتاب الاذان: باب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة؛ حديث (٨٢٤) وابو داؤد (١/٢٢٢-٢٢٣) كتاب الصلوة: باب النهوض في الفرد حديث (٨٤٢)، (٨٤٣) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢/١٢٣-١٢٤) كتاب الصلوة: باب كيف القيام من الجلوس؛ كلهم من طريق ايوب السختياني بهذا الاسناد-

١٢٩٤- اخرجه البخاري (٢/٥٦٣) كتاب الاذان: باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض حديث (٨٢٣) وابو داؤد (١/٢٢٣) كتاب الصلوة: باب النهوض في الفرد حديث (٨٤٤) والنسائي (٢/٢٣٤) كتاب التطبيق: باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين والترمذي (٢/٧٩) كتاب الصلوة: باب ما جاء كيف النهوض من السجود؛ حديث (٢٨٧) وابن خزيمة (٦٨٦) وابن حبان (١٩٣٤) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢/١٢٣) كتاب الصلوة: باب كيف القيام من الجلوس؛ كلهم من طريق هشيم بهذا الاسناد-

وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح-

مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُمْ أَتَوُا النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ أَحَدُهُمَا وَصَاحِبٌ لَهُ أَيُّوبُ أَوْ خَالِدٌ فَقَالَ لَهُمَا إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي . هٰذَا صَحِيحٌ.

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ان کے ایک ساتھی بھی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے یہ فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں اذان دینا' تم دونوں اقامت کہنا اور تم دونوں میں سے وہ شخص امامت کروائے جو تم دونوں میں سے عمر میں بڑا ہے اور تم اسی طرح نماز ادا کرنا جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت مستند ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن ثابت جحدری، ابوبکر بصری، یہ ''صدوق'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''250ھ کے بعد'' ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۸۷)(۱۸)۔

1296- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُزَكُّوا صَلَاتَكُمْ فَقَدِّمُوا خِيَارَكُمْ . أَبُو الْوَلِيدِ هُوَ خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری نماز پاکیزہ ہو جائے تو تم اپنے نیک لوگوں کو آگے کرو (یعنی ان سے امامت کراؤ)۔

ابوالولید نامی راوی خالد بن اسماعیل ہے اور یہ ضعیف ہے۔

43-باب مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ قَبْلَ إِقَامَةِ صُلْبِهِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

باب: جو شخص امام کے کمر اُٹھانے سے پہلے امام کو پالے' اس نے نماز کو پالیا

1297- حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ رِشْدِينَ حَدَّثَنَا

۱۲۹۶ اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/ ۴۲) من طريق خالد بن اسماعيل بهذا الاسناد- وقال ابن عدي: وهذا الحديث عن ابن جريج بهذا الاسناد منكر- وقال ايضا: خالد بن اسماعيل ابو الوليد المخزومي يضع الحديث على ثقات المسلمين-

حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا قَبْلَ اَنْ يُقِيْمَ الْاِمَامُ صُلْبَهُ.

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا' یعنی وہ اس سے پہلے پائے کہ امام (آخری رکعت کے رکوع سے) کمر اُٹھا چکا ہو (یعنی کھڑا ہو چکا ہو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن سواد- ابن اسود بن عمرو العامری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''گیارہویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''245ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۷۳۷)(۵۰۸۱)۔

○ محمد بن یحییٰ بن اسماعیل تمیمی التمار۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۶/۳۶۷)(۸۳۱۸)۔

○ یحییٰ بن حمید۔ امام بخاری فرماتے ہیں: ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۱۷۰)(۹۴۹۶)۔

رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہونے کا مسئلہ

یہاں مصنف نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے' اگر کوئی شخص امام کے رکوع سے سر اُٹھانے سے پہلے جماعت کی نماز میں شریک

۱۲۹۷- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۷ / ۲۲۸) من طريق عمرو بن سواد بهذا الاسناد- وقال ابن عدي: لهكذا زاد في متنه: (قبل ان يقيم الامام صلبه)- وهذه الزيادة يقولها يحيى بن حميد' وهو مصري' لا اعرف له' ويحضرني غير لهذا- وقال الحافظ في (اللسان) (۶ / ۲۵۰): قال البخاري: لا يتابع في حديثه' وضعفه الدارقطني' واخرجه ابن خزيمة حديث في صحيحه' وذكره ابن حبان في الثقات والعقيلي في الضعفاء' وذكر له حديث عن قرة عن ابي سلمة عن ابي هريرة رفعه: (من ادرك ركعة من الصلوٰة' فقد ادركها قبل ان يقيم الامام صلبه)- وقد رواه مالك وغيره من حفاظ اصحاب الزهري' ولم يذكروا الزيادة الاخيرة' ولعلها كلام الزهري- اه- واخرجه البخاري (۲ / ۵۷) كتاب المواقيت' باب من ادرك ركعة من الصلوٰة' الحديث (۵۸۰)' ومسلم (۱ / ۴۲۳) كتاب المساجد' باب من ادرك ركعة من الصلوٰة' الحديث (۱۶۱ / ۶۰۷)' وابو داؤد (۱ / ۶۶۹) كتاب الصلوٰة' باب من ادرك ركعة من الصلوٰة' الحديث (۱۱۲۱)' والترمذي (۲ / ۱۹) كتاب الجمعة' باب من يدرك من الجمعة ركعة' الحديث (۵۲۴)' والنسائي (۱ / ۲۷۴) كتاب المواقيت' باب من ادرك ركعة من الصلوٰة' وابن ماجه (۱ / ۳۵۶) كتاب اقامة الصلوٰة' باب فيمن ادرك من الجمعة ركعة' الحديث (۱۱۲۲)' واحمد (۲ / ۲۷۱)- ومالك في (الموطا) (۱ / ۱۰) كتاب وقوت الصلوٰة' باب من ادرك ركعة من الصلوٰة (۱۵)- وعبد الرزاق (۲ / ۲۸۱) رقم (۳۳۶۹)' والحميدي (۲ / ۴۲۱ ۴۲۲) رقم (۹۴۶)' وابو عوانة (۲ / ۸۰-۸۱)' والطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱ / ۱۵۱)' وابن خزيمة (۳ / ۱۷۳) رقم (۱۸۴۹)' وابن حبان (۱۴۷۴)' وابو يعلى (۱۰ / ۳۷۳) رقم (۵۹۶۳)' والدارمي (۱ / ۲۷۷) كتاب الصلوٰة' باب من ادرك ركعة من الصلوٰة فقد ادرك' والخطيب في (تاريخ بغداد) (۳ / ۴۹)' والبيهقي (۳ / ۲۰۳)' كلهم من طرق عن الزهري عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة به-

ہو جاتا ہے تو وہ اس نماز کو (یعنی اس رکعت کو) پانے والا شمار ہو گا۔

اس موضوع پر فقہاء کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن الرشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں تین اقوال ہیں' جمہور اس بات کے قائل ہیں' اگر رکوع سے سر اُٹھانے سے پہلے مقتدی امام کو پالیتا ہے تو یعنی اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاتا ہے تو اس نے اس رکعت کو پالیا اور اب اس پر اس رکعت کو قضاء کے طور پر (یعنی اُسے نماز کے آخر میں دوبارہ) ادا کرنا لازم نہیں ہو گا۔

اس کے بعد ان اہل علم کے درمیان اس بات میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایسے شخص کے لیے کیا یہ بات شرط ہو گی' اُس نے تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کہی ہو یا پھر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہو گا۔

اگر صرف رکوع کی تکبیر کہہ لینا اُس کے لیے کافی ہوتا تو کیا تکبیر تحریمہ کی نیت کرنا اُس کے لیے شرط ہو گا یا نہیں ہو گا؟

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' ایسے شخص کے لیے ایک ہی مرتبہ تکبیر کہنا کافی ہے' اگر اُس نے نماز کے آغاز کی تکبیر کی نیت کی تھی۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' تاہم مختار قول یہ ہے' ایسا شخص دو تکبیریں کہے گا۔

دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' دونوں تکبیریں کہنا لازمی ہے' ایک گروہ کے نزدیک ایک تکبیر کہنا کافی ہے' اگرچہ مقتدی نے نماز کا آغاز کرنے کی تکبیر نہ کی ہو۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں' جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو مقتدی کی وہ رکعت فوت ہو جائے گی اور اس کی تلافی اُس وقت ہو سکتی ہے' وہ نماز کے آخر میں کھڑا ہو کر دوبارہ اُس رکعت کو ادا کرے' یہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

جس وقت مقتدی صف کے آخر تک پہنچتا ہے' اُس وقت امام اپنا سر اُٹھا چکا تھا' لیکن بعض مقتدیوں نے اپنا سر نہیں اُٹھایا تھا تو ایسی صورت میں بھی مقتدی امام کو' یعنی اس رکعت کو پانے والا شمار ہو گا۔

اس کی وجہ یہ ہے' لوگ امام کے حوالے سے ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں' یہ قول امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

فقہاء کے درمیان اس اختلاف کا بنیادی سبب لفظ رکعت کا اطلاق ہے کہ اس سے مراد کیا ہے۔

اس سے مراد فعل ہے یعنی جھکنا ہے' یا پھر جھک کر دوبارہ کھڑے ہونا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت کو پالیا اس نے اس نماز کو پالیا''۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہے۔

جن فقہاء کے نزدیک لفظ رکعت کا اطلاق جھک جانے اور جھکنے کے بعد دوبارہ کھڑے ہونے' ان دونوں افعال پر ہوتا ہے' اس شخص کا قیام رہ جاتا ہے تو اس کی رکعت بھی رہ جائے گی اور جن حضرات کے نزدیک صرف جھکنا ہے' ایسا شخص رکوع کو پالیتا ہے' اس لفظ میں جو اشتراک کا مفہوم پایا جاتا ہے' وہ لغوی اور شرعی دونوں اعتبار سے ہے۔

اس کی وضاحت یوں کی جاسکتی ہے' رکعت کا مطلب جھکنا ہے اور شریعت میں اس سے مراد قیام اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا تینوں شامل ہیں۔

جن فقہاء نے مذکورہ بالا حدیث سے رکعت سے مراد ان کا شرعی مفہوم لیا ہے اور ان لوگوں کے مسلک کو اختیار نہیں کیا جو لفظ کے بعد کو اختیار کرنے کے قائل ہیں' انہوں نے کہا ہے' امام کے ساتھ تینوں احوال میں' یعنی قیام میں' رکوع میں اور سجدہ میں مقتدی کا شریک ہونا ضروری ہے' یہاں اس بات کا بھی احتمال ہوسکتا ہے' جن حضرات کے نزدیک رکعت سے مراد جھکنے کا مفہوم ہے' انہوں نے اس مفہوم کا اعتبار کیا ہو' جس پر لفظ دلالت کرتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' جس مقتدی نے رکوع کو پالیا' اس نے اس رکعت کو پالیا جس کے جھکنے کا فعل فوت ہوگیا تھا تو اس نے رکعت کا صرف ایک حصہ پایا ہے' اس بنیاد پر اختلاف کی بنیاد اسماء کی دلالت کے بعض حصوں یا کل حصوں کو اختیار کرنے حوالے سے ہوگی۔ اور اس میں دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے انحراف کا تصور کیا جاسکتا ہے۔

جن فقہاء نے صف میں شامل دیگر مقتدیوں کے رکوع کا اعتبار کیا ہے تو اس کی وجہ انہوں نے یہ قرار دی ہے' نماز میں رکعت کی نسبت کبھی امام کی طرف جاتی ہے' کبھی اس کی نسبت امام اور مقتدی سب کی طرف بھی جاتی ہے' تو یہاں اختلاف کا سبب یہ ہے' اس نسبت میں احتمال کیا پایا جاتا ہے' یعنی نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں نے ایک رکعت کو پالیا تو اس میں رکعت کی نسبت میں دونوں احتمال پائے جاتے ہیں۔ لیکن جمہور نے جس مسلک کو اختیار کیا ہے' وہ زیادہ واضح ہے۔

ایک یا دو تکبیروں کے کافی ہونے کے بارے میں جو فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' یعنی جس وقت مقتدی نماز میں شامل ہوتا اور امام رکوع کی حالت میں ہوتو اس وقت مقتدی ایک تکبیر کہنے کا پابند ہوگا یا دو تکبیریں کہنے کا پابند ہوگا' اس اختلاف کا سبب یہ مسئلہ ہے' تکبیر تحریمہ کے لیے یہ بات شرط ہے' اسے کھڑے ہوکر کہا جائے یا یہ بات شرط نہیں ہے' جن فقہاء نے یہ بات کہی ہے' تکبیر کے لیے یہ بات شرط ہے' وہ قیام کی حالت میں ہو کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہی طرز عمل تھا اور جو فقہاء پوری تکبیر کہنے کو فرض قرار دیتے ہیں' ان کے نزدیک دونوں تکبیریں کہنا لازم ہوگا' لیکن جن فقہاء کے نزدیک تکبیریں کہنا شرط نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''تکبیر کے ذریعے نماز شروع ہوتی ہے'' تو یہ الفاظ عام ہیں' ان حضرات کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ فرض ہے' انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے۔

جن فقہاء نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے' خواہ تکبیر تحریمہ کی نیت نہ بھی کی ہوتو اس سلسلے میں ایک قول یہ ہے' ان لوگوں نے ان فقہاء کے مسلک کو اپنایا ہے جو تکبیر تحریمہ کہنے کو فرض قرار نہیں دیتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے' انہوں نے ان فقہاء کے مسلک کو بنیاد بنایا ہے' جن کے نزدیک تکبیر تحریمہ کی نماز کی نیت سے تاخیر جائز ہے' کیونکہ جب آدمی تکبیر تحریمہ کی نیت کر لے گا تو اس کا مطلب یہ ہے' وہ نماز میں شامل ہونے کی نیت بھی ساتھ ہی کررہا ہے۔ تکبیر تحریمہ کی دو صفات ہیں یعنی ایک نیت کا شامل ہونا اور دوسرا آغاز میں' یعنی نماز کے آغاز میں ہونا تو جن فقہاء نے ان دونوں اوصاف کو شرط قرار دیا ہے' انہوں نے نیت کی شمولیت کو لازمی قرار دیا ہے' اور جن فقہاء نے اسے ایک وصف کافی قرادیا ہے' انہوں نے ایک تکبیر کو کافی قرار دیا ہے[1]

[1] بداية المجتهد

اگر چہ انسان کی نیت شامل نہ بھی ہو۔

1298- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ الْمَدَنِىُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِى الْعَتَّابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَاتَعُدُّوهَا وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں چلے جاؤ لیکن اس کو رکعت شمار نہ کرنا اور جو شخص ایک رکعت کو پالے' اس نے نماز کو پالیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ نافع بن یزید الکلاعی-ا بو یزید مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''ساتویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال ''168ھ'' میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۹۹۶)(۷۱۳۴)۔

○ یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی، ابوصالح، یہ ''لین الحدیث'' ہیں۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''لین الحدیث'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''چھٹے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۱۰۵۷)(۷۶۱۵)۔

○ زید بن ابوعتاب-(اور ایک قول کے مطابق:) زید ابوعتاب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''تیسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۳۵۵)(۲۱۵۷)۔

44-باب لُزُوْمِ اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

باب: رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا واجب ہے

1299- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِىُّ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

١٢٩٨ اخرجه ابو داؤد (١/٢٣٦) كتاب الصلوة: باب في الرجل يدرك الامام ساجداً كيف يصنع؟ حديث (٨٩٣) والحاكم (١/٢١٦، ٢٧٣، ٢٧٤) والبيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٨٩) كلهم من طريق سعيد بن ابي مريم بهذا الاسناد وقال الحاكم: صحيح الاسناد ويحيى ابن ابي سليمان من ثقات المصريين- ووافقه الذهبي- اما البيهقي فقال: تفرد به يحيى بن ابي سليمان المديني وقد روي باسناد آخر اضعف من ذلك عن ابي هريرة- اه- واخرجه ايضا ابن عدي في (الكامل) (٧/٢٢٠) من طريق سعيد بن ابي مريم وقال: وليحيى بن ابي سليمان غير ما ذكرت وهو ممن يكتب احاديثه وان كان بعضها غير محفوظة- اه- وقد اسند عن البخاري انه قال في يحيى هذا: منكر الحديث-

اِدْرِيسَ وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لاَ صَلَاةَ لِرَجُلٍ لاَ يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِى الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ .هٰذَا اِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ.

★★ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی نہیں رکھتا۔

اس حدیث کی سند ثابت اور صحیح ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حماد بن سعید البراء، بصری۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''منکرالحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۳۵۹/۲) (۲۲۵۲)۔

○ عبداللہ بن سخبرۃ-ازدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دوسرے طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۴۱۸/۱)(۳۲۸)۔

1300- حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَبُوْ اُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ وَيَعْلٰى عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لاَ تُجْزِءُ صَلَاةٌ لاَ يُقِيْمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ .مِثْلَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو شخص نماز میں کمر کو قائم نہیں رکھتا''۔

45-باب وُجُوْبِ وَضْعِ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ.

باب: پیشانی اور ناک کو رکھنا واجب ہے

1301- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِىْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۲۹۹-اخرجه ابو داؤد (۵۳۳/۱) كتاب الصلوة: باب صلاة من لا يقيم صلبه حديث (۸۵۵) والترمذي (۵۱/۲) كتاب الصلوة: باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه حديث (۲۶۵) والنسائي (۱۸۳/۲) كتاب الافتتاح وباب اقامة الصلب في الركوع (۲۱۴/۲) باب اقامة الصلب في السجود وابن ماجه (۲۸۲/۱) كتاب الصلوة: باب الركوع في الصلوة حديث (۸۷۰) والدارمي (۳۰۴/۱) واحمد (۱۱۲/۴، ۱۱۹، ۱۲۲) والحميدي (۴۵۴) وعبد الرزاق (۲۸۵۶) وابن خزيمة (۳۰۰/۱) رقم (۵۹۱، ۶۶۶) وابن حبان (۵۰۱، ۵۰۲-موارد) وابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۹۵) والطحاوي في (مشكل الآثار) (۷۹/۱-۸۰) والطيالسي (۶۱۳) والبيهقي (۸۸/۲، ۱۱۷) وابو نعيم في (حلية الاولياء) (۱۱۶/۸) والطبراني في (الكبير) (۲۱۲/۱۷-۲۱۴) رقم (۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴) والبغوي في (شرح السنة) (۲۲۹/۲) كلهم من طريق عمارة بن عمير عن ابي معمر عن ابي مسعود البدري به- وقال الترمذي: حسن صحيح - وصححه ابن خزيمة وابن حبان-

بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الْمَلِكِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ قَالاَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا نَاشِبُ بْنُ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) امْرَاَةً مِنْ اَهْلِهِ تُصَلِّي وَلَاتَضَعُ اَنْفَهَا بِالاَرْضِ .فَقَالَ يَا هٰذِهِ ضَعِي اَنْفَكِ بِالاَرْضِ فَاِنَّهُ لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ اَنْفَهُ بِالاَرْضِ مَعَ جَبْهَتِهِ فِي الصَّلاَةِ . نَاشِبٌ ضَعِيفٌ وَلاَيَصِحُّ مُقَاتِلٌ عَنْ عُرْوَةَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک اہلیہ کو دیکھا جو نماز ادا کررہی تھیں' وہ اپنی ناک زمین پر نہیں رکھ رہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خاتون! تم اپنی ناک زمین پر رکھو کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک پیشانی کے ساتھ' نماز کے دوران زمین پر نہیں رکھتا۔

اس روایت کا راوی ناصب ضعیف ہے اور مقاتل کی عروہ کے حوالے سے نقل کے حوالے سے یہ روایت مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ناشب بن عمرو۔عن مقاتل بن حیان۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف' منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: المیزان (۷/۳)(۸۹۹۳)۔

سجدے میں ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا حکم

یہاں مصنف نے سجدے کے دوران ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کا مسئلہ بیان کیا ہے۔

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے امام ابوالحسین احمد القدوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''التجرید'' میں بیان کرتے ہیں:

جب کوئی شخص پیشانی کو چھوڑ کر صرف ناک سجدہ کرے تو ایسا کرنا جائز ہوگا' جبکہ یہ دونوں حضرات (امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ) بیان کرتے ہیں: (اگر اسے پیشانی زمین پر رکھنے کی قدرت حاصل ہو) تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

ہماری دلیل یہ ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ رکوع کرو اور سجدہ کرو''۔

اس کے ظاہری الفاظ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں' وہ چیز واجب ہے' جسے سجدے (یعنی سر جھکائے) کا نام دیا جاسکے اور یہ چیز یہاں پائی جارہی ہے' اگرچہ پیشانی کو زمین پر نہیں رکھا گیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے' سجدے کا مطلب زمین کے ساتھ ملنا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے' سجد البعیر اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنی گردن کا اگلا حصہ زمین پر رکھ دیتا ہے' پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے' چہرہ جھکا ہوا ہونا چاہیے اور یہ بالکل اس طرح ہوگا جیسے پیشانی کے صرف ایک حصے کو زمین پر رکھا جائے[1]

---

[1] التجرید از امام قدوری

1302- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ اَنْفَهُ عَلَى الْاَرْضِ . رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں رکھتا۔

دیگر راویوں نے اس کو مرسل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عکرمۃ بن خالد بن سلمۃ بن عاص بن ہشام مخزومی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''عکرمہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو: ''تقریب التہذیب'' از حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی' (۲/۳۰)(۲۷۳)۔

1303- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَرَاَى رَجُلاً يُصَلِّي مَا يُصِيبُ اَنْفَهُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُصِيبُ اَنْفَهُ مِنَ الْاَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ . قَالَ لَنَا اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ اِلَّا اَبُوْ قُتَيْبَةَ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلاً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جو ناک زمین پر نہیں رکھ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اس وقت ناک زمین پر نہیں رکھتا جب وہ پیشانی زمین پر رکھتا ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ مرسل حدیث کے طور پر منقول ہے۔

1304- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّجَمَاعَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا

۱۳۰۱- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۴۹/۱) رقم (۵۸۴) من طريق الدارقطني به- ونقل قول الدارقطني' وتعقبه' فقال: ما قدح فيه غيره' ولا يقبل التضعيف حتى يتبين سببه-

۱۳۰۲- اخرجه ابن جوزي في (التحقيق) (۳۵۰/۱) رقم (۵۸۶) من طريق الدارقطني به- وقد روي هذا الحديث عن عكرمة مرسلاً' اخرجه ابن ابي شيبة (۲۳۵/۱) رقم (۲۶۹۵): ثنا ابن فضيل عن عاصم عن عكرمة مرسلاً- واخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۰۴) من طريق سفيان عن عاصم الاحول عن عكرمة مرسلا ايضا- وقال البيهقي: وكذلك رواه سفيان بن عيينة وعبدة بن سليمان عن عاصم الاحول عن عكرمة مرسلا- وقال البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۲/ ۹): واما حديث عكرمة' فانما هو مرسل' وانما رواه بذكر ابن عباس فيه ابو قتيبة عن سفيان' وشعبة عن عاصم' عن عكرمة' وغلط فيه- ورواه سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس موقوفاً- قال ابو عيسى الترمذي- فيما قرات في كتابه : حديث عكرمة مرسلا اصح- وكذلك قاله غيره من الحفاظ-

۱۳۰۳- اخرجه الحاكم (۲۷۰/۱) من طريق الجراح بن مخلد بهذا الاسناد- وقال: صحيح على شرط البخاري' ولم يخرجاه وقد اوقفه شعبة عن عاصم- ثم اخرجه من طريق عاصم الاحول عن عكرمة عن ابن عباس موقوفاً- وقال ابن الجوزي في (التحقيق) (۲۵۰/۱): فان قالوا: قال ابو بكر بن ابي داؤد: لم يرفعه الا ابو قتيبة' قلنا: هو ثقة اخرجه له البخاري' والرفع زيادة وهي من الثقة مقبولة-

اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِوَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ يَا اَبَا نُعَيْمٍ مَا لَكَ لَا تُمَكِّنُ جَبْهَتَكَ وَاَنْفَكَ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ ذٰلِكَ اَنِّى سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَسْجُدُ بِاَعْلٰى جَبْهَتِهِ عَلٰى قِصَاصِ الشَّعَرِ .تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَهْبٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: میں نے وہب سے کہا: اے ابونعیم! آپ نماز کے دوران اپنی پیشانی اور ناک زمین پر کیوں نہیں رکھتے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے پیشانی کے اوپر والے حصے یعنی جہاں سے بالوں کا آغاز ہوتا ہے' ان پر سجدہ کیا تھا۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہیں اور یہ مستند نہیں ہیں۔

46-باب صِفَةِ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

باب: تشہد میں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

1305- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَبُنْدَارٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِاَبِى مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ اَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى .تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) سنت طریقہ یہ ہے' بائیں پاؤں کو بچھا لیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا جائے۔

اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالوہاب نامی راوی ''منفرد'' ہے۔

○ ابوعباس قلوری- بکسر قاف وتشدید لام مفتوحۃ وسکون واو بعدھا راء- عصفری، بصری، اسمہ احمد، وقیل: محمد بن عمرو بن عباس بن عبیدۃ، وقیل: عبید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 263ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴۴/۲) (۲۵)۔

○ عبداللہ بن عبداللہ بن جابر، (اور ایک قول کے مطابق):: جبیر بن عتیک انصاری، مدنی، ثقہ یہ راویوں کے چوتھے

۱۳۰۴ اخرجہ ابن الجوزی فی (التحقیق) (۱/ ۲۵۰- ۲۵۱) رقم (۵۸۷) من طریق الدارقطنی بہ- وقال ابن الجوزی: عبد العزیز ضعیف- وقال ابن قال یحیی بن معین: ضعیف- وقال ابو زرعۃ: مضطرب الحدیث واہی الحدیث- وقال النسائی: واسماعیل بن عیاش ضعیف- وقال ابن حبان: خرج عن حد الاحتجاج بہ- اہ- والحدیث اخرجہ ایضا ابن عدی فی (الکامل) (۵/ ۲۸۵) من طریق الحسن بن عرفۃ بہذا الاسناد- وقال ابن عدی: ولہذہ الاحادیث التی ذکرتہا لعبد العزیز ہذا مناکیر کلہا' وما رایت احدًا یحدث عنہ غیر اسماعیل بن عیاش-

۱۳۰۵ -اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری) (۲/ ۱۲۹- ۱۳۰) کتاب الصلاۃ' باب کیفیۃ الجلوس فی التشہد الاول و الثانی' من طریق جعفر بن عون' انبا یحیی بن سعید بہذا الاسناد- و ینظر: الحدیث الآتی-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۲۶/۱) (۴۰۸)۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

تشہد میں بیٹھنے کے طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے نزدیک تشہد میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو دو سجدوں کے درمیان جلسہ کے دوران بیٹھنے کا طریقہ ہے' یعنی بائیں پاؤں کو بچھایا جائے گا جس کا طریقہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں خواہ تشہد آخری ہو یا درمیان والا تشہد ہو' ان حضرات کی دلیل حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ وہ روایت ہے جس میں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے بارے میں بیان کیا ہے' جب نبی اکرم ﷺ تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو آپ ﷺ اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اُس کا رُخ قبلہ کی طرف کر دیتے تھے۔

(ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے:)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مدینہ منورہ گیا تا کہ اس بات کا جائزہ لوں' نبی اکرم ﷺ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نماز میں تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں زانوں کے اوپر رکھا اور آپ ﷺ نے اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: پہلے اور دوسرے تشہد میں سرین کو زمین پر ٹیک کر بیٹھا جائے گا کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نماز کے درمیان والے اور آخری تشہد میں اسی طرح بیٹھا کرتے تھے۔

حنابلہ اور شوافع یہ کہتے ہیں: دوسرے تشہد میں سرین کے اوپر ٹیک لگا کر بیٹھنا سنت ہے۔ اس طرح کہ بایاں پاؤں دائیں طرف سے نکال کر سرین کو زمین پر لگا کر اس پر ٹیک رکھی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ یہ روایت ہے' نبی اکرم ﷺ جب نماز کی آخری رکعت میں ہوتے تھے تو بائیں پاؤں کو پیچھے کر لیتے تھے اور ایک طرف زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے اور پھر سلام پھیرا کرتے تھے۔

اس طرح بیٹھنے کو تورک کہا جاتا ہے' نماز میں تورک کا مطلب یہ ہے' بائیں سرین کو زمین پر ٹیک لگا کر بیٹھا جائے اور ران کے اوپر جو جگہ ہے اُسے ورکان کہا جاتا ہے جیسا کہ بازو کے آخری حصے کو کعبین کہا جاتا ہے۔

حنابلہ یہ کہتے ہیں: صبح کی نماز میں تشہد میں سرین کے بل نہیں بیٹھا جائے گا کیونکہ یہ دوسرا تشہد نہیں ہے۔

حضرت ابوحمید ساعدی کی نقل کردہ حدیث سے یہ بات واضح ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ پہلے اور دوسرے تشہد میں فرق ظاہر کرنے کے لیے دوسرے تشہد میں اس طرح بیٹھا کرتے تھے کہ جن نمازوں میں صرف ایک تشہد ہوگا' وہاں اس طرح کے طریقے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی' اس لیے وہاں فرق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے' دوسرے تشہد میں سرین کے بل بیٹھنا جمہور کے نزدیک سنت ہے' لیکن احناف کے نزدیک یہ سنت نہیں ہے۔

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ

1306- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ مُوْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تُضْجِعَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز میں (بیٹھنے کا) طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

1307- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ اَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى .هٰذِهٖ كُلُّهَا صِحَاحٌ لَمْ يَرْوِهَا اِلَّا الثَّقَفِیُّ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز (میں بیٹھنے) کا سنت طریقہ یہ ہے: تم بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

یہ تمام روایات مستند ہیں' لیکن انہیں صرف ثقفی نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

47-باب صِفَةِ التَّشَهُّدِ وَوُجُوبِهٖ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيْهِ.

باب: تشہد کا طریقہ' اس کا واجب ہونا' اس بارے میں روایات کا اختلاف

1308- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَلَسَ يَدْعُوْ-يَعْنِیْ فِی التَّشَهُّدِ-يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى وَيُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَيَضَعُ الْاِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى فَخِذَهُ الْيُسْرٰى .

☆☆ عامر بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز کے دوران) تشریف فرما ہوتے تھے تو دعا کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی تشہد میں دعا کیا کرتے تھے' آپ اپنا دایاں دست مبارک رکھتے تھے اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے' آپ اس وقت اپنا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے تھے' جبکہ آپ نے اپنا بایاں دست مبارک اپنے بائیں زانوں پر رکھا ہوتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں دست مبارک سے اپنے بائیں زانوں کو پکڑا ہوتا تھا۔

۱۳۰۶ اخرجه ابن ابي شيبة (۱/ ۲۵٤) رقم (۲۹۲۷): حدثنا ابن فضيل و ابو اسامة عن يحيى بن سعيد بهذا الاسناد- و ينظر السابق-

۱۳۰۷- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۱/ ۳٦۲) رقم (٦۰۷) من طريق الدارقطني به-

۱۳۰۸ اخرجه مسلم (۱/ ٤۰۸) كتاب المساجد: باب صفة الجلوس في الصلاة: حديث (۵۷۹/۱۱۲)؛ و ابن حبان (۱۹٤۳)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة: باب كيف يضع يديه على فخذيه و الاشارة بالمسبحة؛ كلهم من طريق ابي خالد الاحمر بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عامر بن عبداللہ بن زبیر بن عوام اسدی ابوحارث مدنی' علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور یہ عابد وزاہد سمجھے جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 121ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۸/۱)(۵۳)۔

تشہد کا حکم اور اس کے کلمات

تشہد کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: احناف کے نزدیک صحیح روایت کے مطابق اتنی دیر تک بیٹھنا فرض ہے جب تک عبدہٗ ورسولہٗ کے کلمات پڑھے جائیں' اگر مقتدی امام سے پہلے فارغ ہو جاتا ہے اور اس دوران کوئی ابت کر لیتا ہے یا کچھ کھا پی لیتا ہے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' اتنی دیر تک بیٹھنا' تشہد پڑھنا اور درود شریف پڑھنا یہ سب لازمی رکن ہیں۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک تشہد اور سلام کی مقدار تک بیٹھنا یہ رکن ہے۔

یہاں یہ بات واضح رہنی چاہیے: احناف کے نزدیک پہلا اور دوسرا تشہد پڑھنا واجب ہیں جبکہ جمہور کے نزدیک پہلا تشہد پڑھنا سنت ہے اور دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا مالکیوں اور حنفیوں کے نزدیک سنت ہے۔

احناف کی دلیل یہ روایت ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد کے یہ کلمات سکھائے تھے اور پھر ارشاد فرمایا تھا:

''جب تم انہیں پڑھ لو یا ایسا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی''۔

اس سے مراد یہ ہے: جب تم تشہد کے کلمات پڑھ لو یا اتنے دیر تک بیٹھے رہو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز کی تکمیل کو اتنی دیر تک بیٹھنے سے مشروط قرار دیا ہے خواہ انسان نے تشہد کے کلمات پڑھے ہوں یا نہ پڑھے ہوئے ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنے یا بیٹھے رہنے' دونوں میں سے کوئی ایک شرط عائد کی ہے اور بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا جا سکتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی بیٹھے بغیر تشہد نہیں پڑھا ہے' تو اس اعتبار سے درحقیقت نماز کی تکمیل کے لیے تشہد کی مقدار میں بیٹھنا شرط ہے' کیونکہ تشہد کے لیے بیٹھنا ضروری ہے' جب ایک چیز کو دوسری چیز سے مشروط قرار دے دیا جائے گا تو وہ اُس کے بغیر نہیں پائی جائے گی' کیونکہ نماز کی تکمیل واجب یا فرض ہے اور آخری قعدہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی' اس لیے آخری قعدہ بھی واجب یا فرض ہو گا' کیونکہ جس کام کے بغیر واجب مکمل نہ ہوتا ہو' وہ کام کرنا بھی واجب ہوتا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث خبر واحد ہے' اس سے فرضیت کیسے ثابت ہو سکتی ہے' تو اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے' یہ خبر واحد' اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مجمل حکم کو بیان کر رہی ہے اور اگر بیان ظنی بھی ہو تو بھی اُس سے فرضیت ثابت ہو سکتی ہے۔اس کے برعکس نماز کے دوران سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت اس

لیے ثابت نہیں ہوتی کیونکہ نماز میں قرأت کرنے کا حکم قرآن میں موجود ہے اور وہ حکم مجمل نہیں ہے بلکہ وہ حکم خاص ہے۔ اس اعتبار سے خبر واحد کے ذریعے اُس حکم پر اضافہ کرنا قرآن کے حکم کو منسوخ کرنے کے برابر ہوگا اور ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

فقہاء مالکیہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے الفاظ پڑھنا اور تشہد کی مقدار میں بیٹھنا' اس لیے واجب نہیں ہے' اگر کوئی شخص اسے بھول بھی جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ عمل سنت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

فقہاء شوافع اور حنابلہ نے یہ دلیل پیش کی ہے' نبی اکرم ﷺ خود بھی قعدہ میں بیٹھتے تھے' آپ ﷺ باقاعدگی کے ساتھ اس میں بیٹھے رہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا حکم دیا اور فرمایا: (التحیات للہ) پڑھو۔

پھر یہ بات بھی منقول ہے: جب کبھی نبی اکرم ﷺ اسے بھول گئے تو سجدۂ سہو کیا' اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

''جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے رہے ہو' اُسی طرح نماز ادا کرو''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: تشہد کے کلمات لازم ہونے سے پہلے ہم یہ کہا کرتے تھے:

''بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' حضرت جبریل پر سلام ہو' حضرت میکائیل پر سلام ہو' فلاں صاحب پر سلام ہو''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: تم یہ نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے' تم یہ پڑھا کرو:

''تمام طرح کی جسمانی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں''۔

اس حدیث سے دو طرح استدلال کیا گیا ہے۔

ایک استدلال یہ ہے کہ اس میں تشہد کے لیے فرض ہونے کا لفظ استعمال کیا گیا ہے' دوسرا یہ ہے' اس میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور اسے قعدہ اخیرہ میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو جہاں تک بیٹھنے کا تعلق ہے تو وہ تشہد کے پڑھنے کا محل ہے' اس لیے اس کے تابع شمار ہوگا۔[1]

1309- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ

---

[1] الفقه الاسلامي وادلته

۱۳۰۹- اخرجه الشافعي (۹۷/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد' الحديث (۲۷۶)' و احمد (۲۹۲/۱)' و مسلم (۳۰۲/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد في الصلاة' الحديث (۶۰/۴۰۳)' و ابو داود (۵۹۶/۱-۵۹۷) كتاب الصلاة' باب التشهد' الحديث (۹۷۴)' و الترمذي (۸۳/۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء في التشهد' الحديث (۲۹۰)' و النسائي (۲۴۲/۲) كتاب التطبيق' باب في التشهد' و ابن ماجه (۲۹۱/۱) كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في التشهد' الحديث (۹۰۰)' و ابو عوانة (۲۲۷/۲-۲۲۸)' و ابن خزيمة (۷۰۵)' و ابن حبان (۱۹۵۲' ۱۹۵۳' ۱۹۵۴)' و الطحاوي في (شرح معاني آثار) (۲۶۳/۱)' و الطبراني في (الكبير) (۵۶/۱۱) رقم (۱۰۹۹۶)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۴۰/۲) كتاب الصلاة' باب التشهد' (۲۷۷/۲) باب وجوب التشهد الآخر' و في (معرفة السنن و الآثار) (۲۰/۲) كتاب الصلاة' باب التشهد' حديث (۸۸۲' ۸۸۳)' و ابن جوزي في (التحقيق) (۲۵۷/۱-۲۵۸) رقم (۵۹۹) كلهم من طريق الليث بهذا الاسناد' و قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب۔

كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ.

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی تعلیم دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

''تمام قولی اور جسمانی مبارک پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں''۔

اس روایت کی سند ''صحیح'' ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسیٰ بن حماد بن مسلم تجیبی، ابوموسیٰ انصاری علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ''دسویں طبقے'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۷/۲) (۸۷۲)۔

1310 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ رَسُولُ اللّٰهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس تشہد کی تعلیم (ان الفاظ میں) دیتے تھے:

''تمام مبارک پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

۱۳۱۰- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۱۱۰۶-۱۰۹۹۷): حدثنا احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدين بن سعد بهذا الاسناد - وينظر: الحديث السابق-

تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے ہیں اور اللہ کے رسول ہیں"۔

تشہد کے الفاظ کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

تشہد کے الفاظ کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' جس کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

احناف اور حنابلہ کے نزدیک تشہد میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے:

"میری تمام زبانی' جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ ﷺ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں"۔

تشہد کے یہ کلمات وہ ہیں' جو نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: وہ تشہد بہترین ہے جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"تمام زبانی' مالی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں"۔

اس میں دو الفاظ اضافی منقول ہیں۔

(اس کے بعد وہی الفاظ ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔)

شوافع کے نزدیک تشہد کے الفاظ مختلف ہیں۔

یہ تشہد کے کم از کم کلمات ہیں جب کہ مکمل تشہد وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیں تشہد کے کلمات یوں سکھایا کرتے تھے کہ جس طرح قرآن کی سورت کے الفاظ سکھایا کرتے تھے۔[1]

1311- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

[1] الفقه الاسلامي وادلته

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تشہد فرض ہونے سے پہلے ہم یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہ پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ پڑھا کرو: ''تمام جسمانی اور قولی عبادتیں پاکیزہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس کی سند مستند ہے۔

1312- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ اَسْبَاطٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَمَنْصُوْرٌ وَّالاَعْمَشُ وَحَمَّادٌ وَّمُغِيْرَةُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَلتَّشَهُّدَ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم ان الفاظ میں دیتے تھے: ''تمام عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں'' (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

1313- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهُ قَالَ فِى التَّشَهُّدِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ

۱۳۱۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة' باب مبتدا فرض التشهد' من طريق الدارقطني به- و اخرجه النسائي (۴۰/۳) كتاب السهو' باب ايجاب التشهد' حديث (۱۲۷۷) حدثنا سعيد بن عبد الرحمن ابو عبيد الله المخزومي بهذا الاسناد- و اخرجه الطيالسي (۳۳/۱)' الحديث (۲۴۹)' و احمد (۳۸۲/۱)' و الدارمي (۳۰۸/۱) كتاب الصلاة' باب في التشهد' و البخاري (۳۱۱/۲)' كتاب الاذان' باب التشهد في الآخرة' الحديث (۸۳۱)' و مسلم (۳۰۱/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد في الصلاة' الحديث (۴۰۲/۵۵)' و ابو داود (۵۹۱/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد' الحديث (۹۶۸)' و الترمذي (۸۱/۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء في التشهد' الحديث (۲۸۹)' و النسائي (۲۳۹/۲-۲۴۰) كتاب التطبيق' باب كيف التشهد الاول' و ابن ماجه (۲۹۰/۱) كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في التشهد' الحديث (۸۹۹)' و ابن الجارود (۸۰/۱) كتاب الصلاة' باب صفة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم' الحديث (۲۰۵)' و ابو عوانة (۲۲۹/۲-۲۳۰)' و ابن خزيمة (۳۴۸/۱-۳۴۹)' و ابن حبان (۳۱۰/۲-۳۱۱)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۲/۱)' و ابن جارود في (المنتقى) رقم (۲۰۵)' و البيهقي (۱۳۸/۲) كتاب الصلاة' باب التشهد' و البغوي في (شرح السنة) (۲۷۵/۲)

۱۳۱۲- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۵۲/۱۰-۵۴) رقم (۹۹۰۱) من طريق المسيب بن واضح بهذا الاسناد' و اخرجه عبد الرزاق في (المصنف) (۳۰۶۱): اخبرنا الثوري عن منصور و الاعمش' و ابي هاشم عن ابي وائل به- و من طريق عبد الرزاق اخرجه احمد (۴۲۳/۱)' و ابن ماجه (۲۹۰/۱) كتاب الصلاة' باب ما جاء في التشهد' حديث (۸۹۹)' و ابن حبان (۱۹۵۰)' و الطبراني في (الكبير) (۴۹/۱۰) رقم (۹۸۸۸)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۷/۲)-

۱۳۱۳- اخرجه ابو داود (۲۵۵/۱) كتاب الصلاة' باب التشهد' حديث (۹۷۱): حدثنا نصر بن علي بهذا الاسناد-

عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُّ فِيْهَا وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ ۔ وَقَدْ تَابَعَهٗ عَلٰى رَفْعِهٖ ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَوَقَفَهٗ غَيْرُهُمَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں یہ پڑھتے تھے:

''تمام قولی اور جسمانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

''اور اس کی برکتیں بھی نازل ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:)

''ہم پر اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتا ہوں:

''وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشہد کے یہ الفاظ ہیں:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

بعض راویوں نے بھی اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ دیگر نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن نصر بن علی جہضمی - بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھنے والے اکابرین میں سے ہیں۔ ان انتقال 187ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵/۲)(۴۲۰)۔

1314 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ السُّكَّرِىُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ ح وَحَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ الْغَازِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ

١٣١٤- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (٣٥٨/١) رقم (٦٠٠) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي: لا يصح قال يحيى: خارجة ليس بثقة، و قال احمد لا يبنه؛ لا تكتب عنه، وقال ابن حبان: لا يحل الاحتجاج بخبره، قال احمد ولا تحل عندي الرواية عن موسى بن عبيدة- و قال يحيى: لا يحتج بحديثه-

الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا مُغِيثُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - هٰذَا لَفْظُ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ . مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَخَارِجَةُ ضَعِيفَانِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں تشہد کی تعلیم دیتے تھے:

”تمام پاکیزہ عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ ایک ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں“۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوعثمان نامی راوی کے ہیں۔

اس روایت کے دو راوی موسیٰ بن عبیدہ اور خارجہ یہ دونوں ضعیف ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوعباس محمد بن عبدالرحمٰن بن سابور دغولی، احد ائمۃ مسلمین، وکان شیخ خراسان فی عصرہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: انساب (۴۸۳/۲)، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ”سیر اعلام النبلاء“ از شمس دین ذہبی (۵۵۷/۱۴)(۳۲۰)۔

1315 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ كَتَبَ لِي فِي التَّشَهُّدِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَخَذَ بِيَدِي فَزَعَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ بِيَدِهِ فَزَعَمَ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ . هٰذَا إِسْنَادٌ

۱۳۱۵- اخرجه الحاكم (۲٦٦/۱) من طريق الوليد بن مسلم بهذا الاسناد- و ذكر المصنف في (العلل) [۲/ ۸۲-۸۳] و قال: اسنده الوليد بن مسلم، و عبد الله بن يوسف التنيسي عن ابن لهيعة، و لا نعلم رفعه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم غيره- و المحفوظ ما رواه عروة عن عبد الرحمن بن عبد القاري: ان عمر كان يعلم الناس التشهد من قوله غير مرفوع- اه-

حَسَنٌ .وَابْنُ لَهِيعَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ یعقوب بن اشجع نامی راوی بیان کرتے ہیں: عون بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے کلمات مجھے لکھ کر دیئے' پھر انہوں نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ان کا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی' (وہ کلمات یہ ہیں:)

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ .

''تمام قولی اور جسمانی عبادات اللہ کے لیے مخصوص ہیں''۔

اس روایت کی سند ''حسن'' ہے اور اس کا راوی ابن لہیعہ مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ موسیٰ بن عبیدۃ بن نشیط، ابوعبدعزیز مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ ولا سیمافی عبد اللہ بن دینار، وکان عابدا، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھنے والے کم عمر افراد میں سے ہیں۔ ان انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۶/۲)(۱۴۸۳)۔

○ محمد بن وزیر بن حکم سی دمشقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۱۵/۲)(۷۸۶)۔

1316- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ اَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَطَبَنَا فَكَانَ يُبَيِّنُ لَنَا مِنْ صَلَاتِنَا وَيُعَلِّمُنَا سُنَّتَنَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . زَادَ فِيهِ عَلَى اَصْحَابِ قَتَادَةَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَخَالَفَهُ هِشَامٌ وَسَعِيدٌ وَاَبَانُ وَاَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ .وَهٰذَا اِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ .

☆☆ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ہمارے سامنے نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنت کی تعلیم دی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

جب کوئی شخص قعدہ میں بیٹھے تو یہ الفاظ پڑھے:

''تمام قولی اور جسمانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

قتادہ نامی راوی کے شاگردوں نے اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے''۔

جبکہ دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے اس کے برعکس نقل کیا ہے' اس روایت کی سند متصل ہے اور حسن ہے۔

1317- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ رَاشِدٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّغَيْرُهُمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِيْ وَقَالَ اَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَدِيْ وَقَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِيْ فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . تَابَعَهُ ابْنُ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ .

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے نماز کے دوران تشہد کے کلمات کی تعلیم دی۔ (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' اور ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں متابعت کی ہے۔

۱۳۱۷- اخرجه احمد (۱/ ٤٥٠)؛ و ابن ابي شيبة (۱/ ۲۹۱)؛ و ابن حبان (۱۹٦۲)؛ و الطبراني في (الكبير) (۹۹۲٦)؛ كلهم من طريق الحسين بن علي الجعفي بهذا الاسناد- و ينظر : الحديث الآتي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن حر بن حکم جعفی او نخعی، کوفی، ابو محمد، ثقہ فاضل یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 133ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۶۴)(۲۶۰)۔

○ قاسم بن مخیمرۃ، ابو عروۃ ہمدانی کوفی، ثقہ فاضل، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 100ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۲۰)(۵۵)۔

1318- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ رِشْدِيْنَ عَنْ حَيْوَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ فَزَادَ فِيْ اٰخِرِهٖ كَلَامًا وَّهُوَ قَوْلُهٗ اِذَا قُلْتَ هٰذَا -اَوْ فَعَلْتَ هٰذَا- فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ .فَاَدْرَجَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ زُهَيْرٍ فِي الْحَدِيْثِ وَوَصَلَهٗ بِكَلَامِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفَصَلَهٗ شَبَابَةُ عَنْ زُهَيْرٍ وَّجَعَلَهٗ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّقَوْلُهٗ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ قَوْلِ مَنْ اَدْرَجَهٗ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِاَنَّ ابْنَ ثَوْبَانَ رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذٰلِكَ وَجَعَلَ اٰخِرَهٗ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلِاتِّفَاقِ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَمُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ فِيْ رِوَايَتِهِمْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَلٰى تَرْكِ ذِكْرِهٖ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ مَعَ اتِّفَاقِ كُلِّ مَنْ رَوَى التَّشَهُّدَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَنْ غَيْرِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَلٰى ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' بعض راویوں نے اس کے آخر میں اضافی کلمات نقل کیے ہیں' وہ یہ ہیں:

"جب تم یہ پڑھ لو گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) تم ایسا کر لو گے تو تم نے اپنی نماز کو مکمل کر دیا' اب اگر تم اُٹھنا چاہو تو اُٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو"۔

بعض راویوں نے اس روایت کو زہیر کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے ان کلمات کو حدیث میں درج کر دیا ہے اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے کلام کے ساتھ ملا دیا ہے' جبکہ شبابہ نامی راوی نے اسے زہیر کے حوالے سے الگ سے نقل کیا ہے اور ان کلمات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے اور ان کلمات کا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہونے زیادہ

۱۳۱۸- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۰/۶۱- ۶۲) رقم (۹۹۲۲) من طريق محمد بن عجلان بهذا الاسناد- قال المصنف في (العلل) (۵/۱۲۷- ۱۲۸): رواه الحسن بن الحر عن القاسم بن مخيمرة عن علقمة عن عبد الله حدث به عنه محمد بن عجلان و الحسين بن علي الجعفي و زهير بن معاوية و عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان- فاما ابن عجلان و حسين الجعفي فاتفقا على اللفظ- و اما زهير فزاد عليهما في آخره كلاما ادرجه بعض الرواة عن زهير في حديث النبي صلى الله عليه وسلم و هو قوله: (اذا قضيت هذا او فعلت هذا فقد قضيت صلاتك ان شئت ان تقوم فقم)-

مناسبت لگتا ہے بہ نسبت اس کے کہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں درج کر دیا جائے۔

بعض دیگر راویوں نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے ان اضافی کلمات کو نقل کیا ہے اور بعض نے نقل نہیں کیا ہے۔

1319-وَاَمَّا حَدِيثُ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ فَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِى فَقَالَ اَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِيَدِى وَقَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِى فَعَلَّمَنِى التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ .شَبَابَةُ ثِقَةٌ وَّقَدْ فَصَلَ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ جَعَلَهٗ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّهُوَ اَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مَنْ اَدْرَجَ اٰخِرَهٗ فِىْ كَلَامِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ .وَقَدْ تَابَعَهٗ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ فَرَوَاهُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذٰلِكَ وَجَعَلَ اٰخِرَ الْحَدِيْثِ مِنْ كَلَامِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى النَّبِىِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-۔

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھام کر یہ بتایا تھا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی' (وہ کلمات یہ ہیں:)

"تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم یہ پڑھ لو گے تو تم نے اپنے اوپر لازم نماز کو ادا کر لیا' اب اگر تم اُٹھنا چاہو تو اُٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

یہاں پر اس روایت کے راوی شبابہ ثقہ ہیں' انہوں نے روایت کے آخر میں الگ سے یہ بات ذکر کی ہے: یہ کلمات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہیں اور یہ روایت اس روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے' جس میں ان کلمات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے ساتھ ملا دیا گیا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

بعض دیگر راویوں نے بھی اسے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے ان (اضافی کلمات کو) مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

1320- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا

۱۳۲۰- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق (۱/۳۵۵) رقم (۵۹۵) من طريق الدارقطني به- و اخرجه احمد (۱/۴۲۲)' و ابو داود (۱/ ۲۵٤-۲۵۵) كتاب الصلاة: باب التشهد' حديث (۹۷۰)' و الدارمي (۱/ ۳۰۹)' و ابن حبان (۱۹۶۱)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار (۱/ ۲۷۵)' و الطيالسي (۲۷۵)' و الطبراني في (الكبير) (۹۹۲۵) من طرق عن زهير بن معاوية بهذا الاسناد-

زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ قَالَ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِى وَزَعَمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ بِيَدِهٖ وَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَ بِيَدِهٖ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ ثُمَّ قَالَ اِذَا قَضَيْتَ هٰذَا اَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ ۔

☆☆ قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں یہ بتایا تھا' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ تھاما اور انہیں تشہد کے کلمات کی تعلیم دی' (جو یہ ہیں:)

''تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں' اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب تم یہ پورا کر لو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب تم ایسا کر لو گے تو تم نے اپنی نماز کو ادا کر لیا' اب اگر تم اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھے رہنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

1321- وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ الَّذِىْ رَوَاهُ عَنْهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ بِمُتَابَعَةِ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ فَحَدَّثَنَا بِهٖ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ ح وَحَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِىُّ وَعُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدِّلُ وَآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِى وَاَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِيَدِ عَلْقَمَةَ وَاَخَذَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَاِنْ شِئْتَ فَاثْبُتْ وَاِنْ شِئْتَ فَانْصَرِفْ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

۱۳۲۱ اخرجه الطبراني في (الكبير) (۶۲/۱۰) رقم (۹۹۲۴) و في (الاوسط) (۱۹۷/۵) رقم (۴۳۸۶): حدثنا عبد الله بن محمد بن عزيز الموصلي' ثنا غسان بن الربيع' بهذا الاسناد- و ينظر: (السنن الكبرى) (۱۷۴/۲) و (نصب الراية) (۴۲۴/۱-۴۲۵)-

قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ تھاما تھا اور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی (جو یہ ہیں:)

''تمام قولی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اللہ تعالیٰ کے نیک تمام بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ گے تو تم نماز سے فارغ ہو جاؤ گے اب تم چاہو تو بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ جاؤ۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن کیت بن بھلول بن عمر، ابوعلی موصلی، قال خطیب: کان ثقۃ۔ وتوفی فی سنۃ اربع وتسعین و مائتین۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۸۷)۔

48-باب ذِكْرِ وُجُوبِ الصَّلاةِ عَلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي التَّشَهُّدِ وَاخْتِلافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذٰلِكَ.

باب: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا واجب ہے اس بارے میں منقول روایات کا اختلاف

1322- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِيْ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَوْ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ عَلَّمَنِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ التَّشَهُّدَ وَقَالَ عَلَّمَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمُ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَصَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ قَالَ وَكَانَ مُجَاهِدٌ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ فَبَلَغَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

۱۳۲۲- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۶۶/۱۰) رقم (۹۹۲۷): حدثنا عبدان بن احمد ثنا محمد بن يحيي ثنا محمد بن بكر بهذا الاسناد- و الحديث ذكر الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۱۴۸/۲) وقال: و فيه عبد الوهاب بن مجاهد و هو ضعيف-

الصَّالِحِيْنَ فَقَدْ سَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ وَاَهْلِ الْاَرْضِ .ابْنُ مُجَاهِدٍ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ابومعمر نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے تشہد کے کلمات سکھائے تھے اور یہ بات بیان کی تھی' یہ کلمات مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سکھائے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے' (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تمام پاکیزہ جسمانی اور قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور خاص رسول ہیں' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر اور ان کے اہل بیت پر بھی جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر درود نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو ان کے ساتھ ہم پر بھی درود نازل کر' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر برکتیں نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل کیں' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! ان کے ساتھ ہم پر بھی برکتیں نازل کر' اللہ تعالیٰ کا درود اور اہل ایمان کا درود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو' جو نبی ہیں' امّی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں''۔

مجاہد فرماتے ہیں: جب انسان سلام بھیجتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرے: ''اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو' تو اس نے آسمان اور زمین میں بسنے والے تمام لوگوں پر سلام بھیج دیا۔

عبدالوہاب بن مجاہد نامی راوی ضعیف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عثمان بن صالح بن سعید خیاط خلقانی - مولی بنی کنانۃ، بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: (''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۳) (۴۵۱۱)۔

○ عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ وکذبہ ثوری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۸/۱) (۱۴۰۷)۔

تشہد میں درود شریف پڑھنے کا حکم

نماز کے آخر میں تشہد کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے پر شرعی حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں: جہاں تک تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا تعلق ہے تو علماء کا اس بات پر اتفاق ہے' نماز کے علاوہ درود پڑھنا واجب نہیں ہے جس سے یہ بات متعین ہو جاتی ہے' صرف نماز کے دوران درود شریف پڑھنا واجب ہے' احادیث میں

یہ بات منقول ہے: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ہمیں یہ تو پتہ ہے، ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں، لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: نماز کے دوران جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیں تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ پڑھو۔

نماز کے آخر میں تشہد کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ہی درود پڑھنے کا مناسب موقع ہے اس لیے اس وقت درود پڑھنا واجب ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود وتر کی نماز میں اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے جیسا کہ امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اس روایت کو نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واجب بھی قرار دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

''جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو''۔

اور اس حکم کو واجب کے درجے سے نکالنے والی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

درود کے واجب ہونے کی ایک دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول وہ روایت ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح قرار دیا ہے جس میں یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔

تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہوتا ہے درود شریف پڑھنے کے واجب ہونے کی سب سے قوی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی نماز کے دوران تشہد پڑھے تو وہ یوں پڑھے: اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل کر''۔

شوافع کے نزدیک پہلے تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا سنت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھیجنا سنت نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے پہلا تشہد مختصر ہوتا ہے جبکہ دوسرے تشہد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیجنا بھی سنت ہے۔ ایک قول کے مطابق دوسرے تشہد میں درود شریف پڑھنا واجب ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں یہ الفاظ ہیں تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر''۔

یہاں امر کا صیغہ استعمال ہوا ہے اور امر ''وجوب'' کا تقاضا کرتا ہے۔

امام قدوری کا بیان

تشہد کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور حنفی فقیہہ امام ابوالحسین احمد بن محمد القدوری رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ

ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم ﷺ پر درود شرط نہیں ہے' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشہد کے بعد درود پڑھنا شرط ہے' اگر کوئی شخص تشہد سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے یا قعدہ سے پہلے اسے پڑھ لیتا ہے تو اُس کے ذمے سے یہ فرض ساقط نہیں ہوگا۔

ہماری دلیل وہ روایات ہیں جو اس سے پہلے ہم تشہد کے مسئلے میں بیان کر چکے ہیں اور دو قیاس ہیں جن کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے' تشہد نماز کا ایک بنیادی رکن ہے' تو اب آپ اس میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کو شرط قرار نہیں دیں گے' جس طرح دیگر ارکان کا یہ حکم ہے (دوسری کسی چیز کو ہم نے شرط قرار نہیں دیا گیا ہے)۔[1]

1323- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِى فِى الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِى صَلَاتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْاَنْصَارِىِّ اَخِى بَلْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ عَنْ اَبِى مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِىِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّى عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِى صَلَاتِنَا قَالَ فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَىَّ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ . هٰذَا اِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ .

☆☆ ابن اسحاق نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

''انہوں نے نماز میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں مجھے یہ حدیث سنائی ہے: جب کوئی مسلمان شخص نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے''۔

(ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا' ہم اس وقت آپ ﷺ کے آس پاس موجود تھے' اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنے کے طریقے سے تو ہم واقف ہو چکے ہیں' جب ہم نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو اس دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ اس شخص نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا'

[1] التجرید از امام قدوری

۱۳۲۳ اخرجه ابن خزيمة (۷۱۱) و ابن حبان (۱۹۵۹) و الحاكم (۲۶۸/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۴۶/۲ ۱۴۷) كتاب الصلاة ' باب الصلاة على النبي في التشهد ' من طريق ابي الازهر احمد بن الازهر بهذا الاسناد - صححه ابن خزيمة و ابن حبان - و قال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ' و لم يخرجاه ' ووافقه الذهبي - قلت: محمد بن اسحاق بن يسار ' لم يحتج به مسلم ' انما روى له متابعة - و اخرجه احمد (۱۱۹/۴) عن يعقوب بن ابراهيم بن سعد بهذا الاسناد - و اخرجه ابو داود (۲۵۸/۱) كتاب الصلاة ' باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد ' حديث (۹۸۱) و الطبراني في (الكبير) (۲۵۱/۱۷) رقم (۶۹۸) من طريق محمد بن اسحاق بهذا الاسناد -

لیکن پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یہ پڑھو:
''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ ﷺ پر درود نازل کر' جو اُمّی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی (درود نازل کر)' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا تھا اور حضرت محمد جو اُمّی نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکتیں نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل کیں' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔
اس روایت کی سند حسن متصل ہے۔

1324- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بُرَيْدَةُ اِذَا جَلَسْتَ فِىْ صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَىَّ فَاِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيعِ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَسَلِّمْ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ.

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بریدہ! جب تم نماز میں تشہد میں بیٹھو تو تشہد کے کلمات اور مجھ پر درود بھیجنا ہرگز ترک نہ کرنا' کیونکہ یہ نماز کی زکوٰۃ ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسولوں پر بھی سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام بھیجنا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمرو بن شمر، جعفی کوفی شیعی، ابوعبداللہ۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵/۳۲۴)۔

1325- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسٰى الْكَاتِبُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَبْرِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِىُّ سَمِعْتُ مَسْرُوْقَ بْنَ الْاَجْدَعِ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَّبِالصَّلَاةِ عَلَىَّ. عَمْرُو بْنُ شَمِرٍ وَّجَابِرٌ الْجُعْفِىُّ ضَعِيفَانِ.

☆☆ سیدہ عائشہ ﷺ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وضو اور مجھ پر درود بھیجے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

عمرو بن شمر اور جابر جعفی یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۳۲۴ ذکرہ السیوطی فی (الجامع الصغیر) رقم (۵۵۵) و عزاہ للدارقطنی و رمزلہ بالضعف-
۱۳۲۵-قال ابن الملقن فی (خلاصۃ البدر المنیر) (۱/ ۱۴۰): رواہ الدارقطنی و البیہقی و ضعفاہ- و قال الحافظ فی (التلخیص) (۱/ ۲۶۲): و فیہ عمرو بن شمر و ہو متروک' رواہ عن جابر الجعفی و ہو ضعف-

1326- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى نَبِيِّهِ . عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتا۔

اس روایت کا ایک راوی عبدالمہیمن عباس مستند نہیں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن بحر بن بری: بغدادی، فارسی اصل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ فاضل، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 234ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲/۲)(۲۹۶)۔

○ عبدالمہیمن بن عباس بن سھل بن سعد ساعدی انصاری مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 170ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۲۵/۱)۔

○ عباس بن سھل بن سعد ساعدی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ فی حدود عشرین، وقیل: قبل ذلک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۱)۔

1327- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ

۱۳۲۶ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۰/۱) رقم (۶۰۲) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابن ماجه (۱۴۰/۱) كتاب الطهارة، باب ما جاء في التسمية في الوضوء، حديث (۴۰۰)، و الحاكم (۲۶۹/۱)، و الطبراني في (الكبير) (۵۶۹۸)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۹/۲)، كلهم من طريق عبد المهيمن بن عباس بهذا الاسناد- وقال الحاكم: لم يخرج لهذا الحديث على شرطهما لانهما لم يخرجا عبد المهيمن- و قال الذهبي: عبد المهيمن واه-

۱۳۲۷ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۰/۱) رقم (۶۰۲) من طريق الدارقطني به- وذكره المصنف في (العلل) (۱۹۸/۶) من هذا الطريق-

صَبِیحٍ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ الْحَرِیْرِیِّ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ عَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰی صَلَاةً لَمْ یُصَلِّ فِیْهَا عَلَیَّ وَلَا عَلٰی اَهْلِ بَیْتِی لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ . جَابِرٌ ضَعِیفٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں بھیجتا' اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

اس روایت کا ایک راوی جابر ضعیف ہے' اس سے روایت نقل کرنے میں اختلاف بھی کیا گیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سفیان بن ابراہیم کوفی، قال ذہبی: ذکرہ ازدی، فقال: زائغ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۴۰/۳)، لسان (۶۰/۲)۔

○ عبدالمؤمن بن قاسم انصاری، ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴۲۱/۴)۔

1328 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ لَوْ صَلَّیْتُ صَلَاةً لَا اُصَلِّیْ فِیْهَا عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا رَاَیْتُ اَنَّ صَلَاتِیْ تَتِمُّ.

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اگر میں نماز پڑھتے ہوئے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نہیں بھیجتا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسن بن سلام بن حماد بن ابان بن عبد اللہ، ابوعلی سواق۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 277ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۶/۷)۔

1329 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَحْیَی الطَّلْحِیُّ بِالْکُوفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی مُوْسَی الْکِنْدِیُّ اَبُوْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا جَابِرٌ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَا صَلَّیْتُ صَلَاةً لَا اُصَلِّیْ فِیْهَا عَلٰی مُحَمَّدٍ اِلَّا ظَنَنْتُ اَنَّ صَلَاتِیْ لَمْ تَتِمَّ.

۱۳۲۸ ذکرہ المصنف فی (العلل) (۱۹۸/۶) فقال: وخالفہ اسرائیل و شریک و قیس فرووہ عن جابر عن ابی جعفر عن ابی مسعود: (لو صلیت صلاۃ لم یصل فیہا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا علی آل بیتہ لرایت انہا لا تتم) موقوفاً و ہو الصواب عن جابر۔

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں جس نماز کے دوران حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجوں اس کے بارے میں میرا یہی گمان ہے' میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

49-باب ذِكْرِ مَا يُخْرَجُ مِنَ الصَّلاَةِ بِهِ وَكَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ.

باب: نماز سے کیسے باہر آیا جائے؟ سلام پھیرنے کا طریقہ

1330- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ .هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

اس روایت کی سند مستند ہے۔

1331- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ التَّمِيمِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الأَيْمَنِ وَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الأَيْسَرِ وَكَانَ تَسْلِيمُهُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں سلام پھیرتے تھے: "السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ"۔

۱۳۳۰- اخرجه الشافعي (۹۸/۱) كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' الحديث (۲۸۱) و الدارمي (۳۱۰/۱) كتاب الصلاة' باب التسليم في الصلاة' و مسلم (۴۰۹/۱) كتاب المساجد' باب السلام للتحليل من الصلاة' الحديث (۱۱۹)' و ابو عوانة (۲۳۷/۲) كتاب الصلاة' باب بيان التسليمتين عند الفراغ من التشهد' و النسائي (۶۱/۳) كتاب السهو' باب السلام' و ابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب اقامة الصلاة' باب التسليم' حديث (۹۱۵)' و ابو عوانة (۲۳۷/۲)' و ابن خزيمة (۷۲۶' ۷۲۷)' و ابن حبان (۱۹۹۲)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۷/۱)' و ابو نعيم في (الحلية) (۱۷۶/۸)' و البيهقي في (السنن و الكبرى) (۱۷۸/۲) كتاب الصلاة' باب الاختيار ان يسلم تسليمتين' و في (معرفة السنن و الآثار) (۵۹/۲-۶۰) كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' حديث (۹۳۱)' كلهم من طريق اسماعيل بن محمد بن سعد بهذا الاسناد-

۱۳۳۱ اخرجه ابن ماجه (۲۹۶/۱) كتاب الصلاة' باب التسليم' حديث (۹۱۶)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۸/۱)' كلاهما من طريق ابي بكر بن عياش بهذا الاسناد- قال البوصيري في (الزوائد) (۳۱۶/۱): (هذا اسناد احسن: هكذا وقع في بعض النسخ' و في بعضها: صلة بن زفر' عن حذيفة- و يويد انه عن عمار: ان الدارقطني روى هذا الوجه فقال: عن عمار-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فضالۃ بن فضل بن فضالۃ تمیمی ابوفضل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کرجاتے ہیں۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹/۲)۔

1332- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ وَاَبِى الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ . حَتّٰى يُنْظَرَ اِلٰى بَيَاضِ خَدِّهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ . اخْتُلِفَ عَلٰى اَبِىْ اِسْحَاقَ فِىْ اِسْنَادِهٖ . وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ اَحْسَنُهُمَا اِسْنَادًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی اور جب بائیں طرف سلام پھیرتے تھے (تو بھی ایسا ہی ہوتا تھا)۔

اس روایت کو نقل کرنے میں ابواسحاق نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے' اس روایت کی دوسری سند زیادہ بہتر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمود بن آدم مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 258ھ میں ہوا۔ ذکرہ ابن عدی فی شیوخ بخاری۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۲/۲)۔

○ حسین بن واقد مروزی، ابوعبداللہ قاضی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ لہ اوھام بن سابعۃ، ان انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: قریب (۱۸۰/۱)۔

1333- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الرُّؤَاسِىُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ

۱۳۳۲- اخرجه النسائي (۶۳/۳-۶٤) كتاب السهو' باب كيف السلام على الشمال' حديث (۱۳۲۵)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲٦۸/۱)' كلاهما من طريق علي بن الحسن بن شقيق' قال: انبانا الحسين بن واقد' بهذا الاسناد-

۱۳۳۳- اخرجه الطيالسي (۲۷۹)' و ابن ابي شيبة (۲۹۹/۱)' و احمد (۳۸٦/۱' ۳۹٤)' و النسائي (۲۳۰/۲) كتاب التطبيق' باب التكبير عند الرفع من السجود' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲٦۸/۱)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة' باب الاختيار في ان يسلم تسليمتين' و في (معرفة السنن و الآثار) (٦۳/۲) كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' حديث (۹۳۸)' و الطبراني في (الكبير) (۱۵۰/۱۰-۱۵۱) رقم (۱۰۱۷۲)' كلهم عن طريق زهير بن معاوية' بهذا الاسناد-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَّوَضْعٍ وَّقِيَامٍ وَّقُعُودٍ وَّيُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے آپ ہر مرتبہ اُٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے قیام کرتے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے اور آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' کہا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمید بن عبدالرحمٰن بن حمید بن عبدالرحمٰن رواسی- ابوعوف کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 189ھ یا 190ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۳/۱)۔

○ عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید بن قیس نخعی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 99ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۷۳/۱)۔

1334- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ (یعنی دونوں طرف) سلام پھیرا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حریث بن ابی مطر فزاری، ابوعمرو بن عمرو کوفی، حناط- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۹/۱)۔

1335- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۳۳۴ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۷/۱) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابن ابي شيبة (۲۹۹/۱) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۶۹/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة باب الاختيار في ان يسلم تسليمتين كلهم من طريق حريث بهذا الاسناد-

سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَمْ أَنْسَ تَسْلِيمَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ۔ ثُمَّ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدَّيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں جو کچھ مرضی بھول جاؤں لیکن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز کے دوران سلام کرنے کا طریقہ نہیں بھولوں گا' آپ دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے ''السلام علیکم ورحمة الله' السلام علیکم ورحمة الله'' کہا کرتے تھے۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں رخساروں کی سفیدی کا منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن مسلم بن ابی وضح مُثنّی قضاعی جزری، نزیل بغداد، ابوسعید مودب، مشہور بکنیتہ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ بھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 180ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۸/۲)۔

1336 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قَلِيلًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام پھیرا کرتے تھے اور وہ بھی سامنے کی طرف رخ کر کے (سلام کے کلمات) کہا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہوتے تھے۔

۱۳۳۵- اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳٦۵/۱) رقم (٦۱۱) من طريق الدارقطني' به- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۷/۲) كتاب الصلاة: باب الاختيار ان يسلم تسليمتين' و ابن حبان كلاهما من طريق منصور بن ابي مزاحم' بهذا الاسناد' وفي (العلل) للمصنف (۲٦۳/۵) ' ورواه عن الشعبي زكريا' و هو غريب عنه' قيل للشيخ: هو بن ابي زائدة؟ قال: الله اعلم- اه- و في (علل الحديث) لا بن ابي حاتم (۱۰۹/۱) قال ابي: كنا نرى ان هذا زكريا بن ابي زائدة حتى قيل لي: انه زكريا بن حكيم الحبطي-

۱۳۳٦- اخرجه الترمذي (۹۰/۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء في التسليم في الصلاة' حديث (۲۹٦) و ابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة' باب من يسلم تسليمة و احدة' حديث (۹۱۹) و الحاكم (۲۳۰/۱- ۲۳۱) و ابن خزيمة (۳٦۰/۱) رقم (۷۲۹) و ابن حبان (۵۱۸- موارد) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۰/۱) كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' كيف هو؟ و البيهقي (۱۷۹/۲) كتاب الصلاة' باب جواز الاقتصار على تسليمة و احدة' و ابن الجوزي في (التحقيق) (۳٦۷/۱) رقم (٦۱۹)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن مسافر بن راشد تنیسی، ابوصالح ھذلی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۲/۱)۔

○ محمد بن مسلم بن عثمان بن عبداللہ، ابوعبداللہ رازی، معروف بابن وارہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۵۶/۳)۔

1337- حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ وَاحِدَةً فِي الصَّلَاةِ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ .

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سامنے کی طرف منہ کر کے ایک مرتبہ سلام پڑھا کرتے تھے، لیکن جب آپ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے تو بائیں طرف بھی پھیر دیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ روح بن عطاء بن ابی میمونۃ۔ قال احمد: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۴۰/۲)۔

○ عطاء بن ابی میمونۃ بصری، ابومعاذ، واسم ابی میمونۃ: منیع، ثقۃ ان پر یہ الزام ہے "یہ قدریہ" عقائد کے مالک تھے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 131ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۲)۔

1338- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ مِنَ الصَّلَاةِ.

☆☆ عبدالمہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں طرف ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔

1339- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۳۳۷ اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۸/۱) رقم (۶۶۱) من طريق الدارقطني - و قال الجوزي: و في الحديث روح، قال احمد: منكر الحديث، و تركه يحيى - و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۹/۲) كتاب الصلاة، باب جواز الاقتصار على تسليمة واحدة، من طريق نعيم بن حماد بهذا الاسناد، و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳۶۸/۵) من طريق ابي كامل الجحدري، ثنا روح بن عطاء بهذا الاسناد-

الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَّاحِدَةً لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا.

☆☆ عبدالمہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سلام پھیرا کرتے تھے آپ ﷺ مزید سلام نہیں کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زبیر بن بکار بن عبداللہ بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر اسدی، ابوعبداللہ بن ابی بکر، قاضی مدینہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۵۷/۱)۔

50-باب مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ .

باب: نماز کی کنجی وضو ہے

1340- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو سُفْيَانَ السَّعْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ . وَقَالَ ابْنُ اَبِي دَاوُدَ الطُّهُورُ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی ہے: نماز کی کنجی وضو ہے' تکبیر کہہ کر نماز کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

ایک راوی نے لفظ وضو کی جگہ لفظ طہور نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن منذر طریقی - کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یتشیع، یہ راویوں کے دسویں

۱۳۳۹-اخرجه ابن الجوزي في (التحقيق) (۳۶۸/۱) رقم (۶۲۰) من طريق الدارقطني به- وضعفه ابن الجوزي' و اعله بعبد المهيمن و قد تقدم حاله-

۱۳۴۰-اخرجه الترمذي (۳/۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء في تحريم الصلاة و تحليلها' حديث (۲۳۸) و ابن ماجه (۱۰۱/۱) كتاب الطهارة' باب مفتاح الصلاة الطهور' حديث (۲۷۶) و الحاكم (۱۳۲/۱)' و العقيلي في (الضعفاء الكبير) (۲۲۹/۲)' و ابن عدي في (الكامل) (۱۱۷/٤) و ابن ابي شيبة (۲۲۹/۱)' كلهم من طريق ابي سفيان: طريف بن شهاب' بهذا الاسناد- وقال: الترمذي: و حديث علي بن ابي طالب في هذا اجود اسنادا' و اصح من حديث ابي سعيد- و اعله العقيلي و ابن عدي' و ضعفه ايضا عبد الحق في (الاحكام الوسطى)' و اعله بابي سفيان: طريف بن شهاب- و ينظر: (نصب الراية) (۳۰۸/۱' ۳۶۲)-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۴/۲)۔

○ طریف بن شہاب او ابن سعد، سعدی بصری، اشل۔ (اور ایک قول کے مطابق): اعسم، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۷/۱)۔

1341 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْاَسْفَاطِیُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ الْقَاسِمِ اَبُوْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ نُسَلِّمَ عَلٰی اَئِمَّتِنَا وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ۔

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا: ہم اپنے حکمرانوں پر سلام بھیجا کریں اور ایک دوسرے پر بھی سلام بھیجا کریں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن یزید بن عبد ملک، اسفاطی بصری اعور، خال عباس بن فضل، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۱۹/۲)۔

○ عبد اعلی بن قاسم ہمدانی، ابوبشر بصری لولوی۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب''از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۶۵/۱)۔

1342 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِی اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِذَا قَعَدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب نمازی تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

۱۳۴۱ اخرجه ابن خزيمة (۲/ ۱۰۴) رقم (۱۷۱۰): حدثنا محمد بن يزيد الاسفاطي بهذا الاسناد' و اخرجه ابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة' باب رد السلام على الامام' حديث (۹۲۲)' و ابن خزيمة (۱۰۴/۲) رقم (۱۷۱۰) من طريقين عن عبد الاعلى بن القاسم بهذا الاسناد' و اخرجه ابو داود (۲۶۲/۱) كتاب الصلاة: باب الرد على الامام' حديث (۱۰۰۱) و ابن ماجه (۲۹۷/۱) كتاب الصلاة' باب رد السلام على الامام' حديث (۹۲۱)' و ابن خزيمة (۱۰۴/۳) رقم (۱۷۱۱) من طريق قتادة عن الحسن عن سمرة' به۔

۱۳۴۲ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۷۳/۲) كتاب الصلاة' باب تحليل الصلاة بالتسليم' من طريق ابي عاصم بهذا الاسناد۔ و قال البيهقي: عاصم بن ضمرة ليس بالقوي' و امير المؤمنين علي بن ابي طالب رضي الله عنه - لا يخالف ما رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم و ان صح ذلك عنه' فهو محجوج بما رواه هو وغيره عن سيدنا المصطفى صلى الله عليه وسلم ' الذي لا حجة في قول احد مع قوله

1343- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز کی کنجی وضو ہے تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔

1344- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ افْتِتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز سے پہلے وضو کیا جاتا ہے' تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہو جاتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن عبدالرحمن بن صعصعۃ ، ایک قول کے مطابق : ایوب بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعۃ ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۹۰)۔

۱۳۴۳-اخرجه الشافعي (۷۰/۱) كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' الحديث (۲۰۶) و ابن ابي شيبة (۲۲۹/۱) كتاب الصلوات' باب في مفتاح الصلاة ما هو؟ و احمد (۱۲۹/۱) ' و الدارمي (۱۷۵/۱) كتاب الصلاة' باب مفتاح الصلاة الطهور' و ابو داود (۴۱۱/۱) (كتاب الصلاة ' باب الامام يحدث بعدما يرفع راسه' الحديث (۶۱۸) ' و الترمذي (۸/۱-۹) كتاب الطهارة' باب ان مفتاح الصلاة الطهور' الحديث (۳) ' و ابن ماجه (۱۰۱/۱) كتاب الطهارة' باب مفتاح الصلاة الطهور' الحديث (۲۷۵) ' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۷۳/۱) (كتاب الصلاة' باب السلام في الصلاة' ابو نعيم في الحلية (۳۷۲/۸) ' و البيهقي (۱۷۳/۲) كتاب الصلاة' باب تحليل الصلاة بالتسليم' و ابو يعلى (۱/ ۴۵۶) ' رقم (۶۱۶) ' و الخطيب (۱۹۷/۱۰) ' و العقيلي في (الضعفاء) (۱۳۷/۲) ' من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل ' عن محمد بن الحنفية عن علي' عن النبي صلى الله عليه وسلم - و قال الترمذي: (انه اصح شيء في هذا الباب و احسن) - و عبد الله بن محمد بن عقيل صدوق و قد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه) - و سمعت محمد بن اسماعيل يقول: كان احمد بن حنبل' و اسحاق' و الحميدي' يحتجون بحديثه' قال محمد: و هو مقارب الحديث- اه-

۱۳۴۴-اخرجه الطبراني في (الاوسط) (۸۶/۸) رقم (۷۱۷۹): حدثنا محمد بن احمد الرقام' قال: حدثنا محمد بن يحيى الازدي قال: حدثنا الواقدي بهذا الاسناد- و قال الطبراني: لا يروي هذا عن عبد الله بن زيد الا بهذا الاسناد' تفرد به الواقدي- اه- و الواقدي متروك وقد توبع الواقدي على هذا الحديث' تابعه محمد بن موسى بن مسكين' اخرجه ابن حبان في (المجروحين) (۲۸۹/۲) ' من طريقه' عن فليح بن سليمان عن عبد الله بن ابي بكر' عن عباد بن تميم' عن عمه عبد الله بن زيد به- وقال ابن حبان عنه' كان ممن يسرق الحديث و يحدث به و يروي عن الثقات اشياء موضوعات-

51-باب صَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ مُحْدِثٌ .

باب: امام جب جنابت یا بے وضو حالت میں ہو اس وقت اس کا نماز ادا کرنا

1345- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہہ دی تو پھر آپ وہاں سے واپس مڑ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ویسے ہی رہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے' جب آپ تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: میں جنابت کی حالت میں تھا اور مجھے غسل کرنا یاد نہیں رہا۔

1346- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً . خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم نے بھی تکبیر کہی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ایسے ہی رہنا تو ہم قیام کی حالت میں رہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس واپس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آئے تھے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

عبدالوہاب نامی راوی نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

١٣٤٥-اخرجه البيهقي في (معرفة السنن و الآثار) (٣١٩/٢) من طريق الدارقطني به- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢٩٧/٢-٢٩٨) كتاب الصلاة ' باب امامة الجنب ' من طريق محمد بن ابي مذعور بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (٤٤٨/٢): حدثنا وكيع بهذا الاسناد ' و اخرجه الشافعي في (الام) (١٦٧/١) و من طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢٩٧/٢) و في (معرفة السنن و الآثار) (٣١٩/٢) عن الثقة عن اسامة بن زيد بهذا الاسناد- و اخرجه ابن ماجه (٣٨٥/١) كتاب الصلاة ' باب ما جاء في البناء على الصلاة ' حديث (١٢٢٠) من طريق عبد الله ابن موسى التيمي عن اسامة بن زيد به- قال البوصيري في (الزوائد) (٣٩٩/١): هذا اسناد ضعيف لضعف اسامة-

١٣٤٦ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٣٩٩/٢) كتاب الصلاة ' باب امامة الجنب ' من طريق عثمان بن سعيد الدارمي ' ثنا عبيد الله بن معاذ ' بهذا الاسناد- و قال البيهقي: خالفه عبد الوهاب بن عطاء ' فرواه عن سعيد عن قتادة عن بكر بن عبد الله المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن سعید بن بشیر رازی، قال ذہبی: امام دارقطنی فرماتے ہیں: لیس بذاک، تفرد باشیاء۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مغنی (۴۴۸/۲) (۴۲۶۹)، میزان (۱۲۰/۵) (۵۸۵۲)۔

1347- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ مَنْ خَلْفَهُ فَانْصَرَفَ فَاَشَارَ اِلَى اَصْحَابِهِ اَىْ كَمَا اَنْتُمْ فَلَمْ يَزَالُوْا قِيَامًا حَتّٰى جَاءَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ .

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ وَبِهِ نَاْخُذُ.

★★ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کا آغاز کیا' آپ نے تکبیر کہی' آپ کے پیچھے موجود لوگوں نے بھی تکبیر کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز کو توڑ دیا اور اپنے اصحاب کو اشارہ کیا کہ تم لوگ جس حالت میں ہو ویسے ہی رہنا تو وہ لوگ قیام کی حالت میں رہے' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

52-باب الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ.

باب: صف کے پیچھے نماز ادا کرنا

1348- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ اَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ .

★★ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبید بن ابی جعد غطفانی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۴۲/۱)۔

۱۳۴۸-اخرجه الدارمي (۲۹۵/۱) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۱۰۵/۳) من طريق عبد الله بن داود بهذا الاسناد- و قال الشيخ احمد شاكر في (تعليقه على الترمذي) (۴۴۹/۱): وهذا اسناد صحيح- اه- و للحديث طرق اخرى- و ينظر الحديث الآتي-

○ زیاد بن ابی جعد رافع کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۶۶)۔

1349- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنْ يُعِيدَ.

☆☆ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

1350- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو يُحْمِدَ الْكَلَاعِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ جُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِقَوْمٍ وَلَيْسَ هُوَ عَلَى وُضُوءٍ فَتَمَّتْ لِلْقَوْمِ وَأَعَادَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وضو کی حالت میں نہیں تھے لوگوں کی نماز مکمل ہو گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو دہرایا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیسٰی بن عبداللہ انصاری۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں:: لاینبغی ان یحتج بما انفرد بہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۵/۳۸۱)۔

○ جویبر۔ تصغیر جابر۔ یقال: اسمہ جابر و جویبر لقب، ابن سعید ازدی، ابوقاسم بلخی، نزیل کوفۃ، راوی تفسیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان انتقال 140ھ کے بعد ہوا۔

۱۳۴۹- اخرجه احمد (۴/۲۲۸)، و الطبراني في (الكبير) (۲۲/۱۴) رقم (۳۷۴)، و ابن حبان (۲۲۰۱) من طريق وكيع بهذا الاسناد- و للحديث طرق عن وابصة: فاخرجه احمد (۴/۲۲۸)، و الطيالسي (۱۲۰۱)، و ابو داود (۱/۴۳۹) كتاب الصلاة: باب الرجل يصلي وحده خلف الصف (۶۸۲)، و الترمذي (۱/۴۴۸) كتاب الصلاة: باب الصلاة خلف الصف وحده، الحديث (۲۳۱)، و ابن حبان (۴۰۳- موارد)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۳۹۲)، و البيهقي (۳/۱۰۴)، من طريق عمرو بن مرة عن هلال بن يساف، عن عمرو بن راشد، عن وابصة به- واخرجه الترمذي (۱/۴۴۵- ۴۴۶) كتاب الصلاة: باب الصلاة خلف الصف وحده (۲۳۰)، و ابن ماجه (۱/۳۲۱) كتاب الصلاة: باب صلاة الرجل خلف الصف وحده (۱۰۰۴)، و الدارمي (۱/۲۹۴) كتاب الصلاة: باب في صلاة الرجل خلف الصف وحده، و ابن حبان (۴۰۵ موارد)، و الحميدي (۲/۳۹۲) رقم (۸۸۴)، و البيهقي (۳/۱۰۴- ۱۰۵)، و الطبراني (۲۲/۱۴۳)، و ابو يعلى (۳/۱۶۳)، رقم (۱۵۸۹)

۱۳۵۰- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۰۰) كتاب الصلاة: باب امامة الجنب، من طريق ابي عتبة احمد بن الفرج بهذا الاسناد- و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۵/۲۵۲) من طريق محمد بن مصفى، تنا بقية، بهذا الاسناد، و هذا الاسناد في غاية الضعف؛ عيسى بن عبد الله سروي مالا يتابع عليه: كما قال ابن حبان و ابن عدي- و ينظر: (الكامل) (۵/۲۵۴)، و جويبر ابن سعيد متروك، و الضحاك لم يسمع البراء-

ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۳۶)۔

1351- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا وَقَالَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ اَجْزَاَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ وَيُعِيْدُ هُوَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں آپ ﷺ کے یہ الفاظ ہیں:
جب امام لوگوں کو نماز پڑھائے' وہ اس وقت بھولے سے بے وضو حالت میں ہو' تو لوگوں کی نماز درست ہوگی اور امام اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن داؤد بن بکر، ابویحییٰ، خفاف نیسابوری، قال خطیب: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔
ان انتقال 286ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۴۶۲)۔

1352- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ يُعْرَفُ بِابْنِ الْمُطَبَّقِيِّ حَدَّثَنَا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عِيْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اَيُّمَا اِمَامٍ سَهَا فَصَلّٰى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُمْ ثُمَّ لِيَغْتَسِلْ هُوَ ثُمَّ لِيُعِدْ صَلَاتَهُ وَاِنْ صَلّٰى بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَمِثْلُ ذٰلِكَ . كَذَا قَالَ عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو امام بھول کر لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دے تو ان لوگوں کی نماز درست ہوگی' پھر اس امام کو چاہیے کہ وہ غسل کر کے اپنی نماز کو دُہرائے' اسی طرح اگر وہ (بھول کر) وضو کے بغیر نماز پڑھائے تو بھی یہی حکم ہوگا۔
عیسیٰ بن ابراہیم نامی راوی نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

1353- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ وَاَعَادُوْا .هٰذَا مُرْسَلٌ .وَاَبُوْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ.

☆☆ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنابت کی حالت میں (بھول کر) لوگوں کو نماز پڑھا دی' نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی نماز کو دُہرایا اور لوگوں نے بھی اپنی نماز کو دُہرایا۔
یہ روایت مرسل ہے اور ابوجابر نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

۱۳۵۳- اخرجه البیهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۰۰) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' من طريق الدارقطني' به- وقال: هذا مرسل' و ابو جابر البياضي متروك الحديث' كان مالك بن انس لا يرتضيه' و كان يحيى بن معين يقول: ابو جابر البياضي كذاب - و ذكره في (المعرفة) (۲/۲۲۲-۲۲۳) معلقاً بحذف اسناد' و اعله بالارسال' و كذب البياضي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن یحییٰ بن عطاء، ابوعبداللہ جلاب۔قال خطیب: اخبرنا علی بن ابی علی، قال: قرانا علی حسین بن ھارون، عن ابن سعید، قال: احمد بن یحییٰ بن عطاء جلاب عسکری، معروف حدیث، ان انتقال 253ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۰۱/۵) (۲۶۷۴)۔

○ محمد بن عبدالرحمٰن، ابوجابر بیاضی مدنی۔قال نسائی وغیرہ: متروک حدیث۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۲۴/۶)۔

1354- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا .عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالْكَذِبِ.

☆☆ عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے (بھولے سے) جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھادی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہ نماز ادا کی اور لوگوں کو بھی یہ ہدایت کی کہ وہ نماز کو دہرائیں۔

اس روایت کا راوی عمرو بن خالد یہ شخص ابوخالد واسطی ہے (جس نے امام زید کے حوالے سے مسند امام زید نقل کی ہے)' یہ شخص متروک الحدیث ہے' امام احمد بن حنبل نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

1355- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا .

☆☆ شرید ثقفی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھادی' وہ جنابت کی حالت میں تھے' انہوں نے اس نماز کو دہرایا لیکن انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ شرید۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۵۰/۱)۔

۱۳۵۴-اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری)(۴۰۱/۲) کتاب الصلاۃ' باب امامۃ الجنب' وفی (معرفۃ السنن و الآثار)(۲۲۲/۲) کتاب الصلاۃ' باب الصلاۃ بالنجاسۃ' حدیث (۱۲۲۵) من طریق الدارقطنی بہذا الاسناد- قال قال البیہقی فی (السنن): ھذا انما یرویہ عمرو بن خالد ابو خالد الواسطی' و ھو متروک' رماہ الحفاظ بالکذب- وقال فی (المعرفۃ): و ھذا الحدیث احد ما انکرہ علیہ و کیع وغیرہ' وکان سفیان الثوری یقول: لم یرو حبیب بن ابی ثابت عاصم بن ضمرۃ شیئاً قط-

۱۳۵۵ اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری)(۳۹۹/۲-۴۰۰) کتاب الصلاۃ' باب امامۃ الجنب' و فی (معرفۃ السنن والآثار)(۲۲۱/۲) کتاب الصلاۃ' باب الصلاۃ بالنجاسۃ' حدیث (۱۲۲۱)من طریق الدارقطنی' بہ-

1356- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِىْ ضِرَارٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ نَظَرَ فِىْ ثَوْبِهٖ احْتِلَامًا فَقَالَ كَبِرْتُ وَاللّٰهِ اِلَّا اُرَانِىْ اُجْنِبُ ثُمَّ لَا اَعْلَمُ ثُمَّ اَعَادَ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ اَنْ يُعِيدُوْا .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا اَجِىْءُ بِهٖ كَمَا اُرِيْدُ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الْجُنُبُ يُعِيْدُ وَلَا يُعِيْدُوْنَ مَا اَعْلَمُ فِيْهِ اخْتِلَافًا .وَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا اَحْفَظُهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا .

☆☆ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھا دی' وہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے' بعد میں جب انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام کا نشان دیکھا تو بولے: میں بوڑھا ہو گیا ہوں' اللہ کی قسم! میرا خیال ہے' مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی لیکن مجھے اس کا پتا نہیں چل سکا' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا' البتہ انہوں نے لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس بات پر اتفاق ہے' جنابت والا شخص اس نماز کو دُہرائے گا' البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے' میرے علم کے مطابق اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

1357- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ فِىْ رَجُلٍ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ يُعِيْدُ وَلَا يُعِيْدُوْنَ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا) ایسے شخص کے بارے میں فرمان نقل کرتے ہیں جو لوگوں کو بے وضو حالت میں نماز پڑھا دیتا ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ شخص اس نماز کو دوبارہ ادا کرے' البتہ لوگ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کریں گے۔

1358- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّهٗ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَتَوَضَّاَ وَلَمْ يَاْمُرْهُمْ اَنْ يُعِيْدُوْا .قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ عَلِمْتَ اَنَّ اَحَدًا قَالَ يُعِيْدُوْنَ قَالَ لَا اِلَّا حَمَّادٌ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' بعد میں انہیں یاد آیا

۱۳۵۶- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۰۰) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' و في (معرفة السنن والآثار) (۲/۲۲۱) كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة' حديث (۱۲۲۲) من طريق الدارقطني' به-

۱۳۵۷- اخرجه عبد الرزاق (۲/۳۴۸) رقم (۳۶۵۰) عن معمر عن الزهري بهذا الاسناد- و من طريق عبد الرزاق اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۴۰۰) كتاب الصلاة' باب امامة الجنب' و في (معرفة السنن والآثار) (۲/۲۲۲) كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة' حديث (۱۲۲۳)-

کہ انہوں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا (جس کی وجہ سے ان کا وضو ٹوٹ چکا ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دوبارہ وضو کیا (اور دوبارہ نماز ادا کی) البتہ انہوں نے ان لوگوں کو وہ نماز دوبارہ ادا کرنے کی ہدایت نہیں کی۔

ابن مہدی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات سے واقف ہیں' کسی راوی نے یہ بات بھی نقل کی ہو؟ اُن لوگوں نے بھی دوبارہ نماز ادا کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! صرف حماد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔

53-باب مَا جَاءَ فِي اعْتِرَاضِ الشَّيْطَانِ لِلْمُصَلِّي لِيُفْسِدَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ.

باب: شیطان کا نمازی کے سامنے آنا تاکہ اس کی نماز خراب کر دے

1359- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَضَمَّ يَدَهُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّ الشَّيْطَانَ اَرَادَ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَخَنَقْتُهُ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهٖ عَلٰى يَدِيْ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَا سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ اَخِيْ سُلَيْمَانُ لَارْتُبِطَ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُطِيفَ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک فرض نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران اپنے ہاتھوں کو ملالیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک نیا کام کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! شیطان یہ چاہتا تھا کہ وہ میرے آگے سے گزرے تو میں نے اسے گردن سے پکڑلیا' یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھوں پر محسوس کی' اللہ کی قسم! اگر مجھ سے پہلے میرے بھائی سلیمان علیہ السلام یہ دعا نہ کر چکے ہوتے تو میں اس شیطان کو اس مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے گرد گھومتے (اور اس کا مذاق اُڑاتے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن بدیل بن قریش بن حارث، ابوجعفر یامی کوفی۔ سئل ابوالحسن دارقطنی عن احمد بن بدیل؟ فقال: فیہ لین۔ ان انتقال 258ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۴۹/۴) (۱۶۵۶)۔

○ مفضل بن صالح اسدی نخاس کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۱/۲)

۱۳۵۹ اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۵۱/۲) رقم (۲۰۵۴): حدثنا محمد بن فضاء الجوهري ' ثنا احمد بن بديل بهذا الاسناد' و ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۶۴/۲) و قال: رواه الطبراني في (الكبير)' و فيه المفضل بن صالح: ضعفه البخاري و ابو حاتم- و اخرجه احمد (۱۰۴/۵' ۱۰۵) من طريق اسرائيل' و زهير عن سماك' به- و قال الهيثمي في (المجمع) (۹۰/۲): (ورجاله رجال الصحيح)-

(۱۳۴۳)۔

1360- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي يُفْسِدُ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ- أَوْ كُلُّكُمْ- فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ (هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي) فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا تھا تا کہ میری نماز خراب کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا' میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے یہ ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تا کہ صبح تم سب لوگ اسے دیکھ لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی:

''اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بادشاہی عطاء کر جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو رسوا کر کے واپس کر دیا۔

1361- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا الْمُقْرِءُ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ. قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ يَعْنِي التَّشَهُّدَ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے' تکبیر کہہ کر اس کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے' ہر دو رکعت کے بعد تم سلام پھیر دیا کرو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد تشہد پڑھنا ہے (یعنی ہر دو رکعت کے بعد تم تشہد پڑھا کرو)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن حسین جعفی، ابوحسن ہروی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 256ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو' ''التقریب'' از حافظ

۱۳۶۰- اخرجه البخاري (۲/ ۱۲۸) كتاب الصلاة: باب الاسير او الغريم يربط في المسجد: حديث (٤٦١)، و في (۳/ ٤٠٥) كتاب العمل في الصلاة: باب ما يجوز من العمل في الصلاة: حديث (۱۲۱۰)، و في (٦/ ٤٨٩) كتاب بدء الخلق: باب صفة ابليس و جنوده: حديث (۳۲۸٤)، و في (۷/ ۱۲٤) كتاب احاديث الانبياء: باب قول الله تعالى: (ووهبنا لداود سليمان)، حديث (۳٤۲۳)، و في (۹/ ٥٠٩) كتاب التفسير: باب قوله: (هب لي ملكا لا ينبغي لاحد من بعدي انك انت الوهاب) حديث (٤٨٠٨)، و مسلم (۳/ ۳۲- نووي) كتاب المساجد: باب جواز لعن الشيطان: حديث (۳۹/ ٥٤١)، و احمد (۲/ ۲۹۸)، و النسائي في (التفسير) رقم (٤٦٠)، و ابن حبان (٦٤١٩)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۷۹)، كلهم من طريق شعبة بهذا الاسناد۔

ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۷)(۹۱۵)۔

○ عبداللہ بن یزید مخزومی، مدنی مقری اعور، من شیوخ مالک، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 148ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۶۲)(۷۵۰)۔

54-باب صِفَةِ السَّهْوِ فِي الصَّلاَةِ وَاَحْكَامِهِ وَاخْتِلاَفِ الرِّوَايَاتِ فِي ذٰلِكَ وَاَنَّهُ لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ .

باب: نماز کے دوران سہو کی صورت اور اس کے احکام اس بارے میں منقول روایات میں اختلاف کسی بھی چیز کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی

1362- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِحْدٰى صَلاَتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ -قَالَ- فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ فِىْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى يُعْرَفُ فِىْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ خَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ وَفِى النَّاسِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُسَمِّيْهِ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قَصُرَتِ الصَّلاَةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلاَةُ . قَالَ بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ . فَاَوْمَئُوْا اَىْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى مُقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

۱۳۶۲-اخرجه مالك (۱/ ۹۳) كتاب الصلاة' باب ما يفعل من سلم من ركعتين ساهيا' حديث (۵۸) و البخاري (۱/ ۶۷۴) كتاب الصلاة' باب تشبيك الاصابع في المسجد' حديث (۴۸۲) (۲/ ۲۰۵) كتاب الاذان' باب هل ياخذ الامام اذا شك بقول الناس' حديث (۷۱۴) (۲/ ۱۱۸) كتاب السهو' باب من لم يتشهد في سجدتي السهو' حديث (۱۲۲۸) و باب من يكبر في سجدتي السهو' حديث (۱۲۲۹) (۱۰/ ۴۸۳) كتاب الادب' باب ما يجوز من ذكر الناس' حديث (۶۰۵۱) (۱۳/ ۲۴۵) كتاب اخبار الآحاد' باب ما جاء في اجازة خبر الواحد' حديث (۷۲۵۰) و مسلم (۱/ ۴۰۳) كتاب المساجد' باب السهو في الصلاة و السجود له' حديث (۹۷/ ۵۷۳) و ابو داود (۱/ ۳۲۰، ۳۳۱) كتاب الصلاة' باب السهو في السجدتين' حديث (۱۰۰۸-۱۰۱۱) و الترمذي (۲/ ۲۴۷) كتاب الصلاة' باب ما جاء في الرجل يسلم في الركعتين من الظهر و العصر' حديث (۳۹۹) و النسائي (۳/ ۲۲) كتاب السهو' باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيا' و ابن ماجه (۱/ ۳۸۳) كتاب الصلاة' باب فيمن سلم من ثنتين او ثلاث ساهيا' حديث (۱۲۱۴) و الدارمي (۱/ ۳۵۱) كتاب الصلاة' باب سجود السهو من الزيادة' و ابو عوانه (۲/ ۱۹۶) و احمد (۲/ ۲۳۴-۲۳۵) و الحميدي (۲/ ۴۳۳) رقم (۹۸۳) و عبد الرزاق (۳۴۴۸) و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۲۴۳) و ابن خزيمة (۲/ ۳۶-۳۷) رقم (۸۶۰) (۲/ ۱۱۷-۱۱۸) رقم (۱۰۳۵، ۱۰۳۶) و ابن حبان (۲۲۴۰، ۲۲۴۶) و البيهقي (۲/ ۳۵۴) كتاب الصلاة' باب من قال: يسلم عن سجدتي السهو' (۲/ ۳۵۶) باب الكلام في الصلاة على وجه السهو' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۴۴۴) باب الكلام في الصلاة لما يحدث فيها من السهو' و الطبراني في (المعجم الصغير) (۱/ ۱۱۳) و البزار كما في (نظم الفرائد) ص (۲۲۲) و البغوي في (شرح السنة) (۲/ ۳۲۸) من طريق محمد بن سيرين عن ابي هريرة' به- قال الترمذي: حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح-

كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ . فَقِيْلَ لِمُحَمَّدٍ سَلَّمَ فِى السَّهْوِ قَالَ لَمْ اَحْفَظْ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد کے اگلے حصے میں موجود لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر رکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ناراضگی کا اظہار ہو رہا تھا' جلد باز لوگ مسجد سے باہر چلے گئے' وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے' نماز مختصر ہوگئی ہے' حاضرین میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے' لیکن انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنے کی جرأت نہیں ہوئی' ایک شخص کھڑا ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کا نام دیا تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھول گئے تھے یا نماز مختصر ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز مختصر ہوئی ہے' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! شاید آپ بھول گئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ تو لوگوں نے اشارہ کیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس اپنی جگہ پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ دو رکعت پڑھانے کے بعد پھر سلام پھیرا' پھر آپ نے تکبیر کہتے ہوئے عام سجدوں کی طرح یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

محمد نامی راوی سے دریافت کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سہو کرنے سے پہلے سلام پھیرا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ یاد نہیں ہیں' البتہ مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

1363- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ كُلُّ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ لَمْ يَقُلْ فَاَوْمَئُوْا اِلَّا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: تو لوگوں نے اشارہ کیا۔ یہ الفاظ صرف حماد بن زید نامی راوی نے نقل کیے ہیں۔

1364- حَدَّثَنَا الْقَاضِى الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْطَاكِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِىُّ حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ عَمْرٍو الْمَعْرُوْفُ بِالْخَوْلَانِىِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۱۳۶۴- ذکرہ الزیلعی فی (نصب الرایة) (۲/۷۷) من طریق الدارقطنی- و ذکر ان ابن الجوزی رواہ فی (العلل المتناهیة) من طریقه' و نقل عن ابن الجوزی انه قال: و اما حدیث انس: ففیه صخر بن عبدالله' قال ابن عدی: یحدث عن الثقات بالاباطیل' عامة ما یرویه منکر' او من موضوعاته- وقال ابن حبان: لا یحل الروایة عنه- قال الزیلعی فی (نصب الرایة) (۲/۷۷): و تعقبه صاحب (التنقیح) و قال: انه و هم- ای: ابن الجوزی- فی صخر هذا؛ فان صخر بن عبد الله ابن حرملة' الراوی عن عمر بن عبد العزیز لم یتکلم فیه ابن عدی ولا ابن حبان' بل ذکرہ ابن حبان فی (الثقات)- و قال النسائی: هو صالح' و انما ضعف ابن عدی صخر بن عبد الله الکوفی' المعروف بالحاجبی' و هو متاخر عن ابن حرملة- روی عن مالك واللیث و غیرهما-

بْنِ حَرْمَلَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلّٰى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حِمَارٌ فَقَالَ عَيَّاشُ بْنُ اَبِىْ رَبِيْعَةَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنِ الْمُسَبِّحُ اٰنِفًا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۔ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُ اَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ ۔ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَىْءٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ کے سامنے سے کچھ گدھے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے عیاش بن ابوربیعہ نے سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا: ابھی کون سبحان اللہ کہہ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کہا ہے' کیونکہ میں نے یہ بات سن رکھی ہے' گدھا آگے سے گزرے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز (آگے سے گزر کے) نماز کو نہیں توڑتی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ صخر بن عبداللہ بن حرملۃ مدلجی، حجازی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ غلط ابن جوزی، فنقل عن ابن عدی انہ اتھملہ، وانما اتھم صخر بن عبداللہ حاجبی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۵/۱) (۷۷)۔

1365- حَدَّثَنَا الْقَاضِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ قَالُوْا لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَىْءٌ وَّادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ ۔

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسلمان کی نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی' البتہ جہاں تک ہو سکے تم اسے روکنے کی کوشش کرو (کہ وہ نماز کے دوران تمہارے آگے سے نہ گزرے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن متوکل باھلی، بصری، ابوبکر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ روایت کے الفاظ نقل کرتے ہوئے یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ بالمصیصۃ۔ ان

۱۳۶۵- اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/۴۴۵) رقم (۷۶۱) من طريق الدارقطني وقال ابن الجوزي: لا يصح - قال احمد و النسائي: ابراهيم الخوزي متروك- و قال يحيى: ليس بشيء- اه- و ينظر: (نصب الراية) (۲/۷۷)-

کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۶۵)(۶۸۴۷)۔

1366- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی چیز نماز کونہیں توڑتی ہے (یعنی آ گے سے گزر کر نماز کونہیں توڑتی ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جبر بن نوف ہمدانی بکالی ابووداک، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔(روایت کے فاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو:''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۲۵)(۳۳)۔

1367- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَىْءٌ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی چیز نماز کونہیں توڑتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ایوب بن سلیمان بن داؤد، معروف بالصغدی، وکان ثقہ، قال عثمان بن احمد دقاق: ان کا انتقال 247ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۷/۱۱)(۳۴۷۴)۔

1368- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّآخَرُوْنَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَالِمٍ وَّنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَقْطَعُ

۱۳۶۶-اخرجه ابو داود (۱/۱۶۰) کتاب الصلاة باب من قال: لا يقطع الصلاة شيء حديث (۷۱۹) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۷۸) كتاب الصلاة باب الدليل على ان مرور الكلب وغيره بين يديه لا يفسد الصلاة و البغوي في (شرح السنة) (۲/۱۷۵) و ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۱/۴۴۵) كلهم من طريق مجالد بن سعيد بهذا الاسناد- قال ابن الجوزي. قال احمد. مجالد ليس بشيء- و قال ابن حبان: يقلب الاسانيد فيرفع المراسيل لا يجوز الاحتجاج به- وقال النووي في (المجموع) (۳/۲۲۵): رواه ابو داود باسناد ضعيف- و الحديث ذكره الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۷۶) و قال: و مجالد بن سعيد فيه مقال و اخرجه له مسلم مقرونا بجماعة من اصحاب الشافعي-

۱۳۶۷-اخرجه الطبراني في (الكبير) (۸/۱۹۲) رقم (۷۶۸۸) من طريق عفير بن معدان بهذا الاسناد- و ذكره الهيثمي في (المجمع) (۲/۶۵) و قال: و اسناده حسن- قلت: انى له الحسن و في الاسناد عفير بن معدان و قد ذكره الهيثمي نفسه في (المجمع) (۲/۱۸۰) و قال: و فيه عفير بن معدان و قد اجمعوا على ضعفه وقال الزيلعي في (نصب الراية) (۲/۷۷): و قال ابن الجوزي: و اما حديث ابي امامة: ففيه عفير بن معدان- قال احمد: ضعيف منكر الحديث- وقال يحيى: ليس بثقة- و قال ابو حاتم: ليس بثقة-

صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَیْءٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: مسلمان کی نماز کو کوئی بھی چیز نہیں توڑتی (یعنی کسی بھی چیز کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے)۔

1369- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ الْحَوْطِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَقْطَعُ صَلَاةَ الْمَرْءِ امْرَاَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا حِمَارٌ وَّادْرَاْ مَا بَيْنَ يَدَيْكَ مَا اسْتَطَعْتَ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کی نماز کو عورت' کتا' گدھا (آگے سے گزر کر) نہیں توڑتے ہیں' البتہ جہاں تک تم سے ہو سکے انہیں اپنے آگے سے گزرنے سے روکو۔

1370- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنِیْ جَابِرُ بْنُ كُرْدِیٍّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) زَارَ الْعَبَّاسَ فِیْ بَادِيَةٍ لَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَّحِمَارٌ لَمْ يُؤَخَّرَا وَلَمْ يُزْجَرَا.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے ان کے نواحی علاقے میں ان کے ہاں آئے' وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے چھوٹا کتا اور گدھا گزرے' لیکن انہیں پرے نہیں کیا گیا اور انہیں جھڑکا نہیں گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عباس بن عبید اللہ بن عباس، ہاشمی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۸/۱) (۱۵۰)۔

1371- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْاَعْوَرُ قَالَ ابْنُ

۱۳۶۸ اخرجه مالك (۱۵۶/۱) كتاب قصر الصلاة في السفر' باب الرخصة في المرور بين يدي المصلي حديث (۴۰) عن الزهري عن سالم عن ابيه- و من طريق مالك اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۷۸/۲ - ۲۷۹) كتاب الصلاة' باب الدليل على ان مرور الكلب وغيره من بين يديه لا يفسد الصلاة-

۱۳۶۹ اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۴۵/۱ - ۴۴۶) رقم (۷۶۳) من طريق الدارقطني به- و اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۳۲۷/۱ - ۳۲۸) من طريق عمرو بن عثمان عن اسماعيل بن عياش' به- و ذكره لهذا الحديث ابن حبان في (المجروحين) (۱۳۲/۱) و قال: قد روى اسحاق بن ابي فروة احاديث منكرة-

۱۳۷۰ اخرجه احمد (۲۱۱/۱) و النسائي (۶۵/۲) كتاب القبلة' باب ذكر ما يقطع الصلاة' كلاهما من طريق ابن جريج بهذا الاسناد-

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِىُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْعَبَّاسَ مِثْلَهُ.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے آئے (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)۔

1372- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْجَمَّالِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَحْنُ فِىْ بَادِيَةٍ لَنَا فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَّحِمَارٌ لَنَا فَمَا نَهْنَهْهُمَا وَمَا رَدَّهُمَا.

☆☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' اس وقت ہم اپنی رہائش گاہ میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' آپ کے سامنے سے چھوٹا کتا اور گدھا گزرے' جو ہمارے (پالتو) تھے' لیکن ہم نے انہیں روکا نہیں اور انہیں واپس نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ معاذ بن فضالۃ زہرانی، طفاوی، ابوزید بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وھومن کبار شیوخ بخاری، ان کا انتقال 210ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۷) (۱۲۰۷)۔

1373- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَبْرَشُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اُذَاكِرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الصَّلَاةِ فَاَتٰى عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقُلْنَا نَعَمْ .قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِى النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَكُوْنَ الشَّكُّ فِى الزِّيَادَةِ.

۱۳۷۱- اخرجه احمد (۱/۲۱۱)' و النسائي (۲/۶۵) كلاهما من طريق حجاج الاعور' بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

۱۳۷۲- اخرجه ابو داود (۱/۱۹۱) كتاب الصلاة' باب من قال الكلب لا يقطع الصلاة' حديث (۷۱۸) من طريق يحيى بن ايوب بهذا الاسناد-

۱۳۷۳- اخرجه عبد الرزاق (۲/۳۰۷-۳۰۸) رقم (۳۴۷۶)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۴۳۳)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۳۲) كتاب الصلاة' باب لا تبطل صلاة المرء بالسهو فيها' كلهم من طريق اسماعيل بن مسلم' بهذا الاسناد- و الحديث ذكره الحافظ في (التلخيص) (۲/۱۰) و عزاه الى اسحاق بن راهويه و الهيثم بن كليب في مسنديهما' وقال: و في اسنادهما اسماعيل بن مسلم المكي ضعيف- اه- و قد اشار الترمذي (۲/۲۴۶) الى هذه الرواية' فقال: رواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم -

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے کسی مسئلے پر گفتگو کر رہا تھا' اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ہمارے پاس تشریف لے آئے' انہوں نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو وہ حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' ہم نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کسی شخص کو نماز میں کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

1374- حَدَّثَنَا الْقَاضِي اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي اَزَادَ اَمْ نَقَصَ فَاِنْ كَانَ شَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَّاِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَاِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُ ثَلَاثًا حَتّٰى يَكُونَ الْوَهَمُ فِي الزِّيَادَةِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَسْنَدَ لَكَ مَكْحُولٌ هٰذَا الْحَدِيثَ قُلْتُ مَا سَاَلْتُهُ .قَالَ فَاِنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ .

☆☆ مکحول بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اسے یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے زیادہ (رکعات) پڑھ لی ہیں یا کم پڑھی ہیں' تو اگر شک ایک رکعت یا دو رکعت کے بارے میں ہو تو اسے ایک سمجھے' اگر دو اور تین ہونے کے بارے میں ہو تو اسے دو سمجھے' اگر تین اور چار ہونے کے بارے میں ہو تو اسے تین سمجھے' یہاں تک کہ اسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1375- حَدَّثَنَا اَبُو ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاُبُلِّيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ

۱۳۷۴-اخرجه احمد (۳/ ۸۷) من طريق اسماعيل بن علية عن محمد بن اسحاق' به- وقد رواه جماعة محمد بن اسحاق' فارسلوه: كحماد بن زيد' و اسماعيل بن علية' و عبد الله ابن مبير' و عبد الرحمن المحاربي- و ينظر: (العلل) للمصنف (٤/ ٢٥٨)- و قد ورد الحديث مسندًا فاخرجه الترمذي (٢/ ٢٤٤) كتاب الصلاة' باب ما جاء فيمن يشك في صلاته' حديث (١٢٠٩)' و ابو يعلى (٨٢٩)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (١/ ٤٣٢)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/ ٣٣٢)' كلهم من طريق محمد بن اسحاق' حدثني مكحول عن كريب مولى ابن عباس عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف-

۱۳۷۵ اخرجه الحاكم (١/ ٣٢٤) من طريق جعفر بن محمد بن فضيل' ثنا عمار بن مطر الرهاوي' بهذا الاسناد- و قال الحاكم: صحيح الاسناد' و لم يخرجاه- و تعقبه الذهبي' فقال: عمار بن مطر الرهاوي تركوه- و الحديث ذكره السيوطي في (الجامع الصغير) (٦/ ١٥٦ فيض) و عزاه للحاكم' و رمزله بالضعف-

الْعَنْبَرِیُّ یَنْزِلُ الرُّهَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَهَا فِیْ ثَلَاثَةٍ اَوْ اَرْبَعَةٍ فَلْيُتِمَّ فَاِنَّ الزِّيَادَةَ خَيْرٌ مِنَ النُّقْصَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو نماز کی رکعت تین یا چار ہونے کے بارے میں شک ہو وہ نماز کو مکمل کر لے (یعنی ایک مزید رکعت ادا کر لے) کیونکہ اس میں اضافہ ہو جانا اس میں کمی رہ جانے سے بہتر ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبیداللہ بن جریر بن جبلۃ بن ابی داؤد، ابوعباس- وقیل ابوحسن- عتکی بصری- قال خطیب: کان عم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 222ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۳۲۵/۱۰) (۵۴۶۸)۔

○ کریب بن ابی مسلم حاشمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، ابورشدین، مولی ابن عباس، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 98ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۳۴/۲) (۴۳)۔

○ ثابت بن ثوبان عنسی، شامی، والد عبدالرحمٰن، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۱۵/۱) (۳)

1376- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرُّهَاوِیُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرُّهَاوِیُّ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِی الثِّنْتَيْنِ اَوِ الْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَاِذَا شَكَّ فِی الثِّنْتَيْنِ اَوِ الثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهَا اثْنَتَيْنِ وَاِذَا شَكَّ فِی الثَّلَاثِ اَوِ الْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِیَ حَتّٰی يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِی الزِّيَادَةِ وَلَا يَكُوْنُ فِی النُّقْصَانِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو دو یا ایک رکعت کے بارے میں غلطی لگ جائے تو وہ اُسے ایک سمجھے اور جب اسے دو یا تین کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں دو سمجھے اور جب اسے تین یا چار رکعت کے بارے میں شک ہو تو وہ انہیں تین سمجھے اور پھر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرے، یہاں تک کہ اُسے وہم زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو، کمی کے بارے میں نہ ہو اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اس وقت دو سجدے کرے (یعنی سجدۂ سہو کرے)۔

1377- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِذٰلِكَ اَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ .لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: جس دن حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تھے (یعنی جس دن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سہو جانے کے بارے میں بتایا تھا) اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے تھے۔

ان دونوں روایات کا لفظ ایک ہی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن سعید بن بسر ہمدانی، ابوجعفر مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 253ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵/۲)(۴۵)۔

○ سعید بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن جمیل بن عامر بن جذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمح، ابوعبداللہ مدنی، سئل عنہ احمد بن حنبل؟ فقال: لیس بہ باس۔ وسئل عنہ یحیٰی بن معین؟ فقال: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وقال فیہ یعقوب بن سفیان: لین حدیث۔ ان کا انتقال 176ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶۷/۹)(۴۶۵۴)۔

1378- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ .وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ.

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ذوالیدین (کے توجہ دلانے والے دن) سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبدالرحمن کے ہیں۔

1379- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

۱۳۷۸ اخرجه النسائي (۳/ ۲٦) كتاب السهو' باب ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين' حديث (۱۲۲٤) و ابن خزيمة (۱۰۳٦) كلاهما من طريق عبد الله بن وهب' بهذا الاسناد- و ينظر: حديث (۱۳٦۲' ۱۳٦۳)-

۱۳۷۹ اخرجه النسائي (۳/ ۲۷) كتاب السهو' باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك' حديث (۱۲۲۹) و احمد (۲/ ۸٤)' و ابو عوانة (۲/ ۱۹۲) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ٤۳۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۳٦) كتاب الصلاة' باب من شك في صلاته' و في (معرفة السنن الآثار) (۲/ ۱٦٤) كتاب الصلاة' باب سجود السهو' حديث (۱۱۳۰) كلهم من طريق عبد العزيز بن ابي سلمة' بهذا الاسناد-

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا لَمْ يَدْرِ اَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلاَثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلاَتَهُ وَاِنْ كَانَتْ اَرْبَعًا اَرْغَمَتَا الشَّيْطَانَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اندازہ نہ ہو سکے کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' تین یا چار تو وہ مزید ایک رکعت پڑھ لے اور پھر اس کے بعد سہو کے دو سجدے کرے' جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) اگر وہ پانچ رکعت ادا کر لیتا ہے' تو اس میں سے جفت تعداد (یعنی چار رکعت) اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر وہ چار رکعت ادا کر لیتا ہے' تو یہ دونوں شیطان کو رسوا کر دیں گے۔

1380- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَبُو النَّضْرِ قَالاَ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِي الثَّلاَثِ وَالاَرْبَعِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً حَتّٰى يَكُوْنَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلاَتَهُ وَاِنْ كَانَ اَتَمَّهَا فَهُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ . زَادَ هٰذَا فِیْ حَدِيْثِهِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ.

وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ مِنْ رِوَايَةِ مُوْسَى بْنِ دَاوُدَ عَنْهُ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز پڑھنے کے دوران شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کی ہیں تو ایک مزید رکعت ادا کرے' یہاں تک کہ اسے وہ شک زیادہ ہو جانے کے بارے میں ہو' پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کر لے' اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے چار جفت تعداد' اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے مکمل نماز ادا کی ہو گی تو یہ دونوں شیطان کی رسوائی کا باعث ہوں گی۔

اس روایت میں راوی نے ''سلام سے پہلے'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1381-حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلاَتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى ثَلاَثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى خَمْسًا كَانَتَا شَفْعًا لِصَلاَتِهِ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامَ الاَرْبَعِ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ .

۱۳۸۱-اخرجه مسلم (۱/۴۰۰، كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۸۸/۵۷۱) و احمد (۳/۸۳) و ابو عوانة (۲/۱۹۲-۱۹۳) و البيهقي في (السنن الكبرى (۲/۳۳۱) كلهم من طريق موسى بن داود بهذا الاسناد- و اخرجه ابو عوانة (۲/۱۹۲-۱۹۳) و ابن حبان (۲۶۶۹) كلاهما من طريق خالد بن مخلد: حدثنا سليمان بن بلال' بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران شک ہو جائے اور اسے اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' تین یا چار؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھ دے اور جس پر یقین ہو اس پر بنیاد رکھے' پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے' اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو اس میں سے جفت تعداد اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر اس نے چار رکعت ادا کی ہوں گی تو یہ دونوں (سجدے) شیطان کے لیے رسوائی کا باعث ہوں گے۔

1382- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَّالسَّجْدَتَانِ وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهٖ وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے اور جب وہ یقینی طور پر مکمل نماز ادا کرے (تو آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے' اگر اس کی نماز مکمل ہوگی تو ایک رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل کی حیثیت اختیار کر جائیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے نامکمل تھی تو اس ایک رکعت کے ذریعے اس کی نماز مکمل ہو جائے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

1383- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ ابْنُ اَخِىْ اَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ سَبْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى اَرْبَعًا اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَاُ فَيُصَلِّىْ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ اَرْبَعًا وَّقَدْ زَادَ رَكْعَةً كَانَتْ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ تَشْفَعَانِ الْخَامِسَةَ وَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهٗ ثَلَاثًا كَانَتِ الرَّابِعَةُ تَمَامَهَا وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمٌ لِلشَّيْطَانِ.

۱۳۸۲- اخرجه ابن خزيمة (۱۰۲۳)' وابن حبان (۲۶۶٤) من طريق ابي سعيد الاشج بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۱/۲۶۹) كتاب الصلاة' باب اذا صلى خمسا' حديث (۱۰۲٤)' و ابن ماجه (۱/۳۸۲) كتاب الصلاة' باب ما جاء فيمن شك في صلاته' فرجع الى اليقين' حديث (۱۲۱۰)' و ابن ابي شيبة (۲/۲۵)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۵۱) كتاب الصلاة' باب الدليل على ان سجدتي السهو للسهو نافلة' و في (معرفة السنن والآثار) (۲/۱۶۳) كتاب الصلاة' باب سجود السهو' حديث (۱۱۲۹)' كلهم من طريق ابي خالد الاحمر' بهذا الاسناد- و اخرجه النسائي (۳/۲۷) كتاب السهو' باب اتمام المصلي على ما ذكر اذا شك' حديث (۱۲۳۸)' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/٤۳۲) من طريق محمد بن عجلان' بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' چار یا تین؟ تو وہ شک کو ایک طرف رکھے اور یقین پر بنیاد رکھے' پھر اُٹھ کر قرأت کرے اور ایک رکعت ادا کرے' پھر جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھ رہا ہو) تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے' اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب اس کی ایک رکعت زائد ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اسے جفت کر دیں گے جو پانچویں رکعت تھی اور اگر اس نے پہلے تین رکعت ادا کی تھیں' تو چوتھی رکعت اسے مکمل کر دے گی اور سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد جبار بن سعید مساحقی، قال عقیلی: لہ مناکیر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۳۹/۴) (۴۷۴۵)۔

○ ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرۃ ابن ابی رھم بن عبدعزی قرشی عامری مدنی، قیل: اسمہ عبداللہ، وقیل: محمد، وقد ینسب ای جدہ، رموہ بالوضع، وقال مصعب زبیری: کان عالما۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 162ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹۷/۲)(۵۱)۔

1384- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ يَاسِيْنَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِىْ اِسْرَائِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلَاتِهٖ فَاِنِ اسْتَيْقَنَ اَنَّهٗ قَدْ صَلّٰى ثَلَاثًا فَلْيُصَلِّ وَاحِدَةً بِرَكْعَتِهَا وَسَجْدَتَيْهَا ثُمَّ لِيَتَشَهَّدْ فَاِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ يُّسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمْ فَاِنْ كَانَ صَلّٰى ثَلَاثًا وَّكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ صَلّٰى رَابِعَةً كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَاِنْ كَانَ صَلّٰى اَرْبَعًا وَّكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِسَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو اگر اسے یہ یقین ہو کہ وہ تین رکعت ادا کر چکا ہے' تو وہ مزید ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرے' پھر اس کے بعد تشہد میں بیٹھے اور پھر جب اس سے فارغ ہو جائے اور کچھ پڑھنے کے لیے باقی نہ رہ جائے' صرف سلام پھیرنا ہو' اس وقت وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے' پھر وہ سلام پھیر دے' اگر اس نے تین رکعت ادا کی تھی تو اب جو رکعت ادا کی ہے' وہ چوتھی رکعت ہو جائے گی اور سجدۂ سہو کے دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے' اور اگر اس نے پہلے چار رکعت ادا کی تھی تو اب جو اس نے ادا کی ہے' اس کے ساتھ یہ پانچویں ہو جائے گی اور یہ دونوں سجدے اس پانچویں رکعت کو جفت کر دیں گے۔

1385- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَحَامِلِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنِىْ ذُوَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنَ النُّقَبَاءِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ. يُقَالُ لَمْ يُرْوَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيثِ.

☆☆ عبدالمہیمن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں: یہ صحابی بنوساعدہ کے نقباء میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا تھا۔

ایک قول کے مطابق حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف یہی ایک روایت منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ذویب بن عمامۃ سہمی۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: لسان میزان (۵۰۶/۲، ۵۰۷)(۳۳۴۵)۔

1386- حَدَّثَنَا اَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اسے اندازہ نہ ہو سکے اس نے زیادہ رکعت ادا کر لی ہیں یا کم ادا کی ہیں؟ تو وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد کے دوران ایسا کرے) پھر اس کے بعد وہ سلام پھیر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن محمد بن مرزوق، ابوعبداللہ باھلی بصری، قال فیہ خطیب: کان ثقۃ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۹۹/۳)(۱۲۴۴)۔

○ عمر بن یونس بن قاسم یمامی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 260ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی

۱۳۸۵ اخرجه ابن قانع و ابن السكن كما في (الاصابة) (۱۷۲/۶) من طريق عبد المهيمن بهذا الاسناد- و نقل الحافظ عن الدارقطني: لم يرو المنذر غير هذا الحديث- و عبد المهيمن ليس بالقوي- و تعقبه الحافظ فقال: و في السند غيره - اه- قلت: قول الدارقطني غير موجود في السنن؛ فلعله في الافراد-

۱۳۸۶ اخرجه البخاري (۴۳۵/۲ ۴۳۶) كتاب السهو باب اذا لم يدر كم صلى؛ حديث (۱۲۳۱)؛ و مسلم (۶۱/۳ نووي) كتاب المساجد؛ باب السهو في الصلاة و السجود له؛ حديث (۳۸۹/۸۲)؛ و النسائي (۳۱/۳) كتاب السهو؛ باب التحري؛ و الدارمي (۳۵۰،۳۷۳/۱، ۳۵۱)؛ و الطيالسي (۲۳۴۵)؛ و عبد الرزاق (۳۴۶۲)؛ و ابن ابي شيبة (۴۲۹/۱)؛ و ابن حبان (۱۱)؛ و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۳۱/۲)؛ كلهم من طريق يحيى بن ابي كثير؛ بهذا الاسناد-

(۶۴/۲)(۵۱۷)۔

○ عکرمۃ بن عمار العجلی، ابوعمار یمانی، اصلا من بصرۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یغلط، وفی روایتہ عن یحیٰی ابن ابی کثیر اضطراب، ولم یکن لہ کتاب، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰/۲)(۲۷۶)۔

55- باب اِدْبَارِ الشَّیْطَانِ مِنْ سَمَاعِ الْاَذَانِ وَسَجْدَتَیِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

باب: اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور سجدۂ سہو سلام سے پہلے کیا جائے گا

1387- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ وَالْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّیْ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ الزُّرَقِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُصَاصٌ فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ رَجَعَ فَاِذَا اَقَامَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَاِذَا سَکَتَ رَجَعَ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ فِیْ صَلَاتِهِ فَیَدْخُلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ نَفْسِهِ لَا یَدْرِیْ اَزَادَ فِیْ صَلَاتِهِ اَمْ نَقَصَ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ ثُمَّ یُسَلِّمْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو شیطان مسجد سے نکلتا ہے' اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو شیطان واپس آ جاتا ہے' پھر جب مؤذن اقامت کہتا ہے' تو شیطان پھر مسجد سے نکل جاتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے' پھر جب مؤذن خاموش ہوتا ہے' تو وہ واپس آ جاتا ہے' وہ مسلمان شخص کے پاس اس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرتا ہے' جس کے بعد اسے یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے نماز میں اضافہ کر دیا ہے' یا کمی کر دی ہے' جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے تو جب وہ بیٹھا ہوا ہو (یعنی تشہد پڑھنے کے دوران) وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے' ایسا وہ سلام پھیرنے سے پہلے کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلمۃ بن صفوان بن سلمۃ انصاری، زرقی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۱۷/۱)

۱۳۸۷- اخرجه البیهقی فی (السنن الکبری)(۳۴۰/۲) کتاب الصلاة: باب من قال: یسجدهما بعد التسلیم' من طریق الدارقطنی- و ینظر: الحدیث السابق-

(۳۶۸)۔

1388- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِى صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَاِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِى صَلّٰى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس کو نماز میں شک ہو جائے اور اسے پتا نہ چلے کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار رکعت ادا کی ہیں؟ تو وہ اُٹھ کر ایک اور رکعت ادا کر لے اور پھر اس کے بعد جب وہ بیٹھا ہوا ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے اس نے جو رکعت ادا کی ہے اگر وہ پانچویں ہو گی تو یہ دو سجدے اسے جفت کر دیں گے اور اگر وہ چوتھی ہو گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ناک گرد آلود کر دیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن احمد بن مروان، ابواسحاق واسطی۔ ذکر ابوعبداللہ بن بیع انہ سمع دارقطنی یقول: ابراہیم بن احمد بن مروان یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۶/۵) (۳۰۳۳)۔

1389- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَثَلَاثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَلْيُتِمَّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ اَنْ قَدْ اَتَمَّ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ وِتْرًا كَانَتْ شَفْعًا لِصَلَاتِهِ وَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ شَفْعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور اسے یہ اندازہ نہ ہو کہ اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں' تو وہ اسے مکمل کر لے' یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے مکمل نماز ادا کر لی ہے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے' اگر اس کی نماز طاق ہو گی تو یہ (سجدے) اسے جفت کر دیں گے اور اگر اس کی نماز پہلے ہی جفت تھی تو یہ سجدے شیطان کی رسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

۱۳۸۸ اخرجہ ابو عوانۃ (۲/۱۹۲)' و ابن خزیمۃ (۱۰۲۴)' و الطحاوی فی (شرح معانی الآثار) (۱/۴۳۲)' و البیہقی فی (السنن الکبریٰ) (۲/۳۳۱)' کلہم من طریق ہشام بن سعد' بہذا الاسناد۔

۱۳۸۹ اخرجہ احمد (۳/۷۲): حدثنا یونس بن محمد' حدثنا فلیح بن سلیمان' بہذا الاسناد۔

1390- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى الْمِصْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلّٰى بِهِمْ فَقَامَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ وَعَلَيْهِ الْجُلُوسُ فَسَبَّحَ النَّاسُ بِهِ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ حَتّٰى اِذَا جَلَسَ لِلتَّسْلِيمِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّى .وَقَالَ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَعَلَ هٰذَا.

★★ محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو نماز پڑھائی' وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد پھر کھڑے ہو گئے' حالانکہ ان پر بیٹھنا لازم تھا' لوگوں نے اس بات پر سبحان اللہ کہا' لیکن وہ بیٹھے نہیں یہاں تک کہ جب وہ سلام پھیرنے کے لیے (آخری تشہد میں) بیٹھے تو انہوں نے دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلیا' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

نیشاپوری نامی راوی کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن عیسیٰ تنیسی مصری، یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 273ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳/۱)(۱۰۱)۔

○ مخرمۃ بن بکیر بن عبداللہ بن الاشج، ابومسور مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ وروایتہ عن ابیہ وجادۃ من کتابہ، قالہ احمد وابن معین وغیرہما وقال ابن مدینی: سمع من ابیہ قلیلاً، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 159ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۳۴/۲)(۹۷۲)۔

○ محمد بن یوسف قرشی، مولی عثمان، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۲۱/۲)(۸۴۵)۔

○ یوسف قرشی اموی مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۸۴/۲)(۴۷۰)۔

۱۳۹۰- اخرجه احمد (۱۰۰/٤) و النسائي (۳۳/۳) كتاب السهو: باب ما يفعل من نسي شيئاً من صلاته: حديث (۱۲٦۰)؛ كلاهما من طريق محمد بن يوسف بهذا الاسناد- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۲٤- ۳۲۵) كتاب الصلاة: باب سجود السهو في النقص: من طريق بكر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بكير عن العجلان -مولى فاطمة- عن محمد بن يوسف: به- و قد جود ابن التركماني في (الجوهر النقي) (۳۳٤/۲) اسناد النسائي: و اظهر وجوهاً في اختلاف طرق الحديث: فلتراجع-

56-باب الْبِنَاءِ عَلٰی غَالِبِ الظَّنِّ.

باب: غالب گمان پر بنیاد رکھنا

1391- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَلَا أَدْرِي أَزَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَا وَمَا ذَاكَ . قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمُوهُ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی۔

اس روایت کے راوی ابراہیم بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں پتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز میں کسی اضافہ ہوجانے کا ذکر کیا گیا ہے' یا کسی کمی کا ذکر کیا گیا ہے۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! کیوں کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اس طرح نماز ادا کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگیں سیدھی کیں' اپنا رخ قبلے کی طرف کیا اور دومرتبہ سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیا' جب آپ نے سلام پھیر دیا تو ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں بتا دیتا' میں بھی انسان ہوں میں بھی اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو تو جب میں کوئی چیز بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو اور جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت کے بارے میں کوشش کرے' پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے' پھر سلام پھیرے اور اس کے بعد دومرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1392- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ .

۱۳۹۱- اخرجه البخاري (۱/ ۶۲) كتاب الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان: حديث (۴۰۱) و مسلم (۱/ ۴۰۰) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۵۷۲/۸۹) و ابو داود (۱/ ۶۲۰) كتاب الصلاة: باب اذا صلى خمسًا: حديث (۱۰۲۰) و احمد (۱/ ۳۷۹) و ابو عوانة (۲/ ۲۰۲) و ابو يعلى (۹/ ۷۶) رقم ۵۱۴۲ و ابن حبان (۲۶۶۲) و ابن ابي شيبة (۲/ ۱۵) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۳۵) كتاب الصلاة: باب سجود السهو في الزيادة في الصلاة بعد التسليم: كلهم من طريق جرير: بهذا الاسناد-

۱۳۹۲- اخرجه مسلم (۱/ ۴۰۰) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۵۷۲/۹۰) و ابن ماجه (۱/ ۳۸۲) كتاب الصلاة: باب من شك في صلاته: حديث (۱۲۱۲) و ابو نعيم في (الحلية) (۷/ ۲۳۶) و ابو يعلى (۸/ ۴۱۹) رقم (۵۰۰۲) و الخطيب في (تاريخ بغداد) (۱۱/ ۵۷) كلهم من طريق مسعر بهذا الاسناد-

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست صورت اختیار کرنے کی کوشش کرے پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

1393- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ السُّكَيْنِ أَبُو مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذٰلِكَ بِالصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بھی انسان ہوں میں بھول جاتا ہوں جس طرح تم لوگ بھول جاتے ہو اگر کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کون سی صورت نماز کے درست ہونے کے قریب ہے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے۔

57-باب سُجُودِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ.

باب: سجدۂ سہو سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے گا

1394- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

☆☆ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا تھا اور انہوں نے یہ بات بتائی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ دونوں سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے تھے۔

1395- حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الظُّهْرَ فَقَامَ فِي اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۱۳۹۴- اخرجه مسلم (۱/ ۴۰۱) كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: حديث (۹۰/ ۱۵۷۲) و احمد (۱/ ۴۵۵) و الطحاوي (۱/ ۴۴۱) كلهم من طريق سفيان: بهذا الاسناد-

۱۳۹۵- اخرجه البخاري (۲/ ۹۲) كتاب السهو: باب (۱): الحديث (۱۲۲۴) و مسلم (۱/ ۳۹۹): كتاب المساجد: باب السهو في الصلاة: الحديث (۸۵/ ۵۷۰) و ابو داود (۱/ ۶۲۵) كتاب الصلاة: باب من قام من اثنتين: الحديث (۱۰۳۴) و الترمذي (۲/ ۲۴۲) كتاب الصلاة: باب سجدتي السهو قبل السلام: الحديث (۳۸۹) و النسائي (۳/ ۱۹) كتاب السهو: باب من قام من اثنتين ناسيا و ابن ماجه (۱/ ۳۸۱) كتاب اقامة الصلاة: باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيا: الحديث (۱۲۰۶) (۱۲۰۷)- و الحميدي (۲/ ۴۰۲) رقم (۹۰۳) و مالك (۱/ ۹۶) رقم (۶۵) و ابن ابي شيبة (۱/ ۱۷۹) و الدارمي (۱/ ۳۵۳) و ابو عوانة (۲/ ۱۹۳- ۱۹۴) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۴۵۴) و ابن الجارود ص (۷۰- ۷۱) رقم (۲۴۲) و البيهقي (۲/ ۱۳۴، ۳۴۰، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۵۲) من طرق عن الاعرج عن ابن بحينة به- و قال الترمذي حديث ابن بحينة حديث حسن و العمل على هذا عند بعض اهل العلم- و تعقبه المباركفوري في (شرح الترمذي) (۲/ ۳۳۷) فقال: بل هو صحيح اخرجه الشيخان-

☆☆ حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' آپ دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے' آپ بیٹھے نہیں' جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا اور پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

58-باب لَيْسَ عَلَى الْمُقْتَدِیْ سَهْوٌ وَّعَلَيْهِ سَهْوُ الْإِمَامِ.

باب: مقتدی پر سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن امام کے سہو (پر سجدہ کرنا) اس پر لازم ہوگا

1396- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ بْنِ رُسْتُمَ السَّقَطِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِی الْحُسَيْنِ الْمَدِيْنِیِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ خَلْفَهُ السَّهْوُ وَإِنْ سَهَا مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ وَّالْإِمَامُ كَافِيْهِ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص امام کی اقتداء میں ہو (اس کی کسی اپنی غلطی کی وجہ سے) اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا لیکن اگر امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو امام پر بھی سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا اور اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں پر بھی لازم ہوگا۔

لیکن اگر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے سے کوئی غلطی ہوتی ہے' تو اب اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا بلکہ امام اس کے لیے کافی ہوگا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابوحسین مدینی۔ قال بیہقی: مجہول۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: سنن کبریٰ (۳۵۲/۲)۔

1397- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَبْسِیُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ

١٣٩٦-ذكره البيهقي في (السنن الكبرى) (٣٥٢/٢) كتاب الصلاة' باب من سها خلف الامام' من طريق خارجة بن مصعب' و الحديث ذكره الحافظ في (بلوغ المرام) رقم (٣٦٠) وقال: رواه الترمذي و البيهقي بسند ضعيف- قلت: ليس عن الترمذي لهذا الحديث' و لعله البزار؛ كماجاء في (التعليق المغني)-

١٣٩٧-اخرجه الحاكم (٣٢٤/١) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (٢/٣٤٤-٣٤٥) كتاب الصلاة' باب من سها فجلس في الاولى' من طريق عثمان بن سعيد الدارمي ثنا يحيى بن صالح' بهذا الاسناد- و قال الحاكم: صحيح الاسناد' و لم يخرجاه- ووافقه الذهبي- اما البيهقي فقد ضعفه' فقال: لهذا حديث ينفرد به ابو بكر العنسي' و هو مجهول- و تعقبه ابن التركماني في (الجوهر النقي) (٢/٣٤٤-٣٤٥) فقال: ليس بمجهول؛ لان ابن ماجه اخرجه له وروى عنه الوحاظي و بقية' ولكنه متكلم فيه' و لعله اشتبه على البيهقي بآخر' يقال له: ابو بكر العنسي مجهول يروي عن عمر' ذكره صاحب الميزان-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا سَهْوَ فِي وَثْبَةِ الصَّلَاةِ إِلَّا قِيَامٌ عَنْ جُلُوسٍ أَوْ جُلُوسٌ عَنْ قِيَامٍ.

☆☆ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نماز میں کسی بھی غلطی پر سجدہ سہو اسی وقت لازم ہوگا جب آدمی بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا کھڑے ہونے کی بجائے بیٹھ جائے۔

1398- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَرَنِي عُمَرُ السَّهْوَ فِي الصَّلَاةِ فَأَتَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَكُونَ شَكُّهُ فِي الزِّيَادَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے ساتھ نماز میں سہو ہو جانے کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جس شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ اتنی نماز ادا کرے کہ اس کا وہ شک نماز میں اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

1399- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ نَتَذَاكَرُ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ إِذَا شَكَكْتَ فِي النُّقْصَانِ فَصَلِّ حَتّٰى تَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ.

☆☆ عبیداللہ بن عبداللہ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان) نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' ہم نماز کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے' اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے' انہوں نے بتایا: کیا میں آپ حضرات کو وہ روایت سناؤں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تمہیں نماز کے دوران کسی کمی کے بارے میں شک ہو تو تم نماز ادا کرتے رہو یہاں تک کہ وہ شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

59- باب الْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّي وَالسَّجْدَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَالتَّشَهُّدِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا.

باب: اندازے کی بنیاد پر (نماز جاری رکھنا) اور سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنا اس سے پہلے یا اس کے بعد تشہد پڑھنا

۱۳۹۸- ذكره المصنف في (العلل) (۴/ ۲۵۹) و قال: نحو و تمم' و اشار اليه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۳۳)- قلت: و سفيان بن حسين ضعيف في الزهري-

۱۳۹۹- تقدم تخريجه برقم (۱۳۷۳)- و اتيد لنا' فاقول: ان الحديث اخرجه الهيثم بن كليب في (مسنده) رقم (۲۳۱' ۲۳۲) من طريقين عن اسماعيل بن مسلم بهذا الاسناد- و من طريق الهيثم اخرجه الضياء في (المختارة) رقم (۹۰۱' ۹۰۲)- وقال الضياء: رواه اسحاق بن راهويه عن عبد الرزاق عن ابن المبارك عن اسماعيل بن مسلم- اه- و ينظر: (العلل) للمصنف (۴/ ۲۵۷- ۲۶۰)-

1400- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا كُنْتَ فِىْ صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِىْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَّاَكْثَرُ ظَنِّكَ عَلٰى اَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَّاَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ اَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَّلَمْ يَرْفَعْهُ .وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ سُفْيَانُ وَشَرِيْكٌ وَّاِسْرَائِيْلُ وَاخْتَلَفُوْا فِىْ مَتْنِهٖ.

☆☆ ابوعبیدہ بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم نماز کی حالت میں ہو اور تمہیں تین یا چار رکعت ہونے کے بارے میں شک ہو اور تمہارا زیادہ گمان یہ ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تم تشہد پڑھنے کے بعد دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لو یہ اس وقت کرو جب تم بیٹھے ہوئے ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے کرو پھر اس کے بعد دوبارہ تشہد پڑھو اور پھر سلام پھیرو۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرتے ہوئے اس کے متن میں کچھ اختلاف نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خصیف بن عبدالرحمٰن جزری، ابوعون، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ سیئ ء حفظ، خلط، بآخرہ و رمی بالارجاء، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 137ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۲۴) (۱۲۶)۔

○ ابوعبیدۃ بن عبداللہ بن مسعود، مشہور بکنیتہ، واشھر ان لا اسم لہ غیرھا، (اور ایک قول کے مطابق): اسمہ عامر، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ تیسرے طبقے کے اکابر راویوں میں سے ایک ہیں۔ والراجح انہ لا یصح سماعہ من ابیہ، ان کا انتقال 80ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۴۸) (۸۶)۔

۱۴۰۰- اخرجه ابو داود (۱/ ۲۷۰) كتاب الصلاة: باب من قال: يتم على اكبر ظنه: حديث (۱۰۲۸)، و احمد (۱/ ۴۲۸-۴۲۹)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۴۴۱)، و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۵۶) كتاب الصلاة: باب يتشهد بعد سجدتي السهو: كلهم من طريق محمد بن سلمة بهذا الاسناد- و هذا اسناد فيه علل: الاولى: ان محمد بن سلمة قد خولف في هذا الحديث خالفه: سفيان و شريك و محمد بن فضيل و اسرائيل و عبد الواحد: فرووه عن خصيف موقوفاً- الثاني: ان خصيف هو ابن عبد الله الجزري: قال الحافظ في (التقريب) (۱/ ۲۲۴): صدوق سيء الحفظ خلط بآخره- الثالث: ان ابا عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يدرك ابن مسعود- قال العلائي في (جامع التحصيل) ص (۲۰۴): قال ابو حاتم و الجماعة: لم يسمع من ابيه شيئاً- اه- و ينظر: (الهداية في تخريج احاديث البداية) (۴/ ۱۰۹): فقد تكلم على علل هذا الحديث كلاماً شافياً-

60-باب الرُّجُوْعِ اِلَى الْقُعُوْدِ قَبْلَ اسْتِتْمَامِ الْقِيَامِ.

باب: (بھولنے کی صورت میں) پورا کھڑا ہونے سے پہلے دوبارہ بیٹھ جانا

1401- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَابِرٌ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْاَحْمَسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ وَمُؤَمَّلٌ وَّغَيْرُهُمَا عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام دو رکعت ادا کرنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر اسے پورا کھڑا ہونے سے پہلے ہی یہ بات یاد آ جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے لیکن اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو پھر وہ نہ بیٹھے اور بعد میں سجدۂ سہو کر لے۔

دیگر راویوں نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ مغیرۃ بن شبل- بجلی احمسی، ابوطفیل کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۹/۲) (۱۳۱۶)۔

1402- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلْيَمْضِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ.

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو شک ہو جائے اور وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد (بیٹھنے کی بجائے) کھڑا ہو جائے تو اگر وہ پورا کھڑا ہو چکا ہو تو اسی طرح نماز پڑھتا

۱۴۰۱- اخرجه ابو داود (۲۷۲/۱) كتاب الصلاة: باب من نسي ان يتشهد وهو جالس: حديث (۱۰۳۶) و ابن ماجه (۳۸۱/۱) كتاب الصلاة باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيا: حديث (۱۲۰۸) و احمد (۲۵۳/۴) و عبد الرزاق (۳۱۰/۲) رقم (۳۴۸۲) و الطبراني في (الكبير) (۴۰۱/۲۰) رقم (۹۴۷) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۴۳/۲) كتاب الصلاة: باب من سها فصلى خمسا: كلهم من طريق سفيان: بهذا الاسناد

۱۴۰۲- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۴۴۰/۱) من طريق شبابة بن سوار: ثنا قيس بن الربيع: بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (۲۵۴/۴) و الطحاوي (۴۴۰/۱) من طريق شعبة عن جابر بن يزيد: بهذا الاسناد-

رہے اور بعد میں دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے لیکن اگر وہ پورا کھڑا نہ ہوا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے اب اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

1403- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَمْ يُتَكَلَّمْ فِىْ جَابِرٍ فِىْ حَدِيْثِهِ اِنَّمَا تُكُلِّمَ فِيهِ لِرَاْيِهِ .قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَجَابِرٌ عِنْدِىْ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ فِىْ حَدِيْثِهِ وَرَاْيِهِ .

اس روایت کے بعض راویوں پر تنقید کی گئی ہے۔

61-باب تَحْلِيلُ الصَّلاَةِ التَّسْلِيمُ.

باب: سلام پھیر کر نماز ختم ہوتی ہے

1404- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَّانِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلاَّمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ .وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاِحْرَامُهَا .وَاِحْلاَلُهَا .

☆☆ محمد بن حنفیہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وضو نماز کی کنجی ہے' تکبیر تحریمہ کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

عبیداللہ نامی راوی نے کچھ الفاظ مختلف نقل کیے ہیں۔

62-باب مَنْ اَحْدَثَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فِىْ اٰخِرِ صَلاَتِهِ اَوْ اَحْدَثَ قَبْلَ تَسْلِيمِ الْاِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ.

باب: جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے' یا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضو ہو جائے' اس کی نماز مکمل ہوگی

1405- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِىُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْاِفْرِيقِىُّ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ فِىْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ اَحْدَثَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ .عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ضَعِيفٌ لاَ يُحْتَجُّ بِهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام آخری

۱۴۰۳- قال ابو داود (۱/۲۷۲): (و ليس في كتابي عن جابر الجعفي الا هذا الحديث)- ينظر ترجمته: في (تهذيب الكمال) (۴/۴۶۵ ۴۷۲) و (تهذيب التهذيب) (۲/۴۶ ۵۱)-

رکعت پڑھنے کے بعد تشہد میں بیٹھا ہوا ہو اور اس کی اقتداء میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے' تو اس شخص کی نماز مکمل شمار ہوگی۔

اس روایت کا راوی عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے' اس کو مستند تسلیم نہیں کیا گیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمٰن بن رافع، تنوخی مصری، قاضی افریقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا۔ (اور ایک قول کے مطابق): بعدھا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۷۹) (۹۲۸)۔

1406- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَّبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا قَضَى الْاِمَامُ الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَاَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلَاةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب امام نماز مکمل کر لے اور وہ بیٹھا ہوا ہو' اسی دوران سلام پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگی اور جو شخص اس کی اقتداء میں ہو' اس کی نماز پوری ہوگی۔

1407- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ-يَعْنِىْ ابْنَ مُوْسٰى-حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ الْاِفْرِيْقِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَحْدَثَ الْاِمَامُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ وَّاسْتَوٰى جَالِسًا تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَصَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ مِمَّنْ اَتَمَّ بِهٖ

۱۴۰۵- اخرجه ابو داود (۱/۱۶۷) كتاب الصلاة: باب الامام يحدث بعدما يرفع راسه من آخر ركعة: حديث (۶۱۷) و الترمذي (۲/۲۶۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يحدث في التشهد: حديث (۴۰۸) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۷۴-۲۷۵) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۱۷۶) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة التسليم و البغوي في (شرح السنة) (۲/ ۲۲۹) كلهم من طريق عبد الرحمن بن زياد بن انعم: بهذا الاسناد- قال الترمذي: (هذا حديث اسناده ليس بذاك القوي و قد اضطربوا في اسناده- و عبد الرحمن بن انعم: هو الافريقي و قد ضعفه بعض اهل الحديث منهم: يحيى بن سعيد و احمد بن حنبل)- اه- و قال البيهقي: و عبد الرحمن بن زياد ينفرد به و هو مختلف عليه في لفظه و عبد الرحمن لا يحتج به: كان يحيى القطان و عبد الرحمن بن مهدي لا يحدثان عنه لضعفه و جرحه احمد بن حنبل و يحيى بن معين و غيرهما من الحفاظ- و ينظر: (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ۶۵)- و الحديث ضعفه الغماري في (الهداية) (۲/ ۷۱) فقال: (و اتفق الحفاظ على نكارته وضعفه و حتى الحنفية القائلون به يستحيون من ذكره: لانهم معترفون في قارة نفوسهم بسقوطه و عندي انه باطل موضوع لم ينطق به النبي صلى الله عليه وسلم)- اه-

۱۴۰۶- اخرجه ابو داود (۱/ ۱۶۷) كتاب الصلاة: باب الامام يحدث بعدما يرفع راسه من آخر ركعة: حديث (۶۱۷): ثنا احمد بن يونس بهذا الاسناد- و من طريق ابي داود: اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/۱۷۶) كتاب الصلاة: باب تحليل الصلاة بالتسليم- و ينظر: الحديث السابق-

۱۴۰۷- اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۲۷۴-۲۷۵) من طريق سفيان بهذا الاسناد- و ينظر: حديث (۱۴۱۲، ۱۴۱۳)-

مِمَّنْ اَدْرَكَ اَوَّلَ الصَّلَاةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آخری سجدے سے سر اُٹھانے اور سیدھے بیٹھ جانے کے بعد امام کا وضوٹو جائے تو اس کی نماز مکمل شمار ہوگی اور اس شخص کی بھی نماز مکمل شمار ہوگی جو اس کی اقتداء میں نماز کے آغاز سے شریک ہوا تھا۔

63-باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ لا يَسْتَطِيعُ الْقِيَامَ وَالْفَرِيضَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

باب: ایسے بیمار شخص کی نماز کا حکم جو قیام نہ کرسکتا ہو سواری پر فرض نماز ادا کرنے کا حکم

1408- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ -قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِى الْحَدِيثِ- عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتْ بِى بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍكَ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے بواسیر کی شکایت تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر ایسا نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر کرو' اگر ایسا بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل لیٹ کر کرو۔

1409- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ .قَالَ الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ عَنْ عَبْدَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حسن بن شقیق، ابوعبدالرحمٰن مروزی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ یا اس سے قبل ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۴/۲)(۳۱۱)۔

۱۴۰۸ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۰۸) كتاب الصلاة' باب صلاة المريض' من طريق ابي الحسن محمد بن الحسين بن محمد بن الفضل القطان ببغداد' انبا اسماعيل بن محمد الصفار' بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري (۲/ ۲۰۱) كتاب تقصير الصلاة' باب اذا لم يطق قاعدا صلى على جنب' حديث (۱۱۱۷) و ابن خزيمة (۹۷۹، ۱۲۵۰) و البيهقي في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ۱۳۸) كتاب الصلاة' باب المريض' حديث (۱۰۷۷)' كلهم من طريق ابن المبارك بهذا الاسناد-

۱۴۰۹-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۰۷- ۳۰۵) كتاب الصلاة' باب صلاة المريض' اخبرنا ابو الحسن' انبا اسماعيل' بهذا الاسناد- و قال البيهقي: رواه البخاري في الصحيح عن عبدان عن ابن المبارك - و ينظر: الحديث السابق' و الحديث الآتي-

1410- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ بِیَ النَّاصُوْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا! فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے "ناصور" کی شکایت تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر یہ نہیں کر سکتے تو بیٹھ کر ادا کرو' اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو پہلو کے بل ادا کرو۔

1411- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ بِهٰذَا وَقَالَ الْبَاسُوْرُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں بیماری کا نام "باسور" نقل کیا گیا ہے۔

1412- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَيْرُوْزَ الْاَنْمَاطِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَزْوَانَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ الرَّمَّاحِ قَاضِیْ بَلْخٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ اَبِیْ سَهْلٍ الْبَصْرِیِّ الْعَتَكِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ انْتَهَيْنَا مَعَ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى مَضِيْقٍ السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِنَا وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلِنَا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ اَوْ اَقَامَ بِغَيْرِ اَذَانٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى بِنَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهٗ عَلٰى رَوَاحِلِنَا وَجَعَلَ سُجُوْدَهٗ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِهٖ.

☆☆ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک ایسی جگہ پر پہنچے جو تنگ تھی' ہمارے اوپر آسمان تھا اور ہمارے نیچے نشیب تھا' نماز کا وقت ہو گیا' مؤذن کو حکم دیا گیا' اس نے اذان دی اور اقامت کہی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اذان کے بغیر ہی اقامت کہہ دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ نے اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے نماز پڑھائی' ہم نے بھی اپنی سواریوں پر موجود رہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر لی' آپ نے سجدے میں اپنے سر مبارک کو رکوع سے تھوڑا زیادہ جھکایا۔

۱۴۱۰- اخرجه ابو داود (۱/ ۲۵۰) كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد، حديث (۹۵۲)، و الترمذي (۲/ ۲۰۸) كتاب الصلاة، باب ما جاء ان صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم، حديث (۳۷۲)، و ابن ماجه (۱/ ۳۸٦) كتاب الصلاة، باب ما جاء في صلاة المريض، حديث (۱۲۲۳)، و احمد (٤/ ٤۲٦)، و ابن خزيمة (۹۷۹، ۱۲۵۰)، و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۲۳۱)، كلهم من طريق وكيع بهذا الاسناد- و قال الترمذي: و لا نعلم احدا روى عن حسين المعلم نحو رواية ابراهيم بن طهمان- قال الحافظ في (الفتح) (۲/ ۳۰۱)

۱۴۱۱- تقدم تخريجه- و ينظر: (۱٤۰۸، ۱٤۰۹، ۱٤۱۰)-

۱۴۱۲- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/ ۲۵٦- ۲۵۷) رقم (٦٦۳) من طريق داود بن عمرو الضبي، قال: ثنا ابن الرماح قاضي بلخ، بهذا الاسناد- و هذا اسناد ضعيف، كما سياتي-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی نوح عبدالرحمٰن بن غزوان، مولیٰ خزاعۃ، معروف والدہ بقراد، یکنی ابا عبداللہ۔ قال ابوحسن دارقطنی: محمد بن عبدالرحمٰن ابی نوح بن قراد متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۳۱۱)(۷۹۴)۔

○ عمر بن میمون بن بحر بن سعد، رماح بلخی، ابوعلی قاضی، وسعد ھور رماح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ وعمی فی آخر عمرہ، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 171ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۶۳)(۵۱۴)۔

○ عثمان بن یعلی بن امیۃ ثقفی، مجہول، یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۷۰)(۴۵۶۱)۔

○ یعلی بن امیۃ بن ابی عبیدۃ بن ھمام تمیمی، خلیف قریش، وھو یعلی ابن منیۃ۔ بضم میم وسکون نون بعدھا تحتانیۃ مفتوحۃ۔ وھی امہ، صحابی مشہور، ان کا انتقال 47ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۷۷)(۴۰۱)۔

شیخ علاؤالدین سمرقندی کا بیان

سواری پر نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ''تحفۃ الفقہاء'' کے مصنف شیخ علاؤالدین ثمرقندی تحریر کرتے ہیں:

سواری پر نماز ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں' نماز فرض ہوگی' واجب ہوگی یا نفل ہوگی' جہاں تک فرض نماز کا تعلق ہے' تو وہ دو شرائط کے ساتھ سواری پر ادا کرنا جائز ہوگا۔

ایک شرط یہ ہے: آدمی شہر سے باہر ہو' خواہ وہ مسافر ہو' یا ویسے ہی اپنی زرعی اراضی کی طرف گیا ہو۔

دوسری صورت یہ ہے: اسے کوئی ایسا عذر لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ سواری سے نیچے نہ اتر سکتا ہو اور وہ بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو' یا دشمن کا اندیشہ ہو' یا درندے کا اندیشہ ہو' یا نیچے کیچڑ زیادہ ہو' لیکن ایسا شخص رکوع اور سجدہ کیے بغیر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے گا' سجدے میں وہ اپنے سر کو رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکا دے گا۔

کیا سواری پر باجماعت نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

اس طرح کہ بعض لوگ دوسروں کے پہلو میں کھڑے ہو جائیں اور وہ لوگ اپنے امام کو آگے کھڑا کر دیں' یا اپنے درمیان میں کھڑا کر لیں' تو ظاہر الروایۃ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' ایسا کرنا جائز نہیں ہے' خواہ کوئی بھی صورت ہو۔

البتہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ لوگ ایک صف بنا کر کھڑے ہوں' اس طرح کہ ان کے درمیان کوئی کشادگی نہ ہو' اور ان کا امام ان کے درمیان میں کھڑا ہو' تو ایسا کرنا جائز ہوگا' ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

جہاں تک واجب نماز کا تعلق ہے' تو اس کا بھی یہی حکم ہے' کیونکہ احکام میں وہ فرض نماز کے ساتھ شامل ہوتی ہے' اس کی مثال وتر ہے' کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر کی نماز ادا کرنا واجب ہے' جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے'

کیونکہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔

حسن نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: فجر کی دوسنتیں سواری پر ادا کرنا جائز نہیں ہے جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔

نذر نماز کا بھی یہی حکم ہے۔

اسی طرح وہ نفل نماز جس کی قضاء کرنا واجب ہوا سے بھی ادا نہیں کیا جا سکتا' اسی طرح وہ سجدۂ تلاوت جو زمین پر تلاوت کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہوا سے بھی سواری پر ادا نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن اگر کوئی شخص سواری پر آیتِ سجدہ کو تلاوت کر لیتا ہے' تو وہ سواری پر ہی اشارے کے ساتھ سجدہ کر لے گا' ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ وہ اسی حالت میں واجب ہوا تھا۔

اگر کوئی شخص سواری پر سوار ہوتے ہوئے اپنے اوپر دو رکعات ادا کرنا لازم قرار دے دیتا ہے اور پھر ان دونوں کو سواری پہ ادا کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے

جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: جس شخص نے اپنے اوپر دو رکعات لازم کی ہوں' جبکہ وہ سوار ہو اور پھر وہ ان دونوں کو سواری پر ہی ادا کرے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' یعنی انہوں نے اس حوالے سے کوئی فرق نہیں کیا: نذر ماننے والا شخص سوری پر سوار تھا' یا زمین پر موجود تھا۔

جہاں تک نفل نماز کا تعلق ہے' تو سواری پر اسے ادا کرنا جائز ہے' خواہ سوار شخص کسی بھی حالت میں ہو' وہ مسافر ہو' یا مسافر نہ ہو' اس صورت میں جبکہ وہ شہر سے باہر جا چکا ہو' اگرچہ وہ سواری سے نیچے اترنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو' عام علماء اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بات صرف مسافر کے لیے جائز ہے' جو شخص شہر سے باہر نکل کر کسی نواحی آبادی میں جاتا ہے' اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ اس بارے میں منقول حدیث کا تعلق سفر کے ساتھ ہے۔

صحیح قول وہی ہے' جو عام علماء نے بیان کیا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے لیے تشریف لے گئے تھے تو آپ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر رہے تھے' حالانکہ مدینہ منورہ اور خیبر کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہے' جو شرعی مدت سفر کے برابر ہو۔

جہاں تک شہر کے اندر سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو ظاہر الروایہ کے مطابق ایسا کرنا جائز نہیں ہے

جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: استحسان کے طور پر ایسا کرنا جائز ہے۔

پیدل چلنے والے شخص کے لیے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے' لڑائی کے دوران لڑتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے' پانی میں تیرتے ہوئے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے' کیونکہ نص کا تعلق صرف سواری پر سوار ہونے کی حالت کے ساتھ ہے۔[1]

---

[1] تحفۃ الفقہاء' شیخ علاؤ الدین سمرقندی

64-باب الْحَثِّ عَلٰى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْأَمْرِ بِهَا.

باب: باجماعت نماز کی ترغیب اوراس کا حکم دینا

1413- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَلّٰى حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَقْدِرُ عَلٰى قَائِدٍ يُلَائِمُنِي فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ أَنْهَارٌ وَأَشْجَارٌ فَيَسَعُنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي قَالَ أَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ قَالَ نَعَمْ .قَالَ فَأْتِهَا.

☆☆ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ساتھ لانے والانہیں ہوتا' جو ہروقت میرے ساتھ رہے جبکہ میرے اور مسجد کے درمیان میں نالے بھی ہیں' درخت بھی ہیں تو کیا میرے لیے اس بات کی گنجائش ہے' میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیاتم اقامت کی آواز سنتے ہو'انہوں نے عرض کی: جی ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھرتم یہاں (مسجد میں) آیا کرو۔

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟

باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور مالکی فقیہ علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جمہور نے اسے سنت یا فرض کفایہ کہا ہے' جبکہ اہل ظاہر کے نزدیک باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور مکلف شخص اس کا پابند ہے۔

اس اختلاف کی وجہ وہ روایات ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں اور جن کے مفہوم میں تعارض پایا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ستائیس گنا فضیلت رکھتا ہے''۔

اس حدیث سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے' باجماعت نماز ادا کرنا مستحب ہے' یعنی اس میں فرض نماز تنہا ادا کرنے کے مقابلے میں اضافی خوبی پائی جاتی ہے (جو زیادہ اجر وثواب ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مقصود یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے کے مقابلے میں زیادہ مکمل ہوتا ہے اور کمال ایک ایسی چیز ہے' جو بنیادی اجزاء سے اضافی شمار کی جاتی ہے۔

اسی طرح نابینا کے بارے میں منقول مشہور حدیث ہے' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باجماعت نماز ادا کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا تھا

۱۴۱۳- اخرجه احمد (۳/۴۲۳)؛ و ابن خزيمة (۱۴۷۹)؛ و الحاكم (۱/۲۴۷) من طريق حصين بن عبد الرحمن' بهذا الاسناد- و صححه الحاكم' ووافقه الذهبي' و صححه ابن خزيمة-

کیونکہ اسے ساتھ لانے والا کوئی شخص موجود نہیں تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو' اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں ملتی ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے' جب کوئی عذر نہ ہو تو باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی تائید میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت بھی پیش کی جاسکتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں' انہیں اکٹھا کیا جائے اور پھر میں نماز کے لیے حکم دوں' اس کے لیے اذان دی جائے' پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور خود میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں سمیت انہیں جلا دوں' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر انہیں اس بات کا پتہ ہو کہ انہیں ایک پُرگوشت ہڈی ملے گی یا پائے ملیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں (یعنی باجماعت) ضرور شریک ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کے طریقوں کی تعلیم دی تھی' ہدایت کے اُن طریقوں میں سے ایک بات یہ بھی شامل ہے' مسجد میں نماز ادا کی جائے جہاں اذان دی جاتی ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے''۔

فقہاء کے دونوں گروہوں نے اپنے مؤقف کے برعکس منقول روایت میں تاویل کر کے جمع و تطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے' انہوں نے اپنے مؤقف کے برعکس منقول روایت کے ظاہری الفاظ کو اس مفہوم کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے اختیار کیا ہے۔

اہل ظاہر یہ کہتے ہیں: افضلیت کا مقابلہ خود واجبات کے اندر بھی ہوسکتا ہے اور اس بارے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے' یعنی باجماعت نماز ادا کرنا فرض ہے اور زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اس منفرد شخص کی نماز سے جو کسی عذر کی وجہ سے باجماعت نماز کا پابند نہیں رہتا ہے' علماء ظاہر نے یہ بات بیان کی ہے اس تاویل کی روشنی میں دونوں روایات میں کوئی تعارض باقی نہیں رہے گا' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں درج ذیل حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے:

''بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز' کھڑے ہوئے شخص کی نماز میں نصف فضیلت رکھتی ہے''۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں' نابینا شخص کے بارے میں منقول نماز کے مقابلے کو جمعہ کی نماز پر محمول کیا جائے گا' یہی وہ اذان ہے جس پر سننے والے شخص پر یہ لازم ہے' وہ مسجد جائے اور (جمعہ کی نماز ادا کرے) اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' تاہم یہ بہت دور کی تاویل محسوس ہوتی ہے' کیونکہ حدیث کے الفاظ میں یہ بات منقول ہے: نابینا شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کی: اے اللہ کے

رسول! مجھے ساتھ لانے کے لیے کوئی آدمی نہیں ملتا جو مجھے مسجد تک پہنچا سکے تو اُس شخص نے اللہ کے رسول سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لے' نبی اکرم ﷺ نے اسے رخصت عنایت کر دی تھی' لیکن جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اُسے واپس بلایا اور دریافت کیا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم اُس کا جواب دو۔

حدیث کے ظاہری الفاظ سے یہ مفہوم بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس سے جمعہ کی اذان مراد لی جائے کیونکہ جمعہ کی نماز ادا کرنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو شہر میں رہتا ہو خواہ اُس نے اذان کی آواز نہ بھی سنی ہو اور جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔

اسی طرح حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے متعارض روایت مذکور ہے جو موطأ میں منقول ہے۔

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نابینا تھے' وہ (اپنے محلے کے افراد کی) امامت کیا کرتے تھے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات تاریکی ہوتی ہے اور بارش اور سیلاب کا بھی اندیشہ ہوتا ہے' جبکہ مجھے بصارت کی کمی کی شکایت ہے (یا میں نابینا ہوں) تو اے اللہ کے رسول! آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں کسی جگہ نماز ادا کر لیں جسے میں مستقل طور پر جائے نماز بنالوں' نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لے گئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اُن سے دریافت کیا: تم کہاں نماز ادا کرنا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے وہاں نماز ادا کی تھی۔

(اس سے یہ ثابت ہوتا ہے' نابینا شخص کو اس بات کی اجازت ہے' وہ جماعت نماز میں شامل نہ ہو' تو یہ سابقہ مذکورہ نابینا والی روایت سے متعارض ہے۔)[1]

65-باب قَضَاءِ الصَّلَاةِ بَعْدَ وَقْتِهَا وَمَنْ دَخَلَ فِيْ صَلَاةٍ فَخَرَجَ وَقْتُهَا قَبْلَ تَمَامِهَا

باب: نماز کا وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز ادا کرنا جو شخص نماز پڑھنا شروع کر دے اور اسے مکمل کرنے سے پہلے اس کا وقت گزر جائے (اس کا حکم)

1414- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ سَفَرٍ فَنَامَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّوُا الْغَدَاةَ.

☆☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' آپ ﷺ سو گئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا' نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور آپ نے دو رکعت ادا کی' پھر اس کے آپ ﷺ نے صبح کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔

[1] بداية المجتهد

نمازوں کے مکروہ اوقات

فتاویٰ ہندیہ (جو فتاویٰ عالمگیری کے نام سے مشہور ہے) اس میں یہ بات تحریر ہے:

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ لَا تَجُوزُ فِيهَا الْمَكْتُوبَةُ وَلَا صَلَاةُ الْجِنَازَةِ وَلَا سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَعِنْدَ الْاِنْتِصَافِ اِلَى اَنْ تَزُوْلَ وَعِنْدَ احْمِرَارِهَا اِلَى اَنْ يَغِيبَ اِلَّا عَصْرَ يَوْمِهِ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يَجُوزُ اَدَاؤُهُ عِنْدَ الْغُرُوْبِ .

هٰكَذَا فِي فَتَاوٰى قَاضِي خَانْ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَا دَامَ الْاِنْسَانُ يَقْدِرُ عَلَى النَّظَرِ اِلَى قُرْصِ الشَّمْسِ فَهِيَ فِي الطُّلُوعِ .

كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ هٰذَا اِذَا وَجَبَتْ صَلَاةُ الْجِنَازَةِ وَسَجْدَةُ التِّلَاوَةِ فِي وَقْتٍ مُبَاحٍ وَاُخِّرَتَا اِلَى هٰذَا الْوَقْتِ فَاِنَّهُ لَا يَجُوزُ قَطْعًا اَمَّا لَوْ وَجَبَتَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ وَاُدِّيَتَا فِيهِ جَازَ ؛ لِاَنَّهَا اُدِّيَتْ نَاقِصَةً كَمَا وَجَبَتْ .

كَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَهٰكَذَا فِي الْكَافِي وَالتَّبْيِينِ لٰكِنَّ الْاَفْضَلَ فِي سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ تَاْخِيرُهَا وَفِي صَلَاةِ الْجِنَازَةِ التَّاْخِيرُ مَكْرُوهٌ .

هٰكَذَا فِي التَّبْيِينِ وَلَا يَجُوزُ فِيهَا قَضَاءُ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ الْفَائِتَةِ عَنْ اَوْقَاتِهَا كَالْوِتْرِ .

هٰكَذَا فِي الْمُسْتَصْفٰى وَالْكَافِي .

وَالتَّطَوُّعُ فِي هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ يَجُوزُ وَيُكْرَهُ كَذَا فِي الْكَافِي وَشَرْحِ الطَّحَاوِيِّ حَتّٰى لَوْ شَرَعَ فِي التَّطَوُّعِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوبِهَا ثُمَّ قَهْقَهَ كَانَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَلَوْ صَلّٰى فَرِيضَةً سِوٰى عَصْرِ يَوْمِهِ لَا تَنْتَقِضُ طَهَارَتُهُ بِالْقَهْقَهَةِ .

هٰكَذَا فِي فَتَاوٰى قَاضِي خَانْ فِي نَوَاقِضِ الْوُضُوءِ وَيَجِبُ قَطْعُهُ وَقَضَاؤُهُ فِي وَقْتٍ غَيْرِ مَكْرُوهٍ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَلَوْ اَتَمَّهُ خَرَجَ عَنْ عُهْدَةِ مَا لَزِمَهُ بِذٰلِكَ الشُّرُوعِ .

هٰكَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ وَقَدْ اَسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ

وَلَوْ قَضَاهُ فِي وَقْتٍ مَكْرُوهٍ جَازَ وَقَدْ اَسَاءَ .

كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْخَسِيِّ .

وَلَوْ نَذَرَ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْوَقْتِ الْمَكْرُوهِ فَاَدّٰى فِيهِ يَصِحُّ وَيَاْثَمُ وَيَجِبُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي غَيْرِهِ .

كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

اِذَا نَذَرَ مُطْلَقًا اَوْ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ فَاِنَّهُ لَا يَجُوزُ الْاَدَاءُ فِيهَا وَهُوَ .

هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ امِيرِ الْحَاجِ .
تِسْعَةُ أَوْقَاتٍ يُكْرَهُ فِيهَا النَّوَافِلُ وَمَا فِي مَعْنَاهَا لَا الْفَرَائِضُ .
هَكَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ فَيَجُوزُ فِيهَا قَضَاءُ الْفَائِتَةِ وَصَلَاةُ الْجِنَازَةِ وَسَجْدَةُ التِّلَاوَةِ .
كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ .
مِنْهَا مَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ .
كَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ يُكْرَهُ فِيهِ التَّطَوُّعُ بِأَكْثَرَ مِنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ .
وَمَنْ صَلَّى تَطَوُّعًا فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَةً طَلَعَ الْفَجْرُ كَانَ الْإِتْمَامُ أَفْضَلَ ؛ لِأَنَّ وُقُوعَهُ فِي التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَجْرِ لَا عَنْ قَصْدٍ وَلَا تَنُوبَانِ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ عَلَى الْأَصَحِّ .
هَكَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ وَالتَّبْيِينِ .
وَلَوْ شَرَعَ أَرْبَعًا فَالشَّفْعُ الَّذِي بَعْدَ الطُّلُوعِ يَنُوبُ عَنْ سُنَّةِ الْفَجْرِ هُوَ الْمُخْتَارُ .
كَذَا فِي خِزَانَةِ الْفَتَاوَى وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .
هَكَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ وَلَوْ أَفْسَدَ سُنَّةَ الْفَجْرِ ثُمَّ قَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ يُجْزِهِ كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ .
وَمِنْهَا مَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ التَّغَيُّرِ .
هَكَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ لَوْ افْتَتَحَ صَلَاةَ النَّفْلِ فِي وَقْتٍ مُسْتَحَبٍّ ثُمَّ أَفْسَدَهَا فَقَضَاهَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ لَا يُجْزِيهِ هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ .
وَمِنْهَا مَا بَعْدَ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَعِنْدَ الْإِقَامَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعِنْدَ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالْكُسُوفِ وَالِاسْتِسْقَاءِ هَكَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْكِفَايَةِ .
وَيُكْرَهُ التَّنَفُّلُ عِنْدَ خُطْبَةِ الْحَجِّ وَخُطْبَةِ النِّكَاحِ .
هَكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ امِيرِ الْحَاجِ .
وَيُكْرَهُ التَّطَوُّعُ اذَا خَرَجَ الْإِمَامُ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .
كَذَا فِي مُنْيَةِ الْمُصَلِّي .
اذَا شَرَعَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ خَرَجَ الْإِمَامُ لِلْخُطْبَةِ يُتِمُّ أَرْبَعًا وَهُوَ الصَّحِيحُ وَإِلَيْهِ مَالَ الْإِمَامُ الصَّدْرُ الْأَجَلُّ الشَّهِيدُ الْأُسْتَاذُ حُسَامُ الدِّينِ كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ .
وَيُكْرَهُ التَّنَفُّلُ اذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ الَّا سُنَّةَ الْفَجْرِ انْ لَمْ يَخَفْ فَوْتَ الْجَمَاعَةِ ، وَقَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ مُطْلَقًا وَبَعْدَهَا فِي الْمَسْجِدِ لَا فِي الْبَيْتِ وَبَيْنَ صَلَاتَيِ الْجَمْعِ بِعَرَفَةَ وَمُزْدَلِفَةَ .

هٰكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ .

وَيُكْرَهُ جَمِيعُ الصَّلَوَاتِ سِوَى الْوَقْتِيَّةِ اِذَا ضَاقَ وَقْتُ الْمَكْتُوبَةِ .

هٰكَذَا فِي شَرْحِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي لِابْنِ اَمِيرِ الْحَاجِ نَاقِلًا عَنِ الْحَاوِي .

وَيُكْرَهُ الصَّلَاةُ وَقْتَ مُدَافَعَةِ الْبَوْلِ اَوِ الْغَائِطِ وَوَقْتَ حُضُورِ الطَّعَامِ اِذَا كَانَتِ النَّفْسُ تَائِقَةً اِلَيْهِ وَالْوَقْتَ الَّذِي يُوجَدُ فِيهِ مَا يَشْغَلُ الْبَالَ مِنْ اَفْعَالِ الصَّلَاةِ وَيُخِلُّ بِالْخُشُوعِ كَائِنًا مَا كَانَ الشَّاغِلُ ، وَيُكْرَهُ اَدَاءُ الْعِشَاءِ مَا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ .

هٰكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ [1]

تین اوقات ایسے ہیں جن میں فرض نماز ادا کرنا یا سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے:

ایک وہ وقت جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے' ایک وہ وقت' جب سورج عین درمیان میں پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے اور وہ وقت جب سورج سُرخ ہو جائے (یعنی اس کی دھوپ ماند پڑ جائے) یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے' البتہ اسی دن کی عصر کی نماز کا حکم مختلف ہے' کیونکہ اگر کوئی شخص اس وقت میں اسی دن کی عصر کی نماز ادا کرتا ہے تو یہ ادا کرنا جائز ہوگا۔ فتاویٰ قاضی خان میں یہی بات تحریر ہے۔

شیخ ابوبکر محمد بن فضل یہ فرماتے ہیں: جب تک آدمی سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے پر قادر ہے' سورج طلوع شمار ہوگا' الخلاصہ نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

یہ حکم اس وقت ہے جب نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت ایک ایسے وقت میں لازم ہوئے ہوں جو ان کے لیے مباح وقت تھا' لیکن آدمی نے اس کو اتنا مؤخر کر دیا: یہ وقت آ جائے (جس میں انہیں ادا کرنا مکروہ ہے) تو ایسی صورت میں یہ قطعی طور پر جائز نہیں ہوں گے' البتہ اگر یہ اسی وقت میں واجب ہوتے ہیں اور وہ شخص اسی وقت میں ان دونوں کو ادا کر دیتا ہے تو یہ جائز ہوگا' کیونکہ یہ جس طرح ناقص طور پر لازم ہوئے تھے اسی طرح ناقص طور پر ادا کر لیے گئے ہیں۔

''السراج الوہاج'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے' اسی طرح کتاب ''الکافی'' اور کتاب ''التبیین'' میں مذکور ہے۔

تاہم سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ بات زیادہ فضیلت رکھتی ہے: اسے مؤخر کر دیا جائے لیکن نمازِ جنازہ میں چونکہ تاخیر کرنا مکروہ ہے (اس لیے اس میں ایسا نہیں کیا جائے گا)۔

''التبیین'' نامی کتاب میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں کسی فرض نماز کی قضاء ادا کرنا یا کسی واجب کی قضاء ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے' ''المستصفی'' اور ''الکافی'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

ان اوقات میں نوافل ادا کرنا جائز ہے' لیکن ایسا کرنا مکروہ ہوگا' ''الکافی'' اور ''شرح طحاوی'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

یہی وجہ ہے: اگر کوئی شخص سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت کوئی نفل نماز شروع کرتا ہے اور

---

[1] الفتاوى الهندية (كِتَابُ الصَّلَاةِ (اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي بَيَانِ الْاَوْقَاتِ الَّتِي لَا تَجُوزُ فِيهَا الصَّلَاةُ وَتُكْرَهُ فِيهَا)

نماز کے دوران قہقہہ لگا کر ہنستا ہے اب اس پر وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا لیکن اگر کوئی شخص اس وقت میں اس دن کی عصر کی نماز کے علاوہ کوئی اور فرض (یعنی قضاء فرض نماز) ادا کرتا ہے تو اب قہقہہ لگانے کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ''فتاویٰ قاضی خان'' میں وضو کو توڑنے والی چیزوں کی بحث میں اسی طرح تحریر ہے۔

ایسے شخص پہ یہ بات لازم ہے وہ نماز کو توڑ دے اور اس کی قضاء ایسے وقت میں ادا کرے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ نہ ہو۔

ظاہر الروایت میں یہ بات مذکور ہے اگر کوئی شخص اس نماز کو مکمل کر لیتا ہے تو اب اس کے ذمے سے وہ فرض ادا ہو جائے گا ''فتح القدیر'' میں اسی طرح تحریر ہے۔

''شرح طحاوی'' میں یہ بات مذکور ہے: ایسے شخص نے غلط کیا' تاہم اس پر مزید کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

''محیط سرخسی'' میں یہ تحریر ہے: اگر کوئی شخص نماز کو مکروہ وقت میں قضاء کے طور پر ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا' لیکن اس شخص نے غلط حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔

''البحر الرائق'' نامی کتاب میں یہ بات مذکور ہے: اگر کوئی شخص یہ نذر مانتا ہے وہ مکروہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور پھر وہ اس وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا درست ہوگا' البتہ وہ شخص گنہگار ہوگا' ایسے شخص پہ لازم ہوگا کہ وہ اسے دوسرے کسی وقت میں بھی ادا کرے۔

شیخ ابن امیر الحاج کی تصنیف ''شرح منیۃ المصلی'' میں یہ بات تحریر ہے: اگر کسی شخص نے مطلق طور پر نذر مانی ہو یا ان اوقات کے علاوہ کسی اور وقت میں نذر مانی ہو تو اب ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے اس کی نذر پوری نہیں ہوگی' اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

''نہایہ'' اور ''کفایہ'' میں یہ بات تحریر ہے: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل اور ان کے حکم جیسی دیگر نمازیں ادا کرنا مکروہ ہے۔

''فتاویٰ قاضی خان'' میں یہ تحریر ہے ان اوقات میں قضاء نماز ادا کرنا' نماز جنازہ ادا کرنا اور سجدۂ تلاوت ادا کرنا جائز ہے۔

ان میں سے ایک وقت وہ ہے جو صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر نمازِ فجر ادا کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے' یہ بات ''نہایہ'' اور ''کفایہ'' میں لکھی ہوئی ہے۔

''السراج الوہاج'' میں یہ بات تحریر ہے' اور ''التبیین'' میں بھی یہ لکھا ہے: جو شخص رات کے آخری حصے میں نفل ادا کر رہا ہو اور اس کے ایک رکعت پڑھ لینے کے بعد صبح صادق ہو جائے تو اس کے لیے زیادہ فضیلت یہی رکھتا ہے' وہ ان دو رکعت کو پورا کر لے' کیونکہ اس شخص نے صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل ادا کرنے کا قصد نہیں کیا ہے اور صحیح قول کے مطابق یہ نفل فجر کی دو سنتوں کے قائم مقام بھی نہیں ہو سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص ایسی صورتِ حال میں چار رکعت ادا کر لیتا ہے تو صبح صادق ہو جانے کے بعد اس نے جو دو رکعت ادا کی ہیں وہ فجر کی سنتوں کے قائم مقام شمار ہوں گی' مختار قول یہی ہے جو ''خزانۃ الفتاویٰ'' میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت وہ ہے' جب صبح کی نماز ادا کر لی گئی ہو اور پھر اس کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کا

وقت جو ہے" نہایہ" اور" کفایہ" میں یہی تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں ادا کرتے ہوئے انہیں فاسد کر دیتا ہے اور پھر فجر پڑھ لینے کے بعد ان سنتوں کی قضاء ادا کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا' یہ بات" محیط سرخسی" میں تحریر ہے۔

" نہایہ" اور" کفایہ" میں یہ بات تحریر ہے: ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے' عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے لے کر سورج متغیر ہو جانے تک کا وقت ہے۔

اگر کوئی شخص مستحب وقت میں نفل نماز کا آغاز کرتا ہے' پھر اس کو توڑ دیتا ہے' پھر عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے سے پہلے ان کی قضاء کرتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ یہ بات محیط سرخسی میں تحریر ہے۔

ان اوقات میں سے ایک وقت یہ ہے' جب سورج غروب ہو چکا ہو' اس کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کا وقت ہے۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو۔

ایک وقت وہ ہے جب جمعہ' عیدین' کسوف یا استسقاء کی نماز کا خطبہ دیا جا رہا ہو' یہ سب باتیں" نہایہ" اور" کفایہ" میں تحریر ہیں۔

جب حج یا نکاح کا خطبہ پڑھا جا رہا ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ یہ بات" منیۃ المصلی" میں تحریر ہے۔

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز سے پہلے والی چار رکعت پڑھنا شروع کر دے اور اسی دوران امام خطبہ دینے کے لیے آ جائے تو صحیح یہی ہے' وہ شخص پہلے ان چار رکعت کو پورا کرلے۔ شیخ صدر شہید حسام الدین نے" فتاویٰ ظہیریہ" میں یہ بات تحریر کی ہے۔

جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی ہو تو اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' لیکن اگر جماعت کے فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو فجر کی سنتیں ادا کرنا جائز ہے۔

عیدین کی نماز ادا کرنے سے پہلے گھر میں یا مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے اور عیدین کی نماز ادا کر لینے کے بعد مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' گھر میں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

عرفہ اور مزدلفہ میں جب دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جاتا ہے تو ان دونوں نمازوں کے درمیان میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' یہ بات بحر الرائق میں تحریر ہے۔

جب کسی نماز کا وقت بہت تھوڑا رہ چکا ہو تو اس وقت کے فرض کے علاوہ کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' یہ بات شرح منیۃ المصلی میں تحریر ہے' جو ابن امیر الحاج نے لکھی ہے' انہوں نے اسے" الحاوی" نامی کتاب سے نقل کیا ہے۔

پیشاب یا پاخانہ کی حاجت کو روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

جب کھانا سامنے موجود ہو اور انسان کی طبیعت بھی اس کی طرف مائل ہو' تو ایسے وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے' بلکہ جس وقت میں کوئی ایسا سبب پایا جا رہا ہو' جس کی وجہ سے نماز کی طرف توجہ مبذول نہ ہو رہی ہو' اور خشوع اور خضوع میں خلل واقع ہو' تو اس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوگا' خواہ وہ کوئی بھی سبب ہو۔

آدھی رات گزار جانے کے بعد عشاء کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے' یہ بات ''بحرالرائق'' میں تحریر ہے۔

1415- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرَى .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو' اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ دوسری رکعت بھی ادا کرلے۔

1416- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِى خِلَاسٌ عَنْ اَبِى رَافِعٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ.

☆☆ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر سورج نکل آئے' تو قتادہ نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: ایسا شخص اپنی نماز مکمل کرے گا۔

1417- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَتِيقِىُّ الْمَرْوَزِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِىُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِى رَافِعٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور پھر اسی دوران سورج نکل آئے' وہ شخص اپنی نماز کو مکمل کرے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سنان باھلی، ابوبکر بصری، عوقی۔علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔انہیں ''ثبت'' شمار کیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۷/۲)(۲۸۲)۔

۱٤۱٤ اخرجه ابن خزيمة (۹۹/۲) رقم (۹۹۸): حدثنا ابو يحيى محمد بن عبد الرحيم' بهذا الاسناد- قلت: و هذا اسناد منقطع؛ سعيد بن المسيب لم يلق بلالا-

۱٤۱٥ اخرجه النسائي في (السنن الكبري) (۱۷٦/۱) كتاب الصلاة الاول' باب عدد صلاة الصبح' حديث (٤٦۳)' و البيهقي في (السنن الكبري) (۳۷۹/۱) كتاب الصلاة' باب الدليل على انها لا تبطل بطلوع الشمس فيها' من طريقين عن معاذ بن هشام بهذا الاسناد-

۱٤۱٦ اخرجه احمد (۲ /٤۹۰)' و النسائي في (السنن الكبرى) (۱۷٦/۱) كتاب الصلاة الاول' باب عدد صلاة الصبح' حديث (٤٦٤)' و الحاكم (۲۷٤/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳۷۹/۱)' كلهم من طريق همام بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (۲۳٦/۲' ٤۸۹)' و البيهقي (۳۷۹/۱)' كلاهما من طريق سعيد بن ابي عروبة عن قتادة' به-

1418- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ الصُّبْحَ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو پھر اسی دوران سورج نکل آئے تو وہ شخص صبح کی نماز ادا کرلے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشیر بن نہیک - سدوسی، (اور ایک قول کے مطابق): سلوسی، ابوشعثاء بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۴/۱) (۱۰۰)۔

1419- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَدْرٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّهِمَا.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے فجر کی دو رکعت (مکمل) ادا نہ کی ہوں یہاں تک کہ سورج نکل آئے وہ ان دونوں کو ادا کرے۔

1420- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُوْنَ الْاِسْكَافِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ اَبُو بِشْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي

۱۴۱۸- اخرجه احمد (۲/۲۴۷، ۵۲۱) و ابن خزيمة (۲/ ۹۴) رقم (۹۸۶) كلاهما من طريق عبد الصمد قال: حدثنا همام بهذا الاسناد - و اخرجه احمد (۲/۳۰۶): حدثنا بهز قال: حدثنا همام قال: حدثنا قتادة عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة قال همام: و جدت في كتابي عن بشير بن نهيك ولا اظنه الا عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة فذكره-

۱۴۱۹- اخرجه الترمذي (۲/۲۸۷-۲۸۸) كتاب الصلاة باب ما جاء في اعادتهما بعد طلوع الشمس حديث (۴۲۳) و ابن خزيمة (۲/ ۱۶۵) رقم (۱۱۱۷) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۸۴) كتاب الصلاة باب من اجاز قضائهما بعد طلوع الشمس الى ان تقام الظهر كلهم من طريق عمرو بن عاصم بهذا الاسناد - و قال الترمذي: هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه و لا نعلم احدا روى هذا الحديث عن همام بهذا الاسناد نحو هذا الا عمرو بن عاصم الكلابي - و المعروف من حديث قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث السابق - اه - و قال البيهقي: تفرد به عمرو بن عاصم و عمرو بن عاصم ثقة-

۱۴۲۰- اخرجه ابو داود (۱/ ۱۲۱) كتاب الصلاة باب فيمن نام عن الصلاة او نسيها حديث (۴۴۲) و الطبراني في [illegible] (۱۸/ ۱۵۲-۱۵۳) رقم (۳۳۴) و الحاكم (۱/ ۲۷۴) كلهم من طريق خالد بن عبد الله بهذا الاسناد - و قال الحاكم: هذا حديث [illegible] ما قدمنا ذكره من صحة سماع الحسن عن عمران و لم يخرجاه - و وافقه الذهبي - قلت: و الحسن لم يسمع من عمران كما قر[illegible] واحد - و ينظر: (جامع التحصيل) ص (۱۶۳)-

مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلاً حَتَّى اسْتَقَلَّتْ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى الْفَجْرَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں شریک تھے سب لوگ فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے' وہ لوگ سورج کی تپش کی وجہ سے بیدار ہوئے' جب سورج تھوڑا سا بلند ہو گیا اور اچھی طرح روشن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے اذان دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے دو رکعت ادا کیں' مؤذن نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز (قضاء کے طور پر) ادا کی۔

1421- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ فَنِمْنَا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى اِذَا اَمْكَنَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَّيْنَا .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے' ہم سوئے رہ گئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے اذان دی ہم نے فجر کی دو رکعات ادا کیں' پھر ہم نے آرام سے نماز ادا کی۔

1422- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَقَالَ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ . فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

☆☆ یحییٰ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ (مسجد میں) آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا رہے تھے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان صاحب نے اُٹھ کر دو رکعت ادا کی (جب وہ اس سے فارغ ہوئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: یہ دو رکعت کون سی ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں نے انہیں فجر سے پہلے ادا نہیں کیا تھا (یعنی یہ فجر کی دو سنتیں ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

1423- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۴۲۲- اخرجه ابن خزيمة (۱۱۱۶): اخبرنا الربيع بن سليمان و نصر بن مرزوق بهذا الاسناد' و من طريق ابن خزيمة اخرجه ابن حبان (۲۴۷۱)' و اخرجه الحاكم (۱/ ۲۷۴ ۲۷۵)' و عنه البيهقي في (السنن الكبرى)(۲/ ۴۸۳) كتاب الصلاة' باب من اجاز قضاء هما بعد الفراغ من الفريضة' من طريق محمد بن يعقوب عن الربيع بن سليمان بهذا الاسناد- و قال الحاكم: صحيح على شرطهما- قلت: كذا قال: و هو وهم: لو الد يحيى بن سعيد بن قيس لم يخرجا له- و ينظر: الحديث الآتي-

وَسَلَّمَ) رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَصَلَاةَ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ . فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ .قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- .قَيْسٌ هٰذَا هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ .

☆☆ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو فجر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا صبح کی نماز دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟ ان صاحب نے عرض کی: میں نے فجر سے پہلی والی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کی تھیں' اس لیے اب انہیں ادا کر لیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

یہاں قیس نامی راوی سے مراد یحییٰ سعید کے دادا ہیں۔

1424- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي غَزْوَةٍ-أَوْ قَالَ فِي سَرِيَّةٍ-فَلَمَّا كَانَ آخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى أَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالاً فَأَذَّنَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللهِ أَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَيَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سریہ میں شرکت کے لیے ایک سفر میں شریک تھے' جب رات کا آخری حصہ ہوا تو ہم نے پڑاؤ کر لیا (اور سو گئے)' ہم بیدار نہ ہو سکے یہاں تک کہ سورج کی تپش نے ہمیں بیدار کیا' ہم لوگ خوفزدہ ہو گئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو انہوں نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم وہاں سے روانہ ہو جائیں' پھر ہم نے کچھ سفر کیا' یہاں تک کہ سورج کچھ بلند ہو گیا' تو لوگوں نے قضائے حاجت کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا: وہ اذان دیں' پھر ہم نے دو رکعت ادا کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' ہم نے عرض کی: اے

۱۴۲۳-اخرجه احمد (۵/ ۴۴۷) و ابو داود (۲/ ۲۲) كتاب الصلاة: باب من فاته متى يقضيها' حديث (۱۲۶۷) و ابن ماجه (۱/ ۳۶۵) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن فاته الركعتان قبل صلاة الفجر' حديث (۱۱۵۴) و الحاكم (۱/ ۲۷۵) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۸۳) كلهم من طريق عبد الله بن نمير بهذا الاسناد- و اخرجه الترمذي (۲/ ۲۸۴) كتاب الصلاة: باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر' حديث (۴۲۲) من طريق عبد العزيز الدراوردي عن سعد بن سعيد بهذا الاسناد -وقال الترمذي: حديث محمد بن ابراهيم لا نعرفه الا من حديث سعد بن سعيد- و قال سفيان بن عيينة سمع عطاء بن ابي رباح من سعد بن سعيد هذا الحديث' و انما يروى هذا الحديث مرسلاً- وقال الترمذي ايضا: و اسناد هذا الحديث ليس بمتصل' محمد بن ابراهيم التيمي لم يسمع من قيس' وروى بعضهم هذا الحديث عن محمد بن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج فراى قيسا- و هذا اصح من حديث عبد العزيز عن سعد بن سعيد-

۱۴۲۴-اخرجه احمد (۴/ ۴۴۱) و ابن خزيمة (۹۹۴) و ابن حبان (۱۴۶۱) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۳۸۵) و الطبراني في (الكبير) (۱۸/ ۱۶۸- ۱۶۹) رقم (۳۷۸) كلهم من طريق هشام بن حسان' بهذا الاسناد-

اللہ کے نبی! کیا ہم اسے کل اس کے وقت میں قضاء نہ کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سود سے منع کرے گا اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

1425- قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْمِيضَاةِ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ فِى النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ عَلٰى مَنْ لَّمْ يُصَلِّ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَاِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا.

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) جس میں یہ الفاظ ہیں:

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سونے میں تفریط نہیں ہے' تفریط اس شخص کے لیے ہے' جو نماز ادا نہیں کرتا' یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جاتا ہے' جو شخص ایسا کرے تو وہ اس نماز کو اسی وقت ادا کرے جب وہ اس پر متنبہ ہو جائے' یا پھر جب اگلا دن آئے تو اس کے وقت میں اسے ادا کر لے۔

1426- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنْ كَانَ اَمْرَ دُنْيَاكُمْ فَشَاْنَكُمْ وَاِنْ كَانَ اَمْرَ دِيْنِكُمْ فَاِلَيَّ. قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا فِىْ صَلَاتِنَا. فَقَالَ لَا تَفْرِيْطَ فِى النَّوْمِ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِى الْيَقَظَةِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا.

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر کوئی تمہارا دنیاوی کام ہو تو یہ تمہارا معاملہ ہے' اور اگر کوئی دینی معاملہ ہو تو وہ میری طرف آئے گا' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنی نماز کے بارے میں تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوئے رہ جانے میں تفریط نہیں ہوتی۔ تفریط بیداری میں ہوتی ہے' جب ایسی صورتِ حال ہو جائے تو اس نماز کو (بیدار ہونے کے بعد) ادا کر لو یا اگلے دن اس کے وقت میں ادا کر لو۔

تارکِ نماز کا حکم

علامہ ابن رُشد رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

۱۴۲۵- اخرجه مسلم (۱/ ۲۷۲ ۲۷۳) كتاب المساجد' باب قضاء الصلاة الفائتة' حديث (۶۸۱) من طريق شيبان بن فروخ بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۱/ ۱۲۱) كتاب الصلاة' باب فيمن نام عن صلاة او نسيها' حديث (۴۴۱) و النسائي (۱/ ۲۹۴) كتاب المواقيت' باب فيمن نام عن الصلاة' و ابو عوانة (۲/ ۲۵۷) ' و ابن حبان (۱۴۶۰) ' و ابن الجارود في (المنتقى) رقم (۱۵۲) ' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱/ ۴۰۴) و (۲/ ۲۱۶) ' كلهم من طريق سليمان بن المغيرة بهذا الاسناد-

۱۴۲۶ اخرجه احمد (۵/ ۲۹۸) ' و ابو داود (۱/ ۱۱۹ ۱۲۰) كتاب الصلاة' باب فيمن نام عن الصلاة او نسيها' حديث (۴۳۷) ' و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ۴۰۱) ' كلهم من طريق حماد بن سلمة' بهذا الاسناد- و اخرجه الترمذي (۱۷۷) ' و النسائي (۱/ ۲۹۴) ' و ابن خزيمة (۹۸۹) ' و ابن حزم في (المحلى) (۲/ ۱۵) من طريق حماد بن زيد عن ثابت بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حسن صحيح-

(المسالة الرابعة) واما ما الواجب على من تركها عمدا وامر بها فابى ان يصيها لا جحودا لفرضها فان قوما قالوا :يقتل وقوما قالوا :يعزر ويحبس والذين قالوا يقتل منهم من اوجب قتله كفرا وهو مذهب احمد واسحاق وابن المبارك ومنهم من اوجبه حدا وهو مالك والشافعي وابو حنيفة واصحابه واهل الظاهر ممن راى حبسه وتعزيره حتى يصلي .والسبب في هذا الاختلاف اختلاف الآثار وذلك انه ثبت عنه عليه الصلاة والسلام انه قال "لا يحل دم امرء مسلم الا باحدى ثلاث :كفر بعد ايمان او زنا بعد احصان او قتل نفس بغير نفس "وروى عنه عليه الصلاة والسلام من حديث بريدة انه قال "العهد الذى بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر "وحديث جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال "ليس بين العبد وبين الكفر (او قال الشرك) الا ترك الصلاة "فمن فهم من الكفر ههنا الكفر الحقيقي جعل هذا الحديث كانه تفسير لقوله عليه الصلاة والسلام "كفر بعد ايمان "ومن فهم ههنا التغليظ والتوبيخ اى ان افعاله افعال كافر وانه في صورة كافر كما قال "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن "ولم ير قتله كفرا .واما من قال يقتل حدا فضعيف ولا مستند له الا قياس شبه ضعيف ان امكن وهو تشبيه الصلاة بالقتل في كون الصلاة راس الماموارت والقتل راس المنهيات

وعلى الجملة فاسم الكفر انما ينطلق بالحقيقة على التكذيب وتارك الصلاة معلوم انه ليس بمكذب الا ان يتركها معتقدا لتركها هكذا فنحن اذن بين احد امرين :اما ان اردنا ان نفهم من الحديث الكفر الحقيقي يجب علينا ان نتاول انه اراد عليه الصلاة والسلام من ترك الصلاة معتقدا لتركها فقد كفر واما ان يحمل على اسم الكفر على غير موضوعه الاول وذلك على احد معنيين :اما على ان حكمه حكم الكافر :اعني في القتل وسائر احكام الكفار وان لم يكن مكذبا واما على ان افعاله افعال كافر على جهة التغليظ والردع له :اى ان فاعل هذا يشبه الكافر في الافعال اذ كان الكافر لا يصلي كما قال عليه الصلاة والسلام "لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن "وحمله على ان حكمه حكم الكافر في احكامه لا يجب المصير اليه الا بدليل لانه حكم لم يثبت بعد في الشرع من طريق يجب المصير اليه فقد يجب اذا لم يدل عندنا على الكفر الحقيقي الذى هو التكذيب ان يدل على المعنى المجازى لا على معنى يوجب حكما لم يثبت بعد في الشرع بل يثبت ضده وهو انه لا يحل دمه اذ هو خارج عن الثلاث الذين نص عليهم الشرع فتامل هذا فانه بين والله اعلم .اعني انه يجب علينا احد امرين : اما ان نقدر في الكلام محذوفا ان اردنا حمله على المعنى الشرعي المفهوم من اسم الكفر

واما ان نحمله على المعنى المستعار واما حمله على ان حكمه حكم الكافر فی جميع احكامه مع انه مؤمن فشیء مفارق للاصول مع ان الحديث نص فی حق من يجب قتله كفرا او حدا ولذلك صار هذا القول مضاهيا لقول من يكفر بالذنوب[1]

جو شخص جان بوجھ کر نماز ادا نہیں کرتا' یعنی اسے حکم دیا جاتا ہے اور وہ نماز پڑھنے سے انکار کر دیتا ہے' البتہ اس کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا (فرضیت کا قائل رہتا ہے) تو ایسے شخص کو کیا سزا دی جائے گی؟

اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے' اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے' اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی اور اسے قید کر دیا جائے گا۔

جن حضرات نے اسے قتل کرنے کی تجویز پیش کی ہے' ان کے اس بارے میں دو مؤقف ہیں۔

ان میں سے بعض حضرات نے یہ بات اس لیے بیان کی ہے' کیونکہ ان کے نزدیک نماز ترک کرنے والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہونے والا شخص مرتد ہوتا ہے اور مرتد کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام عبداللہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔

جبکہ اہل علم کے دوسرے گروہ نے حد کے طور پر اس کے قتل کا فتویٰ دیا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ' ان کے اصحاب اور بعض اہل ظاہر اسی بات کے قائل ہیں۔

جن حضرات نے یہ کہا ہے' نماز ترک کرنے والے شخص کو تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی' یہاں تک کہ وہ نماز ادا کرنے لگے' انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کسی بھی مسلمان کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ سے حلال ہوتا ہے: ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا' شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا یا کسی کو ناحق قتل کر دینا''۔

اسی طرح حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہمارے اور ان کے درمیان (معاہدے کی بنیاد) نماز ہے' جس نے اسے ترک کیا' اس نے کفر کا ارتکاب کیا''۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بندے اور کفر کے درمیان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اور شرک کے درمیان نماز ترک کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے''۔

جن لوگوں نے یہاں روایت سے مراد ''حقیقی کفر'' لیا ہے' انہوں نے اس حدیث کو اس سے پہلے والی حدیث یعنی ایمان قبول کر لینے کے بعد کفر اختیار کرنے کی تفسیر قرار دیا ہے۔

جن اہل علم نے یہ بات کہی ہے یہاں بنیادی مقصد انکار کا اظہار ہے' اور شدت کے ساتھ ملامت کا اظہار ہے' انہوں نے اس

1 بداية المجتهد كتاب الصلاة الجملة الاولى

حدیث کا یہ مفہوم مرادلیا ہے ایسے شخص کا فعل کفریہ ہوگا اور بظاہر وہ کافر کی شکل اختیار کرلے گا۔
اس کی مثال کے طور پر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا' چوری کرنے والا شخص چوری کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔
اس لیے ان حضرات نے نماز نہ پڑھنے والے شخص کے قتل کو کفر کی وجہ سے لازم قرار نہیں دیا۔
جن حضرات نے حد کے طور پر اسے قتل کرنے کا حکم دیا ہے ان کے مؤقف میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ اور ان کے پاس اس حوالے سے کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے' صرف چند قیاسات ہیں' اگر انہیں قبول کرنا ممکن ہو اور وہ قیاس یہ ہے کہ آپ نماز کو قتل کے مشابہہ قرار دیں کیونکہ نماز تمام احکامات یعنی اوامر میں سرفہرست ہے' جبکہ قتل تمام منہیات میں سرفہرست ہے' مختصر طور پر یہ کہہ سکتے ہیں: کفر کا لفظ حقیقی اعتبار سے تکذیب پر دلالت کرتا ہے' اور یہاں یہ بات طے ہے' جو شخص نماز ادا نہیں کررہا' وہ اس کی تکذیب کے جرم کا مرتکب نہیں ہورہا' البتہ اگر وہ نماز ترک کرنے (کے جائز ہونے) کا عقیدہ بھی رکھے تو حکم مختلف ہوگا۔
اب ہم دو میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرسکتے ہیں' یعنی یا تو یہ ہوجائے کہ ہم حدیث کے الفاظ سے ''حقیقی کفر'' مراد لیں' اس صورت میں حدیث کی تاویل یہ ہوگی: جو شخص نماز ترک کردے اور جو شخص نماز ترک کرنے کے جائز ہونے کا عقیدہ بھی رکھے' وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے' یا پھر یہ ہوسکتا ہے' روایت میں نقل ہونے والے لفظ کفر کو دوسرے معنی پر محمول کیا جائے اور اس میں دو احتمال ہوسکتے ہیں۔
یا تو ہم اس سے یہ مفہوم قرار لیں کہ اس پر کافر کا حکم لگے گا' یعنی اسے قتل کردیا جائے گا' یعنی کفار کے تمام احکام نافذ ہوں گے اگرچہ اس نے تکذیب نہیں کی ہے۔
یا پھر یہ وہ سکتا ہے' ہم یہاں یہ مراد لیں کہ اس سے مراد یہ ہے' زجر و توبیخ کی جائے اور انکار کے اظہار کے طور پر انسان کے اس فعل کو کفریہ قرار دیا جائے' یعنی وہ شخص اس جرم کے ارتکاب کے حوالے سے اپنے افعال میں کفار کی مشابہت اختیار کر گیا ہے' کیونکہ کافر شخص بھی نماز نہیں پڑھتا ہے۔
جیسا کہ حدیث میں یہ بات مذکور ہے:
''زنا کرنے والا شخص زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا''۔
ایسے شخص پر کفر کا حکم لگانا اسی وقت قابل قبول ہوسکتا ہے جب اس کی کوئی دلیل موجود ہو' کیونکہ یہ ایک ایسا حکم ہے جو شریعت میں کسی ایسے طریقے سے ثابت نہیں ہے' جس پر عمل کرنے کو واجب قرار دیا جائے۔
تو جب ہمارے پاس کفر کے حقیقی معنی مراد لینے کی کوئی دلیل نہیں ہے تو اب یہ لازم ہوگا کہ ہم یہاں مجازی طور پر کفر کا معنی مراد لیں' جو کوئی ایسا مفہوم نہ ہو جس کے نتیجے میں ایسا حکم ثابت ہورہا ہو جو شریعت میں ثابت نہ ہو' بلکہ اس کے برعکس حکم ثابت ہورہا ہو اور وہ حکم یہ ہے' ایسے شخص کا خون بہانا جائز نہیں ہے' کیونکہ یہ ان تین افراد میں شامل نہیں ہے' جن کے بارے

میں شریعت نے صراحت کے ساتھ یہ حکم دیا ہے (کہ انہیں قتل کیا جا سکتا ہے) آپ اس پہ غور وفکر کریں' یہ بات واضح ہے۔
یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دو میں سے کسی ایک مؤقف کو اختیار کرنا لازم ہے۔
یا تو یہ ہوگا: ہم کلام کو محفوظ تسلیم کر لیں' اگر ہم لفظ کفر کے شرعی مفہوم پہ اُسے محمول کرتے ہیں یا پھر یہ ہوسکتا ہے' ہم اسے مستعار معنی پر محمول کریں' اور اس وقت حدیث کا مفہوم یہ بنے گا: تارکِ صلوٰۃ شخص پر کافر شخص کے تمام احکام نافذ ہوتے ہیں حالانکہ وہ مؤمن ہوتا ہے۔
تو ان میں ایک ایسا مفہوم ہے جو اصول سے متصادم ہے' حالانکہ حدیث ایسے لوگوں کے حق میں نہیں ہے' جو تارکِ صلوٰۃ شخص کے قتل کو کفر یا حد کی وجہ سے لازم قرار دیتے ہیں۔ اس لیے یہ قول ان کے مؤقف سے ملتا جلتا ہوگا جو گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے انسان کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔

1427- حَدَّثَنَا اَبُوْ طَلْحَةَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَوْمُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَيْسَ فِى النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِى الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِىَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ.
قَالَ فَسَمِعَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَّاَنَا اُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِىْ يَا فَتَى احْفَظْ مَا كُنْتَ تُحَدِّثُ فَاِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لوگوں کے نماز کے وقت سوئے رہ جانے کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوئے رہ جانے میں تفریط نہیں ہے' تفریط بیداری میں ہے' جب کوئی شخص نماز بھول جائے' یا نماز کے وقت سو یا رہ جائے تو جیسے ہی اُسے یاد آئے' اس وقت اسے ادا کر لے یا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں (قضاء کے طور پر) اسے ادا کرے۔
راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے نوجوان! تم جو حدیث بیان کر رہے ہو' اسے یاد رکھنا کیونکہ میں نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زیاد بن یحییٰ بن حسان، ابوخطاب حسانی، بکری-بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 254ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۷۰/۱)(۱۳۹)۔

○ حماد بن واقد عیشی - ابوعمرو صفار بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۹۸/۱)

(۵۵۱)۔

1428- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِنَحْوِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قُلْنَا اَلَا نُصَلِّيْهَا فِيْ غَدٍ قَالَ يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَاْخُذُهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جس میں اسی طرح کا قصہ ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ہم نے عرض کی: کیا ہم اسے کل ادا نہ کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود وصول کرے گا۔

1429- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِهٰذَا وَقَالَ يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اس کے بعد انہوں نے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع کیا ہے اور خود اسے تم سے قبول کرے گا۔

66-باب قَدْرِ الْمَسَافَةِ الَّتِيْ تُقْصَرُ فِيْ مِثْلِهَا صَلَاةٌ وَّقَدْرِ الْمُدَّةِ

باب: اس مسافت کی مقدار کا بیان جس کی وجہ سے نماز قصر ہو جاتی ہے نیز قصر کی مدت کا بیان

1430- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ فِيْ اَدْنٰى مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ مِّنْ مَّكَّةَ اِلٰى عُسْفَانَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! چار بُرید سے کم (مسافت کے سفر) میں نماز قصر نہ کرو جتنا مکہ سے عسفان تک کا فاصلہ ہے۔

۱۴۲۸-اخرجه عبد الرزاق (۲۲۴۱) عن ابن عيينة عن اسماعيل بن مسلم المكي بهذا الاسناد و من طريق عبد الرزاق اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۷۵/۱۸) رقم (۳۹۹)-

۱۴۳۰-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۳۷/۳-۱۳۸) كتاب الصلاة باب السفر الذي لا تقصر في مثله الصلاة من طريق الدارقطني به- و قال البيهقي: و هذا حديث ضعيف اسماعيل بن عياش لا يحتج به و عبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بمرة- و الصحيح ان ذلك من قول ابن عباس- و اخرجه الطبراني في (الكبير) (۹۶/۱۱-۹۷) رقم (۱۱۱۶۲) و البيهقي في (معرفة السنن الآثار) (۴۲۱/۲) كتاب الصلاة باب السفر الذي تقصر في مثله الصلاة حديث (۱۵۸۶) من طريق اسماعيل بن عياش بهذا الاسناد- و قال البيهقي: و اسماعيل بن عياش غير محتج به و رواياته عن غير اهل الشام ضعيفة- و عبد الوهاب بن مجاهد ضعيف بمرة- و الصحيح موقوفاً-

قصر نماز کے احکام

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

وہ سفر جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں' وہ (ایسا سفر) ہے کہ انسان تین دن اور تین راتوں کی مسافت (کی دوری پر جانے) کا قصد کرے (وہ مسافت) اونٹ کے چلنے کی رفتار کے اعتبار سے ہو' یا پیدل چلنے کے اعتبار سے ہو' اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''مقیم شخص مکمل ایک دن اور ایک رات تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے جبکہ سفر کرنے والا شخص تین دن اور تین راتوں تک ایسا کر سکتا ہے''۔

یہ رخصت جنس کے اعتبار سے عمومی ہے' تو اس سے لازمی طور پر متعین مدت کا عموم ہونا لازم آئے گا۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مقدار دو دن (کی مسافت) بیان کی ہے' اور تیسرے دن کا اکثر حصہ بیان کیا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر مدت ایک دن اور ایک رات (کی مسافت) ہے۔ یہ ایک قول کے مطابق ہے۔ تاہم ان حضرات کے خلاف وہ حدیث دلیل ہونے کے لیے کافی ہے' جس سفر کا ہم نے تذکرہ کیا ہے' اس سے مراد درمیانی رفتار سے سفر کرنا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ہے: انہوں نے یہ مدت مراحل کے اعتبار سے متعین کی ہے اور یہ چیز پہلی رائے کے قریب ہے۔

صحیح قول کے مطابق اس بارے میں فرسخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(اور اس مدت کا) پانی میں سفر میں اعتبار نہیں کیا جائے گا' اس سے مراد یہ ہے: (سمندر میں سفر کرتے ہوئے) خشکی پر سفر کرنے کی مدت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

سمندر میں اس چیز کا اعتبار کیا جائے گا جو اس کی حالت کے لائق ہو' جس طرح پہاڑوں کے بارے میں یہی حکم ہے

مصنف فرماتے ہیں: مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا فرض ہے' وہ ان کے علاوہ مزید رکعات ادا نہیں کرے گا' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر چار رکعت پڑھنا ہی فرض ہے' البتہ قصر کرنے کی اسے رخصت دی گئی ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے مشہور شارح حافظ بدرالدین عینی تحریر کرتے ہیں:

قصر کا لفظی مطلب مسافت کو قطع کرنا ہے' لیکن یہاں پر مطلق طور پر یہ مفہوم مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد مخصوص مسافت کو قطع کرنا' اور یہی وجہ ہے' مصنف نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں' وہ مسافت جس کی وجہ سے احکام تبدیل ہو جاتے ہیں' احکام کے تبدیل ہونے سے مراد نماز کا قصر ہونا ہے' روزہ نہ رکھنے کا جائز ہونا ہے' تین دن اور تین راتوں تک مسح کی اجازت ہونا ہے' جمعہ اور عیدین کی ادائیگی کا ساقط ہو جانا ہے' قربانی کا ساقط ہو جانا ہے' عورت کا محرم کے بغیر اتنے سفر کا ممنوع ہونا ہے۔

قصد کا مطلب ایسا ارادہ کرنا ہے' جو عمل کے ساتھ ملا ہوا ہو' مصنف نے اس قید کو اس لیے ذکر کیا ہے' کیونکہ اگر کوئی شخص مسافت یا سفر کے قصد کے بغیر پوری دنیا بھی گھوم لیتا ہے' تو وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر وہ قصد کر لیتا ہے' لیکن یہ بات نیت کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتی تو بھی یہی حکم ہوگا' تو احکام کی تبدیلی انسان کے حق میں اس وقت ثابت ہوگی جب

دونوں چیزیں ایک ساتھ جمع ہوں گی۔

صاحب ہدایہ نے جو پیدل چلنے یا اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے کا ذکر کیا ہے' تو اس سے مراد پوری رات اور پورا دن چلنا نہیں ہے' بلکہ اس سے مراد صرف دن کے وقت سفر کرنا ہے' اس کی وجہ یہ ہے: رات تو آرام کے لیے بنائی گئی ہے' اسی طرح یہ بھی شرط نہیں ہے' ایک دن صبح سے لے کر اگلے دن صبح تک سفر کیا جائے۔ کیونکہ آدمی اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی طرح دن کے بعض حصے میں جانور بھی سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتا' اس لیے سفر کی تکمیل کے حق میں راحت حاصل کرنے کے لیے پڑاؤ کرنا بھی سفر کا حصہ شمار ہوگا۔

یہاں اس مسئلے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ہمارے اصحاب اور اہلِ کوفہ نے یہ کہا ہے: مسافت کی کم از کم مقدار جس میں نماز کو قصر کیا جاتا ہے' وہ تین دن اور تین راتوں کا سفر ہے' جو اونٹ پر سوار ہو کر کیا جائے' یا پیدل چل کر کیا جائے' اور یہ دن وہ ہیں' جو سردیوں کے دنوں کے سب سے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس سفر کی مدت کے دو دن اور تیسرے دن کا اکثر حصہ قرار دیا ہے' تو امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ جبکہ محمد بن سماعہ کی روایت کے مطابق امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: تیسرے دن کا اکثر حصہ شامل ہوگا' یعنی جب وہ تیسرے دن زوال کے بعد اپنی منزل پر پہنچ جائے گا۔

امام مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ اور عام مشائخ نے اس کا تعین فرسخ کے اعتبار سے کیا ہے' ایک قول کے مطابق یہ 21 فرسخ ہوگا۔ ایک قول کے مطابق یہ 18 فرسخ ہوگا۔ صاحب ہدایہ نے یہ بات بیان کی ہے: فتویٰ اسی بات پر ہے۔

یوام الفقہ نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد پندرہ فرسخ ہوگا۔

مصنف نے جو بات ذکر کی ہے' حضرت عثمان غنی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور سوید بن علقمہ کا مذہب ہے' جبکہ کتاب التمہید میں یہ بات تحریر ہے: حضرت حذیفہ یمانی' ابوقلابہ' شریک بن عبداللہ' ابن جبیر' ابن سیرین' شعبی' نخعی' ثوری اور حسن بن یحییٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔

ایک مصنف نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان کی وہی رائے ہے' جو ہمارا مذہب ہے۔

تاہم حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے مستند طور پر دوسرا قول منقول ہے۔

بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے قصر کی مسافت کے بارے میں سات مختلف اقوال منقول ہیں' ایک مقام پر انہوں نے اس کی مسافت اڑتالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چھیالیس میل قرار دی ہے۔ ایک جگہ پر چالیس میل سے زیادہ قرار دی ہے' ایک جگہ پر چالیس میل قرار دی ہے' ایک جگہ پر دو دن کی مسافت تحریر کی ہے' ایک جگہ پر ایک دن اور ایک رات کی مسافت تحریر کی ہے۔

تاہم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے: تین دن اور تین راتوں سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کیا جائے' ایسا انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کی وجہ سے کہا ہے' تا کہ اختلاف سے باہر آیا جائے۔ ''مختصر المزنی'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے:

'میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ تین دن سے کم سفر میں نماز کو قصر نہ کروں' میں اپنی ذات کے لیے احتیاط کے طور پر ایسا کرتا ہوں''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے جو یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے مرحلے کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے' تو اس کا مطلب یہ ہے: ان کے نزدیک سفر کی مدت میں تین مراحل کے سفر کا اعتبار کیا جائے گا' اور اس کا پہلے قول سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے: تین دن اور تین راتوں تک سفر کرنے سے بھی اتنا ہی سفر طے ہوتا ہے' کیونکہ درمیانی رفتار کے ساتھ روزانہ ایک مرحلہ طے کیا جا سکتا ہے' خاص طور پر ان دنوں میں جو سال کے چھوٹے دن ہوتے ہیں۔

مصنف نے جو یہ کہا ہے: ''اس بارے میں فرسخ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور یہی بات صحیح ہے'' تو اس کے ذریعے انہوں نے بعض مشائخ کے قول سے احتراز کیا ہے' کیونکہ ان مشائخ نے فرسخ کے اعتبار سے اس مسافت کا تعین کیا ہے' پھر اس بارے میں ان مشائخ کے درمیان اختلاف ہے' ایک قول کے مطابق یہ مسافت اکیس فرسخ ہوگی' ایک قول کے مطابق اٹھارہ فرسخ ہوگی' ایک قول کے مطابق پندرہ فرسخ ہوگی۔

''الدرایہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: فتویٰ اٹھارہ فرسخ کے قول پر ہے' کیونکہ یہ درمیانے درجے کا عدد ہے جبکہ ''جوامع الفقہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: یہی قول مختار ہے۔

جبکہ ''المجتبیٰ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: خوارزم کے اکثر مشائخ نے پندرہ فرسخ کے قول پر فتویٰ دیا ہے جبکہ شیخ بقالی نے ''الاربعین'' میں بارہ فرسخ کا قول ذکر کیا ہے۔

یہاں مصنف نے یہ بات بھی بیان کی ہے: پانی میں سفر کرتے ہوئے خشکی کی مسافت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

مصنف نے جو یہ کہا ہے: چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھنا اس پر فرض ہے' اس کے ذریعے انہوں نے سنت سے احتراز کیا ہے' کیونکہ سنت کی یہ حیثیت نہیں ہے (کہ چار سنتوں والی نماز کی دو سنتیں پڑھی جائیں) اور چار رکعت والی قید کے ذریعے انہوں نے فجر' مغرب اور وتر کی نماز سے احتراز کیا ہے' کیونکہ انہیں مختصر نہیں کیا جا سکتا۔

ان دونوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا' اس سے مراد یہ ہے: ان دو رکعات سے زیادہ رکعات ادا نہیں کی جائیں گی۔

شیخ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: سفر کے دوران دو رکعات ادا کی جائیں گی' ان کے علاوہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص دو رکعت ادا کرنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے' تو اس کے لیے یہ کافی ہوگا کہ وہ سجدۂ سہو کر لے۔

شیخ حسن بن یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: کوئی شخص جان بوجھ کر چار رکعات ادا کر لیتا ہے' تو اسے دوبارہ اس نماز کو ادا کرنا ہوگا' اگر وہ آسانی سے اسے ادا کر سکے۔

ہمارا مذہب نماز کو قصر کرنا ہے اور یہ مسافر کے لیے فرض ہے' حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت جابر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم' سفیان ثوری' حماد بن ابوسلیمان (ان سب حضرات نے) اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

شیخ اثرم یہ کہتے ہیں: مسافر کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے' وہ سفر کے دوران چار رکعات ادا کرے۔

شیخ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے "الاشراف" نامی کتاب میں یہ بات تحریر کی ہے: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: میں اس مسئلے سے عافیت کو پسند کرتا ہوں۔

بغوی کہتے ہیں: اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں:

خطابی یہ کہتے ہیں: بہتر یہ ہے: قصر کرلیا جائے تاکہ آدمی اختلاف سے باہر نکل آئے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں عمل اسی چیز پر کیا جائے گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کیا ہے اور یہ قصر نماز ادا کرنا ہے۔

شیخ محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

قاضی اسماعیل بن اسحٰق مالکی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت منقول ہے جس کا تذکرہ شیخ ابن المنذر نے کیا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا ہے: اس کے لیے فرض چار رکعت ادا کرنا ہے' یعنی مسافر کے لیے چار رکعت پڑھنا فرض ہے۔

ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں [1]۔

1431- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالاَ حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَّحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا فَاَقَمْنَا سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرْنَا وَاِذَا زِدْنَا اَتْمَمْنَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ دن قیام کیا' اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم مسافر ہوں اور تیرہ دن قیام کریں تو ہم نماز قصر کرتے ہیں' اگر اس سے زیادہ قیام کریں تو مکمل نماز ادا کرتے ہیں۔

---

[1] تلخیص البنایہ شرح الہدایہ ج ۲ ص ۳' مطبوعہ دارالفکر

۱۴۳۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۵۰) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكثاً' من طريق لوين بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (۲/ ۲٤) كتاب الصلاة: باب متى يتم المسافر؛ حديث (۱۲۳۰)' و ابن حبان (۲۷۵۰)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۵۰) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكثاً' و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ٤۳۲) كتاب الصلاة: باب المقام الذي يتم بمثله الصلاة: حديث (۱٦۰۷)' كلهم من طريق عاصم عن عكرمة عن ابن عباس-

قصر نماز کا حکم

سفر کے دوران مسافر کا قصر نماز ادا کرنا کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

کتاب اللہ کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

"اور جب تم زمین میں سفر کرو تو اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ اگر تم نماز کو قصر کر لیتے ہو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کفار تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے"۔

حضرت یعلی بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: قرآن میں یہ الفاظ ہیں: تم قصر نماز ادا کر لیتے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا" تو اب تو ہم امن کی حالت میں ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر آپ حیران ہوئے ہیں اس بات پر میں بھی حیران ہوا تھا اور میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: یہ وہ رعایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطاء کی ہے تو تم اُس کی اس رعایت کو قبول کرو۔

جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو اس بارے میں متواتر احادیث منقول ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قصر نماز ادا کیا کرتے تھے جب آپ حج کرنے کے لیے یا عمرہ کرنے کے لیے یا کسی غزوہ میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کے ساتھ رہا ہوں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد یہ تھی: میں سفر کے دوران بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال تک (سفر کے دوران) دو سے زیادہ رکعت ادا نہیں کی ہیں۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں (سفر کے دوران) دو رکعت ادا کی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں دو رکعت ادا کی ہیں اب تم لوگوں نے مختلف راستے اختیار کر لیے ہیں تو میری یہ خواہش ہے: چار کے مقابلے میں دو مقبول رکعت مجھے مل جائیں۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

ایک مرتبہ ہم لوگ مکہ جانے کے لیے نکلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس آنے تک دو رکعت ادا کی ہم نے اس دوران مکہ میں دس دن قیام کیا اور واپس آنے تک قصر نماز ہی ادا کرتے رہے یہ تمام روایات مستند ہیں۔

اسی طرح تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے: جو شخص کسی سفر پر روانہ ہوتا ہے تو وہ سفر کے دوران قصر نماز ادا کرے گا خواہ وہ حج کا سفر ہو یا عمرے کا سفر ہو یا جہاد کا ہو کیونکہ اس بات کا اختیار حاصل ہے: وہ چار رکعت والی نماز کو دو رکعت ادا کرے۔

علامہ ابن قدامہ نے یہ بات نقل کی ہے: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ دریافت کیا گیا: نماز کو کب قصر کیا جائے گا یعنی

کتنے فاصلے میں قصر کیا جائے گا؟ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: چار برید کے فاصلے تک کا سفر کرنا ہو تو نماز کو قصر کیا جائے گا۔ ان سے پوچھا گیا: اگر کسی شخص نے مکمل ایک دن سفر کرنا ہو تو کیا یہ حکم ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! چار برید سفر ہونا چاہیے جو سولہ فرسخ ہوتا ہے اور دو دن میں طے ہوتا ہے۔ تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے: قصر اس وقت تک کرنا جائز نہیں ہے جب تک سولہ فرسخ سے کم سفر ہو ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اس اعتبار سے یہ اڑتالیس میل بن جائیں گے۔ قاضی نامی شیخ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک میل میں بارہ ہزار قدم ہوتے ہیں۔

اسی طرح علامہ ابن قدامہ نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ دس فرسخ کے سفر میں قصر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بعض فقہاء کے نزدیک قصر کی مسافت دو دن کا سفر ہوگی اور یہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی رائے ہے امام مالک امام لیث بن سعد اور امام شافعی رحمہم اللہ علیہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ایک دن کا سفر ہو تو بھی نماز کو قصر کیا جائے گا البتہ اس سے کم سفر کے لیے نماز کو قصر نہیں کیا جائے گا امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اختیار کیا ہے۔

عام علماء نے یہ بات بیان کی ہے: ایک دن کا سفر کافی ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: وہ تین دن کی مسافت کے سفر میں نماز قصر کیا کرتے تھے۔

امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
''مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک (موزوں پر) مسح کر سکتا ہے''۔

البتہ بعض اسلاف سے بھی یہ بات منقول ہے: وہ ایک دن سے کم کے سفر میں بھی نماز کو قصر کر لیا کرتے تھے۔[1]

1432- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي سَفَرٍ سَبْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ نَقْصُرُ سَبْعَ عَشْرَةَ فَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر کے دوران ایک جگہ پر سترہ دن قیام کیا اس دوران ہم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم سترہ دن تک قصر نماز ادا کریں گے اگر اس سے زیادہ قیام کرنا ہو تو مکمل نماز ادا کریں گے۔

---

[1] المغنی لابن قدامہ مسئلہ، فتوی مسافت القصر

۱۴۳۲- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۵۰) كتاب الصلاة: باب المسافر يقصر ما لم يجمع مكثا من طريق الدارقطني به. و ينظر: الحديث السابق-

قصر کے لیے اقامت کی نیت کی بحث

کتنی مدت تک اقامت کی نیت ہو تو انسان قصر نماز ادا کرسکتا ہے اور کتنی مدت سے زیادہ نیت ہو تو قصر نماز ادا نہیں کر سکتا' اس بارے میں علامہ ابن قدامہ نے بحث کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی ہے: امام احمد بن حنبلؒ سے یہ بات منقول ہے:
اگر مسافر شخص کسی شہر میں اکیس دن سے زیادہ قیام کی نیت کرے تو اب وہ مکمل نماز ادا کرے گا'
جبکہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بھی منقول ہے: اگر کوئی شخص چار دن قیام کی نیت کر کے تو اب وہ بھی مکمل نماز ادا کرے گا' لیکن اگر وہ چار دن سے کم قیام کی نیت کرتا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
اس کی وجہ یہ ہے: تین کا عدد کم از کم حد ہے' اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:
''باہر سے آنے والا شخص حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد تین دن تک قیام کرسکتا ہے''۔
وہ مسافت جسے طے کرنے کی نیت کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے' اُس کے بارے میں اہل علم کے اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:
جس مسافت کے نتیجے میں قصر کرنا جائز ہوتا ہے' اُس مسافت کی مقدار کے تعین کے بارے میں فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔
احناف کے نزدیک مسافت کی وہ کم از کم مدت جس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے' وہ معتدل ممالک کے سب سے چھوٹے دنوں میں تین دن کے سفر کی مقدار ہے' خواہ یہ سفر اونٹ کے ذریعے کیا جائے یا پیدل کیا جائے' تاہم اس سفر کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے: وہ پورے دن کا ہو' یعنی صبح سے لے کر رات تک سفر جاری رہے' بلکہ صبح سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک جتنا فاصلہ طے کیا جاسکتا ہے وہ فاصلہ مراد ہوگا' یہ سفر درمیانی رفتار سے ہونا چاہیے اور عام معمول کے آرام کے ہمراہ ہونا چاہیے' اگر کوئی شخص تیزی سے سفر کرتے ہوئے اتنا فاصلہ تھوڑی مدت میں طے کر لیتا ہے' جیسا کہ آج کل کے دور میں ذرائع مواصلات کے ذریعے سے یہ ممکن ہو گیا ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی قصر کرنا جائز ہوگا۔
اگر کوئی شخص اتنے سفر کا ارادہ کر کے سفر کا آغاز کر دیتا ہے: اس کے اور اس کی منزل کے درمیان تین دن کی مسافت ہو تو اب اس شخص کے لیے قصر نماز ادا کرنا جائز ہوگا لیکن اگر وہ کسی متعین جگہ کی نیت نہیں کرتا یا کوئی شخص کسی تعین کے بغیر تین دن تک سفر کرتا' ہوا پوری دنیا گھوم لیتا ہے تو اب اُسے قصر نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
تین مراحل کی مقدار تین دن کی مسافت کے بالکل برابر ہوتی ہے' کیونکہ عام طور پر ایک دن میں ایک مرحلہ طے کیا جا سکتا ہے' خاص طور پر سال کے چھوٹے دنوں میں (ایک ہی مرحلہ طے کیا جاسکتا ہے) اس سے کم مسافت کی مقدار میں قصر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ احناف کے نزدیک فرسخ کے حوالے سے مسافت کا اندازہ لگانا درست نہیں ہے اور یہی قول درست ہے۔
احناف نے اس کے تعین کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا اعتبار کیا ہے جو سنت سے ثابت ہے' انہوں نے اس مسافت

کو اس مدت پر قیاس کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

''مقیم شخص ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے گا''۔

سمندر اور پہاڑی علاقوں میں وہاں کے مخصوص حالات کے مطابق جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے' وہی مسافت مراد ہو گی۔

سمندر میں اتنی مسافت مراد ہوگی: جو معتدل ہوا کے اندر طے کی جاسکتی ہو' جو بالکل ساکن بھی نہ ہو اور بہت تیز بھی نہ ہو' ایسی صورتِ حال میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے' وہ مراد ہوگی۔

اسی طرح پہاڑی علاقوں میں وہاں کے حالات کے مطابق تین دن' تین راتوں میں جتنی مسافت طے کی جاسکتی ہے' وہ مراد ہوگی' اگر اتنی مسافت ہموار علاقے میں ہو تو اُس سے کم وقت میں طے ہو جائے گی۔

تین دنوں کو گھنٹوں کے حساب سے اگر مجموعہ مرتب کیا جائے تو وہ مختلف ملکوں کے اعتبار سے مختلف ہوگا' مصر اور اس جیسے دوسرے ممالک میں یہ سفر بیس گھنٹے بنتے ہیں' جس میں روزانہ کے پونے سات گھنٹے ہوں گے' شام وغیرہ میں تین دنوں کا مجموعہ تقریباً انیس گھنٹے چالیس منٹ کے قریب کا سفر بنتا ہے' جس میں ایک دن میں تقریباً چھ گھنٹے اور چالیس منٹ سے کچھ کم وقت ہوگا۔

احناف کے علاوہ جمہور اس بات کے قائل ہیں: وہ طویل سفر کہ جس کے نتیجے میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے' وہ وقت کے اعتبار سے قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے' وہ وقت کے اعتبار سے معتدل ایام میں دو دن کا سفر ہے یا پھر اتنا سفر ہے جو بوجھ اُٹھا کر معمول کے مطابق سامان اُتارنے اسے رکھنے اور کھانے پینے' نماز وغیرہ کو شامل کر کے کوئی اونٹ دو مرحلے کا سفر طے کرتا ہے' جیسے جدہ اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا طائف اور مکہ کے درمیان جو فاصلہ ہے یا عسفان اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے' جو ایک طرف کی مسافت کے اعتبار سے چار برید یا سولہ فرسخ یا اڑتالیس ہاشمی میل بنتے ہیں' ایک میل چھ ہزار ذراع کے برابر ہوگا جیسا کہ شوافع اور احناف نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: ایک میل تین ہزار پانچ سو ذراع کے برابر ہوتا ہے اور اس اعتبار سے مسافت کا اندازہ 89 کلومیٹر یا 88.704 کلومیٹر بنتا ہے' اب کوئی اگر اتنی مسافت کو ایک گھنٹے میں طے کر لیتا ہے' یعنی جہاز یا گاڑی کے ذریعے کر لیتا ہے تو بھی وہ مسافر شمار ہوگا' کیونکہ اُس نے چار برید کا فاصلہ طے کر لیا ہے تو وہ قصر نماز ادا کرے گا' سمندر کا سفر بھی خشکی کے سفر کی مانند تصور ہوگا۔

ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''اے مکہ کے رہنے والو! چار برید سے کم مسافت پر قصر نماز ادا نہ کرو''۔

یعنی وہ فاصلہ جو مکہ اور عسفان کے درمیان ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: یہ دونوں حضرات چار برید کی مسافت پر دو رکعت نماز ادا کرتے تھے اور اتنی مسافت کے سفر کے دوران روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے' اس سے کم مسافت میں وہ حضرات ایسا نہیں کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اتنی مسافت میں سفر کرنے اور سوار ہونے' سواری سے اُترنے

کی مشقت کا ارادہ ہو جاتا ہے' اس سے کم میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔

شوافع کے نزدیک یہ مسافت مکمل طور پر مقررہ اور متعین ہے' اگر اس میں ذرا سی بھی کمی ہوگی تو سفر باقی نہیں رہے گا' جبکہ حنابلہ اور مالکیوں کے نزدیک یہ مقرر اور متعین نہیں ہے بلکہ اندازے کے حوالے سے ہے' اگر اس میں دو ایک میل کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو حنابلہ کے نزدیک اس سے فرق نہیں پڑے گا جبکہ مالکیوں کے نزدیک اگر یہ آٹھ میل تک کم ہوتی ہے تو بھی اس سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔

جمہور کے برخلاف فقہاء مالکیہ نے یہ رائے بیان کی ہے: مکہ کے رہنے والے لوگ منیٰ' مزدلفہ اور مہلب تک کی مسافت میں مستثنیٰ قرار دیئے جا ئیں گے اور اگر یہ لوگ عرفات میں وقوف کرنے کے لیے نکلیں گے اور ان کے ذمے حج کے ایسے اعمال باقی ہوں جو انہوں نے اپنے وطن واپس جانے سے پہلے ادا کرنے ہوں تو سنت پر عمل کرنے کا تقاضا یہ ہے: وہ لوگ اس طرف جاتے ہوئے اور وہاں سے واپس آتے ہوئے قصر نماز ادا کریں گے' لیکن اگر انہوں نے وہ افعال اپنے وطن (مکہ پہنچ کر ادا کرنے ہوں) تو پھر وہ پوری نماز ادا کریں گے۔

67-باب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

1433- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي السَّفَرِ قُلْنَا بَلَى .قَالَ كَانَ إِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَإِذَا لَمْ تَزِغْ لَهُ فِي مَنْزِلِهِ سَارَ حَتَّى إِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَإِذَا لَمْ تَحِنْ فِي مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتَّى إِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا .

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ عَنْ كُرَيْبٍ وَحْدَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعَهُ أَوَّلاً مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ حُسَيْنٍ كَقَوْلِ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْهُ ثُمَّ لَقِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُسَيْنًا فَسَمِعَهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ حُسَيْنٌ سَمِعَهُ مِنْ عِكْرِمَةَ وَمِنْ كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَ يُحَدِّثُ بِهِ مَرَّةً عَنْهُمَا جَمِيعًا كَرِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَمَرَّةً

۱۴۳۳ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۶۳ ۱۶۴) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' من طريق الدارقطني- و اخرجه عبد الرزاق (۴۴۰۵) و من طريقه احمد (۱/ ۳۶۷) و الطبراني في (الكبير) (۱۱/ ۲۱۰) رقم (۱۱۵۲۲) و هذا الاسناد ضعيف جدا؛ لضعف حسين بن عبد الله' و لعل وجوه الاختلاف في هذا الحديث منه-

عَنْ كُرَيْبٍ وَّحْدَهُ كَقَوْلِ حَجَّاجٍ وَّابْنِ اَبِى رَوَّادٍ وَّمَرَّةً عَنْ عِكْرِمَةَ وَحْدَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَقَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ وَتَصِحُّ الْاَقَاوِيْلُ كُلُّهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں آپ لوگوں کو سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رہائش گاہ میں موجود ہوتے تھے اور اس دوران سورج ڈھل جاتا تھا (یعنی دوپہر کا وقت ہو جاتا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہی ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (گھر میں) موجودگی کے وقت سورج نہیں ڈھلا ہوتا تھا (یعنی دوپہر نہیں ہوئی ہوتی تھی) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ ہونا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو جاتے تھے پھر جب عصر کا وقت ہو جاتا تھا تو اُس وقت آپ سفر روک کر ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے اسی طرح اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ میں مغرب کا وقت ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر مغرب کا وقت نہ ہوا ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے اور عشاء کی نماز کے وقت میں ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے بارے میں اختلاف کی وضاحت

دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:

احناف کے علاوہ دیگر تمام کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو تقدیم کی صورت میں یعنی پہلی نماز (یعنی ظہر کی نماز) کے وقت میں ادا کرنا یا تاخیر کی صورت میں یعنی دوسری نماز (یعنی عصر کی نماز) کے وقت میں جمع کر کے ادا کرنا جائز ہے اور تقدیم کے حوالے سے جمعہ بھی ظہر کی مانند ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کو تقدیم کی شکل میں یا تاخیر کی شکل میں جمع کرنا جائز ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے: سفر طویل ہونا چاہیے یعنی اتنا طویل ہو کہ اُس میں قصر نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

جن نمازوں کو جمع کر کے ایک ساتھ ادا کرنا ہے وہ ظہر اور عصر کی نماز ہے اور مغرب وعشاء کی نماز ہے ان دو میں سے کسی ایک کے وقت میں ان دونوں کو ادا کیا جا سکتا ہے اگر انہیں پہلی نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اسے جمع تقدیم کہتے ہیں اور اگر دوسری نماز کے ساتھ ادا کیا جائے تو اُسے جمع تاخیر کہتے ہیں۔

تاہم زیادہ فضیلت اس بات میں ہے: انسان ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا نہ کرے تاکہ اس حوالے سے اختلاف سے بچ سکے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی سے اس پر عمل نہیں کیا ہے اگر یہ زیادہ فضیلت والا کام ہوتا تو آپ قصر کی طرح اس پر بھی باقاعدگی سے عمل پیرا ہوتے۔

جمع تاخیر (یعنی دوسری نماز کے وقت میں دونوں نمازیں ادا کرنا) احادیث سے ثابت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں۔

ان میں پہلی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سورج کے

ڈھل جانے سے پہلے سفر شروع کرتا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کی نماز تک مؤخر کر دیتے تھے' پھر (عصر کے وقت میں) دونوں نمازیں ادا کیا کرتے تھے اور اگر (نبی اکرم ﷺ کے روانہ ہونے سے پہلے) سورج ڈھل چکا ہوتا تھا تو آپ ﷺ روانگی سے پہلے ہی ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے' پھر اُس کے بعد روانہ ہوا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہیں اپنے گھر جلدی پہنچنے کا پیغام ملا تو انہوں نے تیزی سے سفر شروع کیا اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا' جب شفق غروب ہوگئی تو سواری سے نیچے اُترے' انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا اور پھر یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جمع تقدیم کی دلیل حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ منقول مستند روایت ہے: نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب مغرب کے بعد روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے عشاء کو بھی مغرب کی نماز کے ساتھ ادا کر لیا' پھر اس کے بعد آپ ﷺ روانہ ہوئے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہوا ہو' وہ عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ہی اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع تقدیم کے طور پر ادا کرے گا' کیونکہ عصر کی نماز کو اُس کے عام مقررہ وقت سے پہلے ادا کیا جا رہا ہے' دوسری اقامت کے ذریعے لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے گا' اسی طرح مزدلفہ کی رات مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع تاخیر کے طور پر ادا کرنا جائز ہوگا' کیونکہ عشاء کی نماز اپنے وقت میں ادا کی جا رہی ہے' اس لیے اسے ادا کرنے کے لیے نئے سرے سے اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی بھی وقت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

احناف کی دلیل یہ ہے: نمازوں کے اوقات تواتر کے ساتھ ثابت ہیں' اس لیے خبرِ واحد کی بنیاد پر انہیں ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے' جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے! نبی اکرم ﷺ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز ادا کیا کرتے تھے' آپ ﷺ نے کبھی بھی وقت سے پہلے یا وقت کے بعد نماز ادا نہیں کی' البتہ دو نمازیں ہیں (جنہیں آپ ﷺ نے اپنے وقت سے ہٹ کر ادا کیا) وہ ظہر اور عصر کی نماز جو عرفہ میں ایک ساتھ ادا کی تھی اور مغرب اور عشاء کی نماز جو مزدلفہ میں ادا کی تھی۔

(ڈاکٹر وہبہ زحیلی بیان کرتے ہیں:) درست بیان یہ ہے: احادیث سے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ثابت ہے اور قرآن کی طرح حدیث بھی (شرعی احکام کا) بنیادی مآخذ ہے۔

جن حضرات نے تقدیم یا تاخیر کی صورت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے' اُن کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' صرف تین صورتوں میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں: جب سفر درپیش ہو' یا بارش' برف باری' سردی بہت

شدید ہواور عرفہ ومزدلفہ میں (دونمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں)۔

ان تین صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت میں ''نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی شرط کے بارے میں اہلِ علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہاء مالکیہ کے نزدیک ظہر اور عصر کی نماز کو جبکہ مغرب وعشاء کی نماز کو تقدیم یا تاخیر کی صورت میں ایک ساتھ ادا کرنے کے اسباب چھ ہیں: سفر بارش' کیچڑ' تاریکی' بیماری (جیسے بیہوشی وغیرہ) عرفہ اور مزدلفہ۔

عرفہ اور مزدلفہ میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا سنت ہے' جبکہ دیگر مواقع کے بارے میں مرد اور خواتین دونوں کے لیے نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی اجازت نہیں۔

اس طرح سفر کے دوران مطلق طور پر نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز ہے' خواہ سفر طویل ہو یا مختصر ہو' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے وہ سفر خشکی کا ہونا چاہیے' سمندر کا نہ ہو کیونکہ سمندری سفر میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جائز نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے: یہ رخصت ہے اور رخصت کو صرف انہیں صورتوں میں محدود رکھا جائے گا جن میں رخصت دی گئی ہے۔

اسی طرح یہ بات بھی شرط ہے: وہ سفر کسی گناہ کے لیے نہیں ہونا چاہیے یا محض سیر وتفریح کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

1434- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَّاِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ اَخَّرَهُمَا حَتّٰى يُصَلِّيَهُمَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا' جب سورج ڈھل جاتا تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ ان دونوں نمازوں کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ ان دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

1435- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا فَزَالَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ وَاِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الزَّوَالِ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ لِوَقْتِهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے اور اس دوران سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک عصر کی نماز بھی ادا نہیں کر لیتے تھے اور اگر آپ زوال سے پہلے روانہ ہو چکے ہوتے تو پھر آپ ﷺ دونوں نمازوں کو عصر کی نماز کے وقت میں ادا کرتے تھے۔

١٤٣٤- اخرجه عبد بن حميد في (المنتخب من المسند) رقم (٦١٣) و الطبراني في (الكبير) (١١ / ٢١١) رقم (١٥٢٤) من طريق ابي بكر بن ابي شيبة: ثنا ابو خالد الاحمر بهذا الاسناد-

1436- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ مَاهَانَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا ارْتَحَلَ حِيْنَ تَزِيغُ الشَّمْسُ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَخَّرَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے ڈھل جانے کے بعد روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ نے اس سے پہلے روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن ہیثم بن ماہان، ابوربیع کسائی رازی۔ امام دارقطنی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ''ان میں کوئی حرج نہیں ہے''۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴۵/۸) (۴۲۴۱)۔

موسیٰ بن ربیعہ مصری۔ امام ابوزرعہ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۱۴۲/۸) (۶۴۲)۔

1437- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت آ جاتا (تو اس وقت میں دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے)۔

1438-وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ سَارَ حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَيَنْزِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَاِذَا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى تَزِيغَ الشَّمْسُ

۱۴۳۶ اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۱۱/۱۱) رقم (۱۱۵۲۲) من طريق ابي الطاهر بن السرح' ثنا موسى بن ربيعة عن محمد بن عجلان' به- ليس فيه ابن الهاد- و حسين بن عبد الله تقدم ضعفه-

۱۴۳۷ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۱/۳) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' من طريق الدارقطني به- و اخرجه مسلم (۴۸۹/۱) كتاب صلاة المسافرين' باب جواز الجمع بين الصلاتين' حديث (۷۰۴/۴۷)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۲/۳) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' و في (معرفة السنن و الآثار) (۴۴۶/۲) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في سفر' حديث (۱۶۳۶)' كلهم من طريق شبابة بن سوار بهذا الاسناد-

صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ذَهَبَ.

☆☆ ابن شہاب' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھل جانے سے پہلے سفر پر روانہ ہونا ہوتا تو آپ روانہ ہو جاتے' یہاں تک کہ جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا تو آپ پڑاؤ کر کے ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے تک روانہ نہ ہوئے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد روانہ ہوتے۔

1439- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَّارُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَّاللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ عصر کا ابتدائی وقت شروع ہو جاتا' پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

1440- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَّاَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْعُذْرِيُّ بِبَيْرُوتَ اَخْبَرَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ وَجَاءَهُ خَبَرُ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ اَصْحَابِهِ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ فَقَالَ الَّذِي قَالَ لَهُ الصَّلَاةَ إِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنْ هٰذَا عِلْمًا لَا اَعْلَمُهُ فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ سَاعَةً نَزَلَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَكَانَ لَا يُنَادِي لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ -وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ- وَقَالَا جَمِيعًا فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ سَاعَةً وَّكَانَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ اَيْنَ تَوَجَّهَتْ بِهِ السُّبْحَةَ فِي السَّفَرِ وَيُخْبِرُهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

۱۴۳۸-اخرجه احمد (۳/ ۲٦۵) و عبد بن حميد (۱۱٦۵) كلاهما من طريق يحيى بن غيلان' بهذا الاسناد- و اخرجه البخاري (۲/ ۵۸۳) كتاب تقصير الصلاة' باب اذا ارتحل بعدما زاغت الشمس' الحديث (۱۱۲) و مسلم (۱/ ٤۸۹) كتاب صلاة المسافرين' باب جواز الجمع بين الصلاتين' الحديث (٤٦/ ۷۰٤) و ابو عوانة (۲/ ۳۵۱) و ابو داود (۱/ ۳۸۹) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين' (۱۲۱۸) و النسائي (۱/ ۲۸٤) كتاب المواقيت' باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر و العصر (۵۸٦) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱٦۱) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' كلهم من طريق المفضل بن فضالة بهذا الاسناد-

۱۴۳۹-اخرجه البيهقي في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ٤٤٦) كتاب الصلاة' باب الجمع بين صلاتين في السفر' حديث (۱٦۳۵) من طريق ابراهيم بن الحسين' حدثنا ابو صالح: عبد الله بن صالح' بهذا الاسناد- و ينظر الحديث (۱٤۳۷' ۱٤۳۸)-

۱۴۴۰-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۵۹- ۱٦۰) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' من طريق الدارقطني' به-

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ تشریف لائے' انہیں ان کی اہلیہ صفیہ بنت ابوعبید کی بیماری کی اطلاع ملی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر تیز کر دیا' جب سورج غروب ہو گیا' تو ان کے ساتھیوں میں سے کسی صاحب نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے' ان کے جس ساتھی نے انہیں نماز کے لیے کہا تھا' اس نے یہ سوچا کہ ضرور ان کے پاس اس بارے میں کوئی ایسی معلومات ہوں گی جس سے میں واقف نہیں ہوں' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلتے رہے' یہاں تک کہ جب شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور نماز کے لیے اقامت کہی' وہ سفر کے دوران نماز کے لیے اذان نہیں دیا کرتے تھے۔

یہاں پر نیشاپوری راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے' اس کے بعد کے الفاظ راویوں کے متفقہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی' پھر انہوں نے یہ بات بتائی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفق غروب ہو جانے کے تھوڑی دیر بعد مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری کی پشت پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے' خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کو بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب مدنی، نزیل عسقلان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 250ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۲/۲) (۵۰۵)۔

1441- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَخِيْهِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ اَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَبَرٌ مِنْ صَفِيَّةَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْدَ اَنْ غَابَ الشَّفَقُ بِسَاعَةٍ .تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ.

☆☆ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی (اہلیہ) صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی تو وہ تیزی سے سفر کرنے لگے' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''شفق غروب ہونے کے تھوڑی دیر بعد''۔

ابن وہب نامی راوی نے ان کی متابعت کی ہے۔

1442- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا ارْتَحَلَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ جَمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَاِذَا مَدَّ لَهُ السَّيْرُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ

الْعَصْرَ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھل جانے کے وقت سفر کے لیے روانہ ہونے لگتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرلیا کرتے' اور جب آپ اس سے پہلے روانہ ہونے لگتے تو آپ ظہر کی نماز کو مؤخر کردیتے اور عصر کی نماز جلدی ادا کرلیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ منذر بن محمد بن منذر۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''میزان اعتدال'' از حافظ شمس دین ذہبی (۶/۵۱۵) (۸۷۷۰)۔

1443- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سُفْيَانُ بَعْدُ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اِلٰى رُبُعِ اللَّيْلِ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ اَحَدُهُمْ فِيْ حَدِيْثِهِ اِلٰى رُبُعِ اللَّيْلِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

ایک راوی نے اس روایت میں: ''ایک چوتھائی رات تک'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

ایک اور راوی نے بھی ''چوتھائی رات تک'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1444- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ النَّيْسَابُوْرِيِّ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عاصم بن جعفر معافری، مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 215ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۷) (۶۰۲۲)۔

1445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ

۱۴۴۳- اخرجه احمد (۲/۸۰): حدثنا عبد الرزاق: ثنا سفيان الثوري: بهذا الاسناد-

بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ تَرَحَّلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ عصر کی نماز کے لیے پڑاؤ کرتے تھے اسی طرح آپ مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روانہ ہونے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے پھر عشاء کے لیے پڑاؤ کرتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ بن موہب- رملی، ابوخالد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ عابد، یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 232ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۶۴/۲) (۲۴۴)۔

1446- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْمُفَضَّلَ بْنَ فَضَالَةَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند کچھ مختلف ہے۔

1447- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا ارْتَحَلَ

۱۴۴۵- اخرجه ابو داود (۲/ ۵) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين' حديث (۱۲۰۸)' و من طريقه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۶۲ ۱۶۳) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين في السفر' و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/ ۴۴۵) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين في السفر' حديث (۱۶۳۳)۔

۱۴۴۷- اخرجه احمد (۵/ ۲۴۱) و ابو داود (۲/ ۷ ۸) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين' حديث (۱۲۲۰)' و الترمذي (۲/ ۴۳۸ ۴۳۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين' حديث (۵۵۳)' و الحاكم في (علوم الحديث) ص (۱۱۹) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۱۶۳) كتاب الصلاة: باب الجمع بين الصلاتين في السفر ' كلهم من طريق قتيبة بن سعيد' بهذا الاسناد۔

قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا مَعَ الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ .قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا قُتَيْبَةُ .

☆☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا (سفر کے دوران پڑاؤ سے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیتے' یہاں تک کہ عصر کے وقت میں ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ سورج کے ڈھل جانے کے بعد روانہ ہوتے تو آپ ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے' پھر روانہ ہوتے تھے' اسی طرح جب آپ مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے' یہاں تک کہ اسے عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہوتے تو پھر آپ عشاء کی نماز جلدی ادا کرتے اور اُسے مغرب کے ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو صرف قتادہ نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

1448- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَعْيَنُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن ابی عتاب بغدادی، ابوبکر اعین، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 240ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۷۶)(۶۱۶۶)۔

1449- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَاللَّفْظُ لِوَكِيعٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قِيلَ لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَادَ يَغِيبُ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا نَابَتْهُ حَاجَةٌ صَنَعَ هٰكَذَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ان کی اہلیہ سیدہ صفیہ کی بیماری کی اطلاع ملی۔ وہ اس وقت سفر کی حالت میں تھے' انہوں نے رفتار تیز کر دی جب سورج غروب ہو گیا' تو ان سے نماز کے لیے کہا گیا لیکن وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ انتظار کرتے رہے'

۱۴۴۸- اخرجه احمد (۵/۲۴۱-۲۴۲): ثنا قتيبة بن سعيد بهما الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

۱۴۴۹- اسناد البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۱۶۰) الى هذه الرواية- و ينظر: الحديث الآتي-

یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی' تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی' نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام ہوتا تھا تو وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

1450- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا وَقَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ.

☆☆ نافع' حضرت عبداللہ ؓ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: یہاں تک کہ شفق غروب ہونے سے پہلے انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کر لی اور پھر وہ انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے یہ بتایا: جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے جیسے میں نے اب کیا ہے۔

1451- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَنَزَلَ مَنْزِلاً فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَا بِهَا وَلاَ أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا .وَذَلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ -قَالَ- فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ عَهْدِي بِصَاحِبِي وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلاَةِ فَقُلْتُ الصَّلاَةَ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيَّ وَمَضَى كَمَا هُوَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا عَجَّلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ هَكَذَا.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ روانہ ہوا' وہ اپنی زمین کی طرف جارہے تھے انہوں نے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے بتایا: (ان کی اہلیہ) صفیہ بنت ابوعبید کی حالت نازک ہے اور میرا یہ خیال ہے' آپ (ان کے انتقال سے پہلے) ان تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ عصر کے بعد کی بات ہے' راوی کہتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ تیزی سے وہاں سے نکلے' ان کے ساتھ قریش کا ایک شخص بھی تھا' ہم لوگ سفر کرتے ہوئے جارہے تھے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا' میرا حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ گہرا تعلق تھا' وہ

۱۴۵۰- اخرجه ابو داود (۲/ ۶) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين' حديث (۱۲۱۲)؛ ثنا محمد بن عبيد المحاربي بهذا الاسناد- و قال ابو داود: رواه ابن جابر عن نافع نحو هذا باسناده-

۱۴۵۱- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۱۶۰) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر' اخبرنا ابو عبد الله الحافظ و ابو بكر بن الحسن القاضي قالا: ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب' ثنا العباس بن الوليد بن مزيد بهذا الاسناد- قال البيهقي: و بمعناه رواه فضيل ابن غزوان' و عطاف بن خالد عن نافع- و ينظر: الحديث الآتي-

نماز بڑی باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے میں نے عرض کی: نماز کا وقت ہو گیا ہے انہوں نے میری طرف توجہ نہیں کی اور چلتے رہے جیسے پہلے چل رہے تھے یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہو گیا' تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی تو اسی دوران شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ہمیں یہ بتایا جب نبی اکرم ﷺ نے کسی معاملے میں جلدی کرنی ہوتی تھی تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبدالرحمن بن یزید بن جابر ازدی، ابوعتبہ شامی دارانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 157ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۶۰۴)(۴۰۶۸)۔

1452- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1453- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ صَادِرِيْنَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهِ صَفِيَّةَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ وَكَانَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ ظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -.

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آ رہے تھے' یہاں تک کہ راستے میں انہیں ان کی اہلیہ صفیہ کی شدید بیماری کے بارے میں بتایا گیا' تو انہوں نے سفر کو تیز کر دیا' ان کا یہ معمول تھا' جیسے ہی سورج غروب ہوتا تھا' اسی وقت اتر کر مغرب کی نماز ادا کر لیتے تھے' لیکن اس رات ایسا نہیں ہوا' یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید وہ نماز کو بھول گئے ہیں' ہم نے ان سے کہا: جناب! نماز کا وقت ہو چکا ہے' لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے والی تھی' اس وقت انہوں نے اتر کر نماز ادا کی' پھر جب شفق غروب ہو گئی اس وقت انہوں نے کھڑے ہو کر عشاء کی نماز بھی ادا کر لی' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بتایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۴۵۲- اخرجه ابو داود (۲/ ۶) كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين' حديث (۱۲۱۲): ثنا ابراهيم بن موسى بهذا الاسناد- و اخرجه النسائي (۱/ ۲۸۷) من طريق الوليد بن مسلم' قال: حدثنا ابن جابر' بهذا الاسناد-

۱۴۵۳- اخرجه النسائي في (السنن الكبرى) (۱/ ۴۸۹) كتاب مواقيت الصلاة' باب الوقت الذي يجمع فيه المسافر المغرب و العشاء' حديث (۱۵۶۸): انا قتيبة بن سعيد' قال: حدثنا العطاف بن خالد' بهذا الاسناد-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن موسیٰ بن یزید تمیمی، ابواسحاق فراء رازی، یلقب بالصغیر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 220ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۴) (۲۸۹)۔

68- باب صِفَةِ الصَّلاَةِ فِى السَّفَرِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّصِفَةِ الصَّلاَةِ فِى السَّفِينَةِ.

باب: سفر کے دوران نماز کا طریقہ' کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا' کشتی میں نماز ادا کرنے کا طریقہ

1454- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ حَدِيْثٍ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جعفر بن برقان- بضم موحدة وسكون راء بعدها قاف- كلابي، ابوعبدالله رقی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ (روایت کے فاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ فی حدیث زہری، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 50ھ یا اس کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۲۹)۔

1455- حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّىَ قَائِمًا اِلَّا اَنْ يَخْشَى الْغَرَقَ .قَالَ الدَّارَقُطْنِىُّ يَعْنِىْ فِى السَّفِيْنَةِ فِيْهِ رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

۱۴۵۵ اخرجه البزار (۱/۳۲۹ كشف) رقم (۶۸۲): حدثنا ابراهيم بن محمد التيمي' ثنا عبد الله بن داود' بهذا الاسناد- قال البزار: لا نعلمه عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا من وجه من الوجوه الا من هذا' و لا له الا هذا الاسناد' و لا نعلم من سمى هذا الثقفي- و ذكر بعض اصحابنا لهذا الحديث عن (عمر بن عبد الغفار عن جعفر بن برقان عن ميمون بن مهران عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحديث) - و احسب انه غلط' و انما هو عندي عن ابن عمر- اه- و ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۲/۱۶۶) وقال: رواه البزار' و فيه رجل لم يسم و بقية رجاله ثقات' و اسناده متصل-

یہ ہدایت کی تھی: وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں' ماسوائے اس صورت کے' کہ انہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: مراد یہ ہے: وہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کریں۔

کشتی میں نماز ادا کرنے کا حکم

کشتی میں نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابن مازہ تحریر کرتے ہیں:

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی شخص کشتی سے باہر آ کر نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو میں اس کے لیے یہ بات پسند کروں گا' وہ کشتی سے باہر آ کر زمین پر نماز ادا کرے' لیکن اگر وہ کشتی میں بھی نماز ادا کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز ہوگا' جواز کی دلیل ابن سیرین کی نقل کردہ وہ روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں کشتی میں بیٹھ کر نماز ادا کی' اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

اسی طرح مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: ہم نے حضرت جنادہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی' اگر ہم چاہتے تو ہم کھڑے ہو سکتے تھے۔

اسی طرح کی روایت امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ کے کلام کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک کشتی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ موجود تھا' جن میں حضرت ابودرداء' حضرت ابوسعید خدری' حضرت جابر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شامل تھے' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' تو ان کا امام آگے ہوا اور ان سب حضرات نے کشتی میں ہی نماز ادا کر لی' اگر ہم چاہتے تو ہم خشکی پر جا سکتے تھے۔

(مصنف کہتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے: معنوی طور پر کشتی بھی زمین کی حیثیت رکھتی ہے' کیونکہ قرأت کے لیے اس پر بیٹھنا مباح ہے' جس طرح زمین پر بیٹھنا مباح ہے' تو کشتی کی مثال پلنگ کی طرح ہو گی۔[1]

1456- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ كُرْدِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) جَعْفَرَ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ اِلَى الْحَبَشَةِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّىْ فِى السَّفِيْنَةِ قَالَ صَلِّ فِيْهَا قَائِمًا اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ . حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کشتی میں کس طرح نماز ادا کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' البتہ تمہیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو (تو بیٹھ کر نماز ادا کرو)۔

اس روایت کا ایک راوی حسین بن علوان متروک ہے۔

---

[1] حوالہ المحیط البرہانی ص ۵۸

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن علوان، من اهل کوفة، کان یضع حدیث علی هشام بن عروة، وغیره من ثقات، مضعا لاتحل کتابة حدیثه الا علی جهة تعجب، کذبه احمد بن حنبل، رحمہ اللہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: مجروحین (۲۴۴/۱)۔

1457- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبُرْبَهَارِيُّ مِنْ اَصْلِهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ فَافَا حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ قَالَ قَائِمًا اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی میں نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: وہ کھڑے ہو کر ادا کی جائے گی البتہ اگر تمہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بشر بن فافا، ابوھیثم، عن ابی نعیم۔ ضعفہ دارقطنی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۶/۲)۔

1458- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِي حَيَّةَ وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتَى بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ. قَالَ الشَّيْخُ حَنَشٌ هٰذَا اَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ مَتْرُوكٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا' وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔

شیخ فرماتے ہیں: حنش نامی راوی ابوعلی رجبی ہیں اور یہ متروک ہیں۔

۱۴۵۶ اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۱۲/۱) رقم (۶۹۸) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي: قال ابو حاتم الرازي و الدارقطني: متروك- وقال يحيى: كذاب- و قال ابن عدي: يضع الحديث-

۱۴۵۷ اخرجه ابن الجوزي في (العلل المتناهية) (۴۱۲/۱) رقم (۶۹۹) من طريق الدارقطني به- و قال ابن الجوزي: بشر لا يعرف- قلت: من عرفه الدارقطني و قد ضعفه- ينظر: (الميزان) (۳۶/۲) و قد توبع بشر عليه، فاخرجه الحاكم (۲۷۵/۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۵۵/۲) كتاب الصلاة: باب القيام في الفريضة و ان كان في السفينة مع القدرة- و قال الحاكم: صحيح الاسناد على شرط مسلم و لم يخرجاه وهو شاذ بمرة- و وافقه الذهبي - اما البيهقي: فقد حسنه-

۱۴۵۸ اخرجه الترمذي (۳۵۶/۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث (۱۸۸)، و ابو يعلى (۱۳۶/۵) رقم (۲۷۵۱)، و الحاكم (۲۷۵/۱) و الطبراني في (الكبير) (۲۱۶/۱۱) رقم (۱۱۵۴۰) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۱۶۹/۳) و ابن حبان في (المجروحين) (۲۴۳/۱) كلهم من طريق المعتمر بن سليمان بهذا الاسناد- و قال الترمذي: و حنش هذا هو ابو علي الرحبي و هو حسين بن قيس، و هو ضعيف عند اهل الحديث، ضعفه احمد وغيره- وقال البيهقي: تفرد به حسين بن قيس ابو علي الرحبي المعروف بحنش، و هو ضعيف عند اهل النقل لا يحتج بخبره- اما الحاكم فقال: ثقة، و تعقبه الذهبي، فقال: بل ضعفوه-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن قیس، رحبی واسطی، ابوعلی، ولقبہ حنش، قال احمد: علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''متروک'' قرار دیا ہے۔ لہ حدیث واحد حسن فی قصۃ شوم، امام بخاری فرماتے ہیں: لا یکتب حدیثہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو میزان (۳۰۳/۲)۔

69-باب صِفَةِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ فِى السَّفَرِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الصَّلاَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: سفر کے دوران نفل نماز ادا کرنے کا طریقہ اور نماز کے وقت سواری پر رہتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کا حکم

1459- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ اَبِى حَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِى اِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا رِبْعِىُّ بْنُ الْجَارُودِ الْهُذَلِىُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِى الْجَارُودُ بْنُ اَبِى سَبْرَةَ حَدَّثَنِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا سَافَرَ فَاَرَادَ اَنْ يَتَطَوَّعَ لِلصَّلاَةِ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کر رہے ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز ادا کرنا ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے تھے اور پھر تکبیر کہتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ربعی بن عبداللہ بن جارود، بن ابی سبرۃ-ھذلی بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۴۴/۱)۔

○ عمرو بن ابی حجاج میسرۃ، منقری- بکسر میم وسکون نون وفتح قاف،- بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۳۲) (۵۰۴۲)۔

سواری پر نماز ادا کرنے کا حکم

سواری پر نماز ادا کرنے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ برہان الدین ابن مازہ بخاری تحریر کرتے ہیں
مصنف نے الاصل میں یہ بات تحریر کی ہے: مسافر شخص اپنی سواری پر اشارے کے ساتھ نفل نماز ادا کرسکتا ہے خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے وہ بیان

۱۴۵۹ اخرجہ احمد (۲۰۳/۳) و عبد بن حمید فی (المنتخب من المسند) رقم (۱۲۳۳) و الضیاء المقدسی فی (المختارۃ) رقم (۱۸۳۸، ۱۸۳۹) کلہم من طریق یزید بن ہارون ثنا ربعی بہذا الاسناد- و اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری) (۵/۲) کتاب الصلاۃ باب استقبال القبلۃ بالناقۃ عند الاحرام، من طریق علی بن حجر ثنا ربعی بہ- و اشار الی ہذا الطریق الضیاء المقدسی فی (المختارۃ ۲۱۲/۵)- و اخرجہ الضیاء برقم (۱۸۴۱) من طریق یحیی ابن یحیی انبا ربعی بہذا الاسناد-

کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوہ (کے سفر کے دوران) دیکھا' آپ اپنی سواری پر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے' آپ کا رخ مشرق کی سمت میں تھا۔

ایک اور حدیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

''جب آپ نے وتر کی نماز ادا کرنا ہوتی یا فرض نماز ادا کرنا ہوتی تو سواری سے نیچے اتر کر (اس نماز کو ادا کرتے تھے)''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو' پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں تو تم جہاں کہیں بھی رخ کرو گے' اللہ کی ذات اسی طرف ہوگی بے شک اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) فرض نماز ادا کرنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اتر جاتے تھے (اور زمین پر ادا کرتے تھے)''۔

وتر کی نماز کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات مختلف ہیں' یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی وتر کی نماز ادا کر لیتے تھے''۔

ان کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز ادا کرنے کے لیے سواری سے نیچے اتر آتے تھے''۔

شمس الائمہ حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: شیخ حاکم نے اپنے ''اشارات'' میں یہ بات نقل کی ہے' یہ جو روایت نقل کی گئی ہے: ''آپ اپنی سواری پر ہی وتر ادا کر لیتے تھے'' اس کی تاویل یہ کی جاسکتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیماری یا کیچڑ کے عذر کی وجہ سے ایسا کیا کرتے تھے۔ یا وتر کا مؤکد حکم نازل ہونے سے پہلے ایسا کیا کرتے تھے' لیکن جب وتر کا مؤکد حکم نازل ہو گیا' تو آپ سواری سے اتر کر انہیں ادا کیا کرتے تھے' ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے' جس کا رخ خیبر کی سمت میں تھا''۔

کیونکہ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے: سواری پر نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے: ہر وقت سواری سے نیچے اترنا ممکن نہیں ہے' کیونکہ انسان کو اپنی ذات کے بارے میں اندیشہ ہوگا' جانور کے بارے میں اندیشہ ہوگا تو اس عذر کی بنیاد پر نفل نماز کو سواری پر ادا کرنا جائز ہونا چاہیے' اگرچہ سواری پر نفل نماز ادا کرنے کا فائدہ صرف یہی ہوتا ہے' زبان (کلام سے) محفوظ رہتی ہے' انسان کا نفس (ادھر ادھر توجہ کرنے سے) محفوظ رہتا ہے' وسوسوں اور خیالات فاسدہ سے محفوظ رہتا ہے۔

بہر حال یہ بھی کافی ہے ایسی نماز میں سجدے میں رکوع کے مقابلے میں سر کو زیادہ جھکایا جائے گا کیونکہ رکوع اور سجدہ

کرنے سے عاجز ہونے کے حوالے سے سواری پر سوار شخص بیمار شخص کی مانند ہوگا۔

بہرحال جس بھی روایت پر عمل کیا جائے اگر وہ شخص سواری پر نفل نماز ادا کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ روایت میں مطلق طور پر "سواری" کا لفظ "چوپایہ" استعمال ہوا ہے اور لفظ "چوپایہ" تمام جانوروں پر صادق آتا ہے۔

پھر امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے کو کتاب "الاصل" میں مسافر سے متعلق احکام میں نقل کیا ہے جبکہ امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں یہ بات ذکر کی ہے: صحرا میں سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ انسان مسافر ہو یا مقیم ہو خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: ان حضرات نے بطور خاص صرف مسافر کے لیے اس بات کی اجازت دی ہے اس کی وجہ یہ ہے: اشارے کے ذریعے کسی نماز کا جائز ہونا قیاس کے خلاف ہے ورضرورت کے پیشِ نظر ہے اور یہ ضرورت صرف سفر کے دوران ہی متحقق ہوتی ہے حضر کے دوران متحقق نہیں ہوتی ہے۔

تاہم صحیح قول یہ ہے: یہ مسافر اور غیر مسافر دونوں کے لیے برابر ہے اس وقت جب وہ اپنے شہر سے باہر آ جاتا ہے یہاں تک کہ جو شخص شہر سے نکل کر اپنی زرعی اراضی کی طرف جاتا ہے اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرے اگرچہ وہ شرعی طور پر مسافر شمار نہیں ہوتا۔

اس کے بعد کلام اس حوالے سے کیا جائے گا: اس کی مقدار کیا ہوگی؟ کوئی مقیم شخص اپنے شہر سے کتنا دور ہوگا تو اس کے لیے سواری پر نفل نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاصل میں یہ بات نقل کی ہے: جب وہ اپنے شہر سے نکل کر دو فرسخ یا تین فرسخ تک چلا جاتا ہے تو اسے اس بات کی اجازت ہوگی وہ سواری پر نماز ادا کر سکتا ہے۔

امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

بعض مشائخ نے اس کی مقدار دو فرسخ یا اس سے زیادہ مقرر کی ہے

وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اور شہر کے درمیان دو فرسخ کا فاصلہ ہو تو اب اسے اس بات کی اجازت ہوئی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اگر انسان اور شہر کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہو تو اب آدمی کے لیے یہ بات جائز ہوگی وہ اپنی سواری پر نماز ادا کرے لیکن اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: اگر آدمی اور شہر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جتنا شہر کی آبادی اور عیدگاہ کے درمیان ہوتا ہے تو اب اس کے لیے یہ بات جائز ہے وہ نفل نماز ادا کر لے لیکن اگر اس سے کم ہوتا ہے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

1460 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حوالہ المحیط البرہانی مصنف برہان الدین محمود بن احمد بن مازہ بخاری ج ۲ ص ۳۵ فصل ۳۱

الْجَارُودِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي الْحَجَّاجِ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَاَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وُجِّهَتْ بِهِ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں ہوتے تھے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کر لیتے تھے اور پھر تکبیر کہتے تھے' پھر اس کے بعد سواری کا رخ خواہ کسی بھی سمت میں ہو جائے (آپ نماز ادا کرتے رہتے تھے)۔

1461- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ اَبِي سَبْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ اِذَا سَافَرَ فَاَرَادَ اَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وُجِّهَتْ بِهِ رِكَابُهُ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کر رہے ہوتے اور آپ نے نفل نماز ادا کرنی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی طرف کر دیتے' پھر تکبیر کہتے اور اس کے بعد نماز ادا کرنا شروع کر دیتے خواہ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب کا رخ کسی بھی سمت میں ہوتا۔

1462- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لِحَاجَةٍ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَاَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لِي مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَتِكَ . قُلْتُ صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا . قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ اُصَلِّي .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا' جب میں واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی سواری پر موجود تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر میں نے آپ کو اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے کام کا کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ایسے ایسے کر لیا ہے۔
پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کیونکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

70-باب صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا بِالْمَاْمُومِينَ .

باب: بیمار شخص کا بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھانا

۱۴۶۱ اخرجه ابو داود (۲/ ۹) كتاب الصلاة' باب التطوع على الراحلة و الوتر' حديث (۱۲۲۵) ثنا مسدد بهذا الاسناد- و اخرجه الضياء في (المختارة) رقم (۱۸۴۰) من طريق مسدد ايضا-

۱۴۶۲ اخرجه احمد (۳۵۱/۲) من طريق عبد الصمد و كثير بن هشام' قال: ثنا هشام' بهذا الاسناد-

1463- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَدِ اشْتَكَى عِرْقَ النَّسَا وَكَانَ لَنَا إِمَامًا وَكَانَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فَيُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنِ اجْلِسُوا فَنَجْلِسُ فَيُصَلِّي بِنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ.

☆☆ محمود بن لبید بیان کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو "عرق النساء" کی شکایت ہوگئی' وہ ہمارے امام تھے' وہ ہمارے پاس تشریف لاتے' ہمیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کرتے کہ تم لوگ بیٹھے رہو' ہم بیٹھے رہتے تو وہ بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھاتے اور ہم بھی بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے۔

1464- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَوْلاَهُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَتْهُ قَالَتْ صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ إِلاَّ الْمُتَرَبِّعَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتی ہیں: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں نصف ثواب ملتا ہے' ماسوائے اس شخص کے جو چوکڑی مار کر بیٹھے۔

1465- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدِّلُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چوکڑی مار کر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1466- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

١٤٦٤- اخرجه احمد (٧١/٦): حدثنا ابراهيم بن ابي العباس' قال: حدثنا شريك بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (٢٢٠/٦، ٢٢١): حدثنا حجاج' قال: اخبرنا شريك' بهذا الاسناد- و اخرجه احمد (٢٢٠/٦): حدثنا اسحاق بن يوسف عن شريك عن ابراهيم بن المهاجر عن مجاهد عن مولى عبد الله بن السائب عن عائشة-

١٤٦٥- اخرجه النسائي (٢٢٤/٣) كتاب قيام الليل' باب كيف صلاة القاعد؛ حديث (١٦٦١): حدثنا هارون بن عبد الله بهذا الاسناد- و اخرجه ابن خزيمة (٨٩/٢) رقم (٩٧٨) من طريق محمد بن عبد الله بن المبارك المخزومي و يوسف بن موسى عن ابي داود الحفري بهذا الاسناد- و قال النسائي: لا اعلم احدا روى هذا الحديث غير ابي داود و هو ثقة ولا احسب هذا الحديث الا خطأ- و صححه ابن خزيمة-

١٤٦٦- اخرجه البخاري (٢٣٩/٢) كتاب الاذان' باب الرجل ياتم بالامام حديث (٧١٣) و مسلم (٣١١/١) كتاب الصلاة' باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر' حديث (٩٠/٤١٨) و مالك (١٧٠/١- ١٧١) كتاب قصر الصلاة في السفر' باب جامع الصلاة' حديث (٨٣) و الترمذي (٥٧٣/٥) كتاب المناقب' باب مناقب ابي بكر' حديث (٣٦٧٢) و النسائي (٩٩/٢) كتاب الامامة' باب الائتمام بالامام يصلي قاعدا' حديث (٨٣٢) و ابن ماجه (٣٨٩/١) كتاب الصلاة' باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه' حديث (١٢٣٢) و احمد (٩٦/٦، ١٥٩، ٢٢١، ٢٧٠) و البيهقي (٨٢/٣) و ابو عوانة (١١٧/٢- ١١٨) و الدارمي (٣٩/١) المقدمة' باب في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم -

سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ وَجِعًا فَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَجَآءَ فَقَعَدَ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَبَا بَكْرٍ وَّهُوَ قَاعِدٌ وَّاَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتری محسوس کی' تو تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھائی' آپ اس وقت بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

1467- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الْاَرْقَمِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ فِيْ مَرَضِهِ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. وَوَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَتَاَخَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَشَارَ اِلَيْهِ مَكَانَكَ فَجَآءَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَرَاَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ انْتَهٰى اَبُوْ بَكْرٍ مِّنَ السُّوْرَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے دوران یہ فرمایا: تم ابوبکر سے کہو! وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہتری محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چلتے ہوئے (مسجد میں) تشریف لے گئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا' تم اپنی جگہ پر رہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تشریف فرما ہو گئے۔ آپ نے اسی جگہ سے تلاوت کرنا شروع کی' جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تلاوت چھوڑی تھی۔

1468- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا يَؤُمَّنَّ اَحَدٌ بَعْدِيْ جَالِسًا.

لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ وَّالْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ لَا تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ.

☆☆ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے۔
اس روایت کو صرف جابر نامی راوی نے نقل کیا ہے اور یہ شخص متروک ہے اور یہ روایت بھی مرسل ہے' اسے مستند قرار نہیں

١٤٦٧ اخرجه احمد (٢٠٩/١): حدثنا يحيى بن آدم بهذا الاسناد- و ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد ٥/ ١٨١) و قال: رواه احمد و الطبراني و البزار باختصار كثير و ابو يعلى باسم مريم- و فيه قيس بن الربيع؛ و ثقه شعبة و الثوري و بقية رجاله ثقات-

١٤٦٨ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (٨٠/٣) كتاب الصلاة: باب النهي عن الامامة جالسًا من طريق الدارقطني- و قال البيهقي: قال علي بن عمر الدارقطني ... فذكر كلامه- و اسند عن الشافعي قال: قد علم الذي احتج بهذا ان ليست فيه حجة؛ و انه لا يثبت و انه مرسل؛ ولانه عن رجل يرغب الناس عن الرواية عنه- وقال ابن عبد البر في (التمهيد) (١٤٣/٦): و لو صح لم يحتج عند اهل العلم بالحديث لانه يرويه جابر الجعفي عن الشعبي مرسلا- و جابر الجعفي لا يحتج بشيء يرويه مسندًا فكيف بما يرويه مرسلا!- قاله الحافظ في الفتح ٢١١/٢، ٢٠٢، ٢٠٣.

دیا جا سکتا۔

71-باب الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ وَالنَّعْلِ وَطَرْحِ الشَّيْءِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ فِيهِ نَجَاسَةٌ.

باب: کمان' سینگ' جوتا پہن کر نماز پڑھنا' جب کسی چیز میں نجاست لگی ہوئی تو اسے نماز کے دوران اتار دینا

1469- حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ فَقَالَ اطْرَحِ الْقَرْنَ وَصَلِّ فِي الْقَوْسِ .

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمان یا سینگ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگ کو اتار دو اور کمان پہن کر نماز پڑھو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ فرات بن سائب، ابوسلیمان، وقیل: ابومعلی جزری امام بخاری فرماتے ہیں: منکر حدیث، وقال ابن معین: لیس بشیء، امام دارقطنی فرماتے ہیں: وغیرہ: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳۱۲/۵)۔

نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟

نجاست کی جتنی مقدار معاف ہوتی ہے اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

حددوا المعفو عنه بحسب نوع النجاسة مغلظة او مخففه :يعفى من النجاسة المغلظة او المخففه :القدر القليل، دون الكثير، وقدروا القليل في النجاسة الجامدة المغلظة :بما دون الدرهم (2.975غم) : وهو ما يزن عشرين قيراطًا، وبما دون مقعر الكف في النجاسة المائعة.
وتكره الصلاة تحريمًا في المشهور بالقدر القليل من النجاسة، مع كونه معفوًا عنه.
والقليل من النجاسة المخففة في الثياب :ما دون ربع الثوب، وفي البدن :مادون ربع العضو المصاب كاليد والرجل.
كما يعفى عن القليل من بول او خرء الهرة والفارة، في الطعام والثياب للضرورة .وعن انتضاح غسالة لا تظهر مواقع قطرها في الاناء ، وعن رشاش بول، كرؤوس الابر، للضرورة،

۱۴۶۹-ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص(۱۶۸) رقم (۳۲۰) و قال موسى بن محمد ضعيف-

وان امتلا منه الثوب والبدن، لكن لو وقع في ماء قليل نجّسه في الاصح، لان طهارة الماء آكد، ومثله الدم الذي يصيب الجزار، واثر الذباب الذي وقع على نجاسة .ومثله ايضًا روث الحمار وخِثْي البقر والفيل في حالة الضرورة والبلوى.

ويعفى عما لا يمكن الاحتراز او الامتناع عنه من غسالة الميت ما دام في تغسيله، لعموم البلوى .كما يعفى عن طين الشوارع، الا اذا علم عين النجاسة للضرورة.

ويعفى عن الدم الباقي في عروق الحيوان المذكى (المذبوح) لتعذر الاحتراز عنه، وعن دم الكبد والطحال والقلب، لانه دم غير مسفوح، وعن الدم الذي لا ينقض الوضوء في الصحيح، وعن دم البق والبراغيث والقمل وان كثر، وعن دم السمك في الصحيح وعن لعاب البغل والحمار، والمذهب طهارته، وعن دم الشهيد في حقه وان كان مسفوحًا.

ويعفى للضرورة عن بخار النجس وغباره ورماده لئلا يحكم بنجاسة الخبز في سائر الامصار، وعن ريح هبت على نجاسة فاصابت الريح الثوب، الا اذا ظهر اثر النجاسة في الثوب.

ويعفى عن بعر الابل والغنم اذا وقع في البئر او في الاناء ما لم يكثر كثرة فاحشة او يتفتت، فيتلون به الماء .والقليل :هو ما يستقله الناظر اليه، والكثير :ما يستفحشه الناظر اليه.

واما خرء الطيور الماكولة التي تذرق في الهواء ، فهو طاهر، وان لم تذرق فهو نجاسة مخففة.

وهكذا فان سبب العفو اما الضرورة، او عموم البلوى، او تعذر الاحتراز (الامتناع) عن النجس[1]

احناف کے نزدیک معافی کی مقدار کے تعین کی بنیاد نجاست کا غلیظ ہونا اور خفیف ہونا ہے' نجاست خواہ غلیظہ ہو'یا خفیفہ ہو' اس کی کم مقدار معاف ہوگی' زیادہ معاف نہیں ہوگی۔

ٹھوس نجاست غلیظہ کی کم مقدار کا تعین اس اعتبار سے کیا گیا ہے' وہ ایک درہم' یعنی تین اعشاریہ سترہ گرام سے کم ہو' جو بیس قیراط کے برابر ہے۔ جبکہ مائع نجاست غلیظہ کو ہتھیلی کے بیچ کی گہرائی سے کم ہونا چاہیے۔

اگر چہ نجاستِ غلیظہ کی یہ مقدار معافی کے درجے میں ہے' تاہم احناف کے نزدیک مشہور روایت کے مطابق اتنی نجاست کے ساتھ نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

نجاست خفیفہ کی کم مقدار کا تعین اس طرح سے کیا گیا ہے' اگر وہ کپڑے پر لگ چکی ہو تو چوتھائی کپڑے سے کم حصے پر لگی ہو اور تو اگر وہ جسم پر لگ گئی تھی تو جس عضو پر جیسے ہاتھ یا پاؤں پر لگی تھی' تو اس کی چوتھائی مقدار سے کم حصے پر لگی ہو۔

چوہے کا اور بلی کا تھوڑا سا پیشاب یا پاخانہ کپڑے پر لگ گیا ہو تو یہ معاف ہے' کیونکہ اس میں مجبوری پائی جاتی ہے۔

اسی طرح اگر استعمال شدہ پانی کے چھینٹے برتن میں گر جاتے ہیں اور معلوم نہ ہو سکے' وہ کہاں' کہاں گرے ہیں (تو وہ بھی

[1] فتح القدير 146-140/1؛ الدر المختار وحاشية ابن عابدين 309-295/1؛ مراقي الفلاح :ص 25وما بعدها .

معاف ہیں)۔

اسی طرح پیشاب کے اتنے باریک چھینٹے جو سوئی کے ناکے کی طرح ہوں' وہ بھی معاف ہیں وہ پورے جسم پر لگ گئے ہوں یا پورے لباس پر لگ گئے ہوں' کیونکہ اس میں بھی مجبوری پائی جاتی ہے' لیکن اگر معمولی سا پیشاب تھوڑے پانی میں گر جاتا ہے' تو اس صورت میں ظاہر روایت کے مطابق وہ پانی ناپاک ہو جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے: پانی کی طہارت کی تاکید زیادہ ہے۔

اسی طرح قصاب کے جسم پر جو خون لگ جاتا ہے' یا کوئی مکھی گندگی پر بیٹھ کر واپس آ کر کسی چیز پر بیٹھ جاتی ہے' اسی طرح گدھے کی لید' گائے اور ہاتھی کا گوبر وغیرہ یہ سب چیزیں معاف ہیں کیونکہ یہ مجبوری ہیں' اس میں عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔

میت کو نہلاتے ہوئے استعمال شدہ پانی کے قطروں سے بچنا ممکن نہیں ہے' وہ بھی معاف ہے' کیونکہ اس میں بھی عام ابتلاء پایا جاتا ہے۔

اسی طرح راستے میں موجود مٹی' اور کیچڑ سے بچنا بھی ممکن نہیں ہے' البتہ اگر اس میں کوئی ایسی نجاست ٹھہری ہوئی ہو جو نظر آ رہی ہو تو اس کا حکم مختلف ہو گا' وہ معاف نہیں ہے۔

ذبح کیے ہوئے جانور کی رگوں میں جو خون باقی رہ جاتا ہے' وہ بھی معاف ہے' کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔

اسی طرح جگر' تلی اور دل کا خون بھی معاف ہے' کیونکہ یہ بہنے والا خون شمار نہیں ہوتا ہے۔

ایسا خون جس سے وضو نہیں ٹوٹتا یعنی جو بہا نہ ہو' صحیح روایت کے مطابق وہ بھی معاف ہے۔

جوں' مچھر' کھٹمل کا خون بھی معاف ہے خواہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو' صحیح روایت کے مطابق مچھلی کا خون بھی معاف ہے۔

خچر اور گدھے کا لعاب احناف کے نزدیک پاک ہے۔

شہید شخص کا خون اگرچہ بہہ رہا ہو' پھر بھی اس شہید کے اپنے حق میں پاک ہے۔

نجاست کے بخارات' اس کا غبار اس کی راکھ یہ سب چیزیں معاف ہیں' کیونکہ ان سب میں مجبوری پائی جاتی ہے' ورنہ یہ کہا جائے گا: دنیا بھر میں پکنے والی تمام روٹیاں ناپاک ہوتی ہیں۔

اسی طرح نجاست پر چلنے والی ہوا اگر کپڑوں کو لگ جاتی ہے' تو وہ کپڑے کو ناپاک نہیں کرے گی لیکن اگر کپڑے پر نجاست کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے' تو وہ کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

اونٹ اور بکری کی مینگنیاں اگر کنویں یا برتن میں گر جاتی ہیں تو اگر وہ بہت زیادہ نہ ہوں یا وہ ٹوٹ کر پانی کو متغیر نہ کر دیں تو وہ معاف ہیں۔

کم مقدار سے مراد اتنی مقدار ہے: جسے دیکھنے والا کم شمار کر لے اور زیادہ مقدار سے مراد وہ مقدار ہے جسے کوئی بھی دیکھنے والا زیادہ شمار کر لے۔

حلال پرندے جو فضا میں بیٹ کر دیتے ہیں' ان کی بیٹ پاک ہے' اگر وہ فضاء میں بیٹ نہیں کرتے ہیں تو اسے نجاستِ خفیفہ قرار دیا جائے گا۔ بہرحال احناف کے نزدیک معافی کا دارومدار یا تو ضرورت اور مجبوری پر ہے' یا عام ابتلاء پر ہے' یا اس

حکم پر ہے' نجس چیز سے بچنا بہت مشکل ہو۔

1470- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى سَمِينَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) قَالَ الصَّلاَةُ فِى النَّعْلَيْنِ وَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا فَخَلَعَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ قَالَ لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ . قَالُوْا رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا . قَالَ اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ اَتَانِى فَقَالَ اِنَّ فِيهِمَا دَمَ حَلَمَةٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو''۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُتارا تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اُتار دیئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اُتارے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اُتار دیئے ہیں تو ہم نے بھی اُتار دیئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ان پر خون لگا ہوا ہے۔

72-باب تَلْقِينِ الْمَأْمُومِ لِاِمَامِهِ اِذَا وَقَفَ فِى قِرَاءَتِهِ.

باب: مقتدی کا اپنے امام کو تلقین کرنا جب وہ قرأت کے درمیان وقوف کرے

1471- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلاَنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الاَئِمَّةِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنے امام کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

امام یا کسی دوسرے شخص کو لقمہ دینا

نماز کے دوران امام کو لقمہ دینے کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں:

تبطل الصلاة بارشاد المأموم غير امامه الى صواب القراء ة لانه تعليم وتعلم، فكان من جنس

۱۴۷۰- ذكره الغساني في (تخريج الاحاديث الضعاف من سنن الدارقطني) ص (۱۶۸) رقم (۳۲۱) وقال: صالح و فرات ضعيفان-

۱۴۷۱- اخرجه الحاكم (۱/۲۷۶) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۲۱۲) كتاب الصلاة، باب اذا حصر الامام لقن من طريق الفضل بن عباس بهذا الاسناد- و قال الحاكم: يحيى ابن غيلان و عبد الله بن بزيع البصريان ثقتان و هذا حديث صحيح' و وافقه الذهبي قلت: عبد الله ابن بزيع فيه لين- و الحديث ذكره الغساني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۳۲۲) وقال: عبد الله بن بزيع ليس بقوي-

كلام الناس، اما ارشاد المامومِ امامه ففيه تفصيل بين الفقهاء :

قال الحنفية (2) : اذا توقف الامام في القراء ة او تردد فيها، قبل ان ينتقل الى آية اخرى، جاز للماموم ان يفتح عليه اى يرده الى الصواب، وينوى الفتح على امامه دون القراء ة على الصحيح؛ لانه مرخص فيه، اما القراء ة خلف الامام فهي ممنوعة مكروهة تحريمًا .فلو كان الامام انتقل الى آية اخرى، تفسد صلاة الفاتح، وتفسد صلاة الامام لو اخذ بقوله، لوجود التلقين والتلقن من غير ضرورة.

وينبغي للمقتدى الا يعجل الامام بالفتح، ويكره له المبادرة بالفتح، كما يكره للامام ان يلجء الماموم اليه، بل يركع حين الحرج اذا جاء اوان التردد في القراء ة، او ينتقل الى آية اخرى.

وتبطل الصلاة ان فتح الماموم على غير امامه الا اذا قصد التلاوة لا الارشاد، ويكون ذلك مكروهًا تحريمًا.

كما تبطل الصلاة بارشاد غير المصلي له، او بامتثال امر الغير، كان يطلب منه غيره سد فرجة، فامتثل وسدها، وانما ينبغي ان يصبر زمنًا ثم يفعل من تلقاء نفسه.

ودليل جواز الفتح على الامام :حديث المُسَوَّر بن يزيد المكي قال :صلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم، فترك آية، فقال له رجل :يا رسول الله، آية كذا وكذا، قال :فهلّا ذكّرتنيها ؟(1)

وحديث ابن عمر :ان النبي صلّى الله عليه وسلم صلى صلاة، فقرا فيها، فَلَبَس عليه، فلما انصرف، قال لِابَي :اصليت معنا ؟قال :نعم، قال :فما منعك ؟(2).

وقال المالكية (3) : تبطل الصلاة بالفتح على غير الامام سواء من المصلي او من غيره، بان سمعه يقرا، فتوقف في القراء ة، فارشده للصواب؛ لانه من باب المكالمة، اما الفتح على الامام اذا وقف وتردد في القراء ة، ولو في غير الفاتحة فجائز لا يبطل الصلاة، بل هو واجب، فان وقف ولم يتردد كره الفتح عليه.

وقال الشافعية (4) : الفتح على الامام :هو تلقين الآية عند التوقف فيها .ويفتح عليه اذا

(1) رواه ابوبكر الاثرم وابن ابي داؤد عن عائشة.

(2) فتح القدير 283/1 :وما بعدہا، الدر المختار 581/1 :وما بعدہا .

(1) رواه ابوداؤد وعبد الله بن احمد في مسند ابيه (نيل الاوطار 322/2 :).

(2) رواه ابوداؤد (المصدر السابق).

(3) الشرح الصغير 347/1:، القوانين الفقهية :ص.74

(4) مغني المحتاج 158/1 0:وقال الحنابلة (1) : للمصلي ان يفتح على امامه اذا ارتج عليه (منع من القراء ة) او غلط في قرأته، فرضا كانت الصلاة اونفلا. ويجب الفتح على امامه اذا ارتج عليه او غلط في الفاتحة لتوقف صحة صلاته على ذلك، كما يجب تنبيهه عند نسيان سجدة ونحوها من الاركان.

سکت، ولا یفتح علیه ما دام یردد التلاوة وسؤال الرحمة والاستعاذة من عذاب، لقراء ة آیتهما.
والفتح فی حالة السکوت لا یقطع فی الاصح موالاة قراء ة الماموم، اما فی حالة التردد فیقطع
موالاة قرأته، ویلزمه استئناف القراء ة.
ولا بد لمن یفتح علی امامه ان یقصد القراء ة وحدها او یقصدها مع الفتح، فان قصد الفتح
وحده، او لم یقصد شیئًا اصلًا، بطلت صلاته علی المعتمد .اما الفتح علی غیر امامه فیقطع
موالاة القراء ة.

اگر قرأت کرتے ہوئے کوئی شخص غلط پڑھ جاتا ہے' تو کیا اسے بتایا جائے گا کہ صحیح کیا ہے؟
اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے' تو اس صورت میں اس کی نماز باطل ہو جائے گی' کیونکہ لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے: آپ اگلے کو کوئی بات سکھا رہے ہیں اور یہ گفتگو کرنے کی مانند ہو جائے گا' لیکن اگر مقتدی اپنے امام کو لقمہ دیتا ہے' تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ اس حوالے سے فقہاء کے درمیان تفصیل پائی جاتی ہے۔
احناف کے نزدیک اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے' یا اسے شک ہو جاتا ہے' تو اس کے دوسری آیت کے شروع کرنے سے پہلے مقتدی کے لیے یہ بات جائز ہے' وہ امام کو لقمہ دے کر اسے بتا دے کہ صحیح آیت کیا ہے؟ اور مقتدی اس بات کا خیال رکھے کہ وہ قرأت کرنے کی نیت نہ کرے بلکہ امام کو لقمہ دینے کی نیت کرے' اس کی وجہ یہ ہے: لقمہ دینے کی اجازت ہے لیکن امام کے پیچھے قرأت کرنا مقتدی کے لیے مکروہ تحریمی ہے۔
اگر امام اگلی آیت کی تلاوت شروع کر چکا ہو تو ایسی صورت میں لقمہ دینے والے شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایسی صورت میں امام اس لقمے کو حاصل کر لیتا ہے' تو اس کی بھی نماز ٹوٹ جائے گی' کیونکہ اب یہ کسی ضرورت کے بغیر لقمہ دینا اور لینا شمار ہوگا۔
مقتدی کے لیے یہ بات مناسب ہے' وہ امام کو فوراً لقمہ دینے اور لقمہ دینے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے' بالکل اسی طرح جیسے امام کے لیے بھی یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے' وہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے۔ مناسب یہ ہے: اس دوران امام قرأت روک دے' یا رکوع میں چلا جائے' یا پھر اگلی آیت کی تلاوت شروع کر دے۔
اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے' تو ایسی صورت میں اس کی نماز ٹوٹ جائے گی' البتہ اگر وہ لقمہ دینے کی بجائے' تلاوت کی نیت سے بلند آواز میں آیت پڑھ لیتا ہے' تو اس صورت میں نماز نہیں ٹوٹے گی' البتہ ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہوگا۔
اگر کسی نمازی کو نماز سے باہر کسی شخص نے لقمہ دیا اور نمازی نے اس لقمے کو قبول کر لیا تو اس صورت میں اس نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی' اسی طرح اگر کوئی نماز سے باہر کا شخص کوئی کام کرنے کے لیے جیسے وہ صف کے درمیان خالی جگہ کو پُر کرنے

(1) کشاف القناع 442/1 : المغنی 60 - 56/2 :

(2) رواہ البخاری ومسلم ابوداؤد واحمد وابن ابی شیبۃ وابن ماجہ عن ابن مسعود، وھو صحیح۔

کے لیے کہے اور کوئی نمازی اس کی بات مان کر وہ کام کرے تو اس نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی' ایسی صورت میں مناسب یہ ہے: وہ کچھ دیر انتظار کرے اور پھر اس کے بعد ایسی بات پر عمل کرے (جس پر عمل کرنے سے بذاتِ خود نماز نہیں ٹوٹتی ہے)۔

امام کو لقمہ دینے کے جواز کی دلیل وہ روایت ہے' جو مسور بن یزید مکی نے نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک آیت کو چھوڑ دیا' نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! فلاں آیت رہ گئی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اس وقت کیوں نہیں یاد دلایا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی تو قرأت کے دوران قرأت خلط ملط ہوگئی' جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے میرے والد سے دریافت کیا: کیا تم نے میرے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے کس وجہ سے مجھے بتایا نہیں؟

فقہائے مالکیہ کے نزدیک امام کے علاوہ کسی بھی دوسرے شخص کو لقمہ دینے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے' خواہ لقمہ دینے والا نمازی شخص ہو' یا نماز نہ پڑھ رہا ہو' اس کی صورت یہ ہوگی: اگر کوئی شخص کسی کو قرأت پڑھتے ہوئے سنتا ہے اور دیکھتا ہے' وہ شخص قرأت کرتے ہوئے رُک گیا ہے' تو پھر وہ اسے صحیح الفاظ بتا دیتا ہے' سو ایسی صورت میں یہ گفتگو کرنے کے مترادف ہو جائے گا۔ البتہ گر امام درمیان میں رک جاتا ہے' یا آیت کو دہرانے لگ جاتا ہے' خواہ وہ سورۂ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور آیت ہو تو ایسی صورت میں اسے لقمہ دینا جائز ہوگا' اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی بلکہ اس لقمہ کو دینے کو واجب قرار دیا جائے گا۔ البتہ اگر امام درمیان میں رک جاتا ہے اور آیت کو دہراتا نہیں ہے' تو ایسی صورت میں لقمہ دینا مکروہ ہوگا۔

شوافع کے نزدیک امام کو لقمہ دینے کا مطلب یہ ہے: جب امام رُک جاتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے' تو اس وقت اسے صحیح آیت بتائی جائے' جب تک امام خود آیت کو دہرا رہا ہوتا ہے' اس دوران اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ رحمت یا عذاب کی آیات پڑھتے ہوئے بار بار رحمت کی دعا مانگتا ہے' یا عذاب سے پناہ مانگ رہا ہوتا ہے' تو بھی اسے لقمہ نہیں دیا جائے گا۔

امام کے خاموش ہونے کے وقت لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل نہیں ٹوٹے گا' البتہ اگر امام دہرا رہا ہو تو اس صورت میں لقمہ دینے سے مقتدی کی قرأت کا تسلسل ٹوٹ جائے گا اور اسے نئے سرے سے قرأت کرنا ہوگی۔

جو شخص امام کو لقمہ دینے لگا ہے' اس کے لیے یہ بات ضروری ہوگی' وہ صرف قرأت کرنے کی نیت کرے یا قرأت کرنے اور لقمہ دینے' دونوں کاموں کی نیت کرے۔ اگر صرف لقمہ دینے کی نیت کرتا ہے' یا کسی نیت کے بغیر لقمہ دے دیتا ہے' تو مستند روایت کے مطابق اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔

امام کے علاوہ کسی بھی اور شخص کو لقمہ دینے کے نتیجے میں قرأت کا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر امام قرأت کرتے ہوئے رک جاتا ہے' یا غلط پڑھنے لگتا ہے' تو مقتدی اسے لقمہ دے

گا' خواہ وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو' یا نفل نماز ادا کر رہا ہو' اگر امام سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے رُک جاتا ہے' یا غلط پڑھ لیتا ہے' تو اسے لقمہ دینا واجب ہے' اس کی وجہ یہ ہے: سورۂ فاتحہ صحیح پڑھی جائے گی تو نماز درست ہوگی' اسی طرح اگر امام کوئی رکن بھول جاتا ہے جیسے سجدہ کرنا بھول جاتا ہے' تو اس حوالے سے بھی اسے لقمہ دینا لازم ہے۔

1472- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَبَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ فَتَحَ عَلَى الْإِمَامِ فَقَدْ تَكَلَّمَ .مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ مَتْرُوْكٌ .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص امام کو لقمہ دے' اس نے کلام کر لیا (یعنی اس کی نماز ٹوٹ جائے گی)۔

اس روایت کا راوی محمد بن سالم متروک ہے۔

1473- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ هُوَ كَلَامٌ .يَعْنِى الْفَتْحَ عَلَى الْاِمَامِ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: یہ کلام ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یعنی امام کو لقمہ دینا۔

1474- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ اُرَاهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْاِمَامُ فَاَطْعِمُوْهُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب امام تم سے کچھ کھانے کے لیے مانگے تو اسے کھلا دو (یعنی اسے بھولنے پر لقمہ دو)۔

1475- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَجِيْحٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةً فَقَرَاَ سُوْرَةً فَاَسْقَطَ اٰيَةً مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰيَةُ كَذَا وَكَذَا اُنْسِخَتْ قَالَ لَا .قُلْتُ فَاِنَّكَ لَمْ تَقْرَاْهَا .قَالَ اَفَلَا لَقَّنْتَنِيْهَا.

☆☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے' آپ نے ایک سورۃ پڑھنی شروع کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک آیت کو چھوڑ دیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا فلاں آیت منسوخ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قرأت نہیں کی'

۱۴۷۲ ذکرہ الغسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۲۲۳) و قال: محمد بن سالم ضعیف متروک- قلت: و الحارث الاعور ضعیف-

۱۴۷۳ ذکرہ الغسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۶۹) رقم (۲۲۴) وقال: الحارث لا یحتج بہ-

۱۴۷۴ اخرجہ البیہقی فی (السنن الکبری) (۳/۲۱۲) کتاب الصلاۃ' باب اذا حصر الامام لقن' من طریق الدارقطنی-

۱۴۷۵ ذکرہ الغسانی فی (الاحادیث الضعاف) ص (۱۷۰) رقم (۲۲۵) وقال : عمر بن نجیح ضعیف- و ابو معاذ ھو سلیمان بن ارقم' و ھو متروک-

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن نجیح، عن سلیمان بن ارقم، ضعفہ دارقطنی، حدیثہ فی فتح علی امام۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۲۷۵/۵) (۶۲۳۹) ومغنی (۴۷۵/۲)۔

1476- حَدَّثَنِي ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَارِيَةُ بْنُ هَرِمٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُلَقِّنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے دوران ایک دوسرے کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جاریۃ بن ہرم، ابوالشیخ فقیمی، بصری، ھالک۔ قال نسائی: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: متروک۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۰۹/۲)۔

73- باب قَدْرِ النَّجَاسَةِ الَّتِي تُبْطِلُ الصَّلَاةَ.

باب: نجاست کی وہ مقدار جو نماز کو باطل کر دیتی ہے

1477- حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُعَدِّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ غُطَيْفٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ. خَالَفَهُ أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو فِي اسْمِ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ فَسَمَّاهُ غُطَيْفًا وَوَهِمَ فِيهِ.

۱۴۷۶- اخرجه الحاكم (۲۷۶/۱) و عنه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲۱۲/۳) كتاب الصلاة، باب اذا حصر الامام لقن، من طريق زياد بن ايوب بهذا الاسناد- قال الذهبي: جارية متروك- و ذكره الفتني في (الاحاديث الضعاف) ص (۱۷۱) رقم (۲۲۶) و قال: جارية بن هرم ضعيف-

۱۴۷۷- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۱۳۸/۳) و العقيلي في (الضعفاء الكبير) (۵۶/۲) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۰۴/۲) كلهم من طريق روح بن غطيف بهذا الاسناد- و اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۷۶/۲) من طريق الدارقطني به- وقال ابن الجوزي روح بن غطيف قال البخاري: هذا الحديث باطل و روح منكر الحديث- وقال ابن حبان يروي الموضوعات عن الثقات لا يحل كتب حديثه- اه- و قال ابن عدي: و هذا قد رواه عن روح بن غطيف القاسم بن مالك ولا يرويه عن الزهري فيما اعلمه غير روح و هو منكر بهذا الاسناد- قال الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۵۰۲/۱): وقال الذهبي: اخاف ان يكون هذا موضوعا و قال البخاري، حديث باطل وقال ابن حبان: موضوع و قال البزار: اجمع اهل العلم على نكرة هذا الحديث-

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: ایک درہم جتنا خون لگا ہوتو وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔

بعض دیگر راویوں نے اسے نقل کرنے میں اختلاف نقل کیا ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قاسم بن مالک مزنی، ابوجعفر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ فیہ لین، یہ آٹھویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ ان کا انتقال 190ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۹۴)(۵۵۲۲)۔

1478- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ غُطَيْفٍ الطَّائِفِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ قَدْرُ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ غُسِلَ الثَّوْبُ وَاُعِيدَتِ الصَّلَاةُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کپڑے پر ایک درہم جتنا خون لگا ہوتو اس کپڑے کو دھویا جائے گا اور وہ نماز دوبارہ ادا کی جائے گی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بہلول تمیمی- انباری- زیل کوفہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 218ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۰۹۲)(۷۹۱۳)۔

1479- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا .لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرُ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس کا ایک راوی متروک ہے۔

۱۴۷۸ اخرجه ابن الجوزي في (الموضوعات) (۷۶/۲) من طريق الدارقطني به- و نقل عن ابن حبان: هذا حديث موضوع لا شك فيه' ما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم ' و انما هو اختراع احدثه اهل الكوفة في الاسلام- و قال ابن الجوزي: و اما اسد بن عمرو فقال يزيد بن هارون: لا يحل لاحد ان يروي عنه- وقال يحيى: هو كذاب ليس بشيء-

74-باب الْإِمَامِ يَسْبِقُ الْمَأْمُومِينَ بِبَعْضِ الصَّلاَةِ فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ مِنْ حِينَ أَدْرَكَهُ وَيَكُونُ أَوَّلَ صَلاَتِهِ.

باب: جب امام نماز کا کچھ حصہ مقتدیوں سے پہلے ادا کر چکا ہو اور مقتدی اس وقت شامل ہو (جب نماز درمیان میں ہو) یا اس کا نماز کے آغاز میں شامل ہونا

1480- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْخَرَّازُ -وَهُوَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَسَلِّمْ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَلَا تَسْتَقْبِلَنَّ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِكَ بَعْدَهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر دے تو تم دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر لو اس کے بعد تم اپنی نماز کے کسی بھی حصہ کا رخ نہ کرو۔

1481- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَهُوَ أَوَّلُ صَلاَتِكَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ.

قَالَ وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ.

☆☆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو نماز تم امام کے ساتھ پالو وہی تمہاری ابتدائی نماز ہوگی اور جو قرأت پہلے گزر چکی ہو اس کو تم بعد میں ادا کرلو۔

سعید بن مسیب کی بھی وہی رائے ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے۔

1482- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حِصْنٍ أَبُو سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا يَجْعَلُ مَا أَدْرَكَ مِنْ صَلاَةِ الْإِمَامِ أَوَّلَ صَلاَتِهِ.

☆☆ محمد بن شعیب بیان کرتے ہیں: میں نے امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے اس بارے میں دریافت کیا: ان دونوں نے یہ فرمایا: تم نے امام کے نماز کا جو حصہ پایا ہے اسے اپنی نماز کا ابتدائی حصہ سمجھو۔

1483- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۴۸۱-اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب ما ادرك من صلاة الامام، من طريق الدارقطني به- و اخرجه عبد الرزاق (۲/۲۲۶) رقم (۳۱۶۰)-

۱۴۸۲-اخرجه البيهقي في السنن (۲/۲۹۹) كتاب الصلاة: باب ما ادرك من صلاة الامام فهو اول صلاته، عن ربيعة ان عمر بن الخطاب و ابا الدرداء رضي الله عنهما- قال: (ما ادركت من آخر صلاة الامام فاجعله اول صلاتك)- قال الوليد بن مسلم: فذكرت ذلك لابي عمرو يعني: الاوزاعي- وسعيد بن عبد العزيز فقالا: (ما ادركت من صلاة الامام الاول صلاتك)-

عَشْرَةَ اَيَّامٍ وَّكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ تِسْعَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَصَلّٰى خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ قَاعِدًا.

☆☆ حسن بن بصری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ دس دن بیمار رہے' تو اس میں سے نو دن حضرت ابوبکر ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' دسویں دن نبی اکرم ﷺ کو کچھ بہتری محسوس ہوئی تو آپ حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کے درمیان سہارے سے چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حمدون بن عباد، ابوجعفر بزاز، معروف بالفرغانی۔ قال محمد بن مخلد: حمدون بن عباد علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ مامون۔ ان کا انتقال 270ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۱۷۷)۔

○ مغیرۃ بن مسلم ازدی، قسملی - ابوسلمۃ خراسانی سراج - بتشدید راء - مدائنی، اصلہ من مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۶۶)(۶۸۹۸)۔

75- بَاب ذِكْرِ نِيَابَةِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ عَنِ الْمَأْمُوْمِيْنَ.

باب: امام کا قرأت کرنا مقتدیوں کی جگہ کافی ہوتا ہے

1484- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ . هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ .وَسَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَتْرُوْكٌ.

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

یہ روایت منکر ہے' اس کا راوی سہل بن عباس متروک ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سھل بن عباس ترمذی۔ عن اسماعیل بن علیۃ ۔ ترکہ دارقطنی، وقال: لیس ب علم حدیث کے ماہرین نے انہیں

''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۳۳۵)۔

1485- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَلْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ صَلّٰى خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَاءَ ةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَ ةٌ ۔ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ رَفْعُهٗ وَهَمٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص امام کی اقتداء میں نماز ادا کررہا ہو تو امام کا قرأت کرنا اس کا قرأت کرنا شمار ہوگا۔

ابوالحسن نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ وہم ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن علی بن سلمان، ابوبکر مروزی، عن علی بن حجر، ضعفہ دار قطنی، وقال: یضع حدیث۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱/۲۶۱)۔

○ انس بن سیرین، اخو مولی انس، ابوعبداللہ او ابوحمزۃ بصری۔ و علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ابن معین۔قال خلیفۃ: ان کا انتقال 118ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: خلاصۃ (۱/۱۰۵)۔

1486-وَالصَّوَابُ عَنْ اَيُّوبَ وَعَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَّاَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْاِمَامِ تَكْفِيْكَ قِرَاءَ ةُ الْاِمَامِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتداء میں قرأت کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں: تمہارے لیے امام کا قرأت کرلینا کافی ہے۔

1487- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَ ةٌ ۔ لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنْ سُهَيْلٍ تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔جس شخص کا امام موجود ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت شمار ہوگی۔

۱۴۸۵ اخرجه الخطيب في (تاريخ بغداد) (۱/ ۲۳۷) من طريق خارجة بهذا الاسناد و اخرجه ايضا البيهقي في (جزء القراء ة) ص (۱۸۰) رقم (۳۹۲) من طريق خارجة به۔

۱۴۸۶-اخرجه البيهقي في (جزء القراء ة) ص (۱۸۱) رقم (۳۹۳) من طريق الدارقطني به۔

یہ روایت مستند نہیں ہے اسے نقل کرنے میں محمد بن عباد رازی نامی راوی منفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

1488- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَفِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ ـ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ ـ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ يَا كَثِيْرُ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کہا: یہ واجب ہوگئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیونکہ میں حاضرین میں ان کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اس کا قرأت کرنا ان لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

76-باب صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً وَمَوْقِفِ اِمَامِهِنَّ.

باب: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا' ان کی امام کہاں کھڑی ہوگی؟

1489- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ وَكَانَتْ تَؤُمُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَذِنَ لَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا .

☆☆ سیدہ اُم ورقہ رضی اللہ عنہا (خواتین کی) امامت کیا کرتی تھیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اجازت تھی' وہ اپنے اہل محلہ کی (خواتین کی) امامت کرلیا کریں۔

1490- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ النَّهْدِيُّ عَنْ رَيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ قَالَتْ اَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ .

☆☆ ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری امامت کیا کرتی تھیں' آپ فرض نماز میں خواتین کے درمیان کھڑی ہوا کرتی تھیں۔

راویان حدیث کا تعارف:

○ میسرۃ بن حبیب نہدی- ابوحازم کوفی علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چھٹے

۱۴۹۰ اخرجه البيهقي في السنن الكبرى (۲/۱۳۱) كتاب الصلاة باب المراة تؤم النساء فتكون وسطهن من طريق وكيع ثنا سفيان بهذا الاسناد-

طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۸۸)(۸۰۸۶)۔

1491- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ قَالَتْ اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا . حَدِيْثٌ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ فَوَهِمَ فِيْهِ وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ شُعْبَةُ وَسَعِيْدٌ وَّغَيْرُهُمَا.

☆☆ حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہماری امامت کی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

یہی روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں کچھ وہم بھی ہے اور کچھ نے اس کی مخالفت کی ہے۔

1492- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُخْتَلِجُ سُوْرَتَهُمْ . فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ . قَوْلُهُ فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَهَمٌ مِنْ حَجَّاجٍ وَّالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ قَتَادَةَ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں قرأت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون شخص ان سورتوں کے درمیان خلل ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام کی اقتداء میں قرأت کرنے سے منع کر دیا' یہ راوی کا وہم ہے' جو حجاج نامی راوی کو لاحق ہوا ہے۔ درست روایت وہ ہے' جو دیگر راویوں نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1493- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَاَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ . فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا . قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا . قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَكَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ لَوْ كَرِهَ لَنَهٰى عَنْهُ .

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے اس میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی' (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص قرأت کر رہا تھا' ایک

۱۴۹۱ اخرجه الشافعي في (المسند) (۱/۱۰۷) رقم (۳۹۹) عن سفيان بهذا الاسناد - و من طريق الشافعي اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۱۳۱) كتاب الصلاة: باب المراة تؤم النساء، فتقوم و سطهن: و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/۴۱۰) كتاب الصلاة: باب اثبات امامة المراة: حديث (۱۵۶۴)-

شخص نے عرض کی: میں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا' کوئی شخص درمیان میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسندیدہ سمجھا ہوتا تو آپ اس سے منع کر دیتے۔

77-باب الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ

باب: جب خون نکل رہا ہو' اسی حالت میں نماز ادا کرنا

1494- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُصَلِّي وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

☆☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے' حالانکہ ان کے زخم سے خون جاری تھا۔

78-باب بَيَانِ تَكْبِيرَاتِ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ.

باب: نمازِ جنازہ کی تکبیرات

1495- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَاضِي أَبُو حُصَيْنٍ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ بِالْعِرَاقِ الْخَمْسَ وَالأَرْبَعَ وَالسَّبْعَ وَكَانَ يَقُولُ قَدْ كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِحْدَى عَشْرَةَ وَتِسْعًا وَسَبْعًا وَسِتًّا وَخَمْسًا وَأَرْبَعًا.

☆☆ صعصعہ بن صوحان بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں (نماز جنازہ میں) پانچ مرتبہ بھی تکبیر کہی ہے' چار مرتبہ بھی کہی ہے اور سات مرتبہ بھی کہی ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نمازِ جنازہ میں) گیارہ مرتبہ' نو مرتبہ' سات مرتبہ' چھ مرتبہ' پانچ مرتبہ' چار مرتبہ تکبیر کہی ہوئی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن حسین بن حبیب، ابوحصین وادعی قاضی، من اھل کوفہ۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 96ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲/۲۲۹)۔

۱۴۹۴ اخرجه مالك في (الموطا) (۱/۳۹-۴۰) كتاب الطهارة: باب العمل فيمن غلبه الدم من جرح او رعاف' حديث (۵۱) عن هشام بن عروة' بهذا الاسناد-

○ عون بن سلام، ابوجعفر قرشی کوفی، مولی بنی ھاشم۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 230ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۲/۲۹۳)۔

○ صعصعۃ بن صوحان- عبدی، نزیل کوفہ، تابعی کبیر، مخضرم، فصیح، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دوسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۲)(۲۹۴۴)۔

79-باب سُجُوْدِ الْقُرْآنِ.

باب: قرآن میں موجود سجدے

1496- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ لَفْظًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَجَدَ فِىْ (ص) .قَالَ ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ اِلَّا حَفْصٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ''ص'' میں سجدہ کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسے صرف حفص نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

سجدہ تلاوت کی تحقیق

سجدۂ تلاوت کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

قرآن میں چودہ سجدۂ تلاوت ہیں: سورۃ الاعراف کے آخر میں' سورۃ الرعد میں' سورۃ النحل میں' سورۂ بنی اسرائیل میں' سورۂ مریم میں' سورۃ الحج کا آغاز میں' سورۃ الفرقان میں' سورۃ النمل میں' سورۃ الم التنزیل میں' سورۂ ص میں' سورۂ حم السجدہ میں' سورۃ النجم میں' سورۃ الانشقاق میں اور سورۃ العلق میں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تیار کردہ مصحف میں اسی طرح تحریر ہے اور اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

سورۃ الحج میں دوسرا سجدہ ہمارے نزدیک سجد کے لیے ہے۔

جبکہ سورۂ حم السجدہ میں لفظ ''لا یسامون'' میں سجدہ کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہے اور احتیاط کے پیش نظر اسے بھی اختیار کیا گیا ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہدایہ کے شارح امام کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں ہمارے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' قرآن میں چودہ سجدے ہیں' البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں اور سورۂ ص میں کوئی سجدہ نہیں ہے' جبکہ ہمارے نزدیک سورۂ ص میں سجدہ

۱۴۹۶-اخرجه المصنف بهذا الاسناد في (العلل) (۸/۱۲)؛ و اخرجه ابو يعلى (۱۰/۳۳۶) رقم (۵۹۱۹)؛ و الطبراني في (الاوسط) (۶/۹۱) رقم (۵۱۹۰) كلاهما من طريق حفص بن غياث بهذا الاسناد- و قال الطبراني: لم يرو هذا الحديث عن محمد بن عمرو الا حفص بن غياث- و ذكره الهيثمي في (المجمع۹ (۲/۲۸۷) وقال: رواه الطبراني في الاوسط و ابو يعلى. و فيه محمد بن عمرو. و فيه كلام' وحديثه حسن-

ہے اور سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل وہ روایت ہے جسے امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سورۂ ص کی تلاوت کی' جب آپ سجدے کے حکم سے متعلق آیت تک پہنچے تو آپ منبر سے نیچے اترے' آپ نے سجدہ کیا' آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا' پھر آپ نے دوبارہ اس آیت کو تلاوت کیا' جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہوئے جب آپ نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقع ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے' آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا۔

ان کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جسے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تو ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کر رہے ہیں''۔

ہم یہ کہتے ہیں: اس میں زیادہ سے زیادہ یہ ہے' حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں سبب اور ہمارے حق میں سبب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس کا شکر ہونا اس کے وجوب کے منافی نہیں ہوگا' کیونکہ تمام فرائض اور واجبات کو اللہ تعالیٰ کی لگاتار نعمتوں کے شکر کی وجہ سے واجب قرار دیا گیا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''مسند'' جمع کرنے والے صاحب شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد حارثی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ کیا تھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا: میں سورۂ ص لکھ رہا ہوں' جب میں سجدے کے مقام پر پہنچا تو میں نے دوات اور قلم کو دیکھا اور اپنے پاس موجود ہر چیز کو دیکھا کہ وہ سجدے میں چلی گئی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر ہمیشہ سجدہ کیا کرتے تھے''۔

اس سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے' اب یہ معاملہ باقاعدگی کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ جس طرح دیگر سجدوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ نے اسے کبھی ترک نہیں کیا' اور پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باقاعدگی سے ایسا نہیں کرتے تھے' لیکن بعد میں آپ نے باقاعدگی سے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے موقف کی تائید میں جو بات نقل کی تھی' وہ اس واقعے سے پہلے کی ہوگی۔[1]

---

1 حوالہ فتح القدیر ج ۲ ص ۱۱

1497- حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ سَجَدَ وَجْهِى لِلَّذِىْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت میں یہ پڑھا کرتے تھے
''میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے' اسے سماعت اور بصارت اپنی مدد اور قوت سے عطاء کی ہے''۔

1498- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدَيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ سَجَدَهَا نَبِىُّ اللّٰهِ دَاوُدُ تَوْبَةً وَّسَجَدْنَاهَا شُكْرًا يَعْنِىْ (ص).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں توبہ کی وجہ سے سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کی وجہ سے سجدہ کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد سورۂ ص میں مذکور سجدہ ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عمر بن ذر بن عبداللہ بن زرارۃ ہمدانی- بالسکون+ مرہبی، ابوذر کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ رمی بالارجاء، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۱۸) (۴۹۲۷)۔

1499- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِىُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الْخُتَّلِىُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ بِاِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِىِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِى السَّجْدَةِ الَّتِىْ فِىْ (ص) سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَّنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا .

☆☆ ایک اور سند کے ہمراہ یہ روایت منقول ہے' جو اس سجدے کے بارے میں جو سورۂ ص میں ہے' حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۹۷- اخرجه ابو داود (۲/ ۱۲۶-۱۲۷) كتاب الصلاة' باب ما يقول اذا سجد' حديث (۱۴۱۴)' و الترمذي (۲/ ۴۷۴) كتاب الصلاة' باب ما يقول في سجود القرآن' حديث (۵۸۰)' و النسائي (۲/ ۲۲۲) كتاب التطبيق' و احمد (۶/ ۳۰)' و الحاكم (۱/ ۲۲۰)' و البيهقي (۲/ ۳۲۵)' و البغوي في (شرح السنة) (۲/ ۲۴۹- بتحقيقنا) من حديث عائشة- و قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح - وزاد الحاكم و البيهقي في الحديث: (فتبارك الله احسن الخالقين)- و قال الحاكم: (ان هذه الزيادة على شرط الشيخين)-

۱۴۹۸- قال البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۱۹)' و في (المعرفة) (۲/ ۱۵۶): و قد روي من اوجه عن عمر بن ذر عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس موصولاً' و ليس بقوي- وقد روي هذا مرسلاً' فرواه الشافعي في (القديم)' كما في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۱۹)- عن سفيان ابن عيينة عن عمر بن ذر عن ابيه' قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : سجدها داود عليه السلام: لتوبة' و نسجدها: نحن شكرا-

1500- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ رَاَيْتُ عُمَرَ قَرَاَ عَلَى الْمِنْبَرِ (ص) فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ رَقِیَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' وہ منبر سے نیچے اُترے' انہوں نے سجدہ تلاوت کیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے۔

1501- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِیُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرَاَ (ص) عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ۔

☆☆ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کی تو نیچے اتر کر انہوں نے سجدہ تلاوت کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سائب بن یزید بن سعید بن ثمامۃ، کندی- (اور ایک قول کے مطابق): غیر ذلک فی نسبہ- ویعرف بابن اخت نمر، صحابی صغیر، لہ احادیث قلیلۃ، وحج بہ فی حجۃ وداع، وھو ابن سبع سنین، وولاہ عمر سوق مدینۃ، ان کا انتقال 91ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۸۳/۱)۔

شیخ ابن ہبیرہ شیبانی کا بیان

سجدۂ تلاوت کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ شیبانی تحریر کرتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے' البتہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تلاوت کرنے والے شخص اور اسے سننے والے شخص پر اسے لازم قرار دیا ہے' خواہ سننے والے نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو' یا قصد کے بغیر سنا ہو۔

پھر جن حضرات نے اسے واجب قرار نہیں دیا' ان کا اس بات پر اتفاق ہے: ایسا کرنا مستحب ہے اور تلاوت کرنے والے شخص اور سننے والے شخص پر سجدہ کرنا سنت کے طور پر مؤکد ہے' خواہ اس نے قصد کے ساتھ اسے سنا ہو' یا قصد کے بغیر سنا ہو۔ البتہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں تلاوت سننے والے شخص کے لیے اسے مؤکد سنت قرار نہیں دوں گا' لیکن اگر وہ سجدہ کر لیتا ہے' تو یہ اچھی بات ہے۔

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے: سورۂ حج میں دو سجدے ہیں' البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

۱۵۰۰ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(۳۱۹/۲) كتاب الصلاة؛ باب سجدة (ص)؛ من طريق الدارقطني-

۱۵۰۱ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(۳۱۹/۲) كتاب الصلاة؛ باب سجدة (ص)؛ من طريق الدارقطني-

مختلف ہے' ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں صرف پہلے والا سجدہ ہے۔

1502- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا اَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمًا فَقَرَاَ (ص) فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَقَرَاَهَا مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ فَلَمَّا رَآنَا قَالَ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّيْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص کی تلاوت کی' جب آپ سجدے سے متعلق مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی سجدہ کیا' پھر آپ نے دوبارہ اس سورت کی تلاوت کی' جب آپ سجدے کے مقام پر پہنچے تو ہم سجدہ کرنے کے لیے تیار تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ ایک نبی کی توبہ کا واقعہ ہے اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ قرشی عامری، مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 100ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۶۵) (۵۳۱۲)۔

1503- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِيْنَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيْدِ الْعُتَقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ كُلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَقْرَاَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي

۱۵۰۲- اخرجه ابو داود (۲/ ۱۲٤) كتاب الصلاة، باب السجود في (ص)، الحديث (۱٤۱۰) و الحاكم (۲/ ٤۳۱) كتاب التفسير، باب تفسير سورة (ص)، و البيهقي (۲/ ۳۱۸) كتاب الصلاة، باب سجدة (ص)- وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين- وقال البيهقي: حسن الاسناد صحيح-

۱۵۰۳- اخرجه ابو داود (۲/ ۱۲۰) كتاب الصلاة، باب كم سجدة في القرآن؟ الحديث (۱٤۰۱) و ابن ماجه (۱/ ۳۳۵)، باب عدد سجود القرآن الحديث (۱۰۵۷)، و الحاكم (۱/ ۲۲۳) كتاب الصلاة، باب خمس عشرة سجدة في القرآن، و البيهقي (۲/ ۳۱٤) كتاب الصلاة، باب في القرآن خمس عشرة سجدة، كلهم من حديث الحارث بن سعيد عن عبد الله بن منين، عن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقراه خمس عشرة سجدة في القرآن: ثلاثة في المفصل، و سورة الحج سجدتين، وقال الحاكم: (هذا حديث رواته مصريون، وقد احتج الشيخان باكثرهم، و ليس في عدد سجود القرآن اتم منه) ووافقه الذهبي- و فيه نظر من الذهبي، فقد ذكر الذهبي عبد الله بن منين في (المغني) (۱/ ۳۵۹)، و قال: لم يرو عنه غير الحارث بن سعيد، فهو مجهول- و الحارث بن سعيد: قال الحافظ في (التقريب) (۱/ ۱٤۰)، مقبول، يعني: عند المتابعة، و الا فهو لين الحديث: كما نص على ذلك الحافظ في مقدمة التقريب-

اَلْمُفَصَّلِ وَفِی سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن مجید میں پندرہ مقامات پڑھائے تھے جہاں سجدہ ہے ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں اور سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن احمد بن عمرو بن عبد خالق بن خلاد بن عبید اللہ، ابوعباس عتکی بزار۔ قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ان کا انتقال 339ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱/۳۲۷)۔

○ حارث بن سعید، (اور ایک قول کے مطابق): ابن یزید، عتقی-مصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۱۴۰)۔

○ عبد اللہ بن منین-بنون مصغرا-یحصبی-مصری، وعلم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یعقوب بن سفیان، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۵۴)۔

1504- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اَعْيَنَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى اَبِى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ اَنَّ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِى سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ قَالَ نَعَمْ اِنْ لَمْ تَسْجُدْهُمَا فَلَا تَقْرَاْهُمَا

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا سورۂ حج میں دو سجدے ہیں؟

ل حوالہ اختلاف الائمۃ العلماء از ابوالمظفر یحییٰ بن محمد بن ہبیرہ شیبانی ج ۱ ص ۱۳۱)

۱۵۰۴-اخرجه ابو داود (۲/۱۲۰-۱۲۱) كتاب الصلاة باب كم سجدة في القرآن الحديث (۱۴۰۲) و الترمذي (۲/۴۶) كتاب السفر باب السجدة في الحج الحديث (۵۷۵) و الحاكم (۱/۲۲۱) كتاب الصلاة باب فضلت سورة الحج بسجدتين و البيهقي (۲/۳۱۷) كتاب الصلاة باب سجدتي سورة الحج و احمد (۴/۱۵۱) من حديث ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال: قلت يا رسول الله: في سورة الحج سجدتان! قال: نعم و من لم يسجدهما فلا يقرأهما- و لفظ الحاكم مرفوعا: فضلت سورة الحج بسجدتين فمن لم يسجدهما فلا يقرأهما و سكت عليه هو و الذهبي - وقال الترمذي: (اسناده ليس بالقوي) و قال البيهقي: (رواه الكبار عن ابن لهيعة وروى ابو داود في (المراسيل) عن احمد بن عمرو بن السرح انبانا ابن وهب اخبرني معاوية بن صالح عن عامر بن جشب عن خالد بن معدان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: (فضلت سورة الحج على القرآن بسجدتين)- قال ابو داود: و قد اسند هذا ولا يصح - قال البيهقي: و قد روي ذلك عن جماعة من الصحابة)- و اخرجه البيهقي (۲/۳۱۷) كتاب الصلاة باب سجدتي الحج عن عمر و ابن عمر و علي و ابن مسعود و عمار بن ياسر و ابي موسى و ابي الدرداء: انهم كانوا يسجدون في الحج- و اخرجه عن ابن عباس (۲/۳۱۸) كتاب الصلاة باب سجدتي الحج: انه قال: فضلت سورة الحج بسجدتين-

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگر تم ان کو ادا نہیں کرتے تو پھر تم اس سورت کی تلاوت نہ کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن موسیٰ بن اعین، جزری، ابویحییٰ حرانی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 223ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۱۱)۔

○ مشرح- ابن ھاعان، معافری- بصری، ابومصعب، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''مقبول'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 128ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۰)۔

1505- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسَلَّمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِىْ شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ سَجَدَ فِى الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ . قُلْتُ فِى الصُّبْحِ قَالَ فِى الصُّبْحِ .

☆☆ عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے سورۂ حج میں دو سجدے کیے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا صبح کی نماز میں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! صبح کی نماز میں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری، ابواسحاق بغدادی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ ولی قضاء واسط وغیرھا، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 201ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۸۶)۔

○ عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر- بال (اور ایک قول کے مطابق): ابن ابی صعیر، لہ رویۃ، ولم یثبت لہ سماع، ان کا انتقال 89ھ یا 70ھ یا 90ھ کے قریب ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۴۰۵)۔

1506- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاٰخِرِ النَّجْمِ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَالشَّجَرُ .قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهٖ عَنْ هِشَامٍ اِلَّا مَخْلَدٌ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (اور آپ کے ساتھ) جنات انسانوں اور درختوں

۱۵۰۵- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى)(۲/۳۱۷) كتاب الصلاة، باب سجدتي سورة الحج، من طريق شعبة بهذا الاسناد-

نے سورۂ نجم کی آخری آیت میں سجدہ کیا۔

1507- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِی النَّجْمِ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کیا اور مسلمانوں اور مشرکین نے بھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) سجدہ کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:-

○ عبدصمد بن عبدوارث بن سعید، العنبری، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، تنوری- ابوسھل بصری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ثبت فی شعبۃ، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 207ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۵۰۷)۔

1508- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) (وَالنَّجْمِ) فَسَجَدَ فِيْهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ پڑھی: النجم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا۔

1509- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَّصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِیْ (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ''سورۂ انشقاق اور سورۂ علق'' میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

۱۵۰۷- اخرجه البخاري (۲/ ۵۳) كتاب اسجود القرآن' باب سجود المسلمين مع المشركين' حديث (۱۰۷۱)' و الترمذي (۲/ ٤٦٤) كتاب الصلاة' باب ما جاء في السجدة في النجم' حديث (۵۷۵)' والبيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳۱٤) كتاب الصلاة' باب سجدة النجم- و قال الترمذي: (حديث حسن صحيح)-

۱۵۰۹ اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۲۵۷/۱)' و ابن عدي في (الكامل) (٤/ ۲۰۰)' كلاهما من طريق ابن وهب' بهذا الاسناد- واخرجه مسلم (٤۰٦/۱) كتاب المساجد' باب سجود التلاوة' حديث (۵۷۸) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۳٦٦) من طريق عبد الرحمن الاعرج مولى بني مخزوم عن ابي هريرة' به- و ينظر: (العلل) للمصنف (۸/ ۲۲٤-۲۲۵)-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ احمد بن صالح مصری، ابوجعفر ابن طبری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تکلم فیہ نسائی بسبب اوھام لہ قلیلۃ، ونقل عن ابن معین تکذیبہ، وجزم ابن حبان بانہ انما تکلم فی احمد بن صالہ شمومی، فظن نسائی انہ عنی ابن طبری۔ ان کا انتقال 248ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۱) (۴۸)۔

1510- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ صَخْرٍ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَرَضْتُ النَّجْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا اَحَدٌ .قَالَ اَبُوْ صَخْرٍ وَّصَلَّيْتُ وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا .

☆☆ خارجہ بن زید اپنے والد حضرت زید بن ثابت انصاری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

ابوصخر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم کی اقتداء میں (نماز ادا کی جس میں انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی) تو ان دونوں نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد بن داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس، ابوایوب بغدادی ہاشمی فقیہ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 219ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۲۳/۱)۔

○ حمید بن زیاد، ابوصخر، ابن ابی مخارق، خراط، صاحب عباء، مدنی سکن مصر، (اور ایک قول کے مطابق): حمید بن صخر، ابومودود خراط، وقیل: انھما اثنان، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 189ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۰۲/۱)۔

۱۵۱۰- اخرجہ ابو داود (۵۸/۳) کتاب الصلاۃ: باب من لم یر السجود فی المفصل: حدیث (۱۴۰۵)، و ابن خزیمۃ (۵۶۶)، کلاھما من طریق ابن وھب: بھذا الاسناد- و اخرجہ البخاری (۵۵٤/۲) کتاب سجود القرآن: باب من قرأ السجدۃ و لم یسجد: الحدیث (۱۰۷۲) و (۱۰۷۳)، و مسلم (٤۰٦/۱) کتاب المساجد: باب سجود التلاوۃ: الحدیث (۵۷۷/۱۰٦)، و ابو داود (۱۲۱/۲) کتاب الصلاۃ: باب من لم یر السجود فی المفصل: الحدیث (۱٤۰٤)، و الترمذی (٤٤/۲) کتاب السفر: باب من لم یسجد فی النجم: الحدیث (۵۷۳)، و النسائی (۱٦۰/۲) کتاب الافتتاح: باب ترک السجود فی النجم، و البیھقی (۳۲۰/۲- ۳۲۱) کتاب الصلاۃ: باب من لم یر وجوب سجود التلاوۃ، و الطبرانی فی (الکبیر) (۱۳٦/۵) رقم (٤۸۳۹)، و ابن خزیمۃ (۵٦۸)، و ابن حبان (۲۷٦۲) من طریق یزید بن قسیط عن عطاء بن یسار عن زید بن ثابت بنحوہ-

○ یزید بن عبداللہ بن قسیط - ابن اسامہ لیثی، ابوعبداللہ مدنی، اعرج، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 122ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۶۷)۔

80-باب السُّنَّةِ فِیْ سُجُوْدِ الشُّکْرِ.

باب: سجدۂ شکر کرنا سنت ہے

1511- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ اَبُوْ حَامِدٍ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَاٰی رَجُلاً مِنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا.

☆☆ ابوجعفر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ناقص الخلق دیکھا' تو آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے۔

1512- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَتَاهُ الشَّیْءُ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی خوشی کی اطلاع ملتی تھی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے شکر کے لیے سجدے میں چلے جاتے تھے۔

1513- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا الدَّقِيْقِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ كَانَ النَّبِیُّ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا اَتَاهُ اَمْرٌ يُسَرُّ بِهٖ اَوْ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا.

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی خوشی کی صورتِ حال درپیش ہوتی تھی یا آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو آپ سجدہ میں چلے جاتے تھے۔

1514- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلّٰی رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ خِلَاسٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

۱۵۱۱ قال البیهقي في (المعرفة) (۲/۲۰۶): قال الشافعي في القديم: بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم راى نغاشيا: فسجد شكرا لله- و اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۷۱) من طريق سفيان عن جابر الجعفي به- قال البيهقي: و هذا منقطع' و راويه جابر الجعفي-

۱۵۱۲ اخرجه ابو داود (۲/۸۹) كتاب الجهاد' باب في سجود الشكر' حديث (۲۷۷۴) و الترمذي (۴/۱۴۱) كتاب السير' باب ما جاء في سجدة الشكر' حديث (۱۵۷۸) و ابن ماجه (۱/۴۴۶) كتاب الصلاة' باب ما جاء في الصلاة و السجدة عند الشكر' حديث (۱۳۹۴) و ابن عدي في (الكامل) (۲/۴۳) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/۳۷۰) كتاب الصلاة' باب سجود الشكر' و في (معرفة السنن و الآثار) (۲/۲۰۱) كتاب الصلاة' باب سجود الشكر' حديث (۱۱۷۴) كلهم من طريق بكار بن عبد العزيز' بهذا الاسناد- و قال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز- و بكار بن عبد العزيز مقارب الحديث-

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَتِمُّ صَلَاتَهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ نماز کو مکمل کر دیتا ہے۔

81-باب مَنْ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَحْدَهُ ثُمَّ اَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَلْيُصَلِّ مَعَهَا.

باب: جو شخص صبح کی نماز تنہا ادا کر چکا ہو پھر وہ جماعت کو بھی پا لے تو وہ جماعت کے ساتھ بھی نماز ادا کرے

1515- حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَانْصَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا . فَاُتِيَ بِهِمَا تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا . قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا . قَالَ لَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ.

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا ہوں میں نے آپ کی اقتداء میں صبح کی نماز مسجد خیف میں ادا کی' جب آپ نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو وہاں لوگوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے' جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: ان کو میرے پاس لے کر آؤ' ان دونوں کو لایا گیا' تو دونوں کانپ رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو' جب تم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہو اور پھر تم مسجد میں آؤ جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا ہو رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کریں کرو' یہ تمہارے لیے نفل نماز بن جائے گی۔

1516- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشُعْبَةُ وَشَرِيْكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ . قَالَ شَرِيْكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِيْ . فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ.

١٥١٥- اخرجه احمد (١٦٠/٤) و الترمذي (٤٢٤/١ - ٤٢٥) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي وحده' حديث (٢١٩) و النسائي (١١٢/٢) كتاب الامامة' باب اعادة الفجر مع الجماعة لمن صلى وحده' حديث (٨٥٨) و ابن خزيمة (١٢٧٩' ١٦٣٨) و ابن حبان (١٥٦٥' كلهم من طريق هشيم' بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داود (١٥٧/١) كتاب الصلاة' باب فيمن صلى في بيته ثم ادرك الجماعة حديث (٥٧٥' ٥٧٦) و احمد (١٦١/٤) و الطيالسي (١٢٤٧) و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٣٦٣/١) و ابن خزيمة (١٦٣٨) و ابن حبان (١٥٦٤) و الطبراني في (الكبير) (٢٣٢/٢٢ - ٢٣٣) رقم (٦١٠' ٦١١) كلهم من طريق شعبة: ثنا يعلى بن عطاء بهذا الاسناد-

١٥١٦- اخرجه احمد (١٦١/٤): حدثنا يزيد بن هارون' بهذا الاسناد- وينظر: الحديث السابق- و صححه ابن خزيمة (١٦٣٨)-

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''ان دونوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہمارے لیے دعائے مغفرت کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے''۔

1517- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَجْرَ بِمِنًى فَانْحَرَفَ فَرَاٰى رَجُلَيْنِ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمَا. فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ . فَقَالَا قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهٗ فَاِنَّهَا لَهٗ نَافِلَةٌ .

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں فجر کی نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا' دونوں کو بلوایا' دونوں لائے گئے تو وہ کانپ رہے تھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کیا۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کوئی شخص اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ امام کے ساتھ باجماعت نماز کو بھی پالے تو وہ امام کی اقتداء میں بھی اس نماز کو ادا کر لے تو یہ اس کے لیے نفل ہو جائے گی۔

1518- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَّحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَقَالَ فَصَلُّوْا مَعَهٗ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً . قَالَ الشَّيْخُ خَالَفَهُمْ اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تم لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کر لو اور اسے نفل نماز قرار دو''۔

بعض دیگر راویوں نے اس کے برخلاف روایت نقل کی ہے۔

1519- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰى رَجُلَيْنِ فِيْ مُؤَخَّرِ الْقَوْمِ- قَالَ- فَدَعَا بِهِمَا فَجَاءَا تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا لَكُمَا لَمْ تُصَلِّيَا مَعَنَا . قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ . قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَى الْاِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَهٗ وَلْيَجْعَلِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ نَافِلَةً . خَالَفَهٗ اَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ وَمَعَهُمْ اَصْحَابُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِّنْهُمْ شُعْبَةُ وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَشَرِيْكٌ وَّغَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ وَّاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٌ وَّغَيْرُهُمْ

۱۵۱۷ اخرجه احمد (۱۶۱/٤): حدثنا عبد الرحمن بن مهدي' بهذا الاسناد' و الحديث تقدم تخريجه-

۱۵۱۸ اخرجه ابن خزيمة (۱۶۳۸) من طريق وكيع' بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

رَوَوْهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِثْلَ قَوْلِ وَكِيعٍ وَّابْنِ مَهْدِيٍّ.

☆☆ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا تو وہ دونوں کانپتے ہوئے آئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی' اُن دونوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو جب کسی شخص نے اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کر لی ہو اور پھر وہ امام کے پاس آئے تو اسے امام کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینی چاہیے اور جو نماز اس نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی' اسے نفل قرار دینا چاہیے۔

بعض دیگر راویوں نے اس کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عطاء عامری، طائفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "مقبول" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۳)(۲۰۸)۔

1520- وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ وَقَالَ فَتَكُونُ لَكُمَا نَافِلَةً وَّالَّتِي فِي رِحَالِكُمَا فَرِيضَةٌ. حَدَّثَنَاهُ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُهُ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حَجَّاجٍ بِذٰلِكَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ درج ہیں:

"یہ تم دونوں کے لیے نفل نماز بن جائے گی اور جو تم نے اپنی رہائش گاہ میں ادا کی تھی' وہ فرض نماز ہو گی"۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1521- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِثْلَ قَوْلِ هُشَيْمٍ.

۱۵۲۰- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/۳۲۸) من طريق ابي خالد عن الحجاج بهذا الاسناد - قال ابن عدي: لهكذا قال حجاج عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو' و اخطا في الاسناد' و كان لهذا الاسناد اسهل عليه: لان يعلى بن عطاء يروي عن ابيه عن عبد الله ابن عمرو احاديث و انما روى لهذا الحديث الثقات عن يعلى بن عطاء عن جابر بن يزيد بن الاسود عن ابيه فذكر الحديث - اه - وقد سئل ابو زرعة عن حديث عبد الله بن عمرو؟ فقال: لهذا وهم عندي - و ينظر: (علل الحديث) لابن ابي حاتم (۱/۱۸۵)-

۱۵۲۱- اخرجه احمد (۴/۱۶۱): حدثنا بهز' حدثنا ابو عوانة' بهذا الاسناد - و اخرجه الطبراني في (الكبير ۲۲/۲۳۴) رقم (۶۱۳) من طريق حجاج بن المنهال' ثنا ابو عوانة' به - و اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۲۳۴) رقم (۶۱۴) من طريق الربيع بن حميد' ثنا مبارك بن فضالة' بهذا الاسناد -

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

1522 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ.

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ جابر بن یزید کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبدحمید بن ذی حمایۃ رحبی، ابواسحاق، من اہل حمص، من فقہاء شام، کان علی قضاء اہل حمص، یروی عن ابن منکدر وحمید طویل، روی عنہ جراح بن ملیح واہل بلدہ، تحول فی آخر عمرہ ی طرسوس، وان کا انتقال 2ھ میں ہوا۔ بھا مرابطا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ثقات (۶/۱۳)۔

1523 - خَالَفَهُ بَقِيَّةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ذِي حِمَايَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَانٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ ذِي حِمَايَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

☆☆ یہی روایت جابر بن یزید کے حوالے سے شعبہ کی حدیث کی مانند منقول ہے۔

82-باب تَكْرَارِ الصَّلَاةِ.

باب: نماز کو دوبارہ پڑھنا

1524 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ح

۱۵۲۲- اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲۲/۲۲۵) رقم (۶۱۶) من طريق محمد بن عبيدة بهذا الاسناد-

۱۵۲۳- اخرجه ابن منده من طريق بقية بهذا الاسناد؛ كما في (التلخيص) (۲/۶۲)-

۱۵۲۴- اخرجه مالك (۱/۱۳۲) كتاب الصلاة الجماعة: باب اعادة الصلاة مع الامام: الحديث (۸)، و الشافعي (۱/۱۰۴) كتاب الصلاة: باب في الجماعة و الامامة الحديث (۲۹۹)، و النسائي (۲/۱۱۲) كتاب الامامة: باب اعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه، و الحاكم (۱/۲۴۴) كتاب الصلاة: باب الصلاة مع الجماعة لمن صلى وحده، و البيهقي (۲/۳۰۰) كتاب الصلاة: باب الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة، و عبد الرزاق (۲/۴۲۱) رقم (۳۹۳۳)، و ابن حبان (۴۳۳ موارد)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/۳۶۳)، كلهم من طريق زيد بن اسلم عن بسر بن محجن عن ابيه محجن به- وقال الحاكم: هذا حديث صحيح- ووافقه الذهبي، و صححه ابن حبان- و قال البغوي في (شرح السنة) (۲/۴۱۶): هذا حديث حسن-

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ مِحْجَنٍ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَاُذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ . قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ . اَللَّفْظُ لِحَدِيْثِ مَالِكٍ وَّالْمَعْنٰى وَاحِدٌ.

☆☆ بسر بن محجن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

زید بن اسلم' بنو دیل کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایک صاحب بسر بن محجن کے حوالے سے' ان کے والد حضرت محجن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی' جب آپ واپس تشریف لائے تو حضرت محجن اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے' تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرلو' خواہ تم پہلے نماز ادا کر چکے ہو۔

حدیث کے یہ الفاظ امام مالک سے منقول روایت کے ہیں اور اس کا مفہوم قریب ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ بسر بن محجن دیلی، وقیل: بکسر اولہ ومعجمۃ۔ علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۶۷) (۶۷۴)۔

83-باب لَا يُصَلِّيْ مَكْتُوْبَةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

باب: ایک ہی فرض نماز دن میں دو مرتبہ نہیں ادا کی جائے گی

1525- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ وَّعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالُوْا

۱۵۲۵-اخرجه احمد (۲/۱۹، ۴۱) و ابو داود (۱/۳۸۹) كتاب الصلاة: باب اذا صلى في جماعة و ادرك جماعة ايعيد! الحديث (۵۷۹)' و النسائي (۲/۱۱۴): كتاب الامامة: باب سقوط الصلاة عن صلى في المسجد جماعة' و ابن السكن في صحيحه: كما في (التلخيص ، (۱/۱۵۶) و ابن ابي شيبة (۲/۲۷۸-۲۷۹)' و ابن خزيمة (۲/۶۹) رقم (۱۶۴۱) و ابن حبان (۴/۵۷) رقم (۲۳۸۹)' و ابن عبد البر في (التمهيد ' (۴/۲۴۴)' و ابو نعيم في (الحلية) (۸/۲۸۵) من طريق سليمان بن يسار' عن ابن عمر' ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (لا تصلوا صلاة في اليوم مرتين)۔

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لاَ تُصَلُّوْا صَلاَةً فِىْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (ایک ہی) فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہ کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محجن بن ابی محجن دیلی، صحابی، قلیل حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۹۲۳)(۶۵۳۹)۔

1526- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِىُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بِهٰذَا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1527- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُوْلِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنِىْ حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ جَالِسٌ بِالْبَلاَطِ وَالنَّاسُ فِىْ صَلاَةِ الْعَصْرِ فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّاسُ فِى الصَّلاَةِ .قَالَ اِنِّىْ قَدْ صَلَّيْتُ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُوْلُ لاَ تُصَلّٰى صَلاَةٌ مَكْتُوْبَةٌ فِىْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ . قَالَ الشَّيْخُ تَفَرَّدَ بِهِ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ.

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سلیمان بیان کرتے ہیں' ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت بلاط میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اُس وقت عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کر چکا ہوں' (اب میں اس لیے لوگوں کے ساتھ یہ نماز ادا نہیں کر رہا) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہیں کی جائے گی۔

84-باب صَلاَةِ النَّافِلَةِ فِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .

باب: رات اور دن میں نوافل ادا کرنا

1528- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَّعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَّيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِينَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجَ مَعَهُ .وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اُن میں آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعے اُنہیں طاق کر لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں ایک سجدہ اتنا طویل کرتے تھے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے' پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے کر فارغ ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر دو مختصر رکعات ادا کر لیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے' یہاں تک کہ مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلانے آتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

مختلف راویوں نے یہ واقعہ الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ نقل کیا ہے۔

85-باب مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے

1529- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ

۱۵۲۸-اخرجه ابو داؤد (۲/ ۳۹) كتاب الصلاة: باب في صلاة الليل' حديث (۱۳۳۷)' و النسائي (۲/ ۳۰) كتاب الاذان' باب ايذان المؤذنين الائمة بالصلاة' حديث (۶۸۵) كلاهما من طريق ابن وهب' بهذا الاسناد- و للحديث طرق كثيرة عن الزهري' و مباني تخريجها في مواضعها-

۱۵۲۹-اخرجه ابو داؤد (۲/ ۲۹) كتاب الصلاة: باب في صلاة النهار' حديث (۱۲۹۵)' و الترمذي (۲/ ۴۹۱) كتاب الصلاة: باب ما جاء ان صلاة الليل و النهار مثنى مثنى' حديث (۵۹۷)' و النسائي (۳/ ۲۲۷) كتاب قيام الليل: باب كيف صلاة الليل' حديث (۱۶۶۶)' و ابن ماجه (۱/ ۴۱۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في صلاة الليل و النهار مثنى مثنى' حديث (۱۳۲۲)- و احمد (۲/ ۲۶' ۵۱) و ابن خزيمة (۱۲۱۰) و ابن حبان (۲۴۸۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۸۷) كلهم من طريق شعبة' بهذا الاسناد- و قال الترمذي: اختلف اصحاب شعبة فيه' فرفعه بعضهم' و وقفه بعضهم' و رواه الثقات عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم' و لم يذكروا فيه (صلاة النهار)- و قال النسائي: هذا الحديث عندي خطأ- و قال ابن عبد البر في (التمهيد) (۱۳/ ۱۸۵): و كان يحيى بن معين يخالف احمد في حديث علي الازدي' و يضعفه' و لا يحتج به- اه-

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى . قَالَ لَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ وَهٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ مَكَّةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن سلیمان، ابوعلی مالکی، بصری۔رحل بہ دارقطنی فی حدود عشرین وثلاثمائۃ۔قال ذہبی: لا باس بہ ان شاء اللہ۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۱۷۶)۔

○ علی بن عبداللہ بارقی ازدی، ابوعبداللہ بن ابی ولید، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ بعض اوقات روایت کے الفاظ نقل کرنے میں یہ خطا کر جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۴۰)۔

1530- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْاَصَمُّ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَحْرٍ بِجَبَلَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات اور دن کے نوافل دو دو کر کے ادا کیے جائیں گے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یوسف بن بحر بن عبدالرحمٰن، ابوقاسم تمیمی۔ قال خطیب: اخبرنا برقانی، قال: رایت بخط ابی حسن دارقطنی مکتوبا: یوسف بن بحر یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۱۴/۳۰۵)۔

○ داؤد بن منصور نسائی، ابوسلیمان ثغری۔ سکن بغداد ثم مصیصۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ (روایت کے الفاظ نقل کرنے میں) یہ وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ راویوں کے نویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 123ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۳۴)۔

1531- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْيَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى اَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ

۱۵۳۰ ذکرہ الحافظ فی (التلخیص) (۲/۴۸، ۴۹) من جہۃ المصنف- وقال: وفی اسنادہ نظر-

رَكْعَتَيْنِ وَتَبَاسَ وَتَمَسْكَنَ وَتُقْنِعُ بِيَدِكَ وَتَقُولَ اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ . رَوَاهُ اللَّيْثُ- يَعْنِيْ ابْنَ سَعْدٍ- عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ وَّاَسْنَدَهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ .

☆☆ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نفل) نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی' دو رکعت پڑھنے کے بعد تم تشہد میں بیٹھو گے' خشوع وخضوع کا اظہار کرو گے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یا اللہ' یا اللہ کہو گے۔ جو شخص ایسا نہیں کرے گا (تو اُس کی نماز) نامکمل ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبداللہ بن نافع بن عمیاء، مجہول، یہ راویوں کے تیسرے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۴۵۶/۱)۔

86-باب لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ

باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جائیں گی

1532- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ يَسَارٍ مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِيْ ابْنُ عُمَرَ اُصَلِّيْ بَعْدَ الْفَجْرِ فَحَصَبَنِيْ وَقَالَ يَا يَسَارُ كَمْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا اَدْرِىْ . قَالَ لَا دَرَيْتَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْنَا تَغَيُّظًا شَدِيْدًا ثُمَّ قَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ اَنْ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ .

☆☆ یسار' بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے صبح صادق ہو جانے کے بعد (نفل) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو مجھے کنکریاں مارتے ہوئے فرمایا: اے یسار! تم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ میں نے جواب دیا: مجھے یاد

۱۵۳۱-اخرجه احمد (۱۶۷/۴) و ابو داود (۲۹/۲) كتاب الصلاة' باب في صلاة النهار' حديث (۱۲۹۶)' و ابن ماجه (۴۱۹/۱' ۴۲۰) كتاب الصلاة' باب ما جاء في صلاة الليل و النهار مثنى مثنى' حديث (۱۳۲۵) و الترمذي في (العلل) (۱۲۸)' و ابن خزيمة (۱۲۱۲)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۸۸/۲)' كلهم من طريق شعبة' بهذا الاسناد- و قال الترمذي: سمعت محمد بن اسماعيل يقول: رواية الليث بن سعد اصح من حديث شعبة- و شعبة اخطا في هذا الحديث في مواضع: فقال: (عن انس بن ابي انس) و انما هو: (عن عمران بن ابي انس) وقال: (عن عبد الله بن الحارث)' و انما هو: (عبد الله بن نافع عن ربيعة بن الحارث)- و ربيعة بن الحارث: هو ابن عبد المطلب فقال: (هو عن المطلب)' و لم يذكر فيه: (عن الفضل بن عباس)- وقال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱۳۲/۱' ۱۳۳):

۱۵۳۲-اخرجه الترمذي (۲۷۸/۲-۲۷۹) كتاب الصلاة' باب ما جاء: لا صلاة بعد طلوع الفجر الا ركعتين' حديث (۴۱۹) و ابن ماجه (۸۶/۱) المقدمة' باب من بلغ علما' حديث (۲۳۵)' كلاهما من عبد العزيز بن محمد' بهذا الاسناد- وقال الترمذي: حديث غريب لا نعرفه الا من حديث قدامة بن موسى' وروى عنه غير واحد- اه- و اخرجه ايضا البيهقي في (السنن الكبرى) (۴۶۵/۲) من طريق الدراوردي' به-

نہیں ہے' تو انہوں نے فرمایا: تمہیں سمجھ بھی نہیں ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم یہ نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہم پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا اور ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کی جا سکتی ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ قدامۃ بن موسیٰ بن عمر بن قدامۃ بن مظعون جمحی، مدنی، امام مسجد نبوی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ عمر، یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 153ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۲۴/۲)۔

○ محمد بن حصین تمیمی، وسماہ بعضھم ایوب، وکنیۃ ابیہ ابوایوب، مجھول، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۵۵/۲)۔

○ یسار مدنی، مولی ابن عمر، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۷۳/۲)۔

1533 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوْسَى عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِىْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَآنِى ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اُصَلِّىْ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَالَ يَا يَسَارُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّىْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْفَجْرِ اِلَّا سَجْدَتَيْنِ.

☆☆ یسار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں صبح صادق ہو جانے کے بعد نوافل پڑھ رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے یسار! ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت یہی نماز (یعنی اس وقت میں نوافل) ادا کر رہے تھے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد (نوافل میں) صرف دو رکعت (سنت) ادا کرو (اس کے علاوہ کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی)۔

1534 - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: صبح صادق ہو جانے کے بعد

۱۵۳۳ اخرجه احمد (۲/ ۱۰۴) و ابو داود (۲/ ۲۵) کتاب الصلاة: باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة حديث (۱۲۷۸) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۶۵) من طريق و هيب بهذا الاسناد وقد رجح البيهقي لهذه الرواية۔

دو رکعت (سنت) کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔

87-باب الْحَثِّ لِجَارِ الْمَسْجِدِ عَلَى الصَّلاَةِ فِيهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

باب: مسجد کے پڑوس میں (یعنی قریب) رہنے والے شخص کو اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرے البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)

1535- حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو السُّكَيْنِ الطَّائِيُّ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ حَدَّثَنَا جُنَيْدُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُو السُّكَيْنِ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُكَيْنٍ الشَّقَرِيُّ الْمُؤَذِّنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَقَدَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَوْمًا فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ مَا خَلَّفَكُمْ عَنِ الصَّلاَةِ . قَالُوْا لِحَاءٍ كَانَ بَيْنَنَا . فَقَالَ لاَ صَلاَةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ . هٰذَا لَفْظُ ابْنِ مَخْلَدٍ وَقَالَ اَبُو حَامِدٍ لاَ صَلاَةَ لِمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ثُمَّ لَمْ يَاْتِ اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز (باجماعت) کے دوران کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا تو دریافت کیا: وہ لوگ نماز میں کیوں شریک نہیں ہوئے؟ تو لوگوں نے بتایا: انہیں کچھ کام تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں ہوتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن مخلد نامی راوی کے ہیں' جبکہ ابوحامد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اذان سنے اور (مسجد میں) نہ آئے' اُس کی نماز نہیں ہوتی' البتہ اگر کوئی علت (یعنی عذر) ہو تو (حکم مختلف ہے)۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ زکریا بن یحییٰ بن عمر بن حصن طائی، ابوسکین-کوفی-خزاز-بمعجمات- علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے دسویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 251ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۶۳/۱)۔

○ جنید بن حکیم بن جنید، ابوبکر ازدی دقاق۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کا انتقال 283ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۲۴۱/۷)۔

۱۵۳۵-اخرجه العقيلي في (الضعفاء) (۴/۸۰-۸۱) من طريق ابي السكين: بهذا الاسناد- و قال العقيلي: حدثني آدم قال: سمعت البخاري قال: محمد بن سكين موذن شقرة في اسناده نظر- و قال العقيلي: هذا يروى بغير هذا الاسناد من وجه صالح- و ينظر: (نصب الراية) (۴۱۳/۴) و (تلخيص الحبير) (۶۶/۲)-

○ محمد بن سکین۔ عن عبد اللہ بن بکیر، لایعرف، وخبرہ منکر۔ امام بخاری فرماتے ہیں: فی اسنادہ نظر۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۶/۱۷۰)۔

○ عبد اللہ بن بکیر غنوی، کوفی۔ عن محمد بن سوقۃ۔ امام ابوحاتم فرماتے ہیں: کان من عتق شیعۃ۔ وقال ساجی: من اھل صدق، ولیس بقوی۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۴/۷۰)۔

○ محمد بن سوقۃ۔ غنوی۔ ابوبکر کوفی عابد، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ مرضی، عابد یہ راویوں کے پانچویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۶۸)۔

1536- حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُذَكِّرُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز صرف مسجد میں ہوتی ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ سلیمان بن داؤد یمامی، ابوجمل صاحب یحییٰ بن کثیر، قال ابن معین: لیس بشیء۔ امام بخاری فرماتے ہیں: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۲۸۸)۔

○ مطلب بن زیاد بن ابی زہیر، ثقفی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، کوفی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ ربما وھم، یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 185ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۲۵۴)۔

1537- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ كَانَ جَارَ الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِيْ فَلَمْ يُجِبْهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلَا صَلَاةَ لَهُ.

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مسجد کے پڑوس میں رہتا ہو اور مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنے اور کوئی

۱۵۳۶ اخرجه الحاكم (۱/۲٤٦) والبيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۵۷) كلاهما من طريق سليمان بن داود اليمامي بهذا الاسناد - و سكت عنه الحاكم - و قال البيهقي: هو ضعيف - و قال ابن القطان في (كتابه): و سليمان بن داود اليمامي' المعروف ب (ابي الجمل) ضعيف' و عامة مايرويه بهذا الاسناد لا يتابع عليه - و ينظر: (نصب الراية) (٤/٤١٣)-

۱۵۳۷ اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/۵۷) كتاب الصلاة' باب ما جاء من التشديد في ترك الجماعة من غير عذر' من طريق سفيان عن ابي اسحاق بهذا الاسناد-

عذر کے بغیر (نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد میں) نہ آئے تو اُس کی نماز نہیں ہوتی۔

1538- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اذان سن کر اُس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں نہ آئے) اُس کی نماز نہیں ہوتی' البتہ اگر کوئی عذر ہو تو (حکم مختلف ہے)۔

1539- حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ وَآخَرُونَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادٌ عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ رَفَعَهُ هُشَيْمٌ. وَقُرَادٌ شَيْخٌ مِنَ الْبَصْرِيِّينَ مَجْهُولٌ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ جبکہ بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1540- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ. قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ الَّتِي صَلَّى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اذان دینے والے کو سنے اور کوئی عذر اُس کی بات ماننے (یعنی باجماعت نماز کے لیے جانے) میں رکاوٹ نہ ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا: عذر سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف یا بیماری' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو اُس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہے' اللہ تعالیٰ اُس کی وہ نماز قبول نہیں کرے گا۔

۱۵۳۸–اخرجه ابن ماجه (۱/ ۲٦۰) كتاب المساجد' باب التغليظ في التخلف عن الجماعة' حديث (۷۹۳) عن علي بن عبد الله بن مبشر' بهذا الاسناد- و اخرجه البغوي في (شرح السنة) (۲/ ۳٦۹–۳۷۰) من طريق الحسن بن سفيان' نا عبد الحميد بن بيان' بهذا الاسناد- و اخرجه الطبراني في (الكبير) (۱۲۲٦۵) من طريق هشيم' به- و اخرجه الحاكم (۱/ ۲٤۵)' و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۵۷) من طريق شعبة بهذا الاسناد- و قال الحاكم: هذا حديث قد اوقفه غندر و اكثر اصحاب شعبة' و هو صحيح على شرط الشيخين' و لم يخرجاه- و هشيم و قراد ابو نوح ثقتان' فاذا وصلاه' فالقول فيه قولهما-

۱۵۳۹–اخرجه البغوي في (شرح السنة) (۲/ ۳۷۰) من طريق ابي العباس الاصم' نا العباس بن محمد الدوري بهذا الاسناد- و ينظر: الحديث السابق-

۱۵٤۰–اخرجه ابو داود (۱/ ۲۰٦) كتاب الصلاة' باب في التشديد في ترك الجماعة' حديث (۵۵۱)' و الحاكم (۱/ ۲٤۵ ۲٤٦)' و الطبراني في (الكبير) (۱۲۲٦٦) من طريق قتيبة ابن سعيد' بهذا الاسناد- و ابو جناب هو يحيى بن ابي حية و هو ضعيف-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ یحییٰ بن ابی حیۃ-کلبی، ابوجناب- یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کا انتقال 150ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۴۶)۔

88-باب الرَّجُلِ يَذْكُرُ صَلَاةً وَّهُوَ فِيْ أُخْرٰى .

باب: جس شخص کو نماز کے دوران دوسری نماز یاد آجائے (یعنی جو اُس نے ادا نہیں کی تھی)؟

1541- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَلْيَبْدَاْ بِالَّتِيْ هُوَ فِيْهَا فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا صَلَّى الَّتِيْ نَسِيَ . عُمَرُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ مَجْهُوْلٌ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر وہ نماز اُسے اُس وقت یاد آئے جب وہ کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہو' تو اُسے چاہیے کہ پہلے اپنی موجودہ نماز ادا کرلے جب اُس سے فارغ ہوجائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا۔

عمر بن ابوعمر نامی راوی مجہول ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ علی بن حجر-ابن ایاس، سعدی مروزی، نزیل بغداد، ثم مرو، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ انہیں (احادیث مبارکہ کا) حافظ قرار دیا گیا ہے۔یہ نویں طبقے کے کم سن راویوں میں سے ہیں۔ان کا انتقال 244ھ میں ہوا۔ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۳۳)۔

○ عمر بن ابی عمر کلاعی-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔من شیوخ بقیۃ مجھولین، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۶۱)۔

1542- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلَمْ يَذْكُرْهَا اِلَّا

۱۵۴۱ اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۵/ ۲۲) و من طريق البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۲۲۲) كتاب الصلاة' باب من ذكر صلاة و هو في اخرى' من طريق علي بن حجر بهذا الاسناد-وقال ابن عدي: عمر ابن ابي عمر مجهول' ولا اعلم يروي عنه غير بقية' كما يروي عن سائر المجهولين- قال الحافظ ابن حجر في (التلخيص) (۱/ ۲۷۲): قال ابن العربي: جمع ضعفاً و انقطاعاً- اه

وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُعِدْ صَلَاتَهُ الَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ.

قَالَ مُوسَى وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَوَهِمَ فِي رَفْعِهِ فَإِنْ كَانَ قَدْ رَجَعَ عَنْ رَفْعِهِ فَقَدْ وُفِّقَ لِلصَّوَابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کوئی نماز بھول جائے اور پھر اُسے وہ نماز اُس وقت یاد آئے جب وہ امام کی اقتداء میں ہوتو اُسے چاہیے کہ امام کی اقتداء والی نماز ادا کرلے جب اُس نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر وہ نماز ادا کرے جسے وہ بھول گیا تھا' پھر اُسے چاہیے کہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے جو اُس نے امام کے ساتھ ادا کی تھی۔

بعض راویوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اس بارے میں اُن راویوں کو وہم ہوا ہے۔

89-باب فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الصَّحِيحِ خَلْفَ الْجَالِسِ

باب: بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے کے مقابلے میں کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے والے کی فضیلت' بیٹھ کرنماز ادا کرنے والے (امام کے پیچھے) تندرست شخص کا نماز ادا کرنے کا طریقہ

1543 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَصَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَاعِدِ.

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بیٹھ کرنماز ادا کرنا کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں (اجروثواب کے حوالے سے) نصف حیثیت رکھتا ہے اور لیٹ کرنماز ادا کرنا' بیٹھ کر

۱۵۴۲-اخرجه الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (۱/ ٤٦٧) و البيهقي (۲/ ۲۲۱) كتاب الصلاة' باب من ذكر صلاة و هو في اخرى' من طريق ابي ابراهيم اسماعيل بن ابراهيم الترجماني' عن سعيد بن عبد الرحمن الجمحي' عن عبيد الله بن عمرو عن نافع' عن ابن عمر' عن النبي صلى الله عليه وسلم' به- قال البيهقي: تفرد ابراهيم الترجماني برواية هذا الحديث مرفوعاً' و الصحيح انه من قول ابن عمر موقوفاً- و هكذا رواه غير ابي ابراهيم عن سعيد- ثم اخرجه (۲/ ۲۲۱): كتاب الصلاة' باب من ذكر صلاة و هو في اخرى' من طريق يحيى بن ايوب' عن سعيد' به موقوفاً على ابن عمر' ثم قال: (و كذلك رواه مالك بن انس' و عبد الله بن عمر العمري' عن نافع' عن ابن عمر موقوفاً)-وقال ابن ابي حاتم في (العلل) (۱/ ۱۰۸) رقم (۲۹۳): سالت ابا زرعة عن حديث رواه اسماعيل بن ابراهيم بن بسام الترجماني' عن سعيد بن عبد الرحمن الجمحي' عن عبيد الله' عن نافع' عن ابن عمر' عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (من نسي صلاة فلم يذكرها الا و هو مع الامام' فليصل مع الامام' فاذا فرغ من صلاته' فليعد الصلاة التي نسي' ثم ليعد الصلاة التي صلى مع الامام)!-

۱۵۴۳-اخرجه احمد (٤/ ٤٣٥) و البخاري (۲/ ۵۸٤) كتاب تقصير الصلاة' باب صلاة القاعد' الحديث (۱۱۱۵) و ابو داود (۱/ ۵۸٤) كتاب الصلاة' باب في صلاة القاعد' الحديث (۹۵۱) و الترمذي (۱/ ۲۳۱) كتاب الصلاة' باب ما جاء في صلاة القاعد' الحديث (۳۶۹) و النسائي (۳/ ۲۲۳-۲۲٤) كتاب قيام الليل' باب فضل صلاة القاعد على صلاة النائم' و ابن ماجه (۱/ ۳۸۸) كتاب اقامة الصلاة' باب صلاة القاعد على النصف من صلاة القائم' حديث (۱۲۳۱) و ابن الجارود رقم (۲۳۱) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۴۹۱) من حديث عمران-

نماز ادا کرنے کے مقابلہ میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) نصف حیثیت رکھتا ہے۔

1544- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صُرِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَقَعَدَ فِىْ بَيْتٍ لِعَآئِشَةَ فَاَتَيْنَاهُ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّىْ قَاعِدًا تَطَوُّعًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ يُصَلِّىْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَاَوْمَا اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اِئْتَمُّوْا بِالْاِمَامِ مَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا وَّاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّلَاتَفْعَلُوْا كَمَا تَفْعَلُ فَارِسُ لِعُظَمَائِهَا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار تھے' تو کھجور کے تنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے' جس کے نتیجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر چوٹ آئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم 'سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قیام پذیر ہوئے' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نوافل ادا کرتے ہوئے پایا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ پھر جب ہم (اگلی مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت فرض نماز ادا کر رہے تھے' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا کہ ہم بیٹھ جائیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو ارشاد فرمایا: امام کی پیروی کرو' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو' اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرو تو تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو۔ تم اُس طرح کا رویہ اختیار نہ کرو جو اہلِ فارس اپنے بڑوں کے لیے اختیار کرتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ محمد بن عبدوہاب بن حبیب بن مہران عبدی، ابواحمد فراء نیسابوری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ثقہ" قرار دیا ہے۔ عارف، یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 272ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۸۷)۔

1545- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُلْ تَطَوُّعًا.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں لفظ "نفل" مذکور نہیں ہے۔

1546- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَغَوِىُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِيَاسٍ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهِ جَالِسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ سَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قُلْتُ لَهُمْ اِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْمَ فَاِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تُصَلُّوْا بِصَلَاتِىْ فَاجْلِسُوْا فَاِنِّىْ

۱۵۴۴- اخرجه البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۷۹ - ۸۰) كتاب الصلاة: باب ما روي في صلاة المأموم جالسًا من طريق محمد بن عبد الوهاب بهذا الاسناد- و اخرجه ابو داؤد (۱/ ۱٦٤) كتاب الصلاة: باب الامام يصلي من قعود: حديث (٦٠٢) و احمد (۳/ ۳۰۰) و ابن ابي شيبة (۲/ ۳۲۵-۵۳٦) و ابن خزيمة (۱٦۵۱) و ابن حبان (۲۱۱۲، ۲۱۱٤) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۳/ ۷۹-۸۰) كلهم من طريق الاعمش بهذا الاسناد-

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ فَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا.

☆☆ ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہیں اپنے ساتھیوں کو بیٹھ کرنماز پڑھاتے ہوئے پایا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت فرمایا' اُنہوں نے فرمایا: میں اصل میں کھڑا نہیں ہوسکتا' تو جب تم نے میری اقتداء میں نماز پڑھنی ہو تو بیٹھ کر ادا کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ڈھال ہے' اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ ابراہیم بن عبید بن رفاعۃ بن رافع بن مالک بن عجلان زرقی، انصاری، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۹/۱)۔

90-باب وَقْتِ الصَّلَاةِ الْمَنْسِيَّةِ.

باب: جو نماز بھول چکی ہو' اُسے ادا کرنے کا وقت

1547- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ اَبِى الْعَطَّافِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَوَقْتُهَا اِذَا ذَكَرَهَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز بھول جائے تو اُسے ادا کرنے کا وقت وہی ہوگا جب وہ اُسے یاد آ جائے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حفص بن عمر بن ابی عطاف سہمی، (یہ ان کے آزاد کردہ غلام ہیں)، مدنی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے آٹھویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 180ھ کے بعد ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱۸۷/۱)۔

۱۵۴۷- اخرجه ابن عدي في (الكامل) (۲/ ۳۸٤) و البيهقي في (السنن الكبرى) (۲/ ۲۱۹) من طريق ابي ثابت: ثنا حفص بن عمر بن ابي العطاف بهذا الاسناد- و حفص ضعيف- و ينظر: اقوال الائمة فيه في (الكامل) (۲/ ۳۸۳ - ۳۸٤)-

91–باب جَوَازِ النَّافِلَةِ عِنْدَ الْبَيْتِ فِيْ جَمِيعِ الْاَزْمَانِ.

باب: بیت اللہ کے پاس کسی بھی وقت میں نفل نماز ادا کی جاسکتی ہے

1548– حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنْ وُلِّيتُمْ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبدمناف! اگرتم اس کام کے نگران بن جاؤ تو تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے ہرگز نہ روکنا' خواہ دن یا رات کا کوئی بھی وقت ہو۔

1549– حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُوْلٍ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعَ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ– اَوْ يَا بَنِىْ قُصَيٍّ– لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّىَ اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبدمناف! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے قصی کی اولاد! تم کسی بھی شخص کو بیت اللہ کا طواف کرنے اور یہاں نماز ادا کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن جو بھی حصہ ہو۔

١٥٤٨–اخرجه الشافعي (١/٥٧، ٥٨) كتاب الصلاة، الباب الاول في مواقيت الصلاة، حديث (١٧٠، ١٧٢)، و احمد (٤/٨٠)- و الحاكم (١/٤٤٨) كتاب المناسك، و ابو داود (٢/٤٤٩) كتاب المناسك (الحج)، باب الطواف بعد العصر، حديث (١٨٩٤)، و الترمذي (٣/٢٢٠) كتاب الحج، باب ما جاء في الصلاة بعد العصر و بعد الصبح لمن يطوف، حديث (٨٦٨)، و النسائي (٥/٢٢٣) كتاب الحج، باب اباحة الطواف في كل الاوقات، و ابن ماجه (١/٣٩٨) كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الرخصة في الصلاة بمكة في كل وقت (١٤٩)، و الطحاوي في (شرح معاني الآثار) (٢/١٨٦) كتاب مناسك الحج، باب الصلاة للطواف بعد الصبح و بعد العصر، و الحميدي (١/٢٢٥) رقم (٥٦١) و ابن خزيمة (٢/٢٦٣) رقم (١٢٨٠)، و ابن حبان (٦٢٦–موارد)، و ابو يعلى (١٣/٣٩٠) رقم (٧٣٩٦)، و البيهقي (٢/٤٦١)، و الدارمي (٢/٧٠)، كتاب المناسك، باب الطواف في غير وقت الصلاة، من طريق سفيان بن عيينة عن ابي الزبير عن عبد الله بن باباه عن جبير بن مطعم، به- وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم، و لم يخرجاه، ووافقه الذهبي- و قال الترمذي: حديث حسن صحيح، و قد رواه عبد الله بن ابي نجيح عن عبد الله بن باباه ايضا- و صححه ابن خزيمة و ابن حبان- و الطريق الذي اشاره اليه الترمذي- و هو طريق ابن ابي نجيح عن ابن باباه اخرجه احمد (٤/٨٢) والبيهقي (٥/١١٠)، و ابن حبان (١٥٤٤–الاحسان) من طريق ابن اسحاق عن عبد الله بن ابي نجيح عن عبد الله بن باباه به- و اخرجه عبد الرزاق (٥/٦١) رقم (٩٠٠٤)، و احمد (٤/٨٤)، و ابن خزيمة رقم (١٢٨٠) من طريق ابن جريج عن ابي الزبير، به- ويروي هذا الحديث مرسلاً: اخرجه الشافعي في (مسنده) (١/٥٨) كتاب الصلاة، باب في مواقيت الصلاة (١٧٢) عن عطاء مرسلاً-

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ جراح بن منہال بن عطوف جزری، عن زہری، قال احمد: کان صاحب غفلۃ، وامام بخاری فرماتے ہیں: وسلم: منکر حدیث۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۱۱۵/۲)۔

1550 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرُّهَاوِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ اَحْمَدُ بْنُ اَبِي مَعْشَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اَلَا لَا تَمْنَعُوا اَحَدًا صَلَّى عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اے بنوعبد مناف! خبردار! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1551 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَظُنُّهُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا اَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبد مناف! تم کسی بھی شخص کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1552 - حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْاَعْمَى بِحَرَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ اَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے بنوعبد مناف! تم ایسے کسی شخص کو منع نہ کرنا جو اس بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہا ہو خواہ رات یا دن کا جو بھی وقت ہو۔

1553 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلَى عَفْرَاءَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَدِمَ اَبُو ذَرٍّ مَكَّةَ فَاَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَاَنَا جُنْدُبٌ اَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۵۵۳- اخرجه البيهقي في (معرفة السنن والآثار) (۲ / ۲۷۵) حديث (۱۳۱۶) من طريق الدارقطني بهذا الاسناد- وقال البيهقي و حديث مجاهد عن ابي ذر مرسل- واخرجه في (السنن الكبرى) (۲ /٤٦١) من طريق الشافعي به- و اخرجه احمد (٥ / ١٦٥) من طريق يزيد عن عبد الله ابن المؤمل به- الا انه لم يذكر حميدا في سنده- و اخرجه ابن عدي (٤ / ١٣٧) من طريق سعدى ابن سالم عن ابن المؤمل به الا انه لم يذكر قيسا- وينظر: (تلخيص الحبير) (١ / ٢٣٩- ٢٤٠)-

اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ .

☆☆ مجاہد بیان کرتے ہیں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے' تو انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑ کر فرمایا: جو شخص مجھے جانتا ہے وہ تو مجھ سے واقف ہے' لیکن جو مجھے نہیں جانتا (تو وہ جان لے) میں جندب (ہوں اور میری کنیت) ابوذر ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جاسکتی' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے' البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ عبد اللہ بن مومل بن وہب اللہ مخزومی، و مکی، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "ضعیف" قرار دیا ہے۔ حدیث، یہ راویوں کے ساتویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 160ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۵۵۰) (۳۶۷۳)۔

○ حمید بن قیس مکی اعرج، ابوصفوان قاری، لیس بہ باس، یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 170ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۰۳)۔

○ قیس بن سعد بن عبادۃ، خزرجی انصاری، صحابی جلیل، ان کا انتقال 60ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲/۱۲۸)۔

○ عبد اللہ بن احمد بن زکریا بن حارث، مکی، ابویحیٰی بن ابی مسرۃ، قال ابن ابی حاتم: کتبت عنہ بمکۃ، ومحلہ صدق۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: جرح وتعدیل (۵/۶) تنبیۃ: فی ط: ابی مسرۃ۔

○ خلاد بن یحیی بن صفوان سلمی، ابومحمد کوفی، نزیل مکۃ، علم حدیث کے ماہرین نے انہیں "صدوق" قرار دیا ہے۔ رمی بالارجاء، وھو من کبار شیوخ بخاری، یہ راویوں کے نوویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 213ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: "التقریب" از حافظ ابن حجر عسقلانی (۳۰۳) (۱۷۷۶)۔

1554 - حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ حَدَّثَنِى عَطَاءٌ حَدَّثَنِى نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَقُولُ يَا بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُنَّ مُصَلِّيًا عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ فِى سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے بنو عبد المطلب! تم اس بیت اللہ کے پاس کسی بھی شخص کو نماز ادا کرنے سے نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

1555 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ الْبَرْذَعِىُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

الْمُحَارِبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا بَنِىْ هَاشِمٍ اِنْ وُلِّيتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ يَوْمًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا بِهٰذَا الْبَيْتِ اَوْ مُصَلِّيًا اَىَّ سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ ۔

☆☆ نافع بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اے بنوعبد مناف! اے بنو ہاشم! جب یہ معاملہ تمہارے اختیار میں ہو تو تم اس گھر کا طواف کرنے والے کسی شخص (اور اس کے پاس) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو (طواف کرنے یا نماز ادا کرنے) سے ہرگز نہ روکنا' خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ حسین بن صفوان بن اسحاق بن ابراہیم، ابوعلی بردعی، قال خطیب: کان علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''صدوق'' قرار دیا ہے۔ا، ان کا انتقال 340ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۸/۵۴)۔

○ احمد بن محمد بن صاعد، ابوعباس۔ امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی (مستند) نہیں ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: تاریخ بغداد (۵/۳۵)۔

1556- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا كُرْدُوْسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا ۔

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''رات یا دن کے کسی بھی وقت میں اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے کسی بھی شخص کو تم نہ روکنا''۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ خلف بن محمد بن عیسیٰ خشاب، قافلانی - ابوحسین بن ابی عبد اللہ واسطی، لقبہ کردوس-علم حدیث کے ماہرین نے انہیں ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔ یہ راویوں کے گیارہویں طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا انتقال 274ھ میں ہوا۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۲۹۹) (۱۷۴۴)۔

1557- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا رَجَاءُ اَبُوْ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۱۵۵۵–اخرجه الطبراني في (الكبير) (۲/۱۲۴) رقم (۱۵۶۷) من طريق ابي معاوية بهذا الاسناد' و ضعفه الحافظ (۱/۲۴۱)' و اسماعيل بن مسلم المكي ضعيف۔

قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لاَ تَمْنَعُوْا اَحَدًا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّىْ فَاِنَّهٗ لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلاَصَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ يَطُوْفُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے بنوعبد مناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے (یا اسکے قریب) نماز ادا کرنے والے کسی بھی شخص کو تم نہ روکنا' کیونکہ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں ہوتی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہوتی' البتہ مکہ میں اس گھر کے پاس کا حکم مختلف ہے' (یہاں) لوگ (ان اوقات میں) طواف بھی کر سکتے ہیں اور نماز بھی پڑھ سکتے ہیں۔

راویانِ حدیث کا تعارف:

○ رجاء بن حارث، انہوں نے مجاہد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' یہ ابوسعید بن عوذ ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ فضل سینانی اور ابوولید عدانی نے ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ راویوں کے چھٹے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو: میزان (۳/۷۰)، وقال حافظ فی ''التقریب'' از حافظ ابن حجر عسقلانی (۱/۲۴۸):

۱۵۵۷ ذکرہ الزیلعي من جهة المصنف في (نصب الراية) (۱/ ۲۵٤) و قال: قال صاحب التنقيح: و ابو الوليد العدني لم اره ذكرا في (الكنى) لابي احمد الحاكم- واما رجاء بن الحارث ابو سعيد المكي: فضعفه ابن معين-